UNIVERSAL LIBRARY

قال اللہ تعالیٰ یٰایہا الرسول بلغ ما انزل الیک

از تالیفات جناب مستطاب صاحبزادہ محمد عبد المنعم خان صاحب خلف الصدق

(تاریخی نام)

علیہ التحیّۃ
رسالاتِ نبویہ

۱۳۳۴ ھجری النبوی

جناب صاحبزادہ حافظ حاجی محمد عبد الرحیم خانصاحب بہادر مظفر جنگ ممبر دربار ٹونک

زیر نگرانی احقر ابو ظفر حامد میرزا عفا اللہ عنہ دہلوی

دلی پرنٹنگ ورکس دہلی میں باہتمام ٹھاکر داس صاحب چھپا

تعداد طبع (۵۰۰)

دفعہ اوّل

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوۃ والسلام علی رسولہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین

امابعد۔ یہ ہیچمدان **محمد عبد المنعم خان** خلف صاحبزادہ **حافظ حاجی محمد عبد الرحیم خان صاحب بہادر مظفر جنگ** ایک عرصہ سے اس فکر میں تہا کہ کوئی تالیف ایسی جو مشتمل بر افادہ مسلمین و موجب حسنات دنیا و دین ہو لکھے۔ مدتوں اسی خیال میں منہمک رہا۔ آخر بعد تردد بیشمار و فکر بسیار بمشورہ استاذی و ملاذی مولانا و بالفضل اولانا مولوی **محمود حسن خان** صاحب دام فیوضہ یہ قرار پایا کہ مناقب نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے بہتر کوئی تالیف نہیں جو موجب فلاح دارین ہو۔ یہ بات دلمیں جم تو گئی لیکن سوچتا تہا کہ اس فن میں بھی علمانے کوئی دقیقہ نہیں چہوڑا ہے۔ مگر یہہ کار خیر خداوند عالم کو اس ناچیز کے ہاتہوں لینا تھا۔ لہذا تائید غیبی نے کہا کہ یہہ ایسا محدود فن نہیں ہے کہ تمامی کو پہنچ گیا ہو۔ بلکہ یہہ ایسے برگزیدہ عالم کے اوصاف ہیں کہ قیامت تک ختم نہوں گے۔ اور اوس زبدۂ اولاد آدم کے مناقب ہیں کہ قیامت کے بعد بھی ان کا سلسلہ رہے گا۔ اسی خیال نے دماغ اور قلب کو خوب مضبوط بنادیا۔ لیکن ابتک کوئی ایسا قوی سلسلہ جو میرے اس خیال کا محرک ہو نہیں پیدا ہوا تہا۔ اسی اثنا میں جناب والد ماجد صاحب مدظلہ نے میرے جد امجد صاحب مرحوم ومغفور کے

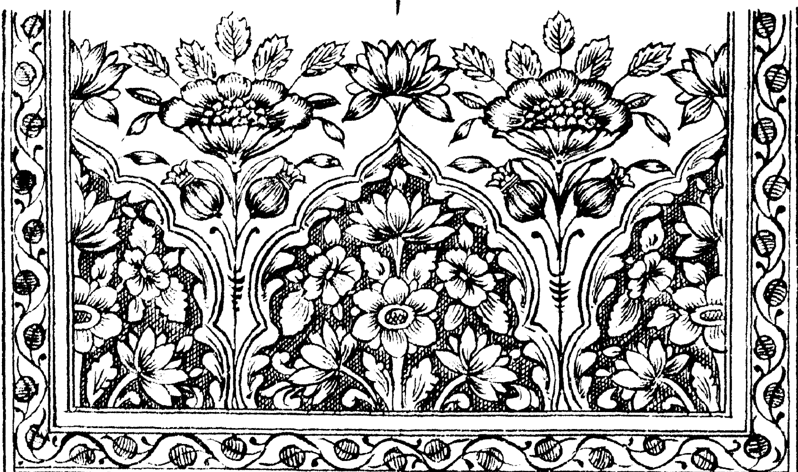
چند جمع کردہ مکاتیب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ترجمہ کے لیے مجھے دیئے میں نے اسی سبب
کو اپنے لیے غیبی امداد تصور کر کے مصمم ارادہ کر لیا کہ یہی ذریعہ تالیف مناقب کے لیے سب سے
عمدہ ہے۔ اور کوشش کی کہ ان کے علاوہ اور جس قدر مکاتیب فراہم ہوسکیں کروں۔ لہذا
بقدر وسع معتبر کتابوں سے جنکا ذکر آگے آئیگا تلاش کر کے وہ کل مبارک نامے جو حضور سرورِ
کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے اطراف وجوانب میں بنام اکابرین وقت تحریر وتسطیر فرمائے
ہیں جمع کیئے اور اون کا ترجمہ عام فہم سلیس زبان میں لکھا ہے۔ تاکہ عام مسلمان اوس کے مطالعہ
سے اخلاق وعادات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ومسائل شریعت کے صحیح اصول اور یہہ کہ
اسلام دین حق ہونے کے سبب سے بذریعۂ اخلاق حسنہ کسقدر جلد پھیلا۔ اور ہمارے مقتدا نے
جسکے ہم پیرو ہیں کن کن چیزوں کی طرف دلالت فرمائی ہے اور کن طریقوں سے خداوند عالم
کا تقرب حاصل کرنے کا راستہ بتایا ہے اور توحید کے کیا اصول ہیں معلوم کرسکیں۔ لہذا کچھ
میری ہمت سے اور کچھ استاذی مولانائے موصوف مدظلہ کی پشتِ گرمی سے یہ ذخیرہ دینا و
آخرت سنہ ۱۳۳۲ ہجری میں مرتب ہوکر لائق مطالعہ ناظرین بن گیا۔ فالحمد للہ علی ذلک اور اس ذخیرہ کا
نام تاریخی (رسالات نبویہ علیہ التحیہ) رکھا۔ میرے احباب میں سے حافظ محمد عبید اللہ صاحب
نے بہت سے تاریخی نام لکھے جو اونکی فضیلت کے شاہد ہیں الٰہی میں اونکو ذیل میں درج کرتا ہوں:۔
خصائل مکارم رسول۔ ابلغ اسیر تسطیر الخطوط۔ ترجمہ خطوط نبوی۔ اخبار واحادیث۔ اخلاق شارع۔ مرسلات الشارع
تقویم المذہب۔ ان مکاتیب کو جس نام سے تعبیر کیا جائے شایاں ہے۔ اللہ تعالی اس ذخیرہ کے مطالعہ سے
مسلمانوں کو توفیق اعمال حسنہ عنایت فرمائے۔ اور اس ناچیز کو بطفیل نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم آلودگی عصیاں سے پاک کرے

اللھم انصر من نصر دین محمد صلی اللہ علیہ وسلم واجعلنا منہم واخذل من خذل دین محمد صلی اللہ علیہ وسلم ولا تجعلنا منہم آمین یا رب العالمین +

فہرست الکتب وما فیہا من المسائل

فهرست المسائل بترتیب الفقه — فہرست مسائل بہ ترتیب فقہ

کتاب الطهارة — طہارت کی کتاب



بسم الله الرحمن الرحیم

الحمد لله رب العلمین ○ الرحمن الرحیم ○ ملك یوم الدین ○ ایاك نعبد وایاك نستعین ○ اهدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیهم غیر المغضوب علیهم ولا الضالین ○ اللهم صل علی محمد وعلی آل محمد کما صلیت علی ابراهیم وعلی آل ابراهیم انك حمید مجید۔ ثم صل وسلم وبارك علی محمد وعلی آله واصحابه خصوصاً علی خیر البشر بعد الانبیاء ابی بکر الصدیق الذی قال رسول الله صلی الله علیه وسلم فی حقه لو کنت متخذا من امتی خلیلا لاتخذت ابا بکر خلیلا وقال صلی الله علیه وسلم ابی الله والمومنون ان یختلف علیك یا ابا بکر رضی الله عنه وعطاعلی مزین المنبر والمحراب امیر المومنین عمر بن الخطاب الذی قال رسول الله صلی الله

تعریف تمام اللہ ہی کو ہے جو سب جہانوں کا پروردگار ہے نہایت مہربان بہت بخشش والا قیامت کے دن کا مالک ہے الہی ہمکو راہ راست پر قایم رکہہ اون لوگوں کی راہ جنپر تیرا غضب نہوا نہ وہ گمراہ ہوئے اے اللہ رحمت نازل فرما محمد پر اور آل محمد پر جیسے ابراہیم اور آل ابراہیم پر تونے رحمت نازل کی ہے تو ستودہ صفات ہے بزرگی والا۔ پہر درود وسلام وبرکات نازل کر محمد پر اور اونکی آل واصحاب پر خاصکر انبیا کے بعد سب کے سردار ابوبکر صدیق پر جن کے حق میں حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اگر امت سے کیسکو میں اپنا خلیل بناتا تو ابوبکر کو خلیل بناتا اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ اور مومنون کو ناپسند ہے کہ ابوبکر کے حق میں اختلاف کریں رضی اللہ عنہ اور منبر ومحراب کی زیبایش امیر المؤمنین عمر بن الخطاب پر جن کے حق میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اللہ سبحانہ عمر کی زبان پر اور عمر کے قلب پر حق بات نازل فرماتا ہے رضی اللہ عنہ ؛ اور امیر المؤمنین ذی النورین ابو عمرو عثمان بن عفان پر جنکے

عليه وسلم في حقه ان الله جعل الحق على
لسان عمر وقلبه رضي الله عنه وعلى
ذي النورين امير المؤمنين ابي عمرو عثمان
ابن عفان الذي قال رسول الله صلى الله
عليه وسلم في حقه ان اشد هذه الامة بعد
نبيها عثمان رضي الله عنه وعلى صاحب الاية
المؤمنين واميرهم علي بن ابي طالب الذي
قال في حقه رسول الله صلى الله عليه وسلم
عنوان صحيفة المؤمن حب علي بن ابي طالب
ومن كنت وليه فعلي وليه رضي الله عنه وعلى
سيدي شباب اهل الجنة الحسن والحسين
الذين قال في حقهما رسول الله صلى الله
عليه وسلم الحسن والحسين سيدا شباب
اهل الجنة وان احب اهل بيتي الي الحسن والحسين
رضي الله عنهما وعلى امهما سيدة النساء التي قال
في حقها رسول الله صلى الله عليه وسلم انما فاطمة
بضعة مني من اغضبها فقد اغضبني رضي الله
عنها وعلى ابي عمارة حمزة بن عبد المطلب الذي
قال فيه رسول الله صلى الله عليه وسلم سيد
الشهداء عند الله يوم القيمة حمزة بن عبد المطلب
وانه لمكتوب عند الله في السماء السابعة حمزة
اسد الله واسد رسوله رضي الله عنه وعلى
ابي الفضل عباس بن عبد المطلب الذي قال
في حقه رسول الله صلى الله عليه وسلم العباس
مني وانا منه رضي الله عنه وعلى البقية الباقية
من العشرة المبشرة بالجنة وسائر المهاجرين
والانصار والتابعين الابرار رضوان الله

حق میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ بعد نبی کے سب امت
کا زیادہ سچا کار مروعثمان ہے رضی اللہ عنہ۔ اور امیر المومنین صاحب
ولایت علی بن ابیطالب پر جن کے حق میں حضرت صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا ہے کہ مومن کے صحیفہ کا عنوان علی ابن ابی طالب کی
محبت ہے اور میں جس کا ولی ہوں اوس کا ولی علی ہے رضی اللہ عنہ
اور جنت کے جوانوں کے ہر دو سردار حسن وحسین پر جن کے حق میں
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میرے اہل بیت سے
زیادہ تر مجکو محبوب حسن حسین ہیں رضی اللہ عنہما اور اونکی والدہ
فاطمہ پر جو ساری دنیا کی عورتوں کی سردار ہیں جن کے حق میں
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے، کہ فاطمہ میری لخت جگر
ہے جسپر اوس کا غضب ہے اوسپر میرا غضب ہے رضی اللہ عنہا
اور حضرت ابو عمارہ حمزہ بن عبد المطلب پر جنکے حق میں رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تمام شہدا کے سردار بروز قیامت
اللہ سبحانہ کے نزدیک حضرت حمزہ ہیں اور اللہ سبحانہ نے
ساتویں آسمان پر اونکو اللہ کا شیر اور اوس کے رسول کا شیر
لکھ رکھا ہے اور حضرت ابو الفضل عباس بن عبد المطلب پر جن کے
حق میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کہ عباس مجھ سے ہے
اور میں عباس سے ہوں رضی اللہ عنہ اور عشرہ مبشرہ کے باقی
چھ حضرات پر جن سب کو جنت کی بشارت ہو چکی ہے اور تمام
مہاجرین اور انصار اور تابعین ابرار پر اللہ سبحانہ ان سب سے
راضی ہو۔ اے اللہ مجھے اور میرے بزرگوں کو اور جملہ مومنین
و مومنات کو بخشدے تو بندوں کی دعائیں سنکر قبول کرنے
والا ہے اور ہمکو اوس گروہ میں کرے جو تجھپر ایمان لائے
اور تیرے رسول کی پیروی کی اور اپنی مرضی اور محبوب کاموں
کی ہم کو توفیق عطا فرما اور عادل امام سے ہماری تائید فرما
جو ہمپر رحم کرے اور ظالم کو ہمپر مسلط نہ کر تو غفور الرحیم ہے۔
اے اللہ کے بندو اللہ تمپر رحم فرماوے۔ اللہ سبحانہ نے تمپر بڑا

عليهم اجمعين۔

اللهم اغفر لى و لاسلافى ولجميع المؤمنين والمؤمنات انك سميع مجيب الدعوات واجعلنا ممن آمن بك واتبع رسولك و وفقنا لما تحب وترضاه وايدنا بالامام العادل الراحم بنا ولا تسلط علينا من لا يرحمنا انك انت الغفور الرحيم۔ عباد الله۔ رحمكم الله لقد من الله عليكم اذ بعث فيكم ومنكم الانبياء و الرسل و انزل عليهم صحفا مطهرة فيها كتب قيمة وامر فيها ان تعبدوا الله مخلصين له الدين حنفاء وتقيموا الصلوة وتوتوا الزكوة فقد جاءتكم البينة فمنكم من آمن بالرسل وصدقوا بما انزل عليهم وامتثلوا بما جاؤا به من الاوامر والنواهى والحلال والحرام ومنكم من كفر بهم وبما انزل عليهم من اهل الكتاب والمشركين الذين خالفوا دين الاسلام وما الدين عند الله الا الاسلام ؁

امابعد۔ فان الله عز وجل نزل الكتاب على نبينا محمد صلى الله عليه وسلم كما انزل على الانبياء من قبله قال تعالى فيه يا ايها الرسول بلغ ما انزل اليك فبلغ رسول الله صلى الله عليه وسلم رسالات ربه وامرنا بان يبلغ الشاهد الغائب فمن تبليغه صلى الله عليه وسلم ما كتب الى ملوك الارض من العرب والعجم لما كانت بعثته عامة عمت الجن والانس من الاسود والاحمر فدعاهم الى الاسلام ومنه ما كتب الى الشعوب والقبائل فى ذالك منه ما كتب الى عماله و ذكر فيها

احسان فرمایا ہے جو تم میں سے ہے تمپر نبی اور رسول بھیجے اور اون پر پاک ورق نازل فرمائے جن میں مضبوط کتاب لکھی ہیں اور اون میں یہ حکم دیا کہ اللہ ہی کی بندگی کرو اپنے دین کو شرک سے خالص کر کے یکسو دین ابراہیم کا سا اور نماز پڑہو اور زکوۃ دو کیونکہ روشن حکم تمپر آچکا سو تم میں سے کوئی رسولوں پر ایمان لایا اور جو کچھ رسولوں نے امر و نہی فرمائی۔ اون کی فرمانبرداری کی حرام و حلال کے بارے میں اور بعض تم میں سے منکر ہوئے کہ جن مشرکین و اہل کتاب نے دین اسلام کی مخالفت کی اونہوں نے رسولوں کو اور اون کے احکام کو نہ مانا حالانکہ اللہ سبحانہ کے نزدیک دین ایک اسلام ہے اور بس اس کے بعد معلوم ہو کہ اللہ سبحانہ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر کتاب نازل فرمائی جیسے اگلے رسولوں پر اور اسمیں صاف حکم دیا کہ اے رسول جو کچھ تجھپر نازل ہوا ہے بندوں کو پہنچا دے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے رب کے تمام پیغام پہنچائے اور ہم کو یہ حکم دیا کہ سننے والا ان احکام کا نہ سننے والے کو پہنچاتا رہے سو اسی تبلیغ کے سلسلہ میں سے ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلاطین عرب و عجم کو فرمان ارسال فرمائے ہیں۔ کیونکہ رسالت آپ کی تمام روئے زمین کے بنی آدم و ذریات جن کو شامل ہے اور ان فرمانوں میں دعوت اسلام تحریر ہے اور بعض فرمان قبائل کو لکھے ہیں وہ بھی دعوت کے بارے میں ہیں اور بعض فرمان اپنے عمال اور اہلکاروں کو تحریر فرمائے ہیں جن میں احکام و مصالح اسلام وغیرہ ثبت ہیں ✣

اور علما مصنفین نے اکثر ائمہ اسلام کے رسائل و مکتوبات جمع کئے اور اسلامی پیشواؤں کے ملفوظات تصنیف فرمائے لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ملفوظات و مکتوبات کیجانب بہت کم توجہ کی ہاں جو کچھ جستہ جستہ

الاحکام وغیر ذلک من مصالح الاسلام وقد کان العلماء قد اعتنوا بجمع رسالات الائمة وکتبهم ودونوا مقالات اهل الارشاد الهداة المهدیین وقد قل من اعتنی بجمع کتب رسول الله صلی الله علیه وسلم ورسالاته الا ما روی فی اشتات من دواوین الحدیث وکتب السیر وقلیل ما هو وقد کان صاحب کتاب **المصباح المضیّ** وهو الشیخ ابو عبدالله محمد بن علی بن احمد المقدسی ثم المصری المعروف بابن حدیدة الانصاری من اهل المقدس نزیل مصر قد دون کتابه وکتبه صلی الله علیه وسلم فی مجلد فی القرن الثامن فبلغ عدة کتبه الی احدی واربعین کتباً۔ ثم کان جدی غفر الله له ولاسلافه وبارک فی عقبه قد استدرک علیه فی کتابه الحلیه فی مجلد کبیر فبلغت العدة الی اربعة وخمسین کتباً۔ ثم ان الذی ربّنی وادّبنی فاحسن تادیبی اعنی والدی بلغه الله الی ما یتمناه فی دینه ودنیاه قد امرنی بان اترجم ما جمعه جدی من کتب رسول الله صلعم من العربیة الی لغتنا الهندیة لکی یستفید به اهل لغتنا فان فی بلادنا قل من یعرف اللسان العربی وقد کان هذا الباب اعنی مراسلاته صلی الله علیه وسلم مما یتبارک به عامة اهل الاسلام فبادرت الی امتثال امره لما فیه من السعادة الابدیة وباشرت الترجمة ثم انی قد کنت راجعت الی الاصول فی اثناء الترجمة فرأیت مراسلاته صلعم تزید علی الاصل والمستدرک علیهما فاقدنی ذلک سنح لی ان اصنف

کتب احادیث وسیر میں مختلف طور پر مروی ہیں ہے وہ بھی قلیل الوجود البستہ صاحب کتاب مصباح مضی نے یعنے شیخ ابو عبداللہ محمد بن علی بن احمد المقدسی ثم المصری المعروف بابن حدیدۃ الانصاری نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مکتوبات اور منشیوں کو آٹھویں صدی میں مستقل ایک کتاب میں جمع کیا جس میں تعداد مکتوبات کی اکتالیس ناموں تک پہونچی پھر میرے جد امجد غفر اللہ لہ ولاسلافہ وبارک فی عقبہ نے اپنی کتاب حلیہ میں اوسپر نامہ ہائے مبارک اضافہ فرمائے جن کی تعداد ایک بڑی جلد میں چوّن مکتوبات تک ہوئے۔ اب اسوقت میرے مربی میرے موّدب یعنے والد ماجد بلغہ اللہ الی ما یتمناہ فی دینہ ودنیاہ نے مجھسے ارشاد فرمایا کہ جو میرے جد امجد نے کتاب حلیہ میں نامہ ہائے مبارک جمع فرمائے ہیں اون کا اُردو زبان میں ترجمہ کروں کہ اُردو خواں بھی اس سے مستفید ہوں کیونکہ ہمارے ملک میں عربی زبان جاننے والے بہت کم ہیں۔ اور باب مراسلت یعنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مکتوبات عام اہل اسلام کے لیے برکت کی چیز ہے اس لیے میں نے حضرت والد ماجد کے ارشاد کی تعمیل میں جلدی کی کہ سعادت ابدی کا باعث ہے۔ پس میں نے ترجمہ شروع کیا۔ اثنا ترجمہ میں اصل کتاب سے ہر ایک نامۂ مبارک کو مقابلہ کر لیتا تہا (یعنے اون کتابوں کو دیکھ لیتا تہا جن سے جد امجد نے نقل کیا) اس سے معلوم ہوا کہ مکتوبات نبویہ اس اصل سے بہت کچھ زیادہ ہیں اس لیے مجھے خیال ہوا کہ ایک کتاب مستقل تالیف کروں جس میں اصل مصباح مضی سے اور حضرت جدی مغفور کے حلیہ سے لکھکر جو مکتوبات مجکو کتب حدیث

سفراً مستقلاً في الباب و ردفته في مصباح
المضي وحلية جدي من الاسناد اليه وما صار
في كتب الحديث والسير في اثناء ذلك فجاء بحمد الله
سفر كبير يحمل مائة وستاً وعشرين كتاباً من مراسلاته
صلى الله عليه وسلم وعلى اختلاف الرواية تزيد عدتها
الى تسع وثلثين ومائة كما تراه فيما يأتي بعد
انشاء الله تعالى۔

فاما الكتب التي اجعلها في تصنيف
هذا الكتاب واخذنا منها فكتاب الامامين
الحافظين ابي عبد الله محمد بن اسمعيل البخاري
ومسلم بن حجاج القشيري لعني صحيحيهما وكتاب
السنن لحافظ السنة ابي داؤد سليمان بن
اشعث السجستاني وكتاب الجامع للامام الحافظ
ابي عيسى محمد بن عيسى بن سورة الترمذي۔ و
المسند للحافظ الامام ابي داؤد سليمان بن داؤد
الطيالسي وكتاب الطبقات للامام ابي عبد الله
محمد بن سعد بن منيع وكتاب المسند للامام الائمة
ابي عبد الله احمد بن حنبل وكتاب المستدرك على
الصحيحين للامام حاكم السنة ابي عبد الله محمد بن
عبد الله النيسابوري وكتاب حلية الاولياء
للامام الحافظ ابي نعيم احمد بن عبد الله الاصبهاني
وكتاب الاستيعاب للامام ابي عمرو يوسف بن
عبد الله القرطبي المعروف بابن عبد الله وكتاب
جمع الجوامع وقسمه الثاني الجامع الكبير في الحديث
للحافظ جلال الدين عبد الرحمن بن ابي بكر السيوطي
وكتاب الخصائص الكبرى له ايضاً وكتاب الجامع
الازهر للشيخ عبد الرؤف المناوي وكتاب اسد الغابة

وسیر میں زیادہ دستیاب ہوئے ہیں جمع کروں (میں نے ایسا ہی کیا)
الحمدللہ کہ پوری ایک جلد ہوئی جس میں ایک سو چھبیس فرمان
آئے اور بصورت اختلاف روایت ایک سو انتالیس تک
پہونچتے ہیں جیسا اینده انشاء اللہ ملاحظہ کیجئےگا۔ اور جن کتابوں
سے کہ نامہ مبارک اخذ کیے گئے ہیں وہ یہ ہیں۔
کتاب صحیح امام ابوعبداللہ محمد بن اسمعیل البخاری کی وکتاب
صحیح امام مسلم بن الحجاج قشیری کی اور کتاب سنن حافظ ابوداؤد
سلیمان ابن اشعث سجستانی کی اور کتاب جامع امام حافظ
ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی کی اور مسند امام حافظ ابوداؤد
سلیمان بن داود طیالسی کی اور کتاب طبقات ابوعبداللہ
محمد بن سعد بن منیع کی اور کتاب مسند امام الامہ ابوعبداللہ
احمد بن حنبل کی اور کتاب المستدرک علی الصحیحین حاکم السنۃ
امام عبداللہ محمد بن عبداللہ نیشاپوری اور کتاب حلیۃ
الاولیا امام حافظ ابونعیم احمد بن عبداللہ اصبہانی
کی اور کتاب استیعاب امام ابوعمر و یوسف بن عبداللہ
قرطبی کی جو ابن عبدالبر کے نام سے مشہور ہیں وکتاب
جمع الجوامع اور اوس کی قسم ثانی جامع کبیر فی الحدیث
حافظ جلال الدین عبدالرحمن بن ابی بکر سیوطی
کی اور انہی کی کتاب خصائص کبرے اور کتاب جامع ازہر
شیخ عبدالرؤف مناوی کی اور کتاب اسدالغابہ
شیخ عزالدین علی بن محمد جزری کی جو ابن اثیر کے
نام سے مشہور ہیں۔ اور کتاب الاصابہ شیخ
شہاب الدین ابوالفضل احمد بن علی بن حجر العسقلانی
کی اور کتاب سیرۃ حافظ ابومحمد عبدالملک بن ہشام
حمیری کی اور کتاب سیرۃ شامیہ جس کا نام سبل الہدی
والرشاد ہے شیخ محمد بن علی بن یوسف الشامی کی
اور کتاب انسان العیون جو سیرۃ حلبیہ کے نام سے

للشيخ عزالدين علي بن محمد المعروف بابن الاثير الجزري وكتاب[16] الاصابة للشيخ شهاب الدين ابي الفضل احمد بن علي بن حجر العسقلاني وكتاب[17] السيرة للحافظ ابي محمد عبدالملك بن هشام الحميري وكتاب[18] السيرة المسمى بسبل الهدى والرشاد للشيخ محمد بن علي بن يوسف الشامي وكتاب[19] انسان العيون المعروف بالسيرة الحلبيه للشيخ نورالدين علي الحلبي وكتاب[20] السيرة المحمدية للشيخ سيد احمد بن زيني دحلان المكي و[21] المواهب اللدنيه للشيخ شهاب الدين ابي العباس احمد بن محمد القسطلاني وشرحه[22] للشيخ محمد بن عبدالباقي الزرقاني وكتاب[23] زاد المعاد للحافظ محمد بن ابي بكر المعروف بابن القيم الجوزية وكتاب[24] السيرة المحمدية كرامت علي الدهلوي وغير ذلك من كتب السيرة والحديث = = ثم لما وضعته هذا الكتاب كان وضعه يقتضي ان يرتب المكاتيب على الزمان اعني الشهور والسنين ليطابق الوضع الواقعة رأيت ان هذا الترتيب عسير فانه فلما ورد الاخبار عن تواريخ المكاتبات ولم يتعين وقت الكتابة في دواوين السير فلم يتيسر لنا هذا الترتيب فلهذه العلة وضعنا المراسلات والمكاتبات على ترتيب الاسامي من اسامي الذين ارسل اليهم وكتب لهما واشتهر الكتاب باسمه على حروف الهجاء بترتيب ابتث المعروف فيما بين علماء الفن ثم انه كان كثير من الكتب يشتمل على لغات غريبة لم يجربها التحاور في العلوم فلذلك فسرنا تلك اللغات عند كل كتاب في كذلك كانت

مشہور ہے شیخ نورالدین علے حلبی کی اور کتاب سیرۃ محمدیہ شیخ احمد بن زینی دحلان کی اور کتاب مواہب لدنیہ شیخ شہاب الدین ابوالعباس احمد بن محمد قسطلانی کی اور مواہب کی شرح محمد بن عبداللہ زرقانی کی اور کتاب زادالمعاد محمد بن محمد بن ابی بکر کی جو ابن قیم کے نام سے مشہور ہیں- اور کتاب سیرۃ محمدیہ محمد کرامت علی دہلوی کی وغیر ذلک من الکتب فی السیر والحدیث:

پھر جب میں نے اس کتاب کو ترتیب دیا تو خیال کیا کہ اس کی اصل ترتیب کا مقتضے یہ ہے کہ شہور وسنین کی تاریخ پر مرتب ہوتا کہ تواریخ واقعات سے مرتب ہوجائے لیکن جب یہ معلوم ہوا کہ اصل ترتیب اس طرح دینا سخت دشوار ہے اس لیئے کہ اخبار و احادیث میں تواریخ مکتوبات وارد نہیں اور کتب سیرۃ میں اوقات کتابت مکتوبات کے متعین نہیں پس اس اشکال کی وجہ سے اس کتاب کی ترتیب مکتوب الیہم کے نام پر رکھی گئی- یعنے جن لوگوں کو مکاتبات و مراسلات لکھے گئے ہیں یا اون کے نام سے مشہور ہوئے ہیں اون لوگوں کے ناموں کو حروف ابتث پر ترتیب دے کر مکاتبات مرتب ہوئے کہ یہ ترتیب علمائے فنون میں مروج ہے- پھر اکثر مکاتبات لغات غریبہ پر شامل ہیں جن کا استعمال محاورات علوم میں مروج نہیں ہے- اس لیئے ان لغات کے معانی مستعمل الفاظ سے بیان کیئے گئے- اور بیشتر مکاتبات سے ایسے احکام اسلام مستفاد ہوتے ہیں جن میں متقدمین ومتاخرین علمائے امت نے اختلاف

الکتب ربما افادت المسائل و دلت علیہا و من الاحکام ما اختلف فیہ سلف الامۃ وخلفہا لاختلاف الادلۃ والماخذ وکونہا محل اجتہاد فصارت الکتب مما یقع علیہا نظر العلماء فی ہذا الباب فلذلک ذکرنا جملۃ من بحث المسائل مما دلت علیہ الکتب و ذلک تحت کل کتاب ولم نستوعب الکلام فیہ لئلا یطنب البحث فیطول بلا طائل فان ہذا الکتاب لم یوضع لذلک الباب واخذنا بحث المسائل من کتاب فتح الباری والعینی شرحی البخاری و الموطا للامام مالک و نیل الاوطار للقاضی شوکانی وکتاب الصید والرمی للامام ابن القیم وکتاب زاد المعاد ایضا له ثم ان الکتاب کان قد طال بابہ الذی وضع فیہ ومثلہ یحمل لکثیر مما لم یوضع لہ وقد کان کتاب تبع الاول بن حسان الحمیری اوردہ صاحب کتاب المضی فی المکاتیب نظرا لذلک فان ہذا الکتاب لم یخل من فائدۃ غریبۃ وان کان مما لم یوضع لہ الکتاب وانا قد تبعنا الاصول فی کتاب تبع وزدنا ایضا مثلہا کتاب من اللہ الذی ستراہ بعد ان شاء اللہ وتبارک کتابہ- ومن ہذا القبیل وصیۃ ابونا آدم علیہ السلام فوضعنا علیہ عدد المراسلات الذی سبق منا ذکرہ-

واما ما سوی ذلک من المراسلات التی کتب الناس من الملوک والصحابۃ الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وذکرناہا فی سبب کتابہ صلی اللہ علیہ وسلم فانما قصصناہا عند کثیر

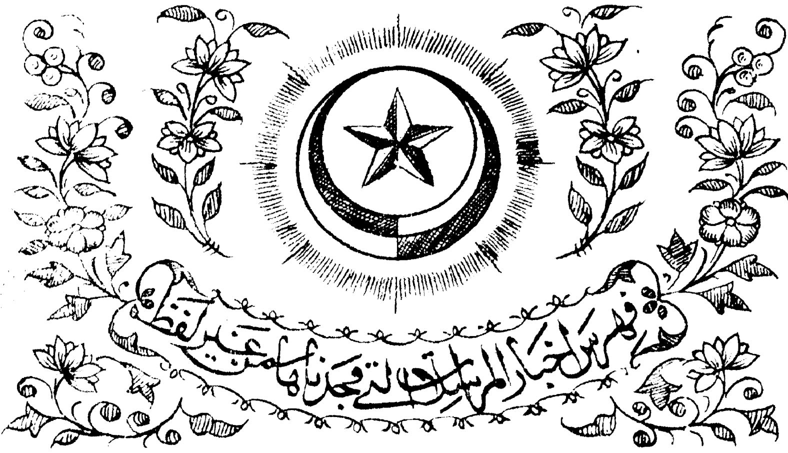
کیا ہے بوجہ اختلاف ادلہ وماخذ کے کہ حکم محل اجتہاد میں ہوا پس یہ موقع ہوا علما کی نظر کے لیے کہ مسئلہ میں غور کیا جاوے اس لیے میں نے اجمال و اختصار کے ساتھ ان مسائل کی بحث کو بھی لکھدیا جس پر مکتوب دلالت کرتا ہے ہر مکتوب کے تحت میں اور زیادہ تفصیل اس بحث میں کلام کو طول دے کر نہیں کی گئی اس لیئے کہ یہ کتاب مسائل کے لیے موضوع نہیں ہے اور مسائل کی بحث کو میں نے کتاب فتح الباری وکتاب عینی کہ ہر دو شرح بخاری ہیں اور موطا امام مالک اور نیل الاوطار قاضی شوکانی کی وکتاب الصید والرمی امام ابن قیم اور انہی کی کتاب زاد المعاد وغیرہ سے لکھی ہے۔ پھر جس باب میں کتاب لکھی گئی ہے مبسوط و مطول ہوگیا اور ایسے طویل بیان میں گنجایش ہوتی ہے کہ غیر موضوع کو بھی اختصار کے طور پر بیان کیا جائے اور مکتوب تبع بن حسان حمیری کا مصباح مضی والا اسی لیے اپنی کتاب میں لایا ہے۔ اگرچہ یہ مکتوب موضوع کتاب سے خارج لیکن فوائد غریبہ سے خالی نہیں ہے نظر برآں میں نے مصباح کی اتباع کی اور مکتوب تبع کو درج کیا اور اسی سلسلہ میں ایک دو مکتوب اللہ سبحانہ تعالے کے شامل کیئے اور اسی قبیل سے وصیت حضرت والدنا الاول آدم علیہ السلام کے بھی شمار میں آئے ان کے سوا وہ مراسلات جو صحابہ وغیرہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لکھے ہیں اور ہم نے اون کو سبب کتابت مکتوبات میں بطور قصہ کے بیان کر دیے ہیں استطرادًا مکتوبات کی شمار سے باہر ہیں اور یہ قسم شمار نہیں

من كتبه صلے الله عليه وسلم استطرادا ولم
نضع عليها عدد المراسلات - ثم انا فی مراجعتنا
الی الاصول قد وجد نا خبر المكاتيب من
مكاتيبه صلے الله عليه وسلم من ان النبی
صلے الله عليه وسلم كتب الی فلان مثلاً
ولم نجد لفظه فی شئ من الروايات حتی ندخله
فی الاعداد مع انا قد افرغنا جهدنا فی طلبه
فلذلك اوردنا ذكره فی فهرست عليحدة
مستقلة ويبلغ عدده الی ست وثمانين -

وهو هذا

لکھی گئی ہے پھر اثنائے تالیف کتاب میں اکثر
روایات سے معلوم ہوا کہ فلاں شخص کو مثلاً فرمان لکھا
گیا لیکن تلاش کے بعد بھی عبارت اوس نامہ مبارک
کی نہیں ملی اسلیے اون ناموں کا ذکر علیحدہ فہرست
میں مستقل طور پر کر دیا جن کی تعداد چھیاسی مکتوب
تک پہونچتی ہے - وہ فہرست یہ ہے -





ارطاة بن کعب

ارطاة بن کعب بن شراحیل بن کعب بن سلمان بن عامر بن حارثة بن سعد بن مالك ابن النخع۔ وفد علی النبی صلی الله علیه وسلم فدعاه الی الاسلام فاسلم وکتب له کتابا وعقد له لواء شهد به یوم القادسیة فقتل۔

التخریج۔ قال الحافظ روی ابن شاهین باسناد ضعیف من طریق عبد الرحمن بن عابس النخعی عن قیس بن کعب النخعی انه وفد النبی صلی الله علیه وسلم واخوه ارطاة وکانا من اجمل اهل زمانهما وانطقه فدعاهما الی الاسلام فاسلما وکتب لارطاة کتابا وعقد لواء۔ وذکره المرشاطی عن ابن الکلبی نحوه وکذا قال ابن سعد فی الطبقات (اصابه) واخرجه ابن الاثیر فی ترجمة الارقم فاتصل سنده بعبد الرحمن بن عابس فذکر نحو الحدیث۔ **ایاس** بن قتادة العنبری اقطعه الجابیة وهو موضع فکتب له بذلك کتابا۔ **التخریج**۔ قال ابن الاثیر اخرجه

ارطاة بن کعب بن شرحیل بن کعب بن سلیمان بن عامر بن حارثہ بن سعد بن مالک بن النخع۔ ایلچی ہنکر آئی رسول اللہ کیخدمت میں پس آپنے دعوت اسلام کی تو مسلمان ہوگئی۔ پس لکھا اون کیلیے ایک فرمان اور اونکو ایک جہنڈا تیار کردیا۔ قادسیہ کی لڑائی میں وہ انکی پاس تہا۔ پس قتل کی گئی۔

تخریج۔ کہا حافظ نے کہ روایت کی ہے شاہین نے ضعیف سند کے ساتہہ عبد الرحمن بن عابس نخع کے طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں قیس بن کعب نخعی سے کہ وہ اور اونکے بہائی ارطاة رسول اللہ کیخدمت میں حاضر ہوئے اور دونوا اپنی ہمعصروں میں حسین اور فصیح تہے پس آپنے دونونکو دعوت اسلام کی تو اسلام لے آئی اور لکہا ارطاة کیلئے فرمان اور اونکو ایک جہنڈا تیار کرکے دیا۔ اور ذکر کیا ہے اسکو مرشاطی نے ابن کلبی سے اسیطرح اور ایسا ہی کہا ہے ابن سعد نے طبقات میں (اصابہ) اور تخریج کی ہے ابن اثیر نے اسکی ارقم کے ترجمہ میں پس ملایا ہے اپنی سند کو عبد الرحمن بن عابس سے پہر ذکر کیا حدیث کو مثل اوس کے **ایاس** بن قتادة العنبری جاگیر میں دیا اونکو موضع جابیہ اور لکہا اسکی بابتہ فرمان اسند جاگیر

تخریج۔ کہا ابن اثیر نے کہ تخریج کی ہے اسکی

ایاس بن قتادة العنبری

ابوموسى واختلف في نسبته فقيل العنبري
بتقديم النون على الموحدة والراء المهملة
والغبري بالغين المعجمة والموحدة والمهملة
والعنزي بالعين المهملة والنون والزاء
المعجمة - والصحيح انه العنبري لان هذا الحديث
مروي من اوفد بن موسى فهو عنبري وساعدة
له ذكر في الحديث ايضا العنبري وعادتهم في
الوفادة ان يفد من كل قبيلة جماعة (اسد
الغابه) -

آل اكيدر

آل اكيدر - كتب ما نالهم من الظلم
التخريج - قال الحافظ اخرج ابن منده
من طريق سعد بن الصلت عن ابراهيم
بن محمد الاسلمي عن يحيى بن وهب الكلبي عن ابيه
عن جده قال كتب صلى الله عليه وسلم لآل
اكيدر كتابا ولم يكن له يومئذ خاتم فختمه
بظفره وذكره الواقدي عن اسحق بن حباب عن
يحيى بن وهب وكذا ذكره ابن الاثير - (اصابه -
اسد الغابه)

ابو بصير وابو جندل

ابو بصير وابو جندل -
لما قدم النبي صلى الله عليه وسلم المدينة بعد
الحديبية واطمأن الناس قدم عليه ابو بصير
فارسل لقريش لكتاب ليرد عليهم فقال
صلى الله عليه وسلم يا ابا بصير ان هؤلاء قد
صالحونا وانا لا نغدر فالحق بقومك فخرج
وقتل في الطريق احد الصاحبين بالحيلة
وعاد فقال صلى الله عليه وسلم في ابي بصير
ويل امه مسعر حرب لو كان معه احد ففطن
ابو بصير انه يرده فهرب واتفق معه جماعة
المؤمنين منهم ابو جندل يغيرون على

ابو موسے نے اور اختلاف ہے انکی نسبت میں پس کہا گیا ہے کہ عنبری۔
اول نون پہر با موحدہ اور راء مہملہ اور کہا گیا ہے غبری غین
معجمہ اور با موحدہ اور را مہملہ۔ اور کہا گیا ہے عنزی عین مہملہ اور
نون اور زا معجمہ۔ اور صحیح یہی عنبری ہے عین مہملہ اور نون پہر با موحدہ
اور را معجمہ کیونکہ یہہ حدیث مروی ہے اوفد بن موسے سے اور وہ عنبری
ہیں ساعدہ جنکا ذکر ہے حدیث میں وہ بھی عنبری ہیں اور عادت عرب
کی ایلچی گری میں یہ تہی کہ آتے تھے ہر قبیلہ سے ایک جماعت
ایک مرتبہ (اسد الغابہ) **آل اکیدر** لکھا اونکو فرمان امن کا ظلم سے
تخریج- کہا حافظ نے کہ تخریج کی اسکی ابن مندہ نے سعد
بن صلت کے طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں ابراہیم بن محمد
اسلمی سے وہ یحیی بن وہب کلبی سے وہ اپنے باپ سے وہ اپنے دادا سے
کہا کہ لکہا رسول اللہ نے آل اکیدر کے لیے فرمان اور اوس زمانہ میں
آپ کی مہر نہیں تھی پس مہر لگائی اپنے انگوٹھے سے اور ذکر کیا
اوسکو واقدی نے اسحق بن حباب سے روایت کرکے وہ روایت
کرتے ہیں یحیی بن وہب سے۔ اور اسیطرح ذکر کیا اسکو ابن اثیر نے
(اصابہ اسد الغابہ) **ابو بصیر** اور ابو جندل جبکہ رسول اللہ
حدیبیہ کے بعد مدینہ تشریف لائے اور مطمئن ہوگئے لوگ تو آئے
اون کے پاس ابو بصیر (قریش سے بہاگ کر) پس لکھا قریش
نے کہ وہ اونکو واپس دیے جاویں (حسب قرار داد صلح) پس فرمایا
رسول اللہ نے اے ابو بصیر انہوں نے ہم سے صلح کرلی ہے اور
ہم بدعہدی نہیں کرتے ہیں پس تو واپس ہو جا اپنی قوم میں پس
گئے وہ اور قتل کیا راستہ میں اپنے ہمراہیوں میں سے (جو بغرض
حفاظت ہمراہ تھے) ایک اور لوٹ آئے پس فرمایا رسول اللہ
نے ابو بصیر کے بارہ میں خرابی ہو لڑائی بڑکانیوالا ہے اگر اسکے
ساتہہ کوئی ہو جائے پس ابو بصیر سمجھ گئے کہ رسول اللہ پہر انکو
واپس کردینگے پس بہاگ گئے اور پہر متفق ہوگئی اون کے ساتہہ
ایک مسلمانوں کی جماعت جنمیں سے ابو جندل بھی لوٹ مار کرتے تھے

قريش فكتبوا الى النبی صلی الله عليه وسلم ان يأؤهما اليه فكتب النبی صلی الله عليه وسلم اليهما ان تقدما عليه - **التخريج** - قال ابن الاثير اخبرنا ابو جعفر عبيد الله بن احمد باسناده عن يونس عن ابن اسحٰق عن الزهری عن عروة عن المسور ومروان وفيه قال كتب اليهما ليقدما عليه فيمن معهما فقرأ ابو جندل كتابه صلی الله عليه وسلم وابو بصير مريض فمات فدفنه ابو جندل وصلى عليه وبنى على قبره مسجدًا - (اسد الغابه) اختلف فی اسم ابی بصير فقيل اسمه عتبة بن اسيد بن حارثة بن اسيد بن عبد الله بن ابی سلمة بن عبد الله بن نميرة بن عوف بن ثقيف قاله ابو مسعود وقال ابن اسحٰق اسمه عنبسة بن اسيد بن جارية وقيل عبيد ابن اسيد واختار الحافظ ان اسمه عتبة وقال من زعم انه عبيد فقد صحف - **قوله** بنى على قبره مسجدًا - فيه اباحة بناء المسجد على القبر لانه فعل صحابی فی عهد النبی صلی الله عليه وسلم ولم ينهه صلی الله عليه وسلم عنه فكان حجة لتقريره صلی الله عليه وسلم ولكن قد ثبت فی ما اخرجه الشيخان عن عائشة رضی الله عنها ان ام حبيبة وام سلمة رضی الله عنهما ذكرتا كنيسة رأينها بالحبشة فيها تصاوير فذكرتا ذلك للنبی صلی الله عليه وسلم فقال ان اولئك اذا كان فيهم رجل صالح فمات بنوا على قبره مسجدا وصوروا فيه تلك الصور فاولئك شرار الخلق عند الله يوم القيمة - قال العينی فيه منع بناء

قریش پر پس لکھا اونھوں نے رسول اللہ کو کہ اونکو اپنے پاس بلالیں (کیونکہ اس شرط عہد سے خارج کردی) پس لکھا رسول اللہ نے ان دونوں کو کہ آجاویں وہ رسول اللہ کے پاس **تخریج** کہا ابن اثیر نے کہ خبر دی ہمکو ابو جعفر عبید اللہ بن احمد نے اپنی سند سے وہ روایت کرتے ہیں یونس سے وہ ابن اسحٰق سے وہ زہری سے وہ عروہ سے وہ مسور اور مروان سے اور اوسمیں ہے کہ کہا کہ لکھا ان دونوں کیطرف رسول اللہ نے کہ آجائیں وہ اپنے ساتھ والوں کو لیکر پس پڑھا فرمان رسول اللہ کا ابو جندل نے اور ابو بصیر مریض تھے پس وہ مرگئے تو ان کو دفن کیا ابو جندل نے اور نماز جنازہ پڑہی اور بنائی اون کی قبر پر مسجد (اسد الغابہ) اختلاف کیا گیا ہے ابو بصیر کے نام میں پس کہا گیا ہے کہ اونکا نام عتبہ بن اسید بن حارثہ بن اسید بن عبد اللہ بن ابی سلمہ بن عبد اللہ بن نمیرہ بن عوف بن ثقیف ہے بیان کیا اسکو ابو مسعود نے اور کہا ابن اسحٰق نے اونکا نام عنبسہ بن اسید بن جاریہ ہے اور بعض نے کہا کہ عبید بن اسید اور اختیار کیا ہے حافظ نے کہ اون کا نام عتبہ ہے اور کہا کہ جس نے گمان کیا کہ وہ عبید نہیں تو دیکھا یا ہے غلطی کتابت سے **قوله** بنى على قبره مسجدًا - اس قول سے قبر پر مسجد بنانیکا جواز معلوم ہوتا ہے کیونکہ یہ فعل ہے صحابی کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں اور آپنے اس سے منع نہیں فرمایا پس ہوگئی یہ حجت بوجہ خاموشی رسول اللہ کے لیکن تخریج کی ہے شیخین نے عائشہ رض سے کہ ام حبیبہ اور ام سلمہ رض نے ذکر کیا ایک کنیسہ کا جسکو دیکھا تھا حبشہ میں اوسمیں تصویریں تھیں پس ذکر کیا یہ اونھوں نے رسول اللہ سے آپنے فرمایا کہ یہ لوگ جبکہ کوئی ان کا نیک آدمی مرتا تھا تو اسکی قبر پر مسجد بناتے تھے اور اوسمیں یہ تصویریں بناتے ہیں یہ بدترین مخلوق ہیں اللہ کے نزدیک قیامت کے دن کہا عینی نے کہ اس میں ممانعت ہے قبروں پر مسجدیں بنانیکی

المساجد علی القبور ومقتضاه التحریم کیف وقد ثبت اللعن علیه واما الشافعی واصحابه فصرح بالکراهة وقال البندنیجی والمراد ان یسوی القبر مسجدا ویصلی فوقه وقال نه یکره ان یبنی عنده مسجد فیصلی فیه الی القبر واما المقبرة الداسرة اذا بنی فیها مسجد لیصلی فیه فلم ار فیه باسا لان المقابر وقف کذا المساجد فمعناهما واحد- **قلت** وحدیث الکتاب منسوخ لانه کان فی ابتداء الاسلام وحدیث الشیخین متاخر عنه ۱۲- **ابوسفیان** رض- ینهدیه ادما مع عمرو بن امیة- **التخریج** قال الحافظ فی الاصابه رواه ابن سعد باسناد صحیح عن عکرمة = **اقرع بن حابس**- سئاله فامر بما سئل وامر معویة فکتب له کتابا- **التخریج**- اخرجه ابوداؤد عن سهل بن الحنظلیة فی باب من روی نصف صاع من قمح = **الی اهل الذمة** عن علی قال کنا عند النبی صلی الله علیه وسلم حین جاءه اهل الذمة فقالوا له اکتب لنا کتابا من لانسأل فیه من بعدک فقال نعم اکتب لکم ماشئتم الامعرة الجیش وسفه الغوغاء فانهم فتلة الانبیاء- **التخریج**- اورده فی کنز العمال وقال اخرجه العسکری- **بنی** حارثة بن عمرو بن قریط- یدعوهم الی الاسلام فغسلوا الصحیفة ورقعوا بها دلوهم- اذهب الله بعقولهم فهم اهل سفه وعجلة وکلام مختلط- **التخریج**- قال الحافظ ذکره ابو موسی

ارمقتضے اس حدیث کا حرمت ہے، اور کیسے نہو جبکہ ثابت ہوئی لعنت اسپر لیکن امام شافعی اور اصحاب شافعی ہیں تصریح کی ہے اُنہوں نے کراہت کی اور کہا بندنیجی نے اور مراد یہ ہے کہ نام رکہا جائے قبر کا مسجد اور نماز پڑہی جائے اوسپر اور کہا کہ مکروہ ہے کہ بنائی جائے اوس کے نزدیک مسجد پس نماز پڑہی جائے اوسمیں قبر کیطرف لیکن پورانا مقبرہ جبکہ بنائی جائے اوسمیں مسجد نماز پڑہنے کو تو میں اوسمیں کوئی ہرج نہیں خیال کرتا کیونکہ مقابر بہی وقف ہیں اور اسیطرح مساجد پس معنی دونوں کے واحد ہیں **کہتا ہوں میں** حدیث کتاب کی منسوخ ہے کیونکہ یہ ابتدار اسلام کی ہے اور حدیث شیخین کے متاخر ہے اس سے- **ابوسفیان** رض ہدیہ چاہی تہی اونسے اودہوڑی عمرو بن امیہ کے ساتہ- **تخریج** کہا حافظ نے اصابہ میں کہ روایت کیا ہے اوسکو ابن سعد نے اسناد صحیح سے بروایت عکرمہ **اقرع بن حابس** آپسے کچہہ مانگا تہا پس وہ عطا کیا اور حکم دیا معویہ کو پس لکہا اون کے لیے فرمان- **تخریج**- تخریج کی ہے اسکی ابوداؤد نے سہل بن حنظلیہ سے روایت کرکے باب من روی نصف صاع من قمح میں **فرمان** اہل ذمہ کیطرف حضرت علی سے مروی ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تہے جبکہ آپکے پاس اہل ذمہ آئے اور کہا کہ ہم کو آپ ایک ایسا فرمان لکہدیں کہ آپکے بعد ہمیں کسی سے دریافت کرنیکی ضرورت نہ رہے آپنے فرمایا بہت بہتر جو تم چاہو لکہے دیتا ہوں مگر لشکر اور کمینوں کے شور و غل نہیں جانا کیونکہ یہ دراصل انبیاء کا مقابلہ کرنیوالے **تخریج** بیان کیا ہے اسکو کنز العمال میں اور کہا کہ تخریج کی ہے اسکی عسکری نے **بنی** حارثہ بن عمرو بن قریط بلایا تہا اونکو اسلام کیطرف پس دہو ڈالا اونہوں نے فرمان اور پیوند لگا لیا اوسکا اپنے ڈول میں- کہو دیا اللہ نے اونکی عقل کو پس وہ بیوقوف ہوگئے اور انکی باتیں دیوانوں کی سی ہوگئیں- **تخریج** کہا حافظ نے کہ ذکر کیا اسکو ابوموسے نے

۱۲ ابوسفیان رض
۱۳ اقرع بن حابس
۱۴ کتاب الی اهل الذمة
۱۵ بنی حارثة بن عمرو بن قریط

فی الذیل هکذا بغیر اسناد کانه نقله من مغازی الواقدی فانه کذلك ذکره بغیر اسناده - وتبعه ابن حبان والطبری (اصابه)

بنی کعب بن اوس - قدم شداد بن ثمامة علیه صلی الله علیه وسلم فسئل ان یکتب لبنی کعب کتابا فکتب لهم وبعث شدادا علی الصلوة - **التخریج** - قال ابن الاثیر ذکره ابن الدباغ الاندلسی وقال الحافظ اخرجه ابن السکن من طریق القاسم بن معن عن حمید عن انس - (اصابه اسد الغابه)

بنی فزاره - کتبهم کتابا فی عسیب وهو اسم موضع

التخریج - قال فی الاصابه اخرجه ابن الکلبی

بنی کلاب - کتب الیهم الرق فلم ینقادوا

التخریج - ذکر فی السیرة المحمدیة بحوالة السیر الحلبی فی ذکر سریة الضحاك سنه تسع - **قوله** الرق - یقال فی رق منشور هو جلد یکتب فیه کذا فی مجمع البحار - **تمیم** بن جراشة الثقفی - روی عن تمیم انه قال قدمت علی النبی صلی الله علیه وسلم فی وفد ثقیف فاسلمنا وبایعنا وسألناه ان یکتب لنا کتابا فیه شروط فقال اکتبوا ما بدا لکم ثم ائتونی به فسألناه فی کتابه ان یحل الربوا والزنا - فابی علی ان یکتب لنا فسألناه خالد بن سعید فقال الله علی الذی ما تکتب قال اکتب ما قالوا ورسول الله اولی بالامر فذهبنا بالکتاب الیه صلی الله علیه وسلم فقال للقاری اقرأ فلما انتهی الی الربوا قال ضع یدی فی الکتاب علیها فوضع

ذیل میں اسیطرح بے سند شاید اوس نے نقل کیا ہے اوس کو مغازی واقدی سے کیونکہ اسی طرح بے سند اونہوں نے بھی ذکر کیا ہے - اور متابعت کی ہے اس کی ابن حبان اور طبری نے (اصابہ)

بنی کعب ابن اوس آئے شداد بن ثمامہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پس خواہش کی کہ لکھدیں آپ بنی کعب کو فرمان پس لکھا اون کیلیے رسول اللہ نے اور امام بنایا شداد کو نماز کیلئے - **تخریج** - کہا ابن اثیر نے کہ ذکر کیا ہے اسکو ابن دباغ اندلسی نے اور کہا حافظ نے کہ تخریج کی اسکی ابن سکن نے قاسم بن معن کے طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں حمید سے وہ انس سے - (اصابہ و اسد الغابہ)

بنی فزارہ - لکھا اونکو فرمان موضع عسیب کے بارہ میں - **تخریج** کہا حافظ نے کہ تخریج کی اوسکی ابن کلبی نے **بنی کلاب** آپنے اونکو فرمان لکھا پس نہیں اطاعت کی **تخریج** - ذکر کیا ہے سیرۃ محمدی میں سیر حلبی کے حوالہ سے سریہ ضحاک کے ذکر میں رق لاجاتا ہے وہ ایک کہال ہے جسمیں لکھا جاتا ہے - مجمع البحار

تمیم بن جراشہ ثقفی - روایت ہے تمیم سے کہا کہ آیا میں رسول اللہ کی خدمت میں وفد ثقیف میں پس اسلام لائے ہم اور بیعت کی ہمنے اور خواہش کی کہ ہم کو ایک فرمان لکھدیا جاوے جسمیں کچھ شرطیں ہوں فرمایا لکھالاؤ جو چاہو پس خواہش کی تھی ہم نے اوس تحریر میں آپ سے کہ حلال کردیں ہمارے لیے ربا اور زنا - پس انکار کیا حضرت علی نے یہ کہ لکھیں سکو پس سوال کیا ہم نے خالد بن سعید سے پس کہا اون سے حضرت علی نے جانتے بھی ہو کہ کیا لکھتے ہو کہا کہ جو یہ کہتے ہیں وہ لکھتا ہوں اور حکم کا اختیار رسول اللہ کو ہے پس لے گئے ہم یہ تحریر رسول اللہ کے پاس فرمایا ایک پڑھنے والے سے کہ پڑھ پس ربوا کا ذکر آیا تو فرمایا کہ اس جگہ میرا ہاتھ رکھ دے پس ہاں ہاتھ رکھدیا تو فرمایا کہ ... و ... اور چہوڑ دو جو کچھ کہ باقی ہے ربوا -

۹ بنی کعب بن اوس

۱۰ بنی فزارہ

۱۱ بنی کلاب

۱۲ تمیم بن جراشۃ الثقفی

يده فقال يا ايها الذين امنوا اتقوا الله
وذروا ما بقي من الربوا - ثم محاها والقيت
علينا السكينة فما راجعناه حتى بلغ الزنا
فوضع يده وقال لا تقربوا الزنا انه كان
فاحشة - ثم محاها وامر بكتابنا ان ينسخ لنا -
التخريج - قال ابن الاثير ذكره ابن ماكولا
واخرجه ابو موسى وقال الحافظ ذكره مطين
في الصحابة وروى من طريق ابي اسحق بن
سمعان الاسلمي عن عبد العزيز بن الهثيم
عن ابيه عن جده عن تميم بن جراشة الثقفي
انه قال قدمت الحديث واسناده ضعيف
وابو اسحق هو ابراهيم بن محمد بن ابي يحيي وابو يحيي
هو سمعان - (اصابه - اسد الغابه)

ثور بن عزره ابو العكير القشيري
ثور ابن عزره ابو العكير القشيري - اقطعه حمام
والسد وهما موضعان وكتب له بذلك كتابا
التخريج - قال الحافظ اخرجه ابن شاهين
من طريق ابي الحسن المدائني (اصابه) ورواه
ابن سعد عن علي بن محمد القرشي هكذا ذكر
في السيرة الشامية في ذكر وفود بني قشير

جابر بن ظالم بن حارثة الطائي
جابر بن ظالم بن حارثة الطائي - وفد عليه
صلى الله عليه وسلم فكتب له كتابا - **التخريج**
ذكره الطبري واستدركه ابن فتحون والرشاطي
كذا قال الحافظ في الاصابه وابن الاثير في
الاسد -

مجدم بن فضالة الجهني
مجدم بن فضالة الجهني - الى
النبي صلى الله عليه وسلم فكتب له كتابا -
التخريج - قال الحافظ اخرجه ابن منده
من طريق محمد بن عمرو بن عبد الله بن

پھر بگاڑ دیا اوسکو - اور نازل کیگئی اوپر رحمت جو موجب سکون ہے
پس نہیں حجت کی ہم نے آپسے یہاں تک کہ زنا کا ذکر آیا پس
رکھا اوسپر اپنا ہاتھ اور فرمایا کہ نہ قریب جاؤ زنا کے کیونکہ وہ
فحش ہے - پھر بگاڑ دیا اوسکو اور حکم دیا اوس تحریر کے لکھے
جانیکا - **تخریج** - کہا ابن اثیر نے کہ ذکر کیا اسکو ابن ماکولا نے
اور تخریج کی اس کی ابو موسے نے اور کہا حافظ نے ذکر کیا
مطین نے انکو صحابہ میں اور روایت کی ابی اسحق بن سمعان
اسلمی کے طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں عبد العزیز بن ہثیم سے
وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ اپنے دادا سے وہ تمیم بن جراشہ
ثقفی سے کہ کہا آیا میں الحدیث اور اسکی اسناد ضعیف ہے - اور
ابو اسحق وہ ابراہیم بن محمد بن ابی یحیی ہیں اور ابو یحیی سمعان ہیں
اصابہ اسد الغابہ)

ثور بن عزرہ ابو العکیر القشیری - جاگیر میں دیا انکو حمام اور سد جو
دونو موضع ہیں اور لکھدیا اسکی بابتہ فرمان (سند) **تخریج** - کہا
حافظ نے تخریج کی ہے اسکی ابن شاہین نے ابن ابی الحسن المدائنی
کے طریقہ سے (اصابہ) اور روایت کیا اوسکو ابن سعد نے
علی بن محمد القرشی سے - اسیطرح ذکر کیا اوسکو سیرت شامی
میں بنی قشیر کے وفود کے بیان میں -

جابر بن ظالم بن حارثۃ الطائی - آئے رسول اللہ کی خدمت
میں پس لکھا آپنے اون کے لیے فرمان **تخریج** - ذکر کیا اسکو
طبری نے اور زائد کیا ہے اسکو ابن فتحون اور رشاطی نے
اسی طرح کہا حافظ نے اصابہ میں اور ابن اثیر نے اسد الغابہ میں

مجدم بن فضالہ جہنی - آئے رسول اللہ کی خدمت میں
پس لکھا اون کے لیے فرمان - **تخریج** - کہا حافظ نے کہ
تخریج کی ہے اسکی ابن مندہ نے محمد بن عمرو بن
عبد اللہ بن مجدم کے طریقہ سے کہا کہ حدیث بیان
کی مجھ سے میرے باپ نے اپنے باپ سے دادا سے کہ وہ روایت

جدہم قال حدثنی ابی عن ابیہ عن جدہ انہ اتی النبی صلعم - الحدیث وھو حدیث غریب وفیہ نصر بن سلمۃ وھو متروک الحدیث - (اصابہ)

۱۴۷ جشیش الدیلمی **جشیش الدیلمی** - کاتبہ صلی اللہ علیہ وسلم فی قتل الاسود العنسی - **التخریج** - ذکرہ الطبری ونقل الحافظ عن کتاب الردۃ لسیف قال بعث صلی اللہ علیہ وسلم الیہ والی فیروز وداذویہ یامرھم بمحاربۃ الاسود اخرجہ بوجھین عن ابن عباس رض - وکذا ذکرہ الواقدی من روایۃ ھمام بن منبہ = (اصابہ)

۱۴۸ جفینۃ الجہنی **جفینۃ** الجھنی وقیل الھندی ویقال الغسانی - کتب صلی اللہ علیہ وسلم لہ کتابا فرقع بہ دلوہ قالت لہ ابنتہ عمدت الی کتاب سید العرب فرقعت بہ دلوک فاخذ کل قلیل وکثیر ھو لہ فجاء بعد مسلما - **التخریج** - قال الحافظ اخرجہ البغوی والطبرانی من ابی بکر الزاھری عن سفیان عن ابی اسحق عن عوینۃ عن جفینۃ - قال البغوی منکر من حدیث الثوری وابوبکر الزاھری ضعیف الحدیث = (اصابہ)

۱۴۹ جنادہ بن زید الحارثی **جنادہ** بن زید الحارثی - قال ابن الاثیر **اخرجہ** ابونعیم وابن مندۃ وقال الحافظ روی ابن السکن والباوردی من طریق عبد الرحمن بن عمرو عن سوادۃ بنت المتلمس عن جدتھا ام المتلمس بنت جنادۃ ابن زید عن ابیھا - (اصابہ)

۱۵۰ جریحی بن عمرو العذری **جریحی** بن عمرو العذری - روی عنہ انہ اتی النبی صلی اللہ

کرتے ہیں اپنے دادا سے کہ وہ آئے رسول اللہ کی خدمت میں الحدیث اور وہ حدیث غریب ہے اور اوسمیں نصر بن سلمہ ہے اور وہ متروک الحدیث ہے۔ (اصابہ اسد الغابہ)

جشیش الدیلمی - مکاتبت کی اون سے رسول اللہ صلعم نے اسود عنسی کے قتل کے بارہ میں **تخریج** - ذکر کیا اوسکو طبری نے اور نقل کیا حافظ نے کتاب الردۃ میں جو سیف کی ہے کہا بھیجا رسول اللہ صلعم نے اونکی اور فیروز دیلمی اور دادویہ کی طرف حکم کرتے تھے آپ اونکو اسود کی لڑائی کا تخریج کی ہے اس کی دو طریقوں سے بروایت ابن عباس رض - اور اسیطرح ذکر کیا اس کو واقدی نے ہمام بن منبہ کے طریقہ سے (اصابہ)

جفینۃ الجہنی اور بعض نے کہا کہ ہندی اور بعض نے کہا کہ غسانی لکھا رسول اللہ نے ان کو فرمان پس پیوند لگا لیا اوس کا اپنے ڈول میں کہا اونکی بیٹی نے کہ قصد کیا تونے سید عرب کی کتاب کا اور اوس کا اپنے ڈول میں پیوند لگا لیا پس لیا اپنا تھوڑا بہت مال پس آیا بعد میں مسلمان ہوکر **تخریج** - کہا حافظ نے کہ تخریج کی ہے اس کی البغوی نے اور طبرانی نے ابی بکر زاہری سے بروایت سفیان وہ روایت کرتے ہیں ابی اسحق سے وہ عوینہ سے وہ جفینہ سے کہا بغوی نے منکر ہے حدیث بروایت ثوری اور ابوبکر زاہری ضعیف الحدیث ہے۔ (اصابہ)

جنادہ بن زید حارثی - کہا ابن اثیر نے کہ تخریج کی ہے ابونعیم اور ابن مندہ نے اور کہا حافظ نے کہ روایت کی ہے ابن سکن اور باوردی نے عبد الرحمن بن عمرو کے طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں سوادہ بنت متلمس سے وہ اپنی دادی یعنی متلمس کی ماں سے جو بیٹی ہیں جنادہ بن زید کی وہ اپنے باپ سے۔ الحدیث (اصابہ)

جریحی بن عمرو عذری روایت کی گئی اون ہی سے کہ وہ حاضر ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں

علیہ وسلم فکتب لہ - ان لیس علیکم عشر
ولا حشر - **التخریج** - اخرجہ ابونعیم - کذا
ذکرہ صاحب السیرۃ المحمدیۃ فی بیان الوفود
۱۲۳ حارث بن عبد شمس
حارث بن عبد شمس - خرج الی النبی صلی
اللہ علیہ وسلم واخذ لجمیع اصحابہ الامان
علی دمائہم و اموالہم فکتب صلی اللہ علیہ وسلم
لہ کتابا واباحہم من بلادہم کذا وکذا -
التخریج - اخرجہ ابونعیم وروی ابن مندۃ
باسناد غریب عن الحمیری بن الحارث بن
عبد شمس عن ابیہ انہ خرج - الحدیث
۱۲۴ حذیفہ بن الیمان
(اصابہ واسد الغابہ) **حذیفۃ** بن الیمان
اخرج محمد بن سعد فی الطبقات فی ترجمۃ
ابو صفرۃ العتکی قال وکان ابو صفرۃ من زد
وباء ودباء فیما بین عمان وبحرین وقد کانوا
اسلموا وقدم وفدہم علی رسول اللہ صلعم
مقرین بالاسلام فبعث علیہم مصدقا منہم
یقال لہ حذیفۃ بن الیمان الازدی من اہل
وباء وکتب لہ فرائض الصدقات فکان یاخذ
صدقات اموالہم ویردہا علی فقرائہم -
۱۲۵ حضرمی بن عامر
حضرمی بن عامر - وفد علیہ صلی اللہ
علیہ وسلم مع قومہ فکتب لہم کتابا - **التخریج**
اخرجہ ابو موسی کذا قالہ ابن الاثیر وقال
الحافظ روی ابن شاہین من طریق المدائنی
عن ابی معشر عن یزید بن رومان ومحمد بن
کعب وعن سعید المقبری عن ابی ہریرۃ وعن
سلمہ بن محارب عن داؤد عن الشعبی و
۱۲۶ حوشب ذو ظلیم
اسانید اخر فذکر الحدیث **حوشب**

پس لکھا اون کے لیے فرمان یہ کہ - نہیں تم پر عشر اور نہ تم جمع کیے
جاوگے لشکر بنانیکو **تخریج** - تخریج کی ہے اسکی ابونعیم نے
اسی طرح ذکر کیا ہے اسکو صاحب سیرۃ محمدیہ نے وفود کے بیان میں
حارث بن عبد شمس - آئے یہ رسول اللہ کی خدمت میں اور حاصل
کی اپنے سب ساتھ والوں کے لیے امن اونکی جانوں اور انکے مالوں
پر پس لکھا رسول اللہ نے انکو فرمان - اور مباح کیا (یعنی دیدیا) انکے
لیے اون کے شہروں میں فلاں فلاں **تخریج** - تخریج کی ہے
اسکی ابونعیم نے اور روایت کی ہے ابن مندہ نے غریب سند سے
حمیری بن حارث بن عبد شمس سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے
باپ سے کہ وہ گئے الحدیث (اصابہ - اسد الغابہ) **حذیفہ** بن
الیمان - تخریج کی ہے محمد بن سعد نے ابو صفرۃ العتکی کے ترجمہ میں اپنی
کتاب طبقات میں اور کہا کہ ابو صفرہ زد وبا کے رہنے والے
تھے اور وبا عمان اور بحرین کے درمیان میں ہے اور وہاں والے
اسلام لے آئے تھے اور اون کے ایلچی رسول اللہ کی خدمت
میں حاضر ہوئے تھے اسلام کا اقرار کرکے پس رسول نے اونپر
اونہیں ہی سے ایک شخص حذیفہ بن یمان ازدی کو عامل زکوۃ
بنایا اور اون کو ایک فرمان لکھدیا جس میں زکوۃ کے فرائض
کا بیان تھا پس وہ اون کے مالوں کا صدقہ لیتے تھے اور
اون کے ہی فقرا پر تقسیم کردیتے تھے **حضرمی** بن عامر گئے
رسول اللہ کی خدمت میں اپنی قوم کے ہمراہ پس لکھا آپ نے انکو
فرمان **تخریج** - تخریج کی ہے اسکی ابوموسے نے اسیطرح
بیان کیا ہے ابن اثیر نے اور کہا حافظ نے کہ روایت کی ابن شاہین
نے مدائنی کے طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں ابی معشر سے
وہ یزید بن رومان اور محمد بن کعب سے اور سعید مقبری سے وہ روایت
کرتے ہیں ابی ہریرہ اور سلمہ بن محارب سے وہ داؤد سے - وہ
شعبی سے - اور مختلف اسنادیں - پس ذکر کیا حدیث کو
حوشب ذو ظلیم اور وہ ابن طخمہ ہیں اور بعض نے کہا کہ

ذوظليم هو ابن طخمة

وقيل ابن طخم ويقال ابن الساعي وغير
ذلك قاله الحافظ وقال ابن الاثير هو ابن
طخية - بعث صلى الله عليه وسلم اليه عبد الله
ابن جرير البجلي وكتب معه كتابا ليظاهر هو
وذو الكلاع وفيروز الديلمي ومن اطاعهم على
قتل الاسود العنسي - **التخريج** - قال الحافظ
روى ابن السكن من طريق محمد بن عثمان بن
حوشب عن ابيه عن جده وقال ابن الاثير
اخرجه ابن منده وابو نعيم وابن عبد البر -
الى خزاعة - يبشرهم باسلام خالد وحرملة
ابنا هوذة - **التخريج** - قال ابن الاثير اخرجه
ابو عمرو وابو موسى وقال الحافظ ذكره ابن
شاهين وابن الكلبي **خراش بن جحش** بن
عمرو العبسي - كتب صلى الله عليه وسلم اليه
فحرّق كتابه - **التخريج** - قال الحافظ ذكره ابن
بشكوال ذكره هكذا ابن الكلبي ايضا وكذا ذكره
محمد بن سعد في الطبقات في ترجمة ربعي بن
خراش - **ذو الكلاع الحميري** اسمه سميفع
كتب صلى الله عليه وسلم في التعاون على قتل
الاسود العنسي - **التخريج** - قال ابن الاثير
روى ابن لهيعة عن كعب بن علقمة عن حسان
ابن كليب الحميري قال سمعت من ذي الكلاع
ذهين بن القرضم - اختلف في اسمه قال الحافظ
قيل مصغرا جزم عليه ابن حبيب وقيل بالمعجمة
والياء التحتانية بعد الهاء جزم عليه الدارقطني
- قال ابن ماكولا في باب ذهين من حرف الذال

کہ ابن طخم اور کہا جاتا ہے ابن الساعی وغیرہ - بیان کیا اسکو
حافظ نے اور کہا ابن اثیر نے کہ وہ ابن طخیہ ہیں بھیجا
اونکی طرف عبد اللہ بن جریر کو اور لکھا اوس کے ساتھ
فرمان تاکہ وہ ندا کرے اور ذوالکلاع اور فیروز دیلمی اور جو
اون کی اطاعت کریں اسود عنسی کے قتل پر -
تخریج - کہا حافظ نے کہ روایت کی ہے ابن سکن نے
محمد بن حوشب کے طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے
باپ سے وہ اپنے دادا سے اور کہا ابن اثیر نے کہ تخریج
کی ہے اسکی ابن مندہ اور ابو نعیم اور ابن عبد البر نے
قبیلہ خزاعہ کیجانب بشارت دی آپ نے اون کو خالد اور حرملہ
بن ہوذہ کے اسلام کی **تخریج** - کہا ابن اثیر نے کہ
تخریج کی اسکی ابو عمرو اور ابو موسے نے اور کہا حافظ نے
کہ ذکر کیا اوسکو ابن شاہین اور ابن کلبی نے - ×
خراش - بن جحش بن عمرو عبسی - فرمان لکھا اون کو جناب
رسول اللہ نے پس جلا دیا اوس نے آپ کے فرمان کو
تخریج - کہا حافظ نے ذکر کیا اوسکو ابن بشکوال نے اور ذکر
کیا اوسکو اسیطرح ابن کلبی نے بھی - اور اسیطرح ذکر کیا ہے محمد بن
سعد نے طبقات میں ربعی بن خراش کے ترجمہ میں -
ذوالکلاع الحمیری جنکا نام سمیفع تہا لکھا رسول اللہ نے
انکو اسود عنسی کے قتل میں ندا کرنے کی بابتہ **تخریج** - کہا ابن
اثیر نے روایت کی ہے ابن لہیعہ نے وہ روایت کرتے ہیں کعب بن علقمہ سے وہ
روایت کرتے ہیں حسان بن کلیب حمیری سے کہا کہ سنا یعنی
ذوالکلاع سے × **ذہین بن القرضم** - اختلاف کیا گیا ہے
اون کے نام میں کہا حافظ نے کہ بیان کیا گیا بوزن تصغیر جزم کیا ہے
ابن حبیب نے اور بعض نے کہا ہے ذال معجمہ کے ساتھ اور یاء تحتانیہ
بعد ہاء ہوز کے جزم کیا ہے اسپر دارقطنی نے - کہا ابن ماکولا
ذہین حرف ذال معجمہ کے باب میں کہ ذہین بفتح ذال معجمہ

۲۳ هوشب ذوظلیم
۲۴ الی خزاعة
۲۵ خراش بن جحش
۲۶ ذوالکلاع الحمیری
۲۷ ذهین بن القرضم

ذهين بفتح الذال المعجمة وسكون الهاء فهو ذهين
ابن القرضم بن العجيل بن قنات بن موسى بن
تقلد بن العبدي الوافد على النبي صلى الله عليه وسلم
وكان يكرمه لبعد داره ذكر ذلك ابن الكلبي و
ذكره الدارقطني القرضم بالقاف وهو بالفاء و
قال ابن قنات بفتح القاف وهو بكسر الفاء -
التخريج - روى ابن شاهين من طريق ابن الكلبي
قال اخبرنا معمر عن عمران المهري قال وفد منا
رجل يقال له ذهين الحديث قال الحافظ في

٤٢ رافع القرظي

الاصابة - رافع القرظي - كتب له انه لا يجني
عليه الا يده - التخريج - اخرجه ابو موسى
وذكره ابن شاهين من طريق فراش بن اسمعيل
عن عبد الملك بن عمير عن رافع واسناده

٤٣ ربيعة بن لهيعة

ضعيف قاله الحافظ - ربيعة بن لهيعة
الحضرمي - قال كتب بسم الله الرحمن الرحيم
لربيعة بن لهيعة الحديث - التخريج - اخرج
ابن منده وابو نعيم وابن عبد البر نقله ابن الاثير
وقال الحافظ روى يعقوب بن محمد الزهري
عن زرعة بن مغلس عن ابيه عن محمد بن
ربيعة عن ابيه ربيعة بن لهيعة قال وفدت

٤٤ رعية السحيمي

على رسول الله الحديث - رعية السحيمي -
كتب اليه فرقع به دلوه - التخريج - قال ابن
الاثير اخرجه الثلاثة وقال الحافظ روى احمد
وابن ابي شيبة من طريق اسرائيل عن ابي
اسحق عن الشعبي عن رعية السحيمي -

٤٥ راشد بن عبد ربه

راشد بن عبد ربه - ذكر ابن عساكر ان
النبي صلى الله عليه وسلم كتب له كتابا قال الحافظ

اور سکون ہا ہے پس وہ ذہین بن القرضم بن عجیل بن قنات بن
موسے بن تقلد بن عبدی ہیں جو آئے تھے رسول اللہ
کی خدمت میں اور رسول اللہ اون کا اکرام کرتے تھے بوجہ
دوری مسافت کے ذکر کیا اس کو ابن الکلبی نے اور ذکر
کیا دارقطنی نے قرضم قاف سے اور وہ فا کے ساتھ ہے اور
کہا ابن قنات نے فتح قاف کے ساتھ اور وہ کسر فا کے ساتھ
ہے - تخریج - روایت کی ہے ابن شاہین نے ابن کلبی کے
طریقہ سے کہا خبر دی ہم کو معمر نے عمران مہری سے روایت
کر کے کہا گیا ہم میں سے ایک شخص جسکو ذہین کہتے تھے -
الحدیث کہا اسکو حافظ نے اصابہ میں رافع القرظی - لکھا
اون کے لیئے کہ - نہیں گناہ کریگا اونپر مگر اون کا ہاتھ یعنی وہ آپ
ہی قصور میں پکڑے جاویں گے - تخریج - تخریج کی ہے اسکی
ابو موسیٰ نے اور ذکر کیا اسکو ابن شاہین نے فراش بن اسمعیل کے
طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں عبد الملک بن عمیر سے - وہ
رافع سے اور اسناد اسکی ضعیف ہے - بیان کیا اسکو حافظ نے
ربیعہ بن لہیعہ حضرمی - کہا کہ لکھا میرے لیے بسم اللہ الرحمن الرحیم
ربیعہ بن لہیعہ کیلئے - الحدیث - تخریج - تخریج کی ہے ابن مندہ
اور ابو نعیم اور ابن عبد البر نے نقل کیا اسکو ابن اثیر نے اور کہا حافظ نے
روایت کی یعقوب بن محمد زہری نے روایت کی زرعہ بن مغلس سے وہ روایت
کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ اپنے باپ محمد بن ربیعہ سے وہ اپنے باپ ربیعہ
بن لہیعہ سے کہا کہ حاضر ہوا میں رسول اللہ کی خدمت میں الحدیث رعیہ سحیمی
فرمان لکھا اوسکی جانب پس پیوند لگا لیا اوس کا اپنے ڈول میں تخریج
کہا ابن اثیر نے کہ تخریج کی ہے اسکی ثلثہ نے یعنی ابو نعیم و ابن مندہ
و ابن عبد البر نے اور کہا حافظ نے روایت کی ہے احمد اور ابن
ابی شیبہ نے اسرائیل کے طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں ابی اسحق
سے وہ شعبی سے وہ رعیہ سحیمی سے راشد بن عبد ربہ - ذکر کیا ابن عساکر
نے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمان لکھا انکو بیان کیا اسکو حافظ نے

ا تبس بن عامر بن حصن الطائی - اخرجه الطبری وذکره ابو عمرو - (اصابه اسد الغابه) رجل من فهر - اهدی للنبی صلی الله علیه وسلم العسل فقبلها - وقال حملی فحماه وکتب له - التخریج - اخرجه البخاری و مطین وابن مندة من طریق ابی العاصم ابی عبد الله بن عیاض عن ابیه قال شهدت الحدیث قاله الحافظ وقال ابن الاثیر اخرجه ابو نعیم ایضاً - زرارة بن قیس النخعی - وفد فاسلم فکتب له کتابا - التخریج - اخرجه ابو موسیٰ ذکره ابن شاهین فقال حدثنا المنذر بن محمد قال حدثنا الحسین بن محمد قال حدثنی یحیی بن زکریا النخعی عن الحسن ابن الحکم عن عبد الرحمن بن عابس عن ابیه عن زرارة وفد علی النبی صلی الله علیه وسلم الحدیث - (اصابه اسد الغابة) زیاد بن الحارث الصدائی - ارسل صلی الله علیه وسلم جیشا الی قومه فقال رد الجیش انا لك باسلامهم فرد وکتبوا الیهم کتابا - التخریج - قال ابن الاثیر اخرجه ابو نعیم وابن مندة وابن عبد البر - زید الخیر بن مهلهل الطائی ویقال زید الخیل - اقطعه فیدا فکتب له بذلك کتابا - التخریج - قال الحافظ ذکره هشام بن الکلبی وروی ابن سعد عن ابی عمیر الطائی عن عباد الطائی عن اشیاخهم کذا فی السیرة الشامیة فی وفود طئی - زید ابن رفاعة الجذامی - ذکره ابن سعد فی الطبقات

اتبس بن عامر بن حصن طائی تخریج کی اسکی طبری نے اور ذکر کیا اسکو ابو عمرو نے (اصابہ واسد الغابہ) رجل من فہر ہدیۃ یا رسول اللہ کو شہد پس قبول کیا آپنے اسکو اور کہا اوس نے کہ مجھے رکھتے عنایت کیجیے پس ہی آپنے اور لکھا فرمان تخریج - تخریج کی اسکی بخاری او مطین اور ابن مندہ نے ابی عاصم ابی عبد اللہ بن عیاض کے طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہا کہ حاضر ہوا میں الحدیث بیان کیا اسکو حافظ نے اور کہا ابن اثیر نے کہ تخریج کی ہے اسکی ابو نعیم نے بھی زرارہ بن قیس نخعی حاضر خدمت ہوئے پس اسلام لائے اور لکھا انکو فرمان - تخریج - تخریج کی ہے اسکی ابو موسےٰ نے اور ذکر کیا ہے اسکو ابن شاہین نے پس کہا حدیث بیان کی ہم سے منذر بن محمد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یحییٰ بن زکریا نخعی نے حسن بن حکم سے روایت کرکے وہ روایت کرتے ہیں عبد الرحمن بن عابس سے وہ اپنے باپ سے وہ زرارہ سے کہ وہ رسول اللہ کے پاس حاضر ہوئے الحدیث (اصابہ) زیاد بن حارث صدائی بھیجا رسول اللہ نے لشکر اسکی قوم کیطرف پس کہا کہ لوٹا لیجئے لشکر اور میں ذمہ دار ہوں اون کے اسلام کا پس لوٹا لیا اور لکھا اسکی قوم کیطرف فرمان ان کے ہمراہ تخریج کہا ابن اثیر نے کہ تخریج کی ہے اسکی ابو نعیم اور ابن مندہ اور ابن عبد البر نے زید الخیر بن مہلہل طائی اور انکو زید الخیل بھی کہا جاتا تھا - جاگیر میں دیا اون کو موضع فید اپس لکھا اسکی بابتہ فرمان - تخریج - کہا حافظ نے کہ ذکر کیا ہے اسکو ہشام بن کلبی نے اور روایت کی ہے ابن سعد نے ابی عمیر طائی سے وہ روایت کرتے ہیں عباد طائی سے وہ اپنے اساتذہ سے - اسی طرح ہے سیرۃ شامیہ بیان وفود طئی میں - زید بن رفاعہ جذامی - بیان کیا ہے ابن سعد نے طبقات میں سرایا کے ذکر میں پس کہا کہ پھر زید بن حارثہ کا سریہ حسمی کیطرف اور وہ وادی قری کے ورے ایک جگہ ہے جمادی الاخرے سنہ ہجری میں ہوا -

٢١ اتبس بن عامر بن حصن الطائی ٢٢ رجل من فہر ٢٣ زرارہ بن قیس النخعی ٢٤ زیاد بن الحارث الصدائی ٢٥ زید الخیر بن مہلہل الطائی ٢٦ زید بن رفاعة الجذامی

في بيان السرايا فقال ثم سرية زيد بن حارثة
الى حسمى وهي وراء وادي القرى في جمادى
الآخرة سنة ست من مهاجر رسول الله
صلى الله عليه وسلم قالوا اقبل دحية بن خليفة
الكلبي من عند قيصر وقد اجازه وكساه
فلقيه هنيد بن عارض وابنه عارض بن
هنيد في ناس من جذام بحسمى فقطعوا
عليه الطريق فلم يتركوا عليه الا سمل ثوب
فسمع بذلك نفر من بني الضبيب فنفروا
اليهم فاستنقذ والدحية متاعه وقدم
دحية على النبي صلى الله عليه وسلم فاخبره
بذلك فبعث زيد بن حارثة في خمسمائة رجل
ورد معه دحية فكان زيد يسير الليل ويكتم
النهار ومعه دليل له من بني عذرة فاقبل
بهم حتى هجم بهم مع الصبح على القوم فاغاروا
عليهم فقتلوا فيهم فاوجعوا وقتلوا
الهنيد وابنه واغاروا على ماشيتهم ونعمهم
ونساءهم واخذوا من النعم الف بعير ومن
الشاء خمسة آلاف شاة ومن السبي مائة من
النساء والصبيان فرحل زيد بن رفاعة الجذامي
في نفر من قومه الى رسول الله صلى الله عليه وسلم
فدفع الى رسول الله صلى الله عليه وسلم كتابه
الذي كان كتب له ولقومه ليالي قدم عليه
فاسلم وقال يا رسول الله لا تحرم علينا حلالا
ولا تحلل لنا حراما فقال كيف اصنع بالقتلى
قال ابو يزيد بن عمرو اطلق لنا يا رسول الله
من كان حيا ومن قتل فهو تحت قدمي هاتين

کہا رواتیوں نے کہ واپس آتے تھے دحیہ بن خلیفہ کلبی قیصر کے پاس
سے اور اس نے اسکو انعام اور خلعت دیا تھا پس ملا اون سے
ہنید بن عارض اور اوس کا بیٹا عارض بن ہنید قبیلہ جذام
کے چند آدمیوں کے ہمراہ حسمی میں اور انپر دہاڑا مارا پس نہیں
چھوڑا اونپر مگر ایک پُرانا کپڑا۔ اور حاضر ہوئے دحیہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کیخدمت میں اور آپ کو اس واقعہ کی خبر
دی آپنے زید بن حارثہ کو پانسو آدمیوں کے ہمراہ بھیجا اور
اون کے ساتھ دحیہ کو بھی واپس کیا۔ پس زید رات کو چلتے
اور دن کو پوشیدہ ہوجاتے تھے اور اون کے ہمراہ بنی
عذرہ میں کا ایک اگوا تھا پس صبح کیوقت وہاں پہونچے
اور لوٹ مار شروع کردی۔ پس قتل کیا اونکو اور تکلیف بھی
پہنچائی اور قتل کیا ہنید اور اوس کے بیٹے کو اور لوٹ
لیا اون کے جانوروں اور عورتوں کو اور بھی اون کے
اونٹوں میں سے ہزار اونٹ اور بکریوں میں سے پانچہزار
بکریاں اور سو عورتوں اور بچوں کو قید کیا۔ پس آئے
رفاعہ بن زید جذامی اپنی قوم کے چند آدمیوں کے ہمراہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیخدمت میں اور آپ کو وہ
فرمان دیا جو رسول اللہ نے اون کے اور اون کی قوم کے
لیے لکھا تھا جبکہ وہ حاضر خدمت ہوئے اور اسلام لائے
تھے اور عرض کی کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہ حرام
کیجئے ہمپر حلال کو اور نہ حلال کیجئے ہمارے واسطے حرام
کو تو آپنے فرمایا کہ میں قتل شدہ لوگوں کا کیا کروں کہا
ابو یزید بن عمر نے رہا کر دیجئے ہمارے زندہ قیدیوں کو۔
اور جو مقتول ہوگئے ہیں وہ میرے قدم کے نیچے ہیں
یعنے معاف فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے۔
سچ کہا پس بھیجا آپنے اون کے ساتھ علی کو زید بن
حارثہ کیطرف حکم دیا اون کو کہ چھوڑ دیں اون کے حرم

فقال صلے الله عليه وسلم صدق فبعث معه
عليا رضه الى زيد بن حارثة يامره ان يخلى بينه
وبين حرمهم واموالهم فتوجه على ولقى
زيدا بالفحلتين وهى بين المدينة وذى
المروة فابلغه امر رسول الله صلے الله عليه
وسلم فرد الى الناس كلما كان اخذ لهم۔
اقول۔ انى وجدت كتابا لرفاعة بن زيد
الجذامى وساذكره فى الكتب فى حرف الراء
لعل هذا هو والتشتبه فى اسمه۔ سراقة
ابن مالك يكنى اباسفيان۔ لما هاجر صلے
الله عليه وسلم وتعقبه قريش ادركه سراقة
فى الطريق فدعا صلے الله عليه وسلم عليه
حتى ساخت رجلا فرسه فطلب منه الخلاص
على ان لا يدخل عليه ففعل وكتب له امانا
بسؤاله لذلك واسلم يوم الفتح۔ التخريج
اخرجه البخارى وغيره من ائمة الحديث
والسير كلهم فى قصة الهجرة واخرج ابن
الاثير بسنده الى براء بن عازب۔ ورأيت
فى اكثر كتب الحديث والسير كلهم ورد وا
هذه القصة فى بيان الهجرة ولم يذكر
احد منهم لفظ الكتاب الا ان قالوا انه
كتب له امانا۔ سرباتك الهندى۔
زعم ان النبى صلى الله عليه وسلم ارسل اليه
حذيفة واسامة وصهيبا وغيرهم يدعونه
الى الاسلام فاسلم وقبل كتاب النبى صلے
الله عليه وسلم۔ التخريج۔ اخرجه ابو موسے
من طريق ميسر بن احمد الاسفرائنى صاحب

اور واپس کردیں اون کے مال پس گئے حضرت علی اور ملے
زید سے فحلتین میں اور وہ مدینہ اور ذوالمروہ کے درمیان
میں ہے۔ پس پہونچایا اونکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم
پس جو کچھ اون کے مال لوٹے تھے وہ سب واپس کردیئے
کہتا ہوں کہ پائی ہے مینے ایک کتاب رفاعہ بن زید کے
نام سے اور ذکر کروں گا اوسکو حرف را رفاعہ بن زید کے
نام میں شاید کہ یہ نامہ وہی ہو اور ان کے نام میں شبہ
ہوگیا ہو۔ سراقہ بن مالک جنکی کنیت ابوسفیان ہے۔ جبکہ
ہجرت کی رسول اللہ نے اور تعاقب کیا آپکا قریش نے
تو پالیا آپ کو سراقہ نے راہ میں پس بددعا کی آپنے یہانتک
کہ سراقہ کے گھوڑے کے پاؤں زمین میں دہنس گئے پس
چاہی سراقہ نے اس امر سے خلاصی اس شرط پر کہ آپسے
تعرض نہیں کریگا پس خلاصی دی اوسے اور لکھا فرمان
امن اوس کے خواہش کے موافق اور اسلام لائے فتح مکہ کے
دن تخریج کی ہے اسکی بخاری اور اون کے سوا سب
ائمہ حدیث اور ائمہ سیر نے ہجرت کے قصہ میں اور تخریج کی
ہے ابن اثیر نے اپنی سند سے جو پہونچتی ہے برا بن عازب تک
اور دیکھا میں نے اکثر کتب حدیث وسیر میں سب نے بیان
کیا ہے اس قصہ کو ہجرت کے ذکر میں اور نہیں ذکر کیا کسی نے
لفظ فرمان سوا اس کے کہ کہا کہ لکھا ان کے لیے فرمان امن
سرباتک ہندی ایسا بیان کرتا تہا کہ بہیجا اوسکی طرف
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے حذیفہؓ اور اسامہؓ اور
صہیبؓ وغیرہ کو کہ وہ اوسکو دعوت اسلام کرتے
تھے۔ پس اسلام لایا اور قبول کیا فرمان رسالت کو۔
تخریج۔ تخریج کی ہے اسکی ابوموسے نے میسر بن احمد
اسفرائنی۔ یحییٰ بن یحییٰ نیشاپوری کے شاگرد کے طریقہ
سے کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے مکی بن احمد بردعی نے کہا

۳۸ سراقہ بن مالک

۳۹ سرباتک الہندی

يحيى بن يحيى النيسابوري قال حدثنا مكي ابن احمد البروعي قال سمعت اسحق بن ابراهيم الطوسي يقول و هو ابن سبع وتسعين سنة قال رأيت سرباتك ملك الهند و ذكر القصة قاله الحافظ - سريع بن الحكم - قدم في وفد تميم فكتب له كتابا - التخريج - اخرجه ابن منده وابو نعيم قاله ابن الاثير - سعيد بن عداء الفريعي و يقال البكائي - وفد فكتب له كتابا وزاد ابن منده لفظ الكتاب - الى احضرتك الزبج - (اصابه) التخريج ذكره المدائني في كتاب رسل النبي صلى الله عليه و سلم وروى من طريق عبد الله بن يحيى قال رأني ابن سعيد بن عداء كتابا من محمد رسول الله - الخ - ورواه الباوردي قاله الحافظ وقال ابن الاثير اخرجه ابن منده وابو نعيم - سمعان ابن عمرو الكلابي - بعث اليه كتابا مع عبد الله ابن عوسجة فرقع به دلوه فقيل لهم بنو المرقع ثم اسلم وقدم على رسول الله صلى الله عليه وسلم - التخريج - ذكر ابو الحسن المدائني في كتاب رسل النبي صلى الله عليه وسلم - قاله الحافظ في الاصابه - سبز الاراشي و وقع عند ابن فتحون سيار بدل سبز لعله تصحيف اتاه عمرو بن حسان و قال له يا رسول الله اقطع حليفي فقطع له وكتب في عرجون - التخريج - قال الحافظ رأيت هذا بخط الخطيب وله ذكر في حديث ابن شاهين و ابن السكن اخرجاه من طريق زيد بن ابراهيم بن عاصم

سُنا میں نے اسحق بن ابراہیم طوسی سے کہتے تھے وہ اور اُن کی عمر ستانوے برس کی تھی کہ دیکھا میں نے سرباتک بادشاہ ہند کو - اور ذکر کیا قصہ - بیان کیا ہے اسکو حافظ نے سریع بن حکم آئے وفد تمیم کے ہمراہ پس لکھا اُن کے لیے فرمان تخریج - تخریج کی ہے اسکی ابن مندہ اور ابونعیم نے بیان کیا اسکو ابن اثیر نے سعید بن عداء فریعی اور ان کو بکائی بھی کہا جاتا ہے - حاضر خدمت ہوئے پس لکھا اُن کے لیے فرمان اور زائد کیئے ہیں ابن مندہ نے لفظ کتاب کی کہ میں نے دیا تجھکو زبج - (اصابہ) تخریج - ذکر کیا اسکو مدائنی نے کتاب رسل النبی صلعم میں اور روایت کی ہے عبد اللہ بن یحیی کے طریقہ سے کہا کہ دکھائی مجھکو سعید بن عداء کی بیٹی نے ایک تحریر جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیجانب سے تھی اور روایت کیا اسکو باوردی نے بیان کیا اسکو حافظ نے اور کہا ابن اثیر نے کہ تخریج کی ہے اسکی ابن مندہ اور ابونعیم نے - سمعان بن عمرو الکلابی بھیجا انکو فرمان عبد اللہ بن عوسجہ کے ہمراہ پس پیوند لگا لیا اوس کا اپنے ڈول میں پس خطاب پڑ گیا اون کا بنو مرقع پھر اسلام لائے اور رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہوئے تخریج - ذکر کیا ابو حسن مدائنی نے کتاب رسل النبی میں - بیان کیا اسکو حافظ نے اصابہ میں سبز الاراشی اور ابن فتحون کے نزدیک سبز کی جگہ سیار ثابت ہوا ہے شاید غلطی کتابت ہوئی ہے - آئے رسول اللہ کے پاس عمرو بن حسان اور کہا کہ یا رسول اللہ میرے حلیف کو جاگیر دیجیے پس جاگیر دی آپ نے اور لکھا فرمان عرجون کی لکڑی کی تھی پر تخریج کہا حافظ نے کہ دیکھا میں نے یہ خطیب کے خط سے اور اس کا ذکر ہے ابن شاہین اور ابن سکن کا حدیث میں تخریج کی ہے دونوں نے زید بن ابراہیم بن عاصم بن مالک بن عمرو والبلوی کے طریقہ سے کہا کہ حدیث بیان کی مجھسے میرے دادا نے

سریع بن الحکم - سعید بن عداء الفریعی

سمعان ابن عمرو الکلابی - سبز الاراشی

ابن مالك بن عمرو البلوی قال حدثنی جدی عن ابیه مالك قال عقلت رسول الله صلی الله علیه وسلم واتاه عمرو بن حسان بوادی القری برجل من بنی اراش - الحدیث (اصابه) **سنن الحج** مع ابی بکرؓ - **اخرجه** البیهقی فی الدلائل عن عروة قال بعث رسول الله صلی الله علیه وسلم ابا بکر امیرا علی الناس سنة تسع وکتب معه سنن الحج - کذا ذکره فی السیرة المحمدیة - **ضمام بن زید** الهمدانی - وقد فاسلم وکتب له کتابا وذلك بعد مرجعه من تبوك - **التخریج** - قال ابن الاثیر اخرجه الطبری وذکره ابو عمرو فی نمط - (اسد الغابه) **علاء الحضرمی** - ابستعمله علی بحرین فکتب له عهدا - **التخریج** قال الحافظ فی ترجمة صحار بن العباس وی ابن شاهین من طریق حسین بن محمد قال حدثنا ابی قال حدثنا جیفر بن الحکم العبدی عن صحار بن العباس و مرثد بن مالك فی نفر من عبد قیس قالوا فذکر القصة مطولة وفیه استعمل العلاء علی البحرین وکتب له - وقال فی ترجمة عبد الله بن عوف العبدی ذکره الطبری عن الواقدی ان النبی صلی الله علیه وسلم کتب الی العلاء - وقال ابن الاثیر فی ترجمة شبیب اخرجه ابو موسی و ذکر فی طبقات محمد بن سعد قال اخبرنا محمد بن عمر قال حدثنی ابو بکر بن عبد الله بن ابی سبرة عن محمد بن یوسف عن السائب بن

اپنے باپ مالک کی روایت سے کہا کہ دیکھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اور آئے آپکے پاس عمرو بن حسان وادی قرے میں بنی اراش کے ایک شخص کے ہمراہ - الحدیث (اصابہ) **سنن حج** ہمراہ ابوبکرؓ **تخریج** کی ہے اسکی بیہقی نے دلائل میں عروہ سے روایت کرکے کہا کہ بھیجا رسول اللہ نے ابو بکر صدیق کو ۹ سنہ ہجری میں لوگوں پر امیر بنا کر اور لکھے آپ کے ساتھ سنن حج - اسی طرح ذکر کیا ہے اسکو سیرۃ محمدیہ میں -
ضمام بن زید ہمدانی - حاضر خدمت ہوئے پس اسلام لائے اور لکھا ان کے لیے فرمان اور یہ آپکے تبوک سے واپسی کے بعد کا قصہ ہے - **تخریج** - کہا ابن اثیر نے کہ تخریج کی ہے اسکی طبری نے اور ذکر کیا اسکو ابو عمرو نے نمط میں **علاء الحضرمی** - عامل بنایا انکو بحرین پر پس لکھا اون کے لیے عہد (ہدایت نامہ) **تخریج** - کہا حافظ نے صحار بن عباس کے ترجمہ میں کہ روایت کی ہے ابن شاہین نے حسین بن محمد کے طریقہ سے کہا حدیث بیان کی ہم سے میرے باپ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے جیفر بن حکم عبدی نے صحار بن عباس اور مرثد بن مالک سے روایت کی کہ عبد قیس کے اشخاص کے جلسہ میں کہا انہوں نے پس ذکر کیا قصہ طویل اور اوسمیں ہے کہ - عامل بنایا علاء کو بحرین پر اور لکھا اون کے لیے فرمان - اور کہا عبد اللہ بن عوف عبدی کے ترجمہ میں کہ - ذکر کیا اسکو طبری نے بروایت واقدی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے لکھا فرمان علاء کی بابت اور کہا ابن اثیر نے شبیب کے ترجمہ میں کہ تخریج کی ہے اسکی ابو موسی نے اس کا ذکر ہے طبقات محمد بن سعد میں کہا کہ خبر دی ہم کو محمد بن عمر نے کہا حدیث بیان کی مجھ سے ابو بکر بن عبد اللہ بن ابی سبرہ نے محمد بن یوسف سے روایت کر کے وہ روایت کرتے ہیں سائب بن

۲۴ سنن حج بمعیت ابوبکر
۲۵ ضمام بن زید ہمدانی
۲۶ علاء حضرمی

يزيد عن العلاء بن الحضرمي ان رسول الله صلى الله عليه وسلم بعثه - فذكروفيه - وكتب صلى الله عليه وسلم للعلاء كتابا فيه فرائض الصدقة فى الابل والبقر والغنم والثمار والاموال يصدقهم على ذلك وامره ان ياخذ الصدقة من اغنيائهم فيردها على فقرائهم -

۲۴۲ عامر بن ہلال

عامر بن هلال يكنى اباسيارة المتعى - كتب له النبى صلى الله عليه وسلم كتابا فهو عند بنى عمه المتعيين - التخريج - اختلف فى اسمه وبهذا الاسم سماه ابو احمد العسكرى وقيل اسمه الحارث وهناك اخرجه ابن منده و ابوعامر وههنا اخرجه ابوموسى وابو عمرو فى الكنى اخرجه ابو نعيم وابن منده وابن عبد البر قاله ابن الاثير -

۲۴۳ عامر بن الطفیل

عامر بن الطفيل ذكر ابن سعد فى الطبقات فى غزوة منذر ابن عمرو فقال ثم سرية منذر بن عمرو الى بير معونة فى صفر على راس ستة وثلثين شهرا من مهاجر رسول الله صلى الله عليه وسلم قالوا وقدم عامر بن مالك بن جعفر ابو براء ملاعب الاسنة الكلابى عليه صلعم فاهدى له فلم يقبل منه وعرض عليه الاسلام فلم يسلم ولم يبعد وقال لو بعثت معى نفرا من اصحابك الى قومى لرجوت ان يجيبوا دعوتك فقال انى اخاف عليهم اهل نجد فقال انا لهم جار ان يعرض لهم احد فبعث صلى الله عليه وسلم معه سبعين رجلا من الانصار شببة يسمون القرآن وامر عليهم المنذر

زید سے وہ علاء بن الحضرمی سے کہ رسول اللہ صلعم نے بھیجا انکو پس ذکر کیا حدیث کو اور اوسمیں ہے کہ اور لکھا رسول اللہ صلعم نے علاء کے لیے ایک فرمان جسمیں زکوۃ کے فرائض کا بیان تھا اونٹوں اور بقر و غنم اور پھلوں اور مالوں کی زکوۃ کی بابت کہ صدقہ کرے اونکو اس طرح پر اور حکم دیا تھا اون کو کہ لیں زکوۃ غنیوں سے اور دیں فقراء کو - عامر بن ہلال خنکی کنیت سیارۃ المتعی ہے - لکھا انکو رسول اللہ نے فرمان پس وہ اون کے بنی عم متعیین کے پاس تہا - تخریج - اختلاف کیا گیا ہے اون کے نام میں اور اسی نام سے نامزد کیا ہے انکو ابو احمد عسکری نے اور کہا گیا ہے کہ اون کا نام حارث ہے - اور اس موقع پر تخریج کی ہے اسکی ابن مندہ اور ابو عامر نے اور اسی مقام پر تخریج کی ہے اسکی ابو موسی اور ابو عمرو نے اور کنیتوں میں تخریج کی ہے ابو نعیم اور ابن مندہ اور ابن عبد البر نے - بیان کیا ہے اسکو ابن اثیر نے - عامر بن الطفیل - ذکر کیا ہے ابن سعد نے طبقات میں منذر بن عمرو کے غزوہ میں پس کہا کہ بہر ماہ صفر میں رسول اللہ کی ہجرت کے چھتیسویں مہینہ بعد منذر بن عمرو کا سریہ گیا بیر معونہ کیطرف - کہا راویوں نے کہ آئے عامر بن مالک بن جعفر ابو براء ملاعب الاسنہ کلابی رسول اللہ کیخدمت میں - پس آپ کو ہدیہ دیا آپنے قبول نہیں کیا اور پیش کیا اونپر اسلام پس اسلام نہیں لایا اور نہ زائد دوری ظاہر کی اور کہا اگر آپ بھیجیں میرے ہمراہ میری قوم کیطرف اپنے اصحاب میں سے تو میں امید کرتا ہوں کہ وہ آپ کی دعوت قبول کریں گے آپ نے فرمایا کہ مجھے اہل نجد سے اونکو ضرر پہونچانے کا اندیشہ ہے تو اوس نے کہا کہ میں اس بات کا ذمہ دار ہوں اگر اون سے کوئی تعرض کرے تو آپنے بھیجے اوس کے ہمراہ ستر انصاری جوان اور حافظ قرآن اور امیر بنایا امیر منذر بن عمرو ساعدی کو - پس جب وہ پہونچے بیر معونہ تک

ابن عمرو الساعدی فلما وصلوا بئر معونة وهو
ماء من مياه بنی سلیم وهو بین ارض بنی
عامر وبنی سلیم نزلوا علیها وعسکروا بها
وقدموا حرام بن ملحان بكتاب رسول
الله الی عامر بن الطفیل فوثب علی حرام
فقتله واستصرخ علیهم بنی عامر فابوا و
قالوا لا نخفر ذمة ابی براء فاستصرخ علیهم
قبائل من سلیم عصیة ورعلا وذکوان
فنفروا معه ورأسوه واستبطأ المسلمون
حراما فاقبلوا فی اثره فلقیهم القوم فاحاطوا بهم
فکاثروهم فتقاتلوا فقتل اصحاب رسول
الله صلی الله علیه وسلم وفیهم سلیم بن ملحان
والحکم بن کیسان فی سبعین رجلا قالوا
اللهم انا لا نجد من یبلغ رسولك السلام
غیرك فاقرأه منا السلام فاخبره جبرئیل
بذلك فقال وعلیهم السلام وبقی المنذر
ابن عمرو فقالوا ان شئت آمناك فابی واتی
مصرع حرام فقاتلهم حتی قتل فقال رسول
الله صلی الله علیه وسلم اعنق لیموت یعنی انه
تقدم علی الموت وکان معهم عمرو بن امیة
الضمری فقتلوا جمیعا غیره فقال عامر بن
الطفیل قد کان علی امی نسمة فانت حر عنها
وجز ناصیته عبد الله بن قدامة یکنی
ابا محمد - قال ابن الاثیر - اخرجه
الثلاثة وابو عمر جعله من عامر وجعله
ابن منده وابو نعیم سلمیا وسمی ابن
منده ابو قمامة بدل قدامة ونذکره

جو ایک کنواں ہے بنی سلیم کے کوؤں میں سے اور وہ ارض بنی
عامر اور بنی سلیم کے درمیان ہے تو اوترے وہاں اور وہیں قیام کر لیا
اور آگے بھیجا حرام بن ملحان کو رسول اللہ کا فرمان لیکر عامر بن طفیل
کیطرف پس جھپٹا وہ حرام پر اور مار ڈالا اوسے - اور برانگیختہ
کیا اوپر بنی عامر کو او نہوں نے انکار کیا اور کہا کہ نہ توڑا جاوے گا
ذمہ ابو براء کا پس برانگیختہ کیا اوپر قبائل سلیم عصیہ - رعل اور
ذکوان کو تو وہ اوس کے ساتھ ہو گئے اور اوسکو سردار بنا لیا -
اور جب حرام کی واپسی میں دیر ہوئی تو سب مسلمان اوس کے
پیچھے گئے تو وہ لوگ اون سے ملے اور انکو گھیر لیا پس لڑے اور
قتل کیئے گئے صحابہ رسول اللہ صلعم اور ان میں سلیم بن ملحان
اور حکم بن کیسان تھے مع ستر آدمیوں کے - کہا صحابہ نے کہ
اے اللہ تیرے سوا ہم کسیکو نہیں پاتے جو ہمارا اسلام تیرے رسول
کو پہونچاوے - پس تو ہی اون تک ہمارا اسلام بھیج - پس خبر دی
حضرت جبرئیل نے اس کی بابتہ رسول اللہ کو آپ نے فرمایا و
علیہم السلام - اور باقی رہ گیا منذر بن عمرو ان سے کہا کہ اگر
تو چاہے تو ہم تجھے امن دیدیں تو انکار کیا اور حرام کی مقتول
ہونے کی جگہ پر پہونچکر لڑے یہان تک کہ قتل کیئے گئے تو
فرمایا رسول اللہ نے کہ وہ خود موت کے موںہ میں گیا اور
تھے اونہی کے ہمراہ عمرو بن امیۃ ضمری پس مار ڈالے گئے
سب اون کے اور کہا اون سے عامر بن طفیل نے کہ تہاری
ماں پر غلام پس تو آزاد ہے اوس کی جانب سے اور ان کی
پیشانی کے بال کاٹ لیئے -
عبد اللہ بن قدامہ جنکی کینت ابا محمد ہے - کہا ابن اثیر
نے کہ تخریج کی ہے اسکی ثلاثہ یعنے ابو نعیم بن مندہ
اور ابن عبد البر نے اور ابو عمر نے بیان کیا ہے اسکو بنی
عامر میں سے اور ابن مندہ اور ابی نعیم نے انکو سلمی بتلایا اور نام
بتایا ہے ابن مندہ نے ابو قمامہ بجائے ابو قدامہ کے [illegible]

۱۳ عبد اللہ بن قدامہ

الآن فی موضعه فهما واحد والله اعلم۔
عبد الله بن ثمامة السلمی۔ اخرجه ابن
منده وتقدم تفصيله فی عبد الله بن
قدامة۔ عبد بن عمرو۔ اختلف فی
اسمه فهو الاصم عبد الرحمن كتب له
كتابا بمائة الذی اسلم عليه۔ التخريج۔
رواه ابن سعد ذكره صاحب سيرة الشامية
عريب بن عبد كلال۔ كتب اليه والی اخيه
حارث وكان اليهما امر حمير۔ التخريج۔ ذكر
ابن الاثير قاله ابن الكلبی۔ عدی بن
شراحيل من بنی عامر۔ وفد اليه صلی الله عليه
وسلم باسلامه واسلام اهل بيته وسأله
الامان من مخافة خافها فكتب له رسول الله
صلی الله عليه وسلم۔ التخريج۔ قال الحافظ
روی ابن شاهين من طريق ابراهيم بن يوسف
عن زياد قال حدثنی بعض اصحابنا عن سماك
ابن حرب قال كان رجل من بنی عامر يقال له
عدی فمر بالنبی صلی الله عليه وسلم الحديث
وفی اسناده من لا يعرف وقال ابن الاثير
اخرجه ابو موسی۔ العداء بن خالد بن
هوذة۔ اخرج محمد بن سعد فی الطبقات
فی ترجمة العداء قال خبرنا المنهال بن بحر
ابو سلمة القشيری قال حدثنا عبد المجيد
ابن ابی يزيد قال لما كان زمن يزيد بن
المهلب خرجت انا وجحر بن ابی النصر الی مكة
فمررنا بماء يقال له الزجيج فقالوا لنا ههنا
رجل قد رأی رسول الله صلی الله عليه وسلم

کر دیئے گئے ہم ابو قدامہ کو اوسکے موضع پر پس دونو ایک ہیں اللہ اعلم
عبد اللہ بن ثمامہ سلمی۔ تخریج کی ہے اس کی ابن مندہ نے
اور گذر گئی اسکی تفصیل عبد اللہ بن قدامہ کے نام میں
عبد بن عمرو اختلاف ہے اِن کے نام میں پس وہ اصم
عبد الرحمن ہیں اور لکھا ان کے لیے فرمان اوس پانی (مراد نہر
وغیرہ) کی بابتہ جس پر اسلام لائے تخریج۔ روایت کیا اسکو
ابن سعد نے۔ بیان کیا ہے صاحب سیرۃ شامی نے۔
عریب بن عبد کلال۔ فرمان لکھا اونکو اور اون کے
بھائی حارث کو جو دونو حاکم تھے حمیر کے۔ تخریج۔ ذکر کیا ابن
اثیر نے کہ بیان کیا ہے اسکو ابن کلبی نے عدی بن شراحیل
قبیلہ بنی عامر سے ہیں۔ اپنی اور اپنی اہل بیت کے اسلام کی
خبر لیکر حاضر خدمت ہوئے اور خوف کیوجہ سے آپ سے امن چاہی
پس لکھا رسول اللہ نے اون کے لیے فرمان۔ تخریج۔ کہا
حافظ نے کہ روایت کی ہے ابن شاہین نے ابراہیم
بن یوسف کے طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں زیاد سے
کہا کہ حدیث بیان کی مجھ سے بعض اصحاب نے یہ روایت سماک
بن حرب کہا کہ تھا ایک شخص بنی عامر کا جسکو عدی کہتے تھے
پس گیا وہ رسول اللہ کے پاس۔ الحدیث اور اسکی سند میں
ایک غیر معروف شخص ہے اور کہا ابن اثیر نے کہ تخریج کی
ہے اس کی ابو موسے نے عداء بن خالد بن ہوذہ۔ محمد بن
سعد نے طبقات میں عداء کے ترجمہ میں تخریج کی ہے کہ
خبر دی ہم کو منہال بن بحر ابو سلمہ قشیری نے کہا کہ حدیث
بیان کی ہم سے عبد المجید بن ابی یزید نے کہا کہ یزید
بن مہلب کے زمانہ میں اور جحر بن ابی النصر مکہ کو جاتے تھے
پس ہم ایک چشمہ پر پہونچے جس کا نام زجیج تھا ہم سے لوگوں
نے کہا کہ یہاں ایک آدمی رہتا ہے جس نے رسول اللہ کو
دیکھا ہے پس پہونچے ہم ایک بوڑھے آدمی کے پاس

عبد اللہ بن ثمامہ ... عبد بن عمرو
عریب بن عبد کلال ... عدی بن شراحیل
العداء بن خالد بن ہوذہ

فاتينا اشيخا كبيرا قلنا ارايت رسول الله
صلی الله علیه وسلم قال نعم وکتب لی بهذا
الماء قال فاخرج لنا جلدة فيها كتاب رسول
الله صلی الله علیه وسلم قلنا ما اسمك قال
العداء بن خالد - عمیر بن اقصی الاسلمی
روی انه قدم عمیر فی عصابة من اسلمة
فقالوا قد امنا بالله و رسوله واتبعنا منهاجك
فاجعل لنا عندك منزلة تعرف العرب فضيلتنا
فانا اخوة الانصار ولك علينا الوفاء والنصر
فی الشدة والرخاء فقال صلی الله علیه وسلم اسلم
سالمها الله وغفار غفرها الله وکتب کتابا لاسلم
ومن اسلم من قبائل العرب لمن سكن السيف
والسهل - فيذكر فيه الصدقة والفرائض
فی المواشی وکتب الصحيفة ثابت بن قيس
ابن شماس وشهد ابو عبيدة بن الجراح وعمر
ابن الخطاب - التشریح - ذکر هذه القصة
فی السيرة الشامية برواية ابن سعد و
قال ابن الاثیر اخرجه ابو موسی وقال ترکنا
ذکره لان رواته نقلوه بالفاظ غريبة و
بدلوها وصحفوها - عبد الرحمن
ابن عوف - بعثه صلی الله علیه وسلم الی
دومة الجندل فدعاهم ثلثة ايام فيوم
الثالث اسلم الاصبغ بن عمرو الكلبی فکتب
عبد الرحمن الی النبی صلی الله علیه وسلم
يخبره بذلك فكتب اليه - ان تزوج ابنة
الاصبغ - التشریح - اخرجه الدارقطنی
فی الافراد من طریق محمد بن الحسن [illegible]

اور پوچھا کہ کیا تم نے رسول اللہ صلعم کو دیکھا ہے اونہوں نے
کہا کہ ہاں اور لکھا آپنے میرے واسطے یہ چشمہ - کہا عبد المجید نے
پس نکالا ہمارے لیے ایک چمڑہ کا ٹکڑا جس میں فرمان تھا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہم نے پوچھا تمہارا نام کیا ہے کہا عدا
بن خالد عمیر بن اقصے سلمی - روایت ہے کہ آئے عمیر سلمہ کی
ایک گروہ کے ہمراہ پس کہا کہ ایمان لائے ہم اللہ اور اوس کے
رسول پر اور اختیار کیا ہم نے آپ کا طریقہ پس آپکے پاس ہمارا
مرتبہ بڑھائیے تاکہ عرب ہمارے فضیلت معلوم کریں پس ہم
بھائی ہین انصار کے اور ضرور ہی آپکو ہماری مدد سختی اور آرام
میں پس فرمایا رسول اللہ نے کہ قبیلہ اسلم سلامت رکھے اوسکو
اللہ اور قبیلہ غفار بخشے اوسکو اللہ اور لکھا ایک فرمان قبیلہ
اسلم کے لیے اور جو اسلام لائے قبائل عرب میں سے جو رہتے
ہیں سیف و سہل میں پس ذکر کیا اوسمیں صدقہ اور جانوروں کی
زکوٰۃ کا اور لکھا صحیفہ ثابت بن قیس بن شماس نے اور گواہی
دی ابو عبیدہ بن الجراح اور عمر بن الخطاب نے - تخریج
ذکر کیا اس قصہ کو سیرۃ شامی میں ابن سعد کی روایت سے
اور کہا ابن اثیر نے کہ تخریج کی ہے اسکی ابو موسے نے اور
کہا کہ چھوڑ دیا ہم نے اس فرمان کا ذکر کیونکہ اوس کے راویوں
نے بیان کیا ہے اوسکو غریب الفاظ سے اور تصحیف کر دی
ہے اوسمیں اور بدل دیا ہے اوسکو - عبد الرحمن بن عوف
بھیجا اون کو رسول اللہ نے دومۃ الجندل کیطرف - پس
دعوت دی [illegible] تین دن پس تیسرے روز اسلام
لائے اصبغ بن عمرو کلبی پس لکھا عبد الرحمن نے نامہ رسول اللہ
کی خدمت میں خبر دیتے تھے آپ کو اس امر کی جواب لکھا
رسول اللہ نے شادی کر لے اصبغ کی بیٹی سے
تخریج - تخریج کی ہے اس کی دارقطنی نے افراد میں
محمد بن حسن [illegible] کے طریق سے

۲۵ عمیر بن اقصی الاسلمی

۲۶ عبد الرحمن بن عوف

ابی حنیفة رح عن سعید بن مسلم بن فاتك
عن عطاء عن ابن عمر رض قال دعا النبی صلی الله
علیه وسلم- الحدیث قال الحافظ وقال قرأت
بتمامه علی احمد بن الحسن الزینبی ان محمد بن
احمد بن خالد الفارقی (البارقی) اخبرهم
قال اخبرنا ابراهیم بن محمد بن مناقب قال
اخبرنا ابو الیمن الکندی قال اخبرنا ابو منصور
القزاز قال اخبرنا ابو الحسین بن البیعوتی قال
اخبرنا ابو سعید الاسماعیلی بانتقاء الدارقطنی
قال حدثنا محمد بن الحسن الخباز قال حدثنا
عمرو بن تمیم قال حدثنا ابو سلیمان موسی
ابن سلیمان موسی بن سلیمان الجوزجانی
قال حدثنا محمد بن الحسن صاحب ابی حنیفة رح
فذکره مطولا- قال الدارقطنی فی الافراد
تفرد به محمد بن الحسن عن سعید ولم یروه
عنه غیر ابی سلیمان قلت روایة الواقدی
له عن سعید ترد علی هذا الاطلاق- ذکره
الحافظ فی ترجمة الاصبغ بن عمرو- عبد الله
ابن الحارث ابو ظبیان الاعرج الغامدی-
کان اسمه عبد شمس فاسلم وغیر النبی
صلی الله علیه وسلم اسمه عبد الله وکتب له
کتابا- التخریج- قال ابن الاثیر والحافظ
انه اخرجه ابن الکلبی- عبد رضی
الخولانی یکنی ابا مکنف- وفد وکتب له کتابا-
التخریج- قال الحافظ فی الاصابة اخرجه
ابن منده- عبد العزیز بن سیف بن
ذی یزن الحمیری- ذکره ابن منده فقال

وہ روایت کرتے ہیں سعید بن مسلم بن فاتک سے وہ عطاء سے وہ ابن
عمر سے کہا کہ بلایا رسول اللہ نے- الحدیث بیان کیا اس کو
حافظ نے اور کہا کہ پڑھا میں نے اسکو تمامہ احمد بن حسن زینبی کے
سامنے کہ محمد بن احمد خالد فارقی (بارقی) نے خبر دی اون کو
کہا کہ خبر دی ہمکو ابراہیم بن محمد بن مناقب نے کہا کہ خبر دی
ہمکو ابو الیمن کندی نے کہا کہ خبر دی ہم کو ابو منصور قزاز نے
کہا کہ خبر دی ہم کو ابو حسین بن یعور نے کہا کہ خبر دی ہمکو
ابو سعید اسماعیلی نے- کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے محمد
بن حسن خباز نے کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے عمرو
بن تمیم نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو سلیمان موسے
بن سلیمان جوزجانی نے کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے
محمد بن حسن شاگرد امام ابو حنیفہ نے پس ذکر کیا مطولاً
کہا دارقطنی نے افراد میں کہ منفرد ہوئے ہیں اوس کے
ساتھ محمد بن حسن بروایت سعید اور نہیں روایت کی
اون سے سوا ابی سلیمان کے کہتا ہوں میں روایت واقدی
کی سعید سے رد کرتی ہے اس اطلاق کو- ذکر کیا
اسکو حافظ نے اصبغ بن عمرو کے ترجمہ میں-
عبد اللہ بن حارث ابو ظبیان اعرج غامدی- ان کا نام
عبد شمس تھا پس اسلام لائے اور بدلا رسول اللہ نے
اون کا نام عبد اللہ اور لکھا اون کے لیئے فرمان
تخریج- کہا ابن اثیر نے اور حافظ نے کہ تخریج کی اسکی
ابن کلبی نے- عبد رضی الخولانی جنکی کنیت ابا مکنف
ہے حاضر خدمت ہوئے اور لکھا اون کے لیئے فرمان-
تخریج- کہا حافظ نے اصابہ میں کہ تخریج کی ہے اسکی
ابن منده نے-
عبد العزیز بن سیف بن ذی یزن حمیری- ذکر کیا ہے
اسکو- ابن منده نے پس کہا کہ لکھا فرمان

٨٧ عبد الله بن الحارث الغامدي

٨٨ عبد رضي الخولاني ٨٩ عبد العزيز بن سيف بن ذي يزن

كتب صلى الله عليه وسلم اليه قال ابو موسى
في الذيل نكر عليه ابو نعيم وقال ان الذي
كتب ليه هو اخوه ذرعه - اورده الحافظ -
عمرو بن الخفاجي وعمرو بن المجوب -
صحب النبي صلى الله عليه وسلم وكتب له
كتابا - **التخريج** - قال الرشاطي صحب
النبي صلى الله عليه وسلم - الخ واورد ذلك
الطبري وقال لسيف ان الرسول اليه
بذلك كان زياد بن حنظلة ذكره ابن
حجر في الاصابة - **عيينة بن حصن** - سأل
فامر له بما سئل وامر معوية فكتب له بما سئل
التخريج - اخرجه ابو داؤد في باب من
روى نصف صاع من قمح عن سهل بن
الحنظلية - **عبد الله بن جحش** - بعث
عبد الله بن جحش وكتب له كتابا وامره ان
لا يقرأه حتى يبلغ مكان كذا وقال لا تكرهن
احدا من اخوانك على المسير معك فلما
قرأه استرجع وقال سمعا وطاعة لرسول
الله فخبرهم الخبر وقرأ عليهم الكتاب فرجع
رجلان ومضى بقيتهم فلقوا ابن الحضرمي
وقتلوه ولم يدروا ان ذلك اليوم من رجب
او جمادى فقال المشركون للمومنين قتلتم
في الشهر الحرام فانزل الله ويسئلونك عن
الشهر الحرام الآيه - **التخريج** - اخرج هذه
القصة ابن جرير وابن المنذر وابن ابي حاتم
والطبراني والبيهقي في سننه بسند صحيح
عن جندب بن عبد الله - كذا في السيرة

ہونکو رسول اللہ نے اور کہا ابو موسے نے ذیل میں
انکار کیا ہے اس کا ابو نعیم نے اور کہا کہ جسکی طرف فرمان لکھا
ہے رسول اللہ نے وہ ان کے بہائی ذرعہ ہیں - بیان کیا
اسکو حافظ نے **عمرو بن** خفاجی اور عمرو بن مجوب صحبت
پائی ہے رسول اللہ کی اور لکھا ان کے لیے فرمان **تخریج**
کہا رشاطی نے صحبت پائی تہی صلے اللہ علیہ وسلم کی الخ
اور بیان کیا ہے اسکو طبری نے اور کہا سیف نے کہ قاصد
اون کیطرف اس کے زیاد بن حنظلہ تہے ذکر کیا اسکو
ابن حجر نے اصابہ میں **عیینہ** بن حصن - آپ سے کچہ مانگا
پس حکم دیا اوس چیز کے لئے جس کا سوال کیا تہا اور حکم دیا
معویہ کو پس لکہا اون کی شے مسئولہ کی بابت **تخریج** تخریج
کی ہے اس کی ابو داؤد نے باب من روی نصف
صاع من قمح میں بروایت سہل بن حنظلیہ **عبد اللہ**
بن جحش بہیجا عبد اللہ بن جحش کو اور لکھا اون کے لیے فرمان اور
اور حکم دیا اون کو کہ نہ پڑہیں اوسکو یہاں تک کہ فلاں جگہ پہونچ
جاویں اور کہا کہ مت مجبور کرو کسیکو اپنی بہائیوں میں سے اپنے ہمراہ جانے
پر پس جب اوسکو پڑہا تو انا للہ وانا الیہ راجعون پڑہا اور کہا حکم
ہو رسول اللہ کا پس خبر دی اونکو اوس کے مضمون کے اور
پڑہا اونپر فرمان پس لوٹے دو شخص اور گئے باقی کے پس ملے ابن
حضرمی سے اور مار ڈالا اوسے اور نہیں جانتے تہے کہ یہ دن رجب کا
ہے یا جماد کا پس کہا مشرکین نے مسلمانوں سے کہ قتل کیا انہوں
نے شہر حرام میں پس اتاری اللہ نے یہ آیت کہ یسئلونک
عن الشہر الحرام الآیہ **تخریج** - تخریج کی ہے اس
قصہ کی ابن جریر اور ابن منذر اور ابن ابی حاتم اور طبرانی
اور بیہقی نے اپنی سنن میں صحیح سند سے بروایت
جندب بن عبد اللہ - اسی طرح سیرۃ محمدیہ میں ہے

بلا عمرو بن الخفاجی

للعیینۃ بن حصن

لعبد اللہ بن جحش

المحمدية واخرجه محمد بن سعد في الطبقات
قال اخبرنا محمد بن عمر قال حدثني خارجة
ابن عبد الله عن داؤد بن الحصين عن نافع
ابن جبير قال بعث رسول الله صلى الله
عليه وسلم عبد الله بن جحش في رجب
على راس سبعة عشر شهرا سرية الى
نخلة وخرج معه نفر من المهاجرين ليس
فيهم انصاري وامره عليهم وكتب له كتابا
وقال اذا سرت يومين فانشره فانظر فيه
ثم امض لامري الذي امرتك به - عون
ابن فلان - روي ان طلحة خرج في عهد
النبي صلى الله عليه وسلم فنزل بسميراء
ودعى الناس الى امره وارسل الى النبي صلى
الله عليه وسلم يوادعه فارسل رسول
الله حزار بن الازور فقدم على سنان بن
ابي سنان وعلى قضاعة ثم اتى بني ورقاء
من بني صيداء بكتاب النبي صلى الله عليه
وسلم الى عون بن فلان فاجابه - التخريج
اخرجه ابن عساكر عن سيف باسناده عن
عثمان بن قطبة عن نفر من اسد اتوه احدهم
ان طلحة خرج - ذكره صاحب السيرة المحمدية
غالب بن عبد الله الليثي - ذكره ابن
سعد في الطبقات في ذكر السرايا فقال
اخبرنا عبد الله بن عمرو ابو معمر قال حدثنا
عبد الوارث بن سعيد قال حدثنا محمد
ابن اسحق عن يعقوب بن عتبة عن مسلم
ابن عبد الله الجهني عن جندب بن مكيث

عون بن فلان

غالب بن عبد الله الليثي

اور تخریج کی ہے اسکی محمد بن سعد نے طبقات میں کہا کہ خبر
دی ہمکو محمد بن عمر نے کہا کہ حدیث بیان کی مجھہ سے خارجہ بن
عبد اللہ نے بروایت داؤد بن حصین وہ روایت کرتے ہیں
نافع بن جبیر سے کہا کہ بھیجا رسول اللہ صلعم نے عبد اللہ بن
جحش کو ہجرت کے سترویں مہینہ کے شروع رجب کے
مہینہ میں ایک لشکر لیکر نخلہ کیطرف اور گئے اون کے ہمراہ
مہاجرین جنمیں انصاری کوئی نہیں تہا اور لکہا آپ نے
اون کے لیے ایک فرمان - اور فرمایا کہ جب دو روز
چل چکو تب اسے کہولنا اور دیکہنا اور جس امر کا میں نے
حکم دیا ہے وہ کرنا - عون بن فلان - روایت ہے کہ
طلحہ نے خروج کیا رسول اللہ کے عہد میں پس اترا سمیراء
میں اور بلایا لوگوں کو اپنے دین کیطرف اور بہیجا آدمی
رسول اللہ کیطرف عہد چاہتا تہا آپ سے پس بہیجا رسول
اللہ نے حزار بن ازور کو پس گئے وہ سنان بن ابی سنان
اور قبیلہ قضاعہ کے پاس پہر آئے بنی ورقاء کے پاس
جو بنی صیداء میں سے ہیں رسول اللہ کا فرمان لیکر بنام
عون بن فلاں پس قبول کیا اوس نے فرمان رسول اللہ کو
تخریج - تخریج کی ہے اسکی ابن عساکر نے بروایت سیف
اپنی سند سے بروایت عثمان بن قطبہ جو روایت کرتے ہیں
قبیلہ اسد کے آدمیوں سے بیان کیا اونمیں سے ایک نے کہ طلحہ
نے خروج کیا - ذکر کیا اسکو صاحب سیرۃ محمدیہ نے -
غالب بن عبد اللہ لیثی - ذکر کیا ہے اسکو ابن سعد نے
طبقات میں سرایا کے ذکر میں پس کہا کہ خبر دی ہم کو عبد اللہ
بن عمرو ابو معمر نے کہا کہ ———— حدیث بیان کی ہم سے
عبد الوارث بن سعید نے کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے محمد بن
اسحق نے یعقوب بن عتبہ کی روایت کر کے وہ روایت کرتے ہیں مسلم بن عبد اللہ
جہنی سے وہ جندب بن مکیث جہنی سے کہا کہ بہیجا

الجهني قال بعث رسول الله صلى الله عليه وسلم غالب بن عبدالله الليثي في سرية فكتب فيهم وامرهم ان يشنوا الغارة على بني الملوح بالكديد وهم من بني ليث وذكر القصة مطولا- **فيروز الديلمي**- روى عنه ان اول ردة كانت في الاسلام كانت باليمن على عهده صلى الله عليه وسلم على يدى ذو الحمار عيهلة بن كعب وهو الاسود خرج بعد حجة الوداع فجاءتنا كتاب النبي صلى الله عليه وسلم يامرنا فيها ببعث الرجال لمجادلته- **التخريج**- اخرجه ابن عساكر والسيف عن الضحاك بن فيروز الديلمي عن ابيه ان اول ردة الحديث كذا في السيرة المحمدية- **قيس بن كعب النخعي**- وفد على النبي صلى الله عليه وسلم فكتب له كتابا **التخريج**- قال ابن عابس حدثني ابي عن زرارة عن قيس بن عمرو انه وفد فاسلم فكتب له كتابا ذكرا بوموسى فيما فات ابن مندة ونسبه ابن حبيب عن ابن الكلبي- قال ابن الاثير في الاسد في ترجمة الارقم النخعي- **قتادة** ابن الاعور التميمي صحب النبي صلى الله عليه وسلم وكتب له كتابا بالشبكة وهو موضع بالدهناء- **التخريج**- قال ابن الاثير ذكره البغوي في الوحدان وقال قال محمد بن سعد صحب النبي صلى الله عليه وسلم- واخرجه ابوموسى وهكذا ذكره محمد بن سعد في الطبقات في ترجمة قتادة- **قيس بن سلمة**

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غالب بن عبداللہ لیثی کو ایک لشکر کے ہمراہ پس لکھا اون کے لیے فرمان اور حکم دیا اونکو کہ لوٹ مار کریں بنی ملوح پر کدید میں اور وہ بنی لیث میں سے ہیں ــــ پس ذکر کیا پورا قصہ مطول- **فیروز دیلمی**- روایت ہے فیروز سے کہ اول ارتداد جو اسلام میں ہوا- رسول اللہ کے زمانہ میں یمن میں تھا ذوالحمار عیہلہ بن کعب کے ہاتھوں اور وہ اسود ہے جسنے خروج کیا بعد حج وداع کے پس آیا ہمارے پاس فرمان رسول اللہ کا جس میں حکم دیتے تھے آپ ہمکو لشکر بھیجنے کا اوسکی لڑائی کے لیے **تخریج**- تخریج کی ہے اسکی ابن عساکر اور سیف نے بروایت ضحاک بن فیروز جو روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہ اول ارتداد الحدیث اسیطرح ہے سیرۃ محمدیہ میں- **قیس بن کعب نخعی**- حاضر ہوئے رسول اللہ کے پاس پس لکھا اون کے لیے فرمان **تخریج**- کہا ابن عابس نے کہ حدیث بیان کی مجھسے میرے باپ نے بروایت زرارہ وہ روایت کرتے ہیں قیس بن عمرو سے کہ وہ حاضر ہوئے اور اسلام لائے اور لکھا اون کے لیے فرمان ذکر کیا ابوموسے نے اون لوگوں میں جو رہ گئے تھے ابن مندہ سے اور روایت کیا ابن حبیب نے ابن کلبی سے ــــ بیان کیا اسکو ابن اثیر نے اسد الغابہ ترجمہ ارقم نخعی میں **قتادہ** بن اعور تمیمی صحبت پائی رسول اللہ کی اور لکھا آپنے اون کے لیے فرمان شبکہ کی بابت جو ایک موضع ہے دہنا میں **تخریج**- کہا ابن اثیر نے کہ ذکر کیا اسکو بغوی نے وحدان میں اور کہا کہ کہا محمد بن سعد نے کہ صحبت پائی رسول اللہ کی ــ اور تخریج کی ہے اسکی ابوموسے نے- اور اسی طرح ذکر کیا ہے اسکو محمد بن سعد نے طبقات میں قتادہ کے ترجمہ میں

قیس بن سلمہ

۲۱ فیروز الدیلمی

۲۲ قیس بن کعب النخعی

۲۴ قتادة بن الاعور التمیمی

۲۵ قیس بن سلمة بن شراحیل

ابن شراحيل - وفد سلمة بن يزيد واخوه
لامه قيس بن سلمة بن شراحيل فاسلما
واستعمل النبي صلى الله عليه وسلم قيسًا على
بني مروان وكتب له كتابًا - التخريج - قال
الحافظ في الاصابة اخرج هذه القصة المرزباني
وذكره صاحب السيرة الشامية في وفود
۹۹ قیس بن نمط — الجعفي برواية ابن سعد - قيس بن نمط
قيل ان قيس بن نمط لما وفد على النبي صلى
الله عليه وسلم وصفه بانه فارس مطاع
فكتب اليه النبي صلى الله عليه وسلم التخريج
قال الحافظ ذكره الرشاطي والهمداني في
الاكليل - قيس بن يزيد - روى انه قال
۱۰۰ قیس بن یزید — وفدت الى النبي صلى الله عليه وسلم فاسلمت
وبايعت وكتب لي كتابا واعطاني عصًا -
فجاء الى قومه ودعاهم الى الاسلام فاجتمعوا
اليه الجبل يقال له سلمان - (اصابه)
التخريج - قال الحافظ ذكره المستملي في
طبقات اهل بلخ واورد من طريق العباس
ابن زنباع عن ابيه عن ابيه ضحاك عن
ابيه عن جده فاتك بن قيس عن ابيه
قيس بن يزيد انه قال وفدت - الحديث
۱۰۱ قیس بن حصین المازنی — قيس بن حصين المازني - لما وفد قيس
على النبي صلى الله عليه وسلم كتب له كتابا
الى قومه - التخريج - قال الحافظ اخرج ابن
شاهين من طريق المدائني عن ابي معشر
عن يزيد بن رومان وسلمة بن علقمة عن
خالد الحذاء عن ابي قلابة وعن ابي ريحانة

بن شراحیل - حاضر ہوئے سلمہ بن یزید اور ان کے بھائی ماں کی
جانب سے قیس بن سلمہ بن شراحیل پس اسلام لائے دونو
اور عامل بنایا رسول اللہ نے قیس کو بنی مروان پر اور لکھا
اون کے لیے فرمان - تخریج - کہا حافظ نے اصابہ میں
کہ تخریج کی ہے اس قصہ کی مرزبانی نے اور ذکر کیا
ہے اسکو صاحب سیرۃ شامی نے وفود جعفی میں بروایت
ابن سعد - قیس بن نمط - کہا گیا ہے کہ قیس بن
نمط جب کہ حاضر خدمت ہوئے تو تعریف کی آپنے اونکی
ان لفظوں میں کہ انہ فارس مطاع یعنی وہ شہسوار جس کی
اطاعت کیجاتی ہے - پس لکھا رسول اللہ نے اون کیطرف
فرمان - تخریج - کہا حافظ نے کہ ذکر کیا اوسکو رشاطی نے
اور ہمدانی نے اکلیل میں قیس بن یزید - روایت
کی گئی ہے کہا قیس نے کہ حاضر ہوا میں رسول اللہ
کی خدمت میں پس اسلام لایا اور لکھا آپنے میرے
لیے فرمان اور عنایت کیا مجھکو ایک عصا (چھڑی)
پھر آئے وہ اپنی قوم کیطرف اور بلایا اونکو اسلام کیجانب
پس جمع ہوئے وہ سب ان کے پاس ایک پہاڑ پر جس کا نام
سلمان تھا (اصابہ) تخریج کہا حافظ نے کہ ذکر کیا اسکو
مستملی نے طبقات اہل بلخ میں اور بیان کیا عباس بن زنباع
کے طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ اپنی ضحاک سے
وہ اپنے باپ سے وہ اپنے دادا فاتک بن قیس سے وہ اپنے باپ قیس
بن یزید سے کہ انہوں نے کہا کہ حاضر ہوا میں الحدیث -
قیس بن حصین المازنی جب حاضر ہوئے قیس رسول اللہ کیخدمت میں
تو لکھا آپنے اون کے لیے فرمان اونکی قوم کیجانب تخریج
کہا حافظ نے کہ تخریج کی ہے ابن شاہین نے مدائنی کے طریقہ
سے وہ روایت کرتے ہیں یزید بن رومان اور سلمہ بن علقمہ سے وہ روایت
کرتے ہیں خالد الحذاء سے وہ ابی قلابہ اور ابی ریحانہ وغیرہ سے

وغیرھم قالوا- وقالہ ابن الکلبی ایضاً-
کبیس بن ھوذۃ السدوسی- اتی النبی
صلے اللہ علیہ وسلم وبایعہ فکتب لہ کتاباً-
التخریج- قال الحافظ اخرجہ ابن شاھین
وابن مندۃ من طریق سیف بن عمر عن
عبد اللہ بن شبرمۃ عن ایاد بن لقیط بن
کبیس بن ھوذۃ احد بنی الحارث بن سدوس
انہ- الحدیث وقال ابن مندۃ غریب من
حدیث ابن شبرمۃ لم یثبتہ الا من ھذا
الوجہ وقال الحافظ وجدتہ فی نسخۃ من
معجم ابن شاھین قدیمۃ بنون بدل
الموحدۃ وقال ابن الاثیر اخرجہ ابن مندۃ
وابو نعیم وابن عبد البر- ماعز بن مالک
الاسلمی- کتب لہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم
کتاباً باسلام قومہ وھو الذی اتی النبی
صلے اللہ علیہ وسلم فاعترف بالزنا فرجم-
التخریج- قال ابن الاثیر اخرجہ ابن عبد البر
مسعود بن وائل ویقال ابن مسروق-
قدم علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاسلم
وحسن اسلامہ قال یا رسول اللہ انی احب
ان تبعث الی قومی رجلا یدعوھم الی الاسلام
عسی اللہ ان یھدیھم بک فقال لمعویۃ
اکتب قال یا رسول اللہ کیف اکتب قال
اکتب بسم اللہ الرحمن الرحیم- التخریج
اخرجہ ابو نعیم واخرج ابن مندۃ من
عتبۃ بن ابی عتبۃ عن سلیمان بن عمرو
عن الضحاک بن النعمان بن سعد ان

کہا او سے بیان کیا ہے اس کو کلبی نے بھی-
کبیس بن ہوذہ سدوسی- آئے رسول اللہ کے پاس اور
بیعت کی اونسے پس لکھا ان کے لیے فرمان- تخریج
کہا حافظ نے کہ تخریج کی ہے اس کی ابن شاہین اور ابن
مندہ نے سیف بن عمر کے طریقہ سے وہ روایت کرتے
ہیں عبد اللہ بن شبرمہ سے وہ ایاد بن لقیط بن کبیس بن
ہوذہ سے جو بنی حارث میں سے ہیں الحدیث اور کہا
ابن مندہ نے غریب ہے بوجہ حدیث ابن شبرمہ کے نہیں ثابت
ہے مگر اسی طریقہ سے اور کہا حافظ نے کہ پایا میں نے
اس کو معجم ابن شاہین کے قدیم نسخہ میں نون کے ساتھ
بعوض بار موحدہ- اور کہا ابن اثیر نے کہ تخریج کی ہے
اس کی ابن مندہ اور ابو نعیم اور ابن عبد البر نے-
ماعز بن مالک اسلمی- لکھا رسول اللہ نے اون کو فرمان
اون کے قوم کے اسلام کی بابتہ- اور وہ وہی ماعز ہیں-
جنہوں نے رسول اللہ کے پاس حاضر ہوکر زنا کا
اقرار کیا پس رجم کیا آپ نے اون کو-
تخریج کہا ابن اثیر نے کہ تخریج کی ہے اس کی ابن عبد البر نے
مسعود بن وائل اور ان کو ابن مسروق کہا جاتا ہے-
آئے رسول اللہ کے پاس پس اسلام لائے اور اچھا ہو گیا
اون کا اسلام کہا اے رسول اللہ میں اچھا جانتا ہوں کہ
کسی کو آپ میری قوم کی جانب بھیجئے جو انکو دعوت اسلام
کرے شاید اللہ اون کو آپ کی وجہ سے ہدایت دے
پس فرمایا معویہ سے کہ لکھو پوچھا کہ کس طرح لکھوں یا رسول اللہ
فرمایا کہ لکھو بسم اللہ الرحمن الرحیم- تخریج تخریج
کی ہے اس کی ابو نعیم نے اور تخریج کی ہے ابن مندہ نے
عتبہ بن ابی عتبہ کے طریقہ سے جو روایت کرتے
ہیں سلیمان بن عمرو سے وہ ضحاک بن نعمان بن سعد سے

۴۷ کبیس بن ھوذۃ السدوسی
۴۸ ماعز بن مالک الاسلمی
۴۹ مسعود بن وائل

۴۹ مسلم بن حارث التمیمی

مسعود بن وائل قدم الحدیث لاصابه و
اسد الغابه) **مسلم** بن حارث التمیمی
ویقال حارث بن مسلم التمیمی - کتب له
کتابا بالوصاة الی من یعرفه من ولاة الامر
التخریج وما اختلف فی اسمه - قال البخاری
وابو حاتم وابو ذرعة الرازی ان له صحبة
وزاد البخاری هو والد الحارث وصحح البخاری
والترمذی وغیر واحد ان اسم الصحابی
مسلم واسم التابعی ولده الحارث و
الاختلاف فیه علی الولید بن مسلم فقال
جماعة عنه عن عبد الرحمن بن حسان عن
الحارث بن مسلم عن ابیه وقال هشام
ابن عمار وغیره عنه عن عبد الرحمن عن
مسلم بن الحارث والراجح الاول لان محمد
ابن شعیب بن سابور رواه عن عبد الرحمن
کذلک وکذا قال صدقة بن خالد عن
عبد الرحمن فی حدیث آخر اخرجه البخاری
فی التاریخ عن الحکم بن موسی عن صدقة
ونقطة عن الحارث بن مسلم التمیمی عن
ابیه ان النبی صلی الله علیه وسلم کتب
الحدیث - هکذا قال الحافظ فی الاصابه
واما عند ابن الاثیر فهو ابو الحارث فقال
فی ترجمة الحارث ویقال مسلم بن الحارث
والاول اصح ویکنی ابا مسلم روی حدیثه
هشام بن عمار عن الولید بن مسلم عن
عبد الرحمن بن حسان الکنانی عن مسلم
ابن الحارث بن مسلم التمیمی ان اباه حدثه

کہ مسعود بن وائل آئے الحدیث (اصابہ و اسد الغابہ)
مسلم بن حارث تیمی اور کہا گیا ہے کہ حارث بن مسلم
تیمی لکھا اون کے لیے فرمان جس میں وصیت کی تھی اون
کے لیے اون حاکموں کو جو اون کو پہچانتے تھے۔
تخریج اور ان کے نام کے اختلاف کا بیان - بخاری
ابو حاتم اور ابو زرعہ نے کہا کہ اون کی صحبت رسول اللہ
کے ساتھ ثابت ہے اور زیادہ کیا بخاری نے کہ وہ والد
ہیں حارث کے اور تصحیح کی ہو بخاری اور ترمذی اور بہت
سے اہل حدیث نے کہ صحابی کا نام مسلم ہے اور تابعی
کا نام جو اون کے بیٹے ہیں حارث ہے اور اختلاف اس
میں ولید بن مسلم پر ہے کہ جو راوی ہیں پس کہا ایک جماعت
نے اون کی روایت سے وہ روایت کرتے ہیں عبد الرحمن
بن حسان سے وہ حارث بن مسلم سے وہ اپنے باپ سے اور کہا
ہشام بن عمار وغیرہ نے اون کی روایت سے وہ روایت کرتے ہیں
عبد الرحمن سے وہ مسلم بن حارث سے - اور راجح قول اول ہے
کیونکہ محمد بن شعیب بن سابور نے روایت کی ہے اونسے
بروایت عبد الرحمن اسیطرح - اور اسی طرح کہا ہے صدقہ بن خالد
نے بروایت عبد الرحمن دوسری حدیث میں تخریج کی ہو بخاری
نے تاریخ میں بروایت حکم بن موسیٰ وہ روایت کرتے ہیں صدقہ
اور نقطہ سے وہ حارث بن تیمی سے وہ اپنے باپ سے کہ رسول اللہ
نے لکھا الحدیث - اسی طرح کہا حافظ نے اصابہ میں لیکن ابن
اثیر کے نزدیک پس انکا نام حارث ہے پس کہا کہ اور کہا
جاتا ہے مسلم بن حارث کے اور اول اصح ہے ان کی کنیت
ابو مسلم ہے روایت کیا ان کی حدیث کو ہشام بن عمار نے
بروایت ولید بن مسلم وہ روایت کرتے ہیں عبد الرحمن
بن حسان کنانی سے وہ مسلم بن حارث بن مسلم
تیمی سے کہ اون کے باپ نے حدیث بیان کی

ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم ارسلهم - فذكر
الحديث وفيہ - قال لی صلی اللہ علیہ وسلم
ساكتب لك كتابا واوصی بك من يكون
بعدی من ائمة المسلمين ففعل وختم عليه
ودفع الی - مشمرج بن خالد - وفد عليه
صلی اللہ علیہ وسلم فی وفد عبد القيس
فاقطعه صلی اللہ علیہ وسلم ركی ماء بالبادية
وكتب له بها كتابا - التخريج - اخرج ابن
السكن عن الحسين بن اسمعيل الفارسی
عن حاتم بن عبد اللہ بن عبدة عن علی بن
حجر بن اياس بن مقاتل بن مشمرج قال
حدثنی ابی عن ابيه اياس عن جده مشمرج
قال قدمت علی رسول اللہ فی وفد عبد القيس
الحديث كذا ذكره الحافظ ابن حجر فی الاصابه -
معوية بن ثور العامری البكائی - كتب له
صلی اللہ علیہ وسلم كتابا ووهب له من
صدقة عامة معونة له - التخريج - قال
الحافظ اخرج هذه القصة ابن مندة بسند
صاعد بن العلاء بن بشر قال حدثنی ابی عن
ابيه عن بشر بن معوية عن ابيه معوية
الحديث (اصابه) واخرجه البخاری فی
تاريخه والبغوی وابن مندة وابو نعيم عن
بشر بن معوية بن ثور - فذكر الحديث - كذا
ذكره فی السيرة المحمدية - مسفع - ذكره
ابو عبيد القاسم بن سلام وقال كتب
صلی اللہ علیہ وسلم اليه مع جرير بن عبد اللہ
البجلی كذا قاله الحافظ - ملك بصری - ذكره

اون سے کہ رسول اللہ نے بھیجا اون کو. پس ذکر کیا حدیث
کو اور اوس میں ہے کہ کہا مجھ سے رسول اللہ نے
کہ لکھوں گا میں تیرے لیے ایک فرمان جس میں وصیت
کروں گا تیری بابت اوس شخص کو جو ہوگا میرے بعد
(خلیفہ) ائمہ مسلمین میں سے پس کیا یہ آپ نے اور مہر کی اوس پر
اور دیدیا وہ فرمان مجھے مشمرج بن خالد رسول اللہ کی
خدمت میں حاضر ہوئے وفد عبد القیس کے ہمراہ پس جاگیر
میں دیا رسول اللہ نے اونکو پانی کا کنواں جنگل میں اور لکھا
اس کی بابت اونکو فرمان. تخریج. تخریج کی ہے ابن سکن نے
حسین بن اسمٰعیل فارسی سے بروایت حاتم بن عبد اللہ بن
عبدہ وہ روایت کرتے ہیں علی بن حجر بن ایاس بن مقاتل بن
مشمرج سے کہا حدیث بیان کی مجھ سے میرے باپ نے اپنے
باپ ایاس سے وہ اپنے دادا مشمرج سے کہا آیا میں رسول اللہ
کے پاس وفد عبد القیس میں الحدیث. اسی طرح ذکر کیا ہے اسکو
حافظ ابن حجر نے اصابہ میں معویہ بن ثور عامری بکائی.
لکھا رسول اللہ نے اونکے لیے فرمان اور عنایت کیا اونکو
بطور امداد کچھ صدقہ عامہ میں سے. تخریج کہا حافظ
نے کہ تخریج کی ہے اس قصہ کی ابن مندہ نے صاعد بن
علا بن بشر کے سند سے کہا حدیث بیان کی مجھ سے میرے
باپ نے اپنے باپ سے وہ روایت کرتے ہیں بشر بن معویہ سے وہ
اپنے باپ معویہ سے الحدیث (اصابہ) اور تخریج کی ہے بخاری
نے اپنی تاریخ میں اور بغوی اور ابن مندہ اور ابو نعیم نے بروایت
بشر بن معویہ بن ثور پس ذکر کیا حدیث کو. اسیطرح
ذکر کیا اس کو سیرۃ محمدیہ میں. مسفع ذکر کیا ہے اوسکو
ابو عبید قاسم بن سلام نے اور کہا کہ لکھا اون کی طرف
رسول اللہ نے فرمان بہمراہی جریر بن عبد اللہ البجلی اسی
طرح بیان کیا ہے اوسکو حافظ نے. ملک بصری ذکر کیا

مشمرج بن خالد

معویۃ بن ثور العامری

صاحب السيرة المحمدية فى ذكر السرايا بغير تخريج - قال رسل رسول الله صلے الله عليه وسلم الحارث بن العمير الازدى بكتابه الى ملك بصرى (بصره) فلما نزل موتة قتله شرحبيل بن عمرو الغسانى ولم يقتل سواه من رسله صلے الله عليه وسلم واخرجه محمد بن سعد فى الطبقات فى ذكر السرايا بسريه موتة وايضا فى ترجمة الحارث قال اخبرنا محمد بن عمر قال ثنى ربيعة بن عثمان عن عمر ابن الحكم قال بعث رسول الله صلے الله عليه وسلم الحارث بن عمير الازدى احد بنى لهب الى ملك بصرى بكتاب فلما نزل موتة عرض له شرحبيل بن عمرو الغسانى فقتله ولم يقتل لرسول الله صلے الله عليه وسلم رسول غيره - **نجاشى** ملك الحبشة - كتب اليه ان يزوجه ام حبيبة رضـ **وايضاً** - كتب اليه ان يبعث اليه صلى الله عليه وسلم من بقى من اصحابه عنده - **التخريج** ذكرهما فى السيرة المحمدية ولم يذكر سنداً ولا تخريجاً - واخرجهما محمد بن سعد فى الطبقات فى ترجمة عمرو بن امية فقال اخبرنا عبد الله ابن نمير قال حدثنا الاوزاعى عن يحيى بن ابى كثير عن ابى قلابة فى حديث رواه عن النبى صلے الله عليه وسلم فذكر القصة وقال فيه بعثه رسول الله صلے الله عليه وسلم الى النجاشى بكتابين فى احدهما ان يزوجه ام حبيبة وفى الآخر يسأله ان يحمل اليه من بقى عنده من اصحابه فزوجه

(١٧ ١٨ نجاشی ملك الحبشة)

صاحب سیرۃ محمدیہ نے سرایا کے ذکر میں بغیر تخریج کے کہا کہ بھیجا رسول سے نے حارث بن عمیر ازدی کو اپنا فرمان لیکر ملک بصرے (بصرہ) کی جانب پس جب وہ پہونچے مقام موتہ میں تو مار ڈالا اون کو شرجیل بن عمرو غسانی نے اور اون کے سوا کوئی اور رسول اللہ کے قاصدوں میں سے قتل نہیں کیے گئے۔ اور تخریج کی ہے محمد بن سعد نے طبقات میں سرایا کے ذکر میں سریۂ موتہ میں اور تخریج کیا ہے حارث کے ترجمہ میں کہا کہ خبر دی ہمکو محمد بن عمر نے کہا کہ حدیث بیان کی مجھسے ربعیہ بن عثمان سے بروایت عمر بن الحکم کہا کہ بھیجا رسول اللہ صلعم نے حارث بن عمیر ازدی کو جو بنی لہب میں سے تھے ملک بصرے کی طرف فرمان لیکر پس جب اترے وہ موتہ میں تو ملے اونسے شرجیل بن عمرو غسانی۔ اور مار ڈالا اون کو اور نہیں مارا گیا اون کے سوا رسول اللہ کا اور کوئی قاصد۔

نجاشی بادشاہ حبشہ لکھا اون کی طرف یہ کہ: نکاح کردیں آپ سے ام حبیبہؓ کا (بطور وکالت) اور کبھی لکھا اون کی طرف کہ بھیجدیں رسول اللہ کے پاس آپکے وہ اصحاب جو حبشہ میں باقی ہوں **تخریج** ذکر کیا دونو فرمانوں کو سیرت محمدیہ میں اور نہیں ذکر کی سند اور نہ تخریج اور تخریج کی ہے ان دونو فرمانوں کی محمد بن سعد نے طبقات میں عمرو بن امیہ کے ترجمہ میں پس کہا کہ خبر دی ہمکو عبد اللہ بن نمیر نے کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے اوزاعی نے بروایت یحیی بن ابی کثیر وہ روایت کرتے ہیں ابی قلابہ اوس حدیث میں جس کو روایت کیا ہے اونہوں نے رسول اللہ صلعم سے پس ذکر کیا قصہ۔ اور کہا اوسمیں بھیجا عمرو بن امیہ کو رسول اللہ نے نجاشی کیطرف دو فرمان لیکر ایک میں تہا کہ بیاہ دیں آپسے ام حبیبہ کو اور دوسرے میں آپنے خواہش کی تہی کہ حبشہ میں جو صحابہ باقی ہیں انکو آپکے پاس

النجاشی ام حبیبة وحمل الیہ اصحابہ فی سفینتین
ولید بن جابر بن ظالم الطائی البحتری -
وفد فکتب لہ کتابا - **التخریج** - ذکرہ الحافظ
وابن الاثیر وقالا اخرجہ ابو عمرو - **وفود**
ثمالة - قدم عبد اللہ بن عیسے الثمال ومسیلمۃ
ابن حزان الحرانی علی رسول اللہ صلے اللہ علیہ
وسلم فی رهط من قومهما فبایعا واسلما وبایعا علی
قومهما فکتب لهم رسول اللہ کتابا بما فرض علیهم من
الصدقة فی اموالهم - کتبہ ثابت بن قیس
وشهد علیہ عبادة ومحمد بن مسلمة - **کذا**
ذکرہ - فی السیرة الشامیة فی بیان الوفود
وفود جرم - روی انہ وفد رجلان منهم
یقال لاحدهما اسقع بن شریح بن حریم بن
عمرو بن رباح وللآخر هوذة بن عمرو بن
یزید بن رباح فاسلما وکتب لهما رسول اللہ
کتابا - **اوردہ** فی السیرة الشامیة بروایة
ابن سعد - **وفد تجیب** - قدم علیہ وفد تجیب
وهم ثلثة عشر رجلا قد ساقوا معهم صدقات
اموالهم التی فرض اللہ علیهم فسر رسول اللہ
بهم واکرم منزلهم وقالوا یا رسول سقنا الیک
حق اللہ فی اموالنا فقال صلے اللہ علیہ وسلم
ردوها فاقسموها علی فقرائکم قالوا یا رسول
اللہ ما قدمنا علیک الا بما فضل عن فقرائنا
فقال ابو بکر یا رسول اللہ ما وفد من العرب
بمثل ما وفد بہ هذا الحی من تجیب فقال رسول
اللہ ان الهدی بید اللہ عز وجل فمن ارادبہ
خیرا شرح صدرہ للایمان وسألوا رسول اللہ

بھیدیں پس بیاہ دیا نجاشی نے آپسے ام حبیبہ کو اور دو کشتیوں میں آپ
کے صحابہ کو آپ کی طرف روانہ کر دیا۔ **ولید** بن جابر بن ظالم طائی
بحتری۔ حاضر خدمت ہوئے پس لکھا اونکے لیے فرمان **تخریج**
ذکر کیا اسکو حافظ اور ابن اثیر نے اور کہا دونو نے کہ تخریج کی
ہے اسکی ابو عمرو نے **وفود ثمالہ** آئے عبد اللہ بن عیسی الثمال
اور مسیلمہ بن حزان الحرانی رسول اللہ کے پاس اپنی قوم کے
ایک گروہ کے ساتھ پس بیعت کی دونوں نے اور اسلام لائے
اور بیعت کی اپنی قوم کی جانب سے پس لکھا اونکو رسول اللہ
نے فرمان اون فرائض صدقات کے بارہ میں جو واجب تھا
اون کے مالوں میں۔ لکھا اسکو ثابت بن قیس نے اور گواہی دی
عبادہ اور محمد بن مسلمہ نے **اسیطرح ذکر کیا اسکو** سیرت شامی میں
وفود کے بیان میں **وفود جرم** روایت ہے کہ آئے دو آدمی
اون میں سے جن میں سے ایک کا نام تو اسقع بن شریح بن حریم
بن عمرو بن رباح تھا اور دوسرے کا ہوذہ بن عمرو بن یزید بن
رباح تھا پس وہ دونو اسلام لائے اور لکھا اون دونو کے لئے
رسول اللہ نے فرمان **بیان کیا اسکو** سیرت شامی میں روایت
ابن سعد **وفد تجیب** آئے رسول اللہ کے پاس وفد تجیب
اور وہ ۱۳ آدمی تھے جو اپنے ساتھ اپنے مالوں کی زکوۃ مفروضہ
لیکر آئے تھے۔ پس خوش ہوئے اونسے رسول اللہ اور اکرام
کیا اونکا کہا اونہوں نے یا رسول اللہ ہمارے مالوں میں جو اللہ
کا حق تھا ہم وہ لیکر آپکی خدمت میں آئے ہیں آپنے فرمایا کہ
اس کو لیجاؤ اور اپنے فقرا پر تقسیم کر دو جواب دیا کہ یا رسول اللہ
ہم آپ کے پاس وہی مال لائے ہیں جو ہمارے فقرا سے
بچگیا ہے پس کہا ابو بکر صدیق نے کہ یا رسول اللہ کوئی قبیلہ عرب
کا اسطرح نہیں آیا جسطرح یہ قبیلہ تجیب تو فرمایا رسول اللہ نے کہ
ہدایت اللہ کے ہاتھ میں ہے جس کے ساتھ بھلائی کا ارادہ کرتا ہے کھول
دیتا ہے اوسکا سینہ اسلام کے لیے اور سوال کیا رسول اللہ سے

وفد ولید بن جابر بن ظالم البحتری
وفد ثمالہ
وفد جرم
وفد تجیب

اشياء فكتب لهم بها وجعلوا يسألونه عن
القرآن والسنن فازداد رسول الله صلى الله
عليه وسلم بهم رغبة وامر بلالا ان يحسن
ضيافتهم فاقاموا اياما ولم يطيلوا اللبث
فقيل لهم ما يعجلكم فقالوا نرجع الى من وراءنا
فنخبرهم برؤيتنا رسول الله صلى الله عليه وسلم
وكلامنا اياه وما رد علينا ثم جاؤا الى رسول
الله يودعونه فارسل اليهم بلالا فاجازهم
بارفع ما كان يجيز به الوفود قال هل بقي منكم
احد قالوا نعم غلام خلفناه على رحالنا وهو
احدثنا سنا قال ارسلوه الينا فلما رجعوا الى رحالهم
قالوا للغلام انطلق الى رسول الله فاقض حاجتك
منه وانا قد قضينا حاجاتنا منه وودعناه فاقبل
الغلام حتى اتى رسول الله فقال يا رسول الله
انى امرؤ من بنى ابذى يقول من الرهط الذى
توك انفا فقضيت حوائجهم فاقض حاجتى يا رسول
الله قال وما حاجتك قال ان حاجتى ليست كحاجة
اصحابى وان كانوا قدموا راغبين فى الاسلام و
ساقوا ما ساقوا من صدقاتهم وانى والله ما اعملنى
من بلادى الا ان تسأل الله عز وجل ان يغفر لى
ويرحمنى وان يجعل غناى فى قلبى فقال رسول
الله واقبل الى الغلام اللهم اغفر له وارحمه
واجعل غناه فى قلبه ثم امر له بمثل ما امر به
لرجل من اصحابه - فانطلقوا راجعين الى
اهلهم ثم وافوا رسول الله صلى الله عليه وسلم
بمنى سنة عشر فقالوا نحن بنو ابذى فقال
رسول الله صلى الله عليه وسلم ما فعل الغلام

اونہوں نے چند چیزوں کا پس لکھدیا اونکی بابتہ فرمان
اور سوال کرتے تھے وہ قرآن اور سنن کا پس رسول اللہ
کی رغبت اونکی جانب زائد ہوئی اور حکم دیا بلال کو کہ اونکی
دعوت اچھی طرح کریں پس رہے وہ چند دن اور زائد دن ٹھرنے
کا ارادہ نہیں کیا پس کہا گیا اونسے کہ تمھیں کاہے کی جلدی
ہے تو جواب دیا کہ اپنے باقی ماندہ لوگوں کے پاس جاکر اونکو
خبر دینگے کہ ہم نے رسول اللہ کو دیکھا اور آپسے کلام کیا اور
خبر دینگے اونکو آپکے عطیہ کی پھر آئے رسول اللہ کی خدمت
میں رخصت ہونے کے لیے پس بھیجا اونکی طرف بلال کو پس انعام
دیا اونکو اوس سے زائد جسقدر کہ دیا کرتے تھے آپ وفود کو فرمایا کہ
کیا باقی ہے تم میں سے کوئی کہا ہاں ایک لڑکا ہے جسکو ہمنے
اپنے سامان میں چھوڑ دیا تھا وہ ہم میں سب سے چھوٹا ہے فرمایا
کہ اُسے ہماری طرف بھیجدو پس جب وہ لوٹے اپنی جا قیام
کی طرف تو کہا اوس لڑکے سے کہ جا رسول اللہ کے پاس اور
اونسے اپنی حاجت پوری کر کیونکہ ہم اپنی حاجتیں پوری کر آئے
اور آپسے رخصت ہو آئے پس چلا وہ لڑکا یہانتک کہ رسول اللہ کے
پاس پہونچا اور کہا کہ یا رسول اللہ میں بنی ابذی میں سے ایک شخص مراد اوس
وہ گروہ تھے ابھی آئے تھے آپکے پاس پس پوری کیں اونہوں نے اپنی
اپنی حاجتیں آپسے پس اب پوری کیجیے آپ میری حاجت یا رسول اللہ
فرمایا کہ تیری کیا حاجت ہی کہا کہ میری حاجت میرے ساتھیوں جیسی
نہیں ہے اگرچہ وہ اسلام میں راغب ہوکر اور اپنے ہمراہ مال زکوۃ لیکر حاضر خدمت
ہوئے ہیں اور قسم اللہ کی نہیں برانگیختہ کیا مجھے اپنے شہر سے سفر کرنے پر مگر کہ
سوال کیجیے آپ اللہ عز و جل سے کہ بخش دیوے مجھے اور رحم کرے مجھپر اور میرے قلب میں غنا دے
پس فرمایا رسول اللہ اور آپ متوجہ تھے لڑکے کیطرف کہ اللھم اغفر لہ الٰہی اسکو بخشدے اور اسکو
اور رحم کر اُسپر اور اُسکے قلب کو غنی کر دے پھر حکم دیا اوسکیلئے بھی اُسی عطیہ کا جو اوس کے
ساتھیوں کو دیا تھا پس وہ سب لوٹ گئے اپنے اہل کیجانب پھر ملے وہ رسول اللہ سے منی میں
سنہ دس میں کہا انہوں نے ہم بنی ابذی ہیں تو پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا

الذی اتانی معکم قالوا یا رسول الله ما رأینا
مثله قط وما حدثنا باقنع منه بما رزقه الله
لو ان الناس اقتسموا الدنیا ما نظر نحوها
ولا التفت الیها فقال رسول الله الحمد لله انی
لارجو ان یموت جمیعا فقال رجل منهم
اولیس یموت الرجل جمیعا یا رسول الله
فقال رسول الله تشعب اهواءه وهمومه
فی اودیة الدنیا فلعل اجله ان یدرکه
فی بعض تلک الاودیة فلا یبالی الله عزوجل
فی ایها هلک قالوا فعاش ذلک الغلام فینا
علی افضل حال وازهده فی الدنیا واقنعه
بما رزق- فلما توفی رسول الله صلی الله علیه وسلم
ورجع من رجع من اهل الیمن عن الاسلام
قام فی قومه فذکرهم الله والاسلام فلم یرجع
منهم احد وجعل ابوبکر الصدیق یذکره
ویسأل عنه حتی بلغه حاله وما قام به فکتب
الی زیاد بن لبید یوصیه به خیرا- ذکره
فی السیرة الشامیة عن ابی الحویرث وکذا
بلفظه ذکر فی زاد المعاد- **وفد الرهاویین**
روی انه قدم خمسة عشر رجلا من الرهاویین
وهم حی من مذحج علی رسول الله صلی الله علیه
وسلم فنزلوا دار رملة بنت الحارث فاتاهم
رسول الله فتحدث عندهم طویلا واهدوا
لرسول الله صلی الله علیه وسلم هدایا منها
الفرس یقال له المراوح فاسلموا وتعلموا
القرآن والفرائض واجازهم کما کان یجیز
الوفد ثم رجعوا الی بلادهم ثم قدم منهم

حال ہے اوس لڑکے کا جو تمہارے ہمراہ آیا تھا کہا یا رسول اللہ ہم
نے اوس جیسا کوئی نہیں دیکھا اور نہ اوس جیسا قانع نظر سے
گذرا اگر تقسیم کریں لوگ دنیا کو تو نہیں دیکھے اوسکی طرف اور نہ متوجہ
ہو فرمایا رسول اللہ نے الحمد للہ میں امید کرتا ہوں کہ وہ مرے گا
بجمعیت خاطر اور اطمینان قلب کے ساتھ پس کہا ایک شخص نے
اونمیں سے کیا نہیں مرتا ہے ہر شخص باطمینان خاطر یا رسول اللہ
فرمایا رسول اللہ نے کہ اوسکی افکار اور خواہشیں شاخ در شاخ
رہتی ہیں دنیا میں پس شاید کہ موت پاوے اوسکو ان میں سے
کسی شاخ میں پس نہیں پروا کرتا اللہ کہ وہ کس وادی میں ہلاک
ہو جائے کہا اونہوں نے پس زندہ رہا وہ لڑکا ہم میں قانع
اوس پر جو اللہ نے اُسے دیا تھا اور زاہد اور بہترین حال پر
پس جب وفات پائی رسول اللہ نے اور اہل یمن میں سے
لوگ مرتد ہو گئے تو کھڑا ہوا وہ لڑکا اپنی قوم میں پس یاد دلایا
اونکو اسلام پس نہیں مرتد ہوا اون میں سے کوئی اور ابوبکر
صدیق ذکر کرتے تھے اوسکا اور پوچھتے تھے اوسکا حال
یہانتک کہ آپ کو معلوم ہوا اوسکا حال اور اوسکا وعظ کے
لئے کھڑا ہونا پس لکھا آپ نے زیاد بن لبید کو جس میں وصیت کرتے
تھے آپ اوسکے لیے بھلائی کی ذکر کیا اسکو سیرت شامی میں روایت
ابو حویرث اور اسیطرح ان ہی لفظوں سے ذکر کیا اوسکو زاد المعاد
میں۔ **وفد الرہاویین**۔ روایت ہے کہ آئے رسول اللہ کے پاس پندرہ
آدمی رہاویین میں سے اور وہ ایک قبیلہ ہے مذحج کا پس اُترے
وہ رملہ بنت حارث کے گھر میں پس آئے اون کے پاس
رسول اللہ اور بہت دیر اونسے بات چیت کی ہدیہ دیں
اونہوں نے رسول اللہ کو چند چیزیں اونمیں سے ایک گھوڑا
تھا جس کا نام مراوح تھا پس اسلام لائے اور سیکھا قرآن اور فرائض
اور انعام دیا آپ نے انکو جیسا کہ دیا کرتے تھے وفود کو پھر لوٹے وہ اپنے
شہروں کو پھر آئے اونمیں سے چند آدمی پس

وفد الرہاویین

نفر فحجوا مع رسول الله من المدينة فاقاموا حتى توفى رسول الله صلعم فاوصى بجاد مائة وسق بخيبر فی الكثيبة جازية عليهم وكتب لهم كتابا فباعوا ذلك فی زمن معوية - **اورده** صاحب السيرة الشامية برواية ابن سعد فی فادات العرب عن ابی طلحة التيمی - **يهودی** من اهل يثرب - عن يوسف بن عبد الله بن سلام قال ان رجلا من اهل الشام نزل بيهودی من اهل يثرب فانزله واكرمه فقال الشامی انی لا ادری ما اجازيك بما صنعت الى الآن الا انی اكرمك بحديث احدثكه فاحفظه منی انه خارج بارض العرب نبی فان ادركته فاتبعه فان انت لم تفعل فليكن بينك وبينه عهد قال فلما خرج رسول الله صلى الله عليه وسلم جاء اليهودی الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال انك رسول الله فقال له رسول الله فاتبعنا فقال اليهودی لا ادع دينی ولكن لی الف نخلة فلك منها مائة وسق اوديه كل عام اليك وانا آمن على اهلی ومالی فاكتب لی بذلك فكتب له رسول الله صلى الله عليه وسلم - **اورده** - فی الكنز العمال وقال خرجه ابن عساكر فی تاريخه -

الى يهودی اسمه فنحاص - عن عكرمة ان النبی صلى الله عليه وسلم بعث ابا بكر الى فنحاص اليهودی يستمده وكتب اليه وقال لابی بكر لا تفتنت على بشیء حتى ترجع الی فلما قرأ فنحاص الكتاب قال قد احتاج ربكم قال ابو بكر فهممت ان افذه بالسيف ثم ذكرت قوله صلى الله عليه وسلم

۱۴ یہودی من اہل یثرب

۱۵ یہودی اسمہ فنحاص

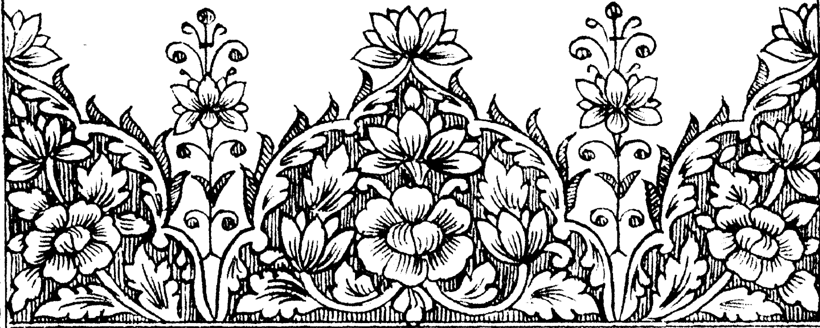
حج کیا رسول اللہ کے ساتھ مدینہ سے اور رہے یہانتک کہ وفات پائی رسول اللہ نے پس وصیت کی آپنے اونکے لیے سو وسق کٹی ہوئی کھجوروں کے لیے خیبر کے قلعہ کثیبہ میں ہمیشہ کے لیے جاری اون کے واسطے اور لکھا اونکو اس بابتہ فرمان پس بیچدیا اونہوں نے اس کو معویہؓ کے زمانہ میں **بیان کیا** اسکو صاحب سیرۃ شامی نے بروایت ابن سعدؒ فادات عرب کے بیان میں ابی طلحہ تیمی سے روایت کرکے **یہودی** اہل مدینہ میں سے - روایت ہے یوسف بن عبد اللہ بن سلام سے کہا ایک شامی مسافر اترا ایک مدینہ کے یہودی کے پاس پس اوس نے مہمانی کی اور اوسکا اکرام کیا پس کہا شامی نے کہ میں نہیں جانتا کہ جو تونے میرے ساتھ کیا ہے اسکا تجھے کیا بدلہ دوں مگر کہ میں تجھے ایک بڑی بات بتاتا ہوں پس یاد رکھ تو اوسکو کہ پیدا ہوگا ارض عرب میں ایک نبی پس اگر پاوے تو اوسکا عہد تو اطاعت کرنا اوسکی پس اگر تو اوسکی پیروی نکرے تو چاہیے کہ اوسکے اور تیرے درمیان عہد ہو جاوے پس جب مبعوث ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو وہ یہودی آیا رسول اللہ کے پاس اور کہا کہ آپ اللہ کے رسول ہیں تو آپنے فرمایا کہ میری اطاعت کر کہا یہودی نے کہ میں اپنا دین نہیں چھوڑوں گا لیکن میری ملک ہزار درخت خرما ہیں پس اونمیں سے آپکو ہر سال سو وسق دیا کرونگا اور میں (اوسکا عوض) امن میں ہو جاؤں اپنے مال اور اہل پر پس لکھیے میری بابتہ فرمان پس لکھا رسول اللہ نے اوسکے لیے **بیان کیا** اسکو کنز العمال میں اور کہا کہ تخریج کی ہے اسکی ابن عساکر نے اپنی تاریخ میں **فرمان** ایک یہودی کی طرف جسکا نام فنحاص تہا. عکرمہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیجا ابوبکر صدیقؓ کو فنحاص یہودی کیطرف امداد چاہتے تھے آپ اوس سے اور لکھا اوسکے نام ایک فرمان اور فرمایا ابوبکرؓ سے کہ اپنی خوشی کوئی کام نکرنا یہانتک کہ لوٹے تو میری طرف پس جب پڑھا فنحاص نے فرمان مبارک تو کہا کہ محتاج ہو گیا تمہارا رب پس ابوبکرؓ نے پس ارادہ کیا کہ گردن اوس

لاتفتت علی بشئ ثم نزلت - لقد سمع الله قول الذین قالوا ان الله فقیر ونحن اغنیاء - الآیہ - اوردہ فی کنز العمال وقال اخرجہ ابن جریر فی التفسیر وابن المنذر ورواہ ایضاً ابن جریر عن السدی نحوہ - **قولہ** لاتفتت - یقال افتات فلان علی فلان اذا تفرد برایہ فی التصرف والمراد ان لایفعل برایہ شیئاً - **قولہ** ان افدہ بالسیف - فدّ ای قطع وشق

میں اوسکو تلوار سے پھر یاد آیا مجھے رسول اللہ کا فرمانا کہ کوئی بات اپنی خوشی نکرنا - پھر اتری یہ آیت - البتہ سنا اللہ نے اون لوگوں کا قول جنہوں نے کہا کہ اللہ فقیر ہے اور ہم غنی ہیں - الآیۃ

تخریج - بیان کیا ہے کنز العمال میں اور کہا کہ تخریج کی ہے اسکی ابن جریر نے تفسیر میں اور ابن منذر نے اور روایت کیا ہے اسکو ابن جریر نے سدی سے بھی اسی طرح - **قولہ** لاتفتت - بولا جاتا ہے افتات علی فلاں جبکہ منفرد ہو جاے اپنی راے کیساتھ تصرف کرنیمیں اور مراد یہ ہے کہ اپنی راے سے کچھ کام مت کر - **قولہ** ان افدہ بالسیف - قد معنی شق کر دیا اور کاٹ دیا





بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

هذا ما کتب النبی صلی الله علیه وسلم فی الصدقات وکان عند ابی بکر رضی الله عنه

بسم الله الرحمن الرحیم - هذه فریضة الصدقة
التی فرضها رسول الله صلی الله علیه وسلم
علی المسلمین والتی امر الله بها رسوله - فمن
سئلها من المسلمین علی وجهها فلیعطها
ومن سئل فوقها فلا یعط - فی اربعة وعشرین
من الابل فما دونها من الغنم فی کل خمس
شاة - فاذا بلغت خمسا وعشرین الی خمس
وثلثین ففیها بنت مخاض انثی - فان لم تکن
بنت مخاض فابن لبون ذکر - فاذا بلغت
ستا وثلثین الی خمس واربعین ففیها بنت
لبون انثی فاذا بلغت ستا واربعین الی ستین
ففیها حقة طروقة الجمل - فاذا بلغت احدی
وستین الی خمس وسبعین ففیها جذعة - فاذا
بلغت ستا وسبعین الی تسعین ففیها
بنتا لبون - فاذا بلغت احدی وتسعین

بسم اللہ الرحمن الرحیم - یہ (احکام) فرائض زکوۃ کے ہیں جنکو مقرر
کیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں پر اور وہ جن کا حکم
کیا ہے اللہ نے اپنے رسول کو پس جو شخص مسلمانوں سے اوسکی
موافق طلب کرے تو دینا چاہیئے اور جو اس سے زائد طلب کری
(خواہ زیادتی عدد میں ہو یا عمر میں) تو نہ دینا چاہیے - چوبیس ۲۴ یا اوس
سے کم اونٹوں کی زکوۃ بکری سے دیجائیگی اس طور سے کہ ہر پانچ
اونٹوں پر ایک بکری - اور جب پچیس ہو جاویں تو پینتیس تک
بنت مخاض یعنی وہ بوتی (بچہ مادہ شتر) جو عمر کا اول سال پورا
کرکے دوسرے میں داخل ہو جائے - اور اگر بنت مخاض نہو تو ابن
لبون (وہ بوتہ جو تیسری سال میں داخل ہو جائے) اور جب چھتیس ہو جاویں تو
پینتالیس ۴۵ تک بنت لبون - اور چھیالیس ۴۶ سے ساٹھ تک حقہ طروقۃ
الجمل یعنی وہ بوتی جو چوتھی سال میں داخل ہو جاوے اور حاملہ ہونے کی
قابل ہو - اور جب اکسٹھ ہو جاویں تو پچھتر تک جذعہ یعنی وہ اونٹ
جو عمر کے پانچویں سال میں داخل ہو جاوے - اور جب چھہتر ہو جائیں
تو نوے تک دو بنت لبون - اور جب اکانوے ہو جاویں تو ایک سو بیس تک

کتاب الصدقات لابی بکر

الی عشرین ومائة ففیها حقتان طروقتا الجمل - فان زادت عن عشرین ومائة ففی کل اربعین بنت لبون وفی کل خمسین حقة - ومن لم یکن معه الا اربع من الابل فلیس فیها صدقة الا ان یشاء ربها - فاذا بلغت خمسا من الابل ففیها شاة - ومن بلغت عنده من الابل صدقة الجذعة ولیست عنده جذعة وعنده حقة فانها تقبل منه الحقة ویجعل معها شاتین ان استیسرتا له او عشرین درهما - ومن بلغت عنده صدقة الحقة ولیست عنده الحقة وعنده الجذعة فانها تقبل منه الجذعة ویعطیه المصدق عشرین درهما او شاتین - ومن بلغت عنده صدقة الحقة ولیست عنده الا بنت لبون فانها تقبل منه بنت لبون ویعطی المصدق شاتین او عشرین درهما - ومن بلغت صدقته بنت لبون وعنده الحقة فانها تقبل منه الحقة ویعطیه المصدق عشرین درهما او شاتین ومن بلغت صدقته بنت لبون ولیست عنده وعنده بنت مخاض فانها تقبل منه بنت المخاض ویعطی معها عشرین درهما او شاتین - ومن بلغت صدقته بنت مخاض ولیست عنده وعنده بنت لبون فانها تقبل منه بنت لبون ویعطیه المصدق عشرین درهما او شاتین - فان لم یکن عنده بنت مخاض علی وجهها وعنده ابن لبون فانه یقبل منه ولیس معه شیء - وفی صدقة الغنم

دو حقہ قابل حمل - اور اگر ایکسو بیس سے زائد ہوجائیں تو ہر چالیس کی زیادتی پر ایک بنت لبون اور ہر پچاس کی زیادتی پر ایک حقہ اور جس کے پاس صرف چار ہی اونٹ ہوں تو اونمیں زکوۃ نہیں ہے مگر کہ خود اون کا مالک چاہے (یعنی بغرض ثواب بطور نفل) اور جب اونٹوں کی تعداد پانچ ہوجائے تو اوس میں ایک بکری ہے اور جس کے پاس اسقدر اونٹ ہوں کہ اوسکو زکوۃ میں جذعہ دینا واجب ہوا اور اوس کے پاس جذعہ نہو بلکہ حقہ ہو تو حقہ اوس سے لیلیا جاوے اور لی جاویں اوس کے ہمراہ اوس کی پوری کرنے کو دو بکریاں اگر اوسکو آسانی سے مہیا ہوسکیں ورنہ بیس درہم - اور جسکو حقہ دینا واجب ہوا اور اوس کے پاس حقہ نہو بلکہ جذعہ ہو تو اوس سے جذعہ لیلیا جاوے اور دیدے اوسکو عامل زکوۃ بیس درہم یا دو بکریاں (تاکہ زکوۃ میں غیر واجب زیادتی نہ لی جاوے) اور جس کے پاس اونٹوں کی اسقدر تعداد ہو کہ اوسکو حقہ دینا واجب ہوا اور اوس کے پاس بنت لبون ہی ہو تو وہ اوس سے لیلی جاوے اور دے وہ مصدق کو (علاوہ بنت لبون کے) دو بکریاں یا بیس درہم - اور جس کے ذمہ بنت لبون واجب ہوا اور اوس کے پاس حقہ ہو تو وہ اوس سے لیلیا جاوے اور مصدق اوسکو اپنے پاس سے بیس درہم یا دو بکریاں دیدے - اور جسکو بنت لبون دینا ہوا اور اوس کے پاس بنت لبون نہو بلکہ بنت مخاض ہو تو لیلی جاوے اوس سے بنت مخاض لیکن دیوے اوس کے ساتھ عامل زکوۃ کو بیس درہم یا دو بکریاں - اور جسکو بنت مخاض دینا ہوا اور اوس کے پاس وہ نہو بلکہ بنت لبون ہو تو اوس سے بنت لبون لیلی جاوے اور دے اوسکو عامل زکوۃ بیس درہم یا دو بکریاں - اور اسیصورت میں اگر اوس کے پاس بنت مخاض [illegible] نہیں ہے اور اوس کے پاس ابن لبون ہے تو وہ اوس سے لیلیا جائے برابری [illegible] کے ساتھ کچھ زیادتی - اور [illegible] بکریاں [illegible] چالیس سے [illegible]

فی سائمتها اذا بلغت اربعین الی عشرین ومائة شاة شاة - فاذا زادت علی عشرین ومائة الی مأتین شاتان فاذا زادت علی مأتین الی ثلثمائة ففیها ثلث شیاہ - فاذا زادت علی ثلثمائة ففی کل مائة شاة شاة واحدة - فاذا کانت سائمة الرجل ناقصة عن اربعین شاة فلیس فیها صدقة الا ان یشاء ربها - ولا یجمع بین متفرق ولا یفترق بین مجتمع خشیة الصدقة وما کان من خلیطین فانهما یتراجعان بینهما بالسویة ولا یوخذ فی الصدقة هرمة ولا ذات عوار ولا تیس الا ان یشاء المصدق - وفی الرقة ربع العشر فان لم یکن الا تسعین ومائة فلیس فیها صدقة الا ان یشاء ربها - اخرجه البخاری بهذا اللفظ واتمه فی عدة ابواب من الزکوة وغیرها مقطعا ورواہ ایضا ابن ماجة والنسائی وابو داؤد وامام احمد فی مسندہ باختلاف یسیر - وزاد ابو داؤد فی روایته - انه کان علیه خاتم رسول الله صلی الله علیه وسلم -

زکوۃ کی ایک بکری ہے - اور جب ایکسو۱۲۰ بیس سے زائد ہو جاویں تو دوسو تک دو بکریاں اور جب دوسو پر زائد ہو جاویں تو تین سو تک تین بکریاں - اور جب تین سو سے زائد ہو جاویں تو ہر سیکڑے کی زیادتی پر ایک بکری - اور اگر چرائی پر چرانے والی بکریاں چالیس سے کم ہوں تو اوس میں کچھ زکوۃ نہیں ہے مگر کہ خود اون کا مالک چاہے (یعنی بطور نفل بغرض ثواب) اور جمع نکیا جاوے زکوۃ لینے کے لیے مال متفرق (تاکہ غیر نصاب پر زکوۃ لیلیں) اور نہ متفرق کیا جاوے زکوۃ کے لیے مال مجتمع (تاکہ زکوۃ کم آوے) صدقہ کے خوف سے - اور جو مال دو شریکوں کا ہو تو زکوۃ دونو پر برابر تقسیم کرنا چاہیئے اور نہ لیا جاوے زکوۃ میں بہت بوڑھا جانور اور نہ عیب دار اور نہ بکرا (خواہ مینڈھا ہو یا بکرا) مگر کہ خود عامل زکوۃ چاہے (بوجہ کسی مصلحت کے) اور زکوۃ دراہم میں چالیسواں حصہ ہے پس اگر درہم ایک سو نوے ۱۹۰ ہوں (مثلاً) تو نہیں ہے زکوۃ اوس میں مگر خود مالک مال خوشی سے دے (یعنی اگر دوسو سے کچھ بھی کم ہو تو زکوۃ نہیں ہے حتی کہ ایک سو ننانوے میں بھی) تخریج کی ہے اسکی بخاری نے ان لفظوں کیساتھ اور تمام کیا ہی پوری تحریر کو زکوۃ اور غیر زکوۃ کے چند بابوں میں علیحدہ علیحدہ ٹکڑے کرکے اور روایت کیا ہی اسکو ابن ماجہ اور نسائی اور ابو داؤد نے بھی اور امام احمد نے اپنی مسند میں الفاظ کے تھوڑا اختلاف کے ساتھ اور زائد کیا ہی ابو داؤد نے اپنی روایت میں کہ تھی اوس تحریر پر مہر رسول اللہ صلعم کی

غرائب الالفاظ

نادر الفاظ یعنی شرح لغات

بنت او ابن مخاض - بفتح المیم والخاء والضاد المعجمتین فصیل لناقة التی دخلت فی سنة الثانیة - بنت او ابن لبون - بفتح اللام وهو من الابل ما اتی علیه سنتان ودخل فی الثالثة الحقة - بکسر الحاء المهملة وتشدید القاف

بنت یا ابن مخاض بفتح میم خا معجمہ ضا معجمہ وہ اونٹ کا بچہ خواہ نر ہو یا مادہ جو عمر کا ایک سال پورا کرکے دوسرے میں داخل ہو جائے ابن لبون یا بنت لبون بفتح لام وہ اونٹ یا اونٹنی جو دو برس کی ہو کر تیسرے میں شروع ہو حقہ بکسر حا مہملہ اور تشدید قاف -

وھومن الابل ما اتی علیہ ثلث سنین ودخل
فی الرابعۃ- **طروقۃ الجمل**- بفتح الطاء
المہملۃ صفۃ حقۃ وھی ناقۃ دخلت فی سن
یرکبہا الفحل و تم لہا ثلث سنین - **جذعۃ**
بالکسر وھی من الابل ما تم لہ اربع سنین-
سائمۃ وھی من الماشیۃ ما یرسل فی مراعیہا-
ھرمۃ- بفتح الھاء وکسر الراء المہملۃ
وھی کبیرۃ السن التی سقطت اسنانہا-
ذات عوار- قال فی مجمع البحار عور بالفتح
العیب وقد یضم وکذا فی العینی و فی القاموس
ھو ذھاب حس احدی العینین- **التیس**-
بفتح التاء المثناۃ قال فی مجمع البحار اراد بہ
فحل الغنم یعنی اذا کان ماشیتہا کلہا او بعضہا
اناثا لا یوخذ الذکر الا فیما ورد فیہ السنۃ
التبیع من ثلثین بقرا وابن اللبون مکان
بنت مخاض و قیل لا یوخذ التیس لان المالک
یقصد بہ الفحولۃ وقال العینی قولہ ولا تیس
ھو فحل الغنم وقیدہ ابن التین انہ من المعز-
قولہ لا یجمع بین متفرق الخ- بتقدیم
الفوقیۃ علی الفاء وتشدید الراء وللحموی
والمستملی مفترق بتاخیرھا ولا یفرق بین
مجتمع بکسر المیم الثانی کذا فی القسطلانی
قال العینی و غیرہ اختلف العلماء فی تاویل
ھذا الحدیث قال مالک فی الموطا تفسیرہ-
لا یجمع بین متفرق ان یکون ثلثۃ انفس لکل
واحد اربعون شاۃ واذا اظلہم المصدق
جمعوھا لیود واشاۃ- ولا یفرق بین مجتمع

وہ اونٹ یا اونٹنی جو پوری تین سال کی ہو جاوے اور چوتہے سال
میں شروع ہو- **طروقۃ الجمل** بفتح طار مہملہ- یہ ترکیب میں صفت
واقع ہوئی حقہ کی یعنی وہ ناقہ جو ایسی عمر کو پہونچ جاوے کہ حامل
ہونیکے قابل ہو اور پورے ہو جاویں اوسکی عمر کے تین سال **جذعہ** بکسر
جیم وہ اونٹنی جو پوری چار سال کی عمر والی ہو- **سائمہ** وہ چوپایہ جو
چراگاہوں میں چرائی جاوین **ہرمہ**- بفتح ہار ہوز- وکسر را مہملہ- وہ
اونٹنی جو اس قدر بوڑہی ہو جاوے جس کے دانت بڑھاپے
کیوجہہ سے گر جاویں **قولہ** ذات عوار- کہا مجمع البحار میں عور بفتح
عین مہملہ کے معنی عیب کے ہیں اور کبھی عین کا ضمہ ہوتا ہے اسیطرح
عینی میں ہے اور قاموس میں ہے کہ اوسکی معنی ہیں کہ جاتا رہنا ایک
آنکھہ کی حس کا- **التیس** بفتح تار فوقانیہ کہا مجمع البحار میں کہ مراد
اوس سے بہیڑ و بکا نر ہے یعنی جبکہ ہوں اوس کے سب جانور یا بعض
مادہ تو نہ لے اوس سے نر مگر کہ جس کے بارہ میں شرع سے حکم ہے جیسے کہ تیس
گائے بیل میں ایک تبیع یا ابن لبون بنت مخاض کے عوض
اور کہا گیا ہے کہ نہ لے نر اسوجہہ سے کہ مقصود مالک کا اوس سے بچے لینا ہوتا ہے
اور کہا عینی نے قولہ ولا تیس اور وہ بہیڑوں کا نر ہے اور مقید کیا ہے ابن
التین نے معز یعنی بکری کیساتہ (یعنی بوک) **قولہ لا یجمع** بین متفرق الخ
تار فوقانیہ بیر فا ہیر را مہملہ مشدد اور حموی اور مستملی کی روایت میں ہے
مفترق جسمیں تار فوقانیہ موخر ہے فا سے- ولا یفرق بین مجتمع میم
ثانی کے کسرہ کے ساتہہ قسطلانی نے یونہی لکہا ہے عینی وغیرہ نے
کہا کہ علمار نے اختلاف کیا ہے- اس حدیث کی تاویل میں
امام مالک نے موطا میں اس حدیث کی تفسیر میں لکہا ہے- کہ لا یجمع
بین متفرق یعنی تین شخص ہوں کہ ہر ایک کے چالیس
چالیس بکریاں ہوں جب دیکہیں کہ عامل زکوۃ آنے کو ہے تو
سب کو یکجا کر لیں تا کہ ان کو ایک بکری دینا ہو- ولا یفرق
بین مجتمع کے یہ معنی ہیں کہ دو شریکوں کی مثلاً دو سو دو بکریاں
ہوں پس ان دو نو پر تین بکریاں زکوۃ کی واجب ہیں

ان يكون للخليطين مائتا شاة وشاتان
فيكون عليهما فيهما ثلث شياه فيفرقونها
حتى لا يكون على كل واحد الا شاة واحدة
فنهوا عن ذلك وهو قول الثوري والاوزاعي
وقال الشافعي تفسيره ان يفرق الساعي
الاول ليأخذ من كل واحد شاة وفي الثاني
ليأخذ ثلثا - فالمعنى واحد لكن صرف الخطاب
الشافعي الى الساعي كما حكاه عنه الداؤدي
وصرفه مالك الى المالك وقال الخطابي عن
الشافعي انه صرفه اليهما - انتهى ملتقط كلام
العيني والقسطلاني - قال ابن همام اذا كان
النصاب بين شركاء وصحت الخلطة بينهم
باتحاد السرح والمرعى والمراح والفحل والمحلب
يجب الزكوة فيه عنده اي عند الشافعي لقوله
عليه السلام لا يجمع بين متفرق الحديث
وعندنا لا يجب والا لوجبت على كل واحد
فيما دون النصاب - لنا هذا الحديث ففي
وجوب الجمع بين الاملاك المتفرقة اذ المراد
الجمع والتفريق في الامكنة الا ترى ان النصاب
المتفرق في امكنة مع وحدة الملك يجب
فيه - فمعنى لا يفرق بين مجتمع انه لا يفرق
الساعي بين الثمانين مثلا او المائة وعشرين
ليجعلها نصابين او ثلثة ولا يجمع بين
متفرق انه لا يجمع مثلا بين الاربعين
المتفرقة بالملك بان يكون مشتركة ليجعلها
نصابا والحال انه لكل عشرون - انتهى قول ابن
الهمام - وقوله خشية الصدقة عند [illegible]

پس زکوۃ کے وقت اون کو علٰحدہ علٰحدہ کرلیں تاکہ ہر ایک پر ایک ایک
بکری کی زکوۃ آئے - پس ان دونوں فعلوں سے منع کیۓ گئے
ہیں اور یہی قول ثوری اور اوزاعی کا ہے - امام شافعی نے اسکی
تفسیر میں کہا ہے کہ تفریق کردے عامل زکوۃ صورت اول میں
تاکہ لیلے ہر ایک سے ایک بکری - اور صورت ثانی میں تاکہ لیلے
تین بکریاں پس معنی بہرحال ایک ہیں لیکن (فرق آتا ہے)
کہ امام شافعی نے حدیث کے خطاب کو عامل زکوۃ کیطرف متوجہ
کیا ہے جیسے کہ داؤدی نے اون سے نقل کیا ہے اور امام مالک
نے مالک کیطرف متوجہ کیا ہے اور خطابی نے امام شافعی سے روایت کی ہے
کہ خطاب دونوں کیطرف متوجہ ہے ختم ہوا کلام عینی اور قسطلانی کا - ابن ہمام نے
کہا ہے کہ جب نصاب مشترک ہو شرکا میں - اور شرکت صحیح ہو اونمیں
بایں طور کہ شریک ہوں وہ چراگاہ اور بستر اور نر سے بچے لینے میں اور
دودھ دوہنے میں تو واجب ہوگی زکوۃ اسی نصاب پر شافعی رح کے
نزدیک کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ لا یجمع
بین متفرق الحدیث اور ہمارے نزدیک (یعنی حنفیہ) نہیں
واجب ہے ورنہ لازم آئیگا کہ ہر ایک شریک پر نصاب سے کم پر زکوۃ
آجائے - ہماری دلیل یہی حدیث ہے پس صورت وجوب میں
املاک متفرقہ کا جمع لازم آتا ہے اس لیے کہ مراد جمع اور تفریق
مکانی ہے - دیکھو کہ جو نصاب کہ منتشر مکانوں میں ہو وحدت
ملک کے ساتھ تو اوس میں زکوۃ واجب ہے - پس معنی لا یفرق
بین مجتمع کے یہ ہیں کہ نہ تفریق کرے عامل زکوۃ اسّی بکریوں
کے درمیان یا ایک سو بیس کے درمیان تاکہ بنالے اوس کے
دو نصاب یا تین - اور معنی لا یجمع بین متفرق کے یہ ہیں کہ
مثلاً ان چالیس کو جو متفرق بالملک ہوں جمع نہ کرے جو شریک
ہوں درمیان شرکا کے تاکہ بنالے اون کا ایک نصاب
حالانکہ ہر ایک کی بیس بکریاں ہیں ختم ہوا قول ابن ہمام
کا - قولہ خشیۃ الصدقۃ [illegible]

على انه مفعول له وقد تنازع فيه الفعلان
يجمع ويفرق والخشية خشيتان خشية
الساعي ان يقل الصدقة وخشية رب المال
ان يكثر الصدقة فامر كل واحد منهما ان
لا يحدث شيئا من الجمع والتفريق كذا
في العيني والقسطلاني - الرقة - بكسر الراء
المهملة وتخفيف القاف هو الدراهم المضروب
ويقال له ورق ايضاً -

کہ یہ مفعول لہٗ ہے اور اسمیں دونوں فعلوں یعنے یجمع اور یفرق
کا تنازع ہے - اور مراد خشیتہ سے خوف ہے، دونو جانب کا پس خوف
عامل زکوۃ کا تو یہ ہے کہ (کہیں ایسا نہو کہ) زکوۃ کم لیلی جاوے
اور خوف صاحب مال کا یہ ہے کہ (کہیں ایسا نہو) زکوۃ میں
زائد چلا جاوے - پس حکم دیا ہر ایک کو کہ نہ احداث کریں وہ کسی شئے
کا یعنی نہ جمع کریں اور نہ جدا کریں - اسیطرح لکھا ہے عینی اور قسطلانی
میں الرقۃ بکسر راء مہملہ اور تخفیف قاف - درہم سکہ زدہ
اور اسکو ورق بکسر راء مہملہ بھی کہتے ہیں +

المسائل المستنبطة من هذا الكتاب

وہ مسائل جو مستنبط و ماخوذ ہوتے ہیں اِس فرمان سے

قوله فليعطها - فيه دلالة على دفع زكوة
اموال الظاهرة الى الامام - قوله فلا يعط -
فيه دليل على ان الامام اذا ظهر فسقه بطل حكمه -
قوله من المسلمين - فيه دلالة على ان
الكافر لا يخاطب بذلك - قوله من الغنم -
قال الكرماني قال الفقهاء فيه تفسير من وجه
واجمال من وجه فالتفسير انه لا يجب في اربع
وعشرين الا الغنم والاجمال انه لا يدري قدر
الواجب ومن ثم قال بعد ذلك مفسراً لهذا
في كل خمس شاة فصار هذا بياناً لقدر الواجب و
ابتداء النصاب فالاول نصاب الابل خمس - وانما بدأ
بزكوة الابل لانها غالب اموالهم وتعم الحاجة
اليها - قوله الى خمس وثلثين -
الى خمس واربعين - الى ستين -
فيه دليل على ان الاوقاص ليست بعفو
وان الغرض يتعلق بالجميع وهو احد قولي

قولہ فلیعطہا - اسمیں دلیل ہے اسبات پر کہ اموال ظاہرہ کی زکوۃ امام
کے پاس پہونچانا چاہیئے - قولہ فلا یعط اسمیں دلیل ہے اسبات پر کہ
جبکہ امام کا فسق ظاہر ہو جاوے تو اوسکا حکم باطل ہو جاتا ہے قولہ من
المسلمین - اسمیں دلیل ہے اسبات پر کہ احکام زکوۃ سے کفار مخاطب نہیں ہیں
(یعنی نہ لی جاوے اون سے زکوۃ) - قولہ من الغنم ذکر کیا کرمانی نے کہ
فقہاء نے کہا ہے کہ اس قول میں اجمال بھی ہے تفسیر بھی ہے تفسیر
تو یہ ہے . . . . کہ چوبیس اونٹوں میں نہیں واجب ہے کچھ مگر
ایک بکری - اور اجمال یہہ ہے کہ قدر واجب زکوۃ کا نہیں معلوم
ہوتا اسیوجہ سے اس کے بعد اسکی تفسیر کے لیے فرمایا کہ فی کل
خمس شاۃ - ہر پانچ میں ایک بکری ہے پس یہہ بیان ہو گیا قدر واجب
اور ابتداء نصاب کا پس اونٹونکی زکوۃ کا نصاب پانچ اونٹ ہیں
اور اونٹوں سے اسوجہ سے شروع کیا گیا کہ عرب کا اچھا مال اونٹ
ہی تھے اور اون سے ہی زائد حاجت پڑتی تھی - قولہ الی خمس
وثلثین الی خمس واربعین - الی ستین - اسمیں دلیل ہے اسبات پر کہ اوقاص
(یعنی بیان شدہ فرائض کے درمیانی اعداد) معاف نہیں ہے اور
زکوۃ متعلق ہے سب سے اور شافعی رح کے دو قولوں میں سے یہہ

الشافعی قال صاحب التوضیح والاصح خلافه
والوقص محرکة ما بین الفریضتین کذا فی
مجمع البحار- **قوله** (فی بیان صدقة الابل) **فان**
زادت الی قوله فی کل خمسین حقة
وبه اخذ الشافعیؒ واحمدؒ وقال ابو حنیفة
اذا زاد علی عشرین ومائة استقبل به الفریضة
وعن مالکؒ روایتان واستدل لابی حنیفةؒ
بما رواه ابن ابی شیبة عن سفیان عن ابی اسحٰق
عن علی قال اذا زادت الابل علی عشرین ومائة
استقبل به الفریضة- وعورض بان شریکا
رواه عن ابی اسحٰق عن علی اذا زادت الابل
علی عشرین ومائة ففی کل خمسین حقة وفی
کل اربعین بنت لبون- الا ان سفیان احفظ
من شریک واستدل له من المرفوع ایضا ما فی
کتاب الذی کتبه رسول الله صلی الله علیه وسلم
لعمرو بن حزم وسیاتی بیانه انشاء الله فی
موضعه- **قوله فی صدقة الغنم**
اذا بلغت اربعین- قد اجمع العلماء
علی ان لاشئ فی اقل من الاربعین من الغنم وان
فی الاربعین شاة وفی مائة وعشرین شاتین وفی
ثلثمائة ثلث شیاه واذا زادت واحدة فلیس
فیها شئ الی اربعمائة ففیها اربع شیاه ثم فی
کل مائة شاة وهذا قول ابی حنیفة ومالک
والشافعی واحمد فی الصحیح عنه والثوری واسحٰق
والاوزاعی وجماعة اهل الاثر وهو قول علی
وابن مسعود رضی الله عنهما- وقال الشعبی
والنخعی والحسن اذا زادت علی ثلثمائة واحدة

ایک قول ہے کہا صاحب توضیح نے کہ قول اصح شافعیؒ کا اس کے خلاف ہے
اور وقص بالتحریک دو فرضوں کے درمیانی اعداد۔ اسی طرح مجمع البحار میں قولہ
(اونٹوں کی زکوۃ کے بیان میں) **فان** زادت الی قولہ فی کل خمسین حقة۔ اور
اسی پر عمل کیا ہے امام شافعیؒ اور امام احمدؒ نے اور کہا امام ابو حنیفہؒ نے
کہ جب زائد ہو جاویں ایکسو بیس[۱۲۰] پر تو از سر نو زکوۃ کا حساب کیا جاوے
اور امام مالکؒ سے دو روایتیں ہیں۔ اور امام ابو حنیفہؒ کے قول کا استدلال
بیان کیا گیا ہے اوس حدیث سے جسکو روایت کیا ہے ابن ابی شیبہ نے سفیان
سے۔ سفیان روایت کرتے ہیں ابی اسحٰق سے وہ روایت کرتے ہیں
علیؓ سے کہا کہ جب زائد ہو جاویں اونٹ ایکسو بیس[۱۲۰] پر تو از سر نو
زکوۃ کا حساب کیا جاوے۔ اور معارضہ کیا گیا ہے اس سے اس طور
پر کہ شریک نے روایت کیا ہے اسکو ابی اسحٰق سے اور وہ روایت کرتے
ہیں علیؓ سے کہ جبکہ زائد ہو جاویں اونٹ ایکسو بیس[۱۲۰] پر تو ہر پچاس کی زیادتی
میں ایک حقہ ہے اور ہر چالیس کی زیادتی پر ایک بنت لبون۔ مگر یہ معنی
جواب دیا گیا ہی اوس معارضہ کا اس طور سے کہ سفیان زیادہ یاد رکھنے والا
ہے بنسبت شریک کے۔ اور اون کا استدلال بیان کیا گیا ہی اوس حدیث
مرفوع سے بھی جو اوس فرمان میں ہے جسکو رسول اللہ صلعم نے
عمرو بن حزم کیلئے لکھا ہے اور آئیگا اوس کا ذکر آئندہ اوس کے موقع پر انشاء اللہ تعالیٰ
قولہ (غنم کی زکوۃ کے بیان میں) اذا بلغت اربعین تحقیق اجماع کر لیا ہے
علما نے اس بات پر کہ چالیس سے کم بکریوں پر زکوۃ نہیں ہے اور اس بات پر کہ
چالیس پر ایک بکری ہے۔ اور ایکسو بیس پر دو بکریاں۔ اور تین سو پر
تین بکریاں ہیں اور جب زائد ہو جاوے تین سو پر ایک بھی تو چار سو تک
کچھ شئ نہیں ہے اور چار سو پر چار بکریاں ہیں پھر ہر سیکڑے کی زیادتی
پر ایک بکری اور یہی قول ہے ابو حنیفہؒ اور مالکؒ اور شافعیؒ کا اور امام احمدؒ
کا بھی بروایت صحیح یہی مذہب ہے اور ثوری اور اسحٰق اور اوزاعی اور
جماعت اہل حدیث کا بھی یہی قول ہے اور یہی قول ہے علی اور ابن
مسعود رضی اللہ عنہما کا۔ اور کہا شعبی اور نخعی اور حسن نے کہ جبکہ زائد
ہو جاوے تین سو پر ایک تو اوس میں زکوۃ کے

ففيها اربع شياه الى ربعمائة فاذا زادت واحدة يجب فيها خمس شياه - وهى رواية عن احمد وهو مخالف للآثار وقيل اذا زادت على مأتين ففيها شاتان حتى تبلغ اربعين ومأتين حكاه ابن التين وفقهاء الامصار على خلافه - **قوله فى صدقة الغنم فى سائمتها** - فيه دليل على ان شرط وجوب الزكوة السوم - كذا عند ابى حنيفة والشافعى وهى الراعية فى كلأ مباح وقال ابن حزم قال مالك والليث وبعض اصحابنا تزكى السوائم والمعلوفة والمتخذة للركوب وللحرث وغير ذلك من الابل والغنم - قال بعض اصحابنا اما الابل فنعم واما البقر والغنم فلا زكوة الا فى سائمتها وهو قول ابى الحسن بن المفلس وقال بعضهم اما الابل والغنم فتزكى سائمتها وغير سائمتها واما البقر فلا يزكى الا سائمتها وهو قول ابى بكر بن داؤد لم يختلف احد من اصحابنا فى ان سائمة الابل وغير سائمة الابل منها تزكى سواء وقال بعضهم تزكى غير السائمة عن كلها احد فى الدهر مرة واحدة ثم لا يعيد الزكوة فيها - وقال اصحابنا الحنفية وليس فى العوامل والحوامل والمعلوفة صدقة وهذا قول اكثر اهل العلم كعطاء والحسن والنخعى وابن جبير والثورى والليث والشافعى واحمد واسحق وابى ثور وابى عبيد وابن المنذر ويروى عن عمر بن عبد العزيز وقال قتادة ومكحول ومالك يجب الزكوة فى المعلوفة

اوس میں زکوٰۃ کی چار بکریاں ہیں چار سو تک اور جب چار سو سے ایک زائد ہوجاوے تو واجب ہیں زکوٰۃ میں پانچ بکریاں اور یہ ایک روایت ہے احمد سے اور مخالف ہے آثار کے۔ اور بعض نے کہا ہے کہ جب زائد ہوجاویں دو سو پر تو زکوٰۃ کی دو بکریاں ہیں دو سو چالیس تک۔ بیان کیا ہے اسکو ابن تین نے اور فقہاء امصار اسکے خلاف ہیں **قولہ** (بکریوں کی زکوٰۃ کے بیان میں) **فی سائمتہا** اس میں دلیل ہے اس بات پر کہ زکوٰۃ کے وجوب کی شرط چرائی ہے ابو حنیفہؒ اور شافعیؒ کے نزدیک اور تفسیر سائمہ کی یہ ہے کہ سائمہ وہ مویشی ہیں جو چرتے مباح چراگاہ میں۔ اور کہا ابن حزم نے کہ کہا مالک اور لیث اور بعض ہمارے علماء نے کہ زکوٰۃ دیجاوے اُن اونٹوں اور بکریوں کی جو چراگاہ میں چریں اور اونکی جنکو گھر پر کھلایا جاوے اور اونکی جنکو سواری یا کھیتی یا اور مختلف کاموں کے لیے رکھا ہے ہمارے بعض علماء نے تفصیل کی ہے پس کہا کہ اونٹ کی تو ان سب صورتوں میں زکوٰۃ دیجاوے لیکن بقر اور غنم اونمیں سوا چرائی پر چرنیوالوں کے اور کسی میں زکوٰۃ نہیں ہے یہی قول ہے ابی الحسن بن مفلس کا اور بعض نے اسطور سے تفصیل کی ہے کہ اونٹ اور بکری میں تو سائمہ اور غیر سائمہ سب کی زکوٰۃ دیجاوے اور بقر میں صرف سائمہ کی اور یہی قول ہے ابی بکر بن داؤد کا اور ہمارے اصحاب میں سے کسی نے اس بات میں اختلاف نہیں کیا کہ چراگاہ میں چرنیوالے اونٹ اور چراگاہ میں نہ چرنیوالے اونٹ زکوٰۃ دیے جانے میں برابر ہیں اور بعض علماء کا قول ہے کہ غیر سائمہ کی زکوٰۃ تمام عمر میں ایک مرتبہ دیجاوے اور پھر نہیں لازم آویگی اونپر زکوٰۃ کبھی۔ اور ہمارے فقہاء حنفیہ کا قول ہے کہ کام کرنیوالے اور بوجھ اٹھانیوالے اور گھر کے پالو مویشی میں زکوٰۃ نہیں ہے یہی قول اکثر اہل علم کا ہے جیسے عطاء اور حسن و نخعی اور ابن جبیر اور ثوری اور لیث اور شافعی اور احمد اور اسحق اور ابو ثور اور ابو عبید اور ابن منذر۔ اور یہی روایت ہے عمر بن عبد العزیز سے۔ اور قتادہ اور مکحول اور مالک نے کہا کہ گھر پر چرنے والے اور کوئیں پر کام کرنے والے جانوروں پر زکوٰۃ ہے اس لیئے

والنواضح بالعمومات وهو مذهب معاذ رض وجابر رض بن عبد الله وسعيد بن عبد العزيز والزهري و روي عن علي و معاذ انه لا زكوة فيها وهو قول ابي حنيفة رح - كذا في العيني - **قوله في الرقة فان لم يكن** - فيه دليل على ان الفضة ان لم تكن الا تسعين ومائة فليس فيها شئ لعدم النصاب الا ان يتطوع صاحبها -

الفاظ حدیث کے عام ہیں - اور یہی مذہب معاذ اور جابر بن عبد اللہ اور سعید بن عبد العزیز اور زہری کا ہے - اور روایت ہے حضرت علی اور حضرت معاذ سے کہ ان جانوروں میں زکوٰۃ نہیں ہے اور یہی قول ہے ابو حنیفہ رح کا - اسیطرح لکھا ہے عینی میں - **قولہ فی الرقۃ فان لم یکن** اسمیں دلیل ہے اس بات پر کہ اگر دراہم ایکسو نوے ہوں تو اونمیں زکوٰۃ نہیں ہے بوجہ نہونے نصاب (یعنی اگرچہ نصاب پورا ہو نمیں ایک قلیل رقم کا فرق ہو جب بھی زکوٰۃ نہیں ہے) مگر کہ مالک بخوشی خود دینا چاہے -

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم لابي ضميرة الليثي و قيل ضميرة الليثي

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابی ضمیرہ لیثی کے لیے اور بعض نے اوسکو ضمیرہ لیثی کہا ہے -

روى البخاري في تاريخه والحسن بن سفيان من طريق ابن ابي ذئب عن حسين بن عبد الله ابن ضميرة عن ابيه عن جده ضميرة ان النبي صلى الله عليه وسلم مر بام ضميرة وهي تبكي فقال ما يبكيك قالت يا رسول الله فرق بيني و بين ابني فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يفرق بين والدة و ولدها - فارسل الى الذي عنده ضميرة فابتاعه منه ببكرة ثم اعتقهم وكتب لهم كتابا نسخته - بسم الله الرحمن الرحيم - هذا الكتاب لبني ضميرة من محمد رسول الله لبني ضميرة واهل بيته ان رسول الله صلى الله عليه وسلم اعتقهم وانهم اهل بيت من العرب ان احبوا اقاموا عند رسول الله صلى الله عليه وسلم وان احبوا رجعوا الى اهلهم فلا تعرض لهم الا بحق ومن لقيهم

روایت کیا ہے بخاری نے اپنی تاریخ میں اور حسن بن سفیان نے ابن ابی ذئب کے طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں حسین بن عبد اللہ بن ضمیرہ سے اور وہ اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا ضمیرہ سے کہ رسول اللہ گذرے ضمیرہ کی والدہ کی طرف اور وہ روتی تھیں آپنے فرمایا کہ تیرے رونے کا کیا باعث ہے جواب دیا یا رسول اللہ مجھسے میرا بیٹا جدا کر دیا گیا پس فرمایا آپنے کہ نہ جدائی کیجاوے (یعنی اب آئندہ) ماں اور اوس کے بیٹے کے درمیان میں اور آدمی بھیجا اوس شخص کے پاس جس کے پاس ضمیرہ تھے اور خرید لیا اونکو ایک اونٹ کے عوض پھر اونکو آزاد کر دیا اور ایک فرمان لکھدیا جسکا نسخہ یہ ہے کہ - بسم اللہ الرحمن الرحیم - یہ تحریر ہے ضمیرہ کیواسطے - محمد رسول اللہ کی جانب سے بنی ضمیرہ اور اوس کے اہل بیت کے لئے کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آزاد کر دیا اونکو اور اب وہ اہل بیت ہیں عرب کے اگر چاہیں ٹھیریں رسول اللہ کے پاس اور اگر وہ چاہیں تو لوٹ جاویں وہ اپنی اہل میں - نہ تعرض کیا جاوے گا اونسے مگر حق کی رو سے اور حق اللہ میں یا حق العباد میں

من المسلمين فليستوص بهم خيرا- وكتب
ابی بن کعب (رضی الله عنه) قال ابن سعد
البلاذری وفد حسين بن عبدالله بن ضميرة
على المهدی بالكتاب فوضعه على عينيه واعطاه
ثلثمائة دينار- وكان خرج فی سفر ومعه قومه
ومعهم هذا الكتاب فعرض لهم اللصوص
فأخذ واما معهم فاخرجوا الكتاب واعلموهم
بما فيه فقرؤه عليهم فردوا عليهم ما اخذ وا
منهم ولم يتعرضوا لهم- ذكره فی جامع وعزاه
للبزار وقال فيه حسين بن عبدالله متروك
كذاب- قال ابن حجر روينا بعلو من حديث
المخلص- قال ابن صاعد غريب تفرد به ابن
وهب عن ابن ابی ذئب قلتُ ذكر ابن منداة
ان زيد بن حباب تابع ابن ابی ذئب وللحديث
شاهد عند ابن اسحق بسند منقطع- وقد
تابع ابن ابی ذئب ايضا اسمعيل بن ابی اويس-
وضميرة هذا هو الذی انكحه رسول الله صلى
الله عليه وسلم بامرأة على سورة البقرة زعم
عبدالغنی القدسی فی العمدة ان ضميرة هذا
هو اليتيم الذی صلى مع النبی صلى الله عليه وسلم
فی بيتهم- قال فقمتُ انا واليتيم وراءه وفی
رواية والتيم ورائنا- اقول- وهذا الحديث
هو حديث انس رض مشهور فی كتب الحديث-

مسلمان اونکو سلے چاہیے کہ اون کے ساتھہ بھلائی کرے
لکھا اسکو ابی بن کعب نے- کہا ابن سعد اور بلاذری نے
کہ حسین بن عبداللہ بن ضمیرہ یہ فرمان لیکر مہدی کے پاس
گئے پس رکھا مہدی نے اوسکو اپنی آنکھوں پر اور عطا کیے
اونکو تین سو دینار اور ایکمرتبہ سفر میں نکلے اور انکے ساتھ انکی
قوم تھی اور حسین کے پاس یہ فرمان تھا اونکو چوروں نے آلیا
اور جو کچھ اونکے پاس تھا لوٹ لیا اُنھوں نے وہ فرمان نکالا اور خبر دی
چوروں کو اُسکے مضمون سے- اور سنایا وہ اونکو پس پھیر دیا چوروں
نے وہ مال جو اونسے لوٹا تھا اور پھر اُنسے کچھ تعرض نہیں کیا- ذکر
کیا اس فرمان کو جامع ازہر میں اور منسوب کیا اسکو بزار کیطرف اور کہا
کہ اسکی سند میں حسین بن عبداللہ ہیں جو متروک ہیں کذاب ہیں- کہا
ابن حجر نے کہ روایت کی ہم نے اس حدیث کو اس سے عالی سند کیساتھ
مخلص کی حدیث سے- اور کہا ابن صاعد نے کہ یہ حدیث غریب ہے متفرد ہوا
ہے اسکے ساتھ ابن وہب ابن ابی ذئب سے کہا حافظ نے کہ کہتا ہوں میں
کہ ذکر کیا ابن مندہ نے کہ زید بن حباب نے متابعت کی ہے ابن ابی ذئب
کے اور ابن اسحق کے نزدیک اس حدیث کا شاہد بھی ہے منقطع سند کیساتھ
اور متابعت کی ہے ابن ابی ذئب کی اسمٰعیل بن اویس نے بھی اور یہ ضمیرہ وہ ہیں
جنکا نکاح کرایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک عورت سے سورہ بقر
پر یعنی مہر تعلیم سورہ بقر مقرر کیا تھا اور گمان کیا عبدالغنی قدسی نے عمدہ
میں کہ یہ ضمیرہ وہی یتیم ہیں جنکے گھر میں رسول اللہ نے نماز پڑہی اور اُنھوں نے
رسول اللہ کے ساتھ نماز پڑہی کہا راوی حدیث نے کہ پس کھڑا ہوا میں اور یتیم رسول اللہ
کے پیچھے اور ایک روایت میں ہے کہ یتیم ہمارے پیچھے تھا کہتا ہوں میں کہ یہ حدیث
وہ حدیث انس رضی اللہ عنہ کی ہے جو مشہور ہے کتب حدیث میں

المسائل المستنبطة منه

وہ مسائل جو مستنبط ہوتے ہیں اس فرمان سے

قوله صلى الله عليه وسلم لا يفرق بين والدة-

قوله صلعم لا يفرق بين والدة- اس میں دلیل ہے

فيه دليل على ان لايفرق بين اثنين كالوالد والوالدة وولدها وكالاخوين واحدهما صغير وكالزوجين وامثالهما لما فيه من الضرار وقد قال صلى الله عليه وسلم لاضرر ولاضرار في الاسلام - **قوله ان احبوا** - فيه دليل على تخيير المعتق بين ان يلحق بقومه وبين ان يمكث عند معتقه وكان ضميرة هذا اختار الله ورسوله فمكث عند رسول الله صلى الله عليه وسلم **قوله بكرة** - فيه دليل على جواز بيع الحيوان بالحيوان وهذه مسئلة اختلفوا فيها وفصلوها في كتب الفقه والحديث - **قوله انهم اهل بيت** - يستفاد منه ان جنس العرب ممن لهم عز في الاسلام ولذلك اظهر رسول الله صلى الله عليه وسلم عربيتهم

اس بات پر کہ تفریق کیجاوے درمیان دو کے جیسے باپ اور ماں اور بیٹا اور جیسے دو ایسے بھائی جن میں سے ایک چھوٹا ہو یا جیسے میاں بیوی اور ان کیطرح - اسوجہ سے کہ اسمیں ضرر پہونچنے کا اندیشہ ہے اور فرمایا رسول اللہ صلعم نے نہیں جائز ہے اسلام میں کسیکو ضرر پہونچانا اور نیز نہیں جائز ہے ضرر کا بدلہ لینا **قولہ ان احبوا** اسمیں دلیل ہے اسبات پر کہ آزاد شدہ غلام کو اختیار ہے کہ بعد آزاد ہونیکے اپنے مولی کے پاس رہے یا اپنے اہل میں چلا جاوے اور ضمیرہ نے اختیار کیا تھا اللہ اور اسکے رسول کو پس رہے رسول اللہ کی خدمتمیں بعد آزاد ہونیکے بھی **قولہ بکرۃ** اسمیں دلیل ہے اس بات پر کہ بیع حیوانکی دوسرے حیوان سے جائز ہے اور یہ ایسا مسئلہ ہے جسمیں علما کا اختلاف ہے تفصیل اسکی کتب فقہ وحدیث میں مذکور ہے **قولہ انہم اہل بیت** من العرب کے قید سے معلوم ہوگیا کہ جنس عرب کو خاص عزت ہے اسلام میں اور اسی وجہ سے رسول اللہ نے ممتاز کرکے اون کی عربیت ظاہر کی۔

سه **قوله لاضرر ولاضرار في الاسلام** - الضر ضد النفع ضره ضرا وضرارا واضر به اضرارا فالثلاثي متعد والرباعي متعد بالباء فله اي لا يضر الرجل اخاه فينقصه شيئا من حقه والضرار فعال من الضر اي لايجازيه على اضراره بادخال الضرر عليه فالضرر فعل الواحد والضرار فعل الاثنين والضرر ابتداء الفعل والضرار الجزاء عليه وقيل الضرر ما تضر به صاحبك وتنتفع انت به والضرار ان تضره من غير تنتفع به وتكرارهما للتاكيد وهما بمعنى واحد وكلامه يدل على ان لفظه لاضرر ولاضرار وكذا في الشربين لكنه في ما رايت من النسخ الاضرار والله اعلم كذا في مجمع البحار -

سه قولہ ولاضرر ولاضرار في الاسلام - الضر ضد ہے نفع کے بولا جاتا ہے ضرہ ضرا وضرارا واضر بہ اضرارا پس ثلاثی اسکا متعدی بنفسہ ہے اور رباعی متعدی با کے ساتھ ہے - یعنی نہ ضرر دے کوئی شخص اپنے بھائی کو پس کم کردے کچھ اوسکے حق میں سے اور ضرار باب فعال ہے الضر سے یعنی نہ بدلہ لے اوسکے ضرر پہونچانے پر اوسکو اپنی جانب سے ضرر پہونچاکر پس ضرر فعل ہے ایک کا اور اضرار فعل ہے دو کا - اور ضرر ابتدا فعل ہے اور ضرار بدلہ ہے اوسکا - اور بعض نے کہا ہے ضرر یہ ہے کہ ضرر دے تو اپنی صاحب کو اور نفع حاصل کرے تو اوس سے اور اضرار یہ ہے کہ ضرر دے تو اوسکو اور تجھے بھی نفع نہ ہو اور تکرار اس مقام پر واسطے تاکید کے ہے اور وہ دونو ایک معنی میں ہیں - اسکا کلام دلالت کرتا ہے اس بات پر کہ لفظ اس حدیث کے لاضرر ولاضرار ہیں اور اسیطرح غربین میں ہے لیکن وہ نسخے جنہیں میں نے دیکھا ہے اون میں الاضرار ہے واللہ اعلم اسی طرح ہے مجمع البحار میں۔

خطبہ فتح مکہ

قوله الا بحق - فيه تعميم لحقوق الله وحق العباد فانه يتعرض لهم في كليهما۔

قولہ الا بحق - یہ قول عام ہے حقوق اللہ اور حقوق العباد میں پس پکڑ ہوگی دونو حقوق کی بابت۔

هذا ما كتبوه من رسول الله صلى الله عليه وسلم بامر لابي شاه وهو خطبة خطبها صلى الله عليه وسلم بفتح مكة

یہ وہ تحریر ہے جس کو لکھا صحابہ نے ابو شاہ یمنی کے واسطے رسول اللہ کے حکم سے اور وہ خطبہ ہے جو پڑھا تھا رسول اللہ نے فتح مکہ میں

عن ابي هريرة قال لما فتح الله مكة على رسوله صلى الله عليه وسلم قام في الناس فحمد الله واثنى عليه ثم قال ان الله قد حبس عن مكة القتل (او الفيل) وسلط عليها رسوله والمومنين فانها لا تحل لاحد كان قبلي وانها أُحلت لي ساعة من نهار وانها لن تحل لاحد من بعدي فلا ينفر صيدها ولا يختلى شوكها ولا تحل ساقطها الا لمنشد ومن قتل له قتيل فهو بخير النظرين اما أن يفدى واما ان يقيد فقال العباس الا الاذخر فانا نجعله لقبورنا وبيوتنا فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم الا الاذخر - فقام ابو شاه رجل من اهل اليمن اكتبوا لي يا رسول الله فقال صلى الله عليه وسلم اكتبوا لابي شاه رواه البخاري في كتاب العلم واللقطة والديات واللفظ في اللقطة واخرجه الامام احمد ومسلم ومن بعدهما من طريق ابي سلمة عن ابي هريرة - قال وليد بن مسلم (الراوي) قلت للاوزاعي ما قوله اكتبوا لي يا رسول الله قال هذه خطبة التي سمعها من رسول الله صلى الله عليه وسلم - وفي رواية ابن

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا جبکہ فتح کر دیا اللہ نے رسول اللہ کے لیئے مکہ کھڑے ہوئے آپ - حمد کی اللہ کی اور ثنا کہی پھر فرمایا کہ تحقیق اللہ نے روکا ہے مکہ سے قتل (یعنی لڑائی) یا فیل (تو اشارہ ہوگا قصہ اصحاب فیل کیطرف) اور مسلط و قابض کر دیا اسپر اپنے رسول اور مومنین کو پس وہ مجھسے پہلے کسیکے لیے حلال نہیں ہوا (یعنی اسمیں لڑنا) اور حلال و جایز کیا گیا میرے واسطے بھی ایک گھڑی کیلیے اور اب نہیں حلال ہے میرے بعد کسیکو پس نہ وحشت زدہ کیے جاویں وہاں کے شکار اور نہ توڑا جاوے وہاں کا کانٹا اور نہیں حلال ہے وہاں کی گری ہوئی چیز کا اٹھانا مگر اعلان کرنیکے واسطے - اور جس شخص کا کوئی (رشتہ دار) مار ڈالا جاوے تو وہ مختار ہے دو امر میں یا فدیہ لیلے یا قصاص لے پس فرمایا حضرت عباسؓ نے یا رسول اللہ الا الاذخر (یعنی اسکو مستثنی کر دیجیے اور اسکے کاٹنے کا حکم دیجیے) کیونکہ کام میں لاتے ہیں ہم اسکو اپنی قبروں میں اور اپنے گھروں میں آپنے فرمایا الا الاذخر (یعنی ہاں وہ مستثنی ہے) پس کھڑا ہوا ایک یمنی آدمی جسکا نام ابوشاہ تھا اور کہا کہ لکھوا دیجیے یہ خطبہ مجھکو یا رسول اللہ آپنے فرمایا کہ لکھدو یہ خطبہ ابوشاہ کیواسطے - روایت کیا ہے بخاری نے کتاب العلم اور کتاب اللقطہ اور کتاب الدیات میں اور یہ الفاظ کتاب اللقطہ میں ہیں اور تخریج کیا ہے اسکو امام احمد اور مسلم نے اور انکے بعد والوں نے ابی سلمہ کے طریقہ سے جو روایت کرتے ہیں ابوہریرہؓ سے کہا ولید بن مسلم نے (جو راوی حدیث ہیں) کہ پوچھا میں نے اوزاعی سے کہا کہ کیا مطلب ہے ابوشاہ کے اس کہنے کا کہ اکتبوا لی یا رسول اللہ جواب دیا کہ وہ خطبہ (لکھوانیکی خواہش کی تھی) جسکو سنا تھا رسول اللہ صلعم سے - اور ابن ابی شیبہ کی روایت میں ہے

ابی شیبة سماه شاہ واخطأه المحدثون وهو رجل علاوه فی الصحابة ودونوه فی کتبهم -

کر اون کا نام شاہ تہا اور محدثین نے اسکو غلط کہا تھا اور وہ ایک شخص ہے جسکو محدثین نے صحابہ میں شمار کیا ہے اور اپنی کتابوں میں اسکا تذکرہ کیا ہے -

غرائب الالفاظ

نادر الفاظ یعنے شرح لغات

التنفیر - هو الزجر ای لایجعله نافرًا - لایختلی - ای لایقطع - الساقطة - ماسقط بغفلة مالکها - المنشد - یقال منشد الضالة ای المعرّف ومُعلنها - بخیر النظرین - من الخیرة یعنی الخیار بین الامرین - یقید - من القود محرکة وهو قتل القاتل بدل المقتول - الاذخر - بکسر الهمزة وسکون الذال المعجمة حشیشة طیب الرائحة عریض الاوراق -

التنفیر جہڑکنا یعنی اوسکو وحشت زدہ نہ کیا جاوے لا یختلی یعنی نہ کاٹا جاوے الساقطة وہ چیز جو گم ہوجائے اپنے مالک کی غفلت سے المنشد بولا جاتا ہے منشد الضالہ یعنی پہچنوانیوالا اور اعلان کرنیوالا گمی ہوئی چیز کا بخیر النظرین ماخوذ ہے خیرہ سے یعنی مختار ہے وہ دو امر دنمیں یقید ماخوذ ہے قَوَد محرکہ سے جسکے معنی ہیں قتل کرنا قاتل کو مقتول کے عوض الاذخر بکسر ہمزہ وسکون دال معجمہ - ایک قسم کا گھانس ہے - خوشبودار - چوڑے پتوں والا -

المسائل المستنبطة من هذا الکتاب

وہ مسائل جو مستنبط ہوتے ہیں اس فرمان سے

قوله لاتنفر صیدها - قال الحافظ فی الفتح نبّه عکرمة بذلك علی المنع من الاتلاف وسائر انواع الاذی تنبیها بالادنی علی الاعلی وقد خالف عکرمةَ عطاءٌ ومجاهدٌ فقالا لاباس بطرده مالم یفض الی قتله اخرجه ابن ابی شیبة وروی ایضا من طریق الحکم عن شیخ من اهل مکة ان حماما کان علی البیت فذرق علی ید عمرؓ فاشار عمر بیده فطار فوقع علی بعض بیوت مکة فجاءت حیة فاکلته فحکم عمر علی نفسه بشاة

قوله لاتنفر صیدها - کہا حافظ نے فتح الباری میں کہ عکرمہ نے اس بات پر تنبیہ کی ہے کہ ممانعت معلوم ہوتی ہے اس سے تلف کرنے (یعنی مار ڈالنے) اور ہر قسم کی اذیت دینے کی (یعنی جب اون کے لیے ادنی ایذا جائز نہیں ہے یعنے جہکانا تو پھر اونکو مار ڈالنا کب جائز ہوگا) اور مخالفت کی ہے عکرمہ کی عطار اور مجاہد نے پس کہا اون دونوں نے کہ کچھ حرج نہیں ہے اونکے بہگانیمیں جبتک کہ موَدی الی القتل نہو تخریج کی ہے اسکی ابن ابی شیبہ نے اور روایت کی ہے حکم کے طریقہ سے حکم نے اہل مکہ میں سے ایک شخص سے روایت کی ہے کہ ایک کبوتر خانہ کعبہ کی چہت پر تہا پس بیٹ کردی اُسنے حضرت عمر کے ہاتھ پر آپنے اشارہ کیا اپنے ہاتھ سے پس اُڑ گیا اور کسی اور گھر پر جا بیٹھا وہاں ایک سانپ آیا اور اُسکو

وروی من طریق اخری عن عثمان نحوہ۔ **قوله لا یختلی شوکها** ۔ وجاء فی روایة بدلها۔ لایعضد بها شجرۃٌ۔ قال ابن حجر قال القرطبی خص الفقهاء الشجر المنهی عن قطعه بما ینبته الله من غیر صنع آدمی فاما ما ینبت بمعالجة آدمی فاختلف فیه والجمهور علی الجواز وقال الشافعی فی الجمیع الجزاء ورجحه ابن قدامة واختلفوا فی جزاء ما قطع من نوع الاول فقال مالک لاجزاء فیه بل یاثم وقال عطاء یستغفر وقال ابو حنیفة یوخذ بقیمته هدیٌ وقال الشافعی فی العظیمة بقرة وفیما دونها شاة واحتج الطبری بالقیاس علی جزاء الصید وتعقبه ابن القصار بانه کان یلزمه ان یجعل الجزاء علی المحرم اذا قطع شیئاً من شجر الحل ولا قائل به وقال ابن العربی اتفقوا علی تحریم قطع شجر الحرم الا ان الشافعی اجاز قطع السواک من فروع الشجرة کذا نقله ابو ثور عنه واجاز ایضا اخذ الورق والثمر اذا کان لا یضرها ولا یهلکها وبهذا قال عطاء ومجاهد وغیرهما واجازوا قطع الشوک لکونه یوذی بطبعه فاشبه الفواسق ومنعه الجمهور واجابوا بان القیاس المذکور بمقابلة النص فلا یعتبر به۔ قال ابن قدامة ولاباس بالانتفاع بما انکسر من الاغصان وانقطع من الاشجار بغیر صنع آدمی ولا بما یسقط من الورق ونص

کھا گیا پس حکم کیا حضرت عمر نے اپنے نفس پر ایک بکری کا۔ روایت کیگئی ہو دوسرے طریقہ سے حضرت عثمانؓ سے مثل اسکے **قوله لا یختلی شوکها** اور ایک روایت میں اسکی عوض اسطرح ہو کہ لایُعضدُ بہا شجرۃٌ کہا ابن حجر نے کہ ذکر کیا ہو قرطبی نے کہ حدیث میں جس پیڑ کے کاٹنے کی ممانعت ہے فقہار نے اُسکو اون پیڑوں کے ساتھ خاص کیا ہی جنکے لگانے میں آدمی کے کسب کو دخل نہو بلکہ خودرو ہوں اور جو ایسے نہوں تو اوسمیں اختلاف ہے اور جمہور کا مذہب اسمیں جواز کا ہی اور کہا امام شافعی نے سب میں جزا ہے اور ترجیح دی اسکو ابن قدامہ نے اور اختلاف کیا گیا ہو نوع اول (یعنی جو آدمی کے کسب سے اگی ہوں) کی جزا میں اختلاف ہے امام مالک کے نزدیک تو کچھ جزا نہیں ہی صرف گنہگار ہوگا اور کہا عطا نے استغفار چاہیے اور کہا ابو حنیفہ نے کہ اوسکی قیمت سے قربانی خرید لیجائے۔ اور کہا شافعی نے کہ بڑے درخت کے عوض گاے اور اُسکے سوا میں بکری۔ اور حجت لایا ہی طبری قیاس کرکے جزا رصید پر۔ اعتراض کیا ہی اسپر ابن قصار نے کہ اس قیاس کی بنا پر لازم آتا ہے کہ اگر محرم حل میں درخت کاٹے تو اُسپر جزا لازم ہو اور اسکا کوئی بھی قائل نہیں ہی اور کہا ابن العربی نے کہ اتفاق کیا ہی علمار نے حرم کے درخت کاٹنے کی حرمت پر مگر شافعی رحمہ اللہ نے اجازت دی ہی درخت کی ٹہنیوں سے مسواک کاٹنے کی۔ ایسا ہی نقل کیا ہی اونسے ابو ثور نے اور یہی اجازت دی ہی پتوں اور پہلوں کی جبکہ نہ پہونچے اوس پیڑ کو ایذا نہ ہلاک کرے اوسکو اور یہی قول ہی عطار اور مجاہد وغیرہ کا اور اجازت دی ہی اونہوں نے کانٹے کو کاٹ ڈالنے کی اسوجہ سے کہ وہ بالطبع موذی ہی پس مشابہ ہوگیا وہ فسقوں کے اور منع کیا ہے اسکو جمہور نے اور جواب دیا ہی بایں طور کہ قیاس نص کے مقابلہ میں ہے جسکا اعتبار نہیں کیا جا سکتا کہا ابن قدامہ نے کہ اون شاخوں اور لکڑیوں سے نفع حاصل کرنے میں کچھ حرج نہیں جو بغیر کسی کے توڑے ہوئے خود بخود ٹوٹی ہوں اور آدمی کے فعل کو اوسمیں دخل نہو اور یہی حکم ہے پتوں کا اور نص کی ہے اسپر احمد نے اور نہیں جانتے ہم اسمیں کسی کا خلاف۔ **قوله لا یختلی**

عليه احد ولا نعلم فيه خلافا- **قوله لا يحل ساقطتها**- فيه دليل على ان لقطة مكة لا تلتقط للتمليك بل للتعريف خاصة وهو قول الجمهور وانما اختصت بذلك عندهم لامكان ايصالها الى ربها لانها ان كانت للمكي فظاهر وان كانت للآفاقي فلا يخلو افق غالبا من وارد اليها وقال اكثر المالكية وبعض الشافعية هي كغيرها من البلاد وانما تختص مكة بالمبالغة في التعريف لان الحاج يرجع الى بلده وقد لا يعود فاحتاج الملتقط بها الى المبالغة في التعريف -

ساقطتها- اِس میں دلیل ہے اس بات پر کہ مکہ کی گری ہوئی چیز کا اٹھانا اس نیت سے کہ اوسکا مالک بنے جائز نہیں ہے بلکہ صرف اوسکو شناخت کرانے اور اعلان کرنیکو اٹھالے اور یہی قول ہے جمہور کا- اور اس حکم کیساتھ مکہ اس وجہ سے خاص کیا گیا کہ وہاں اوس چیز کا اوسکے مالک کو پہونچا دینا ممکن ہے کیونکہ اگر وہ مالک مکہ کا ہے تو ظاہر ہے اور اگر وہ پردیسی ہے تو اکثر ایسا ہوتا ہے کہ کوئی جگہ ایسی نہیں ہے کہ وہاں والا مکہ میں نہ آوے اسواسطے تین سال اوس چیز کا اعلان کرے ممکن ہے کہ مالک کا پتہ چل جاوے اور اکثر مالکیہ اور بعض شافعیہ کا مذہب ہے کہ اس مسئلہ میں مکہ کا بھی وہی حکم ہے جو اور شہروں کا ہے اور خصوصیت مکہ کی اسکا اسوجہ سے ذکر کیا گیا کہ چونکہ حاجی بعد فراغ حج کے اپنے اپنے شہروں کو لوٹ جاتے ہیں اور کبھی ایسا ہوتا ہے کہ وہ نہیں لوٹتے اسیوجہ سے اس چیز کے پہچنوانے میں مبالغہ کیا گیا

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم لابي هيمة والى نخيلة اللهبي

یہ وہ فرمان ہے جسکو لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو رہیمہ اور ابو نخیلہ لہبی کے لیے

قال ابن حجر في الاصابة اخرج ابن مندة من طريق سليمان بن داؤد المكي قال حدثنا محمد بن عثمان الطائفي الثقفي قال حدثني عبد الله بن عقيل عن ابيه قال خرجنا الى لمسلم بن حذيفة العامري فاخبرنا ان ابا رهيمة السمعي وابا نخيلة اللهبي قالا اتينا رسول الله صلى الله عليه وسلم بتبر من العقيق فكتب لنا كتابا وقال فيه من وجد شيئا فهو له والخمس من الركاز والزكوة من كل اربعين دينارا دينار -

حافظ ابن حجر نے اصابہ میں ذکر کیا ہے کہ تخریج کی ہے اسکی ابن مندہ نے سلیمان بن داؤد المکی کے طریقہ سے کہا سلیمان نے کہ حدیث بیان کی ہم سے محمد بن عثمان طائفی ثقفی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبد اللہ بن عقیل نے اپنے باپ سے کہا گئے ہم سلم بن حذیفہ عامری کے پاس پس خبر دی اونہوں نے ہم کو کہ ابو رہیمہ سمعی اور ابو نخیلہ لہبی نے کہا کہ حاضر ہوئے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عقیق کا ایک ٹکڑا لیکر آپ نے ہمارے واسطے ایک فرمان لکھدیا اور لکھا تھا اوس میں کہ جو شخص پاوے کچھ (مراد دفینہ) پس وہ اوس کا مالک ہے اور رکاز میں خمس ہے اور زکوۃ ہر چالیس دینار پہ ایک دینار

غرائب الالفاظ

نادر الفاظ یعنے شرح لغات

مکتوب لابی هیمة

رُهيمة - بالراء المهملة وبعدها هاء ثم ياء مثناة من تحت ثم ميم ثم هاء الوقف مصغرا - نُخَيلة - بالنون والخاء المعجمة والياء المثناة من تحت بعدها لام ثم هاء الوقف مصغرا وقيل ابو بجيلة بالباء الموحدة والجيم مصغرا - اللهبي - بكسر اللام وسكون الهاء وكسر الباء الموحدة - ركاز - بكسر الراء المهملة عند اهل الحجاز كنوز الجاهلية المدفونة في الارض وعند اهل العراق المعادن -

رُهیمہ - را مہملہ اور اوس کے بعد ہا ہوز پھر یا تحتانیہ پھر میم پھر ہا وقف بوزن تصغیر - نخیلہ - نون اور خا معجمہ اور یا تحتانیہ اوس کے بعد لام پھر ہا وقف بوزن تصغیر - اور بعض نے کہا ہے کہ ابو بجیلہ - با موحدہ اور جیم بوزن تصغیر - اللہبی بکسر لام و سکون ہا ہوز و کسر با موحدہ - رکاز بکسر را مہملہ - اہل حجاز کے نزدیک تو وہ دفینہ جاہلیت کے زمانہ کی زمین میں دفن ہوں اور اہل عراق کے نزدیک کانیں

المسائل المستنبطة منه

وہ مسائل جو مستنبط ہوتے ہیں اس فرمان سے

قوله من وجد - قال العيني في شرح البخاري ان وجد المسلم والذمي في داره معدنا فهو له ولا شئ فيه عند ابي حنيفة واحمد الا اذا حال عليه الحول وهو نصاب ففيه الزكوة وعند ابي يوسف ومحمد الخمس في الحال وعند مالك والشافعي الزكوة في الحال[۵] الحانوت والمنزل كالدار

قولہ من وجد - ذکر کیا ہے عینی نے شرح بخاری میں کہ اگر پاوے کوئی مسلمان یا ذمی اپنے گھر میں معدن پس وہ اوس کا مالک ہے اور امام ابو حنیفہ اور امام احمد رہ کے نزدیک اوس سے اوس وقت تک کچھ نہیں لیا جائیگا جبتک کہ گذر جاوے اوس پر ایک سال اور وہ بقدر نصاب کا بھی ہو تو اب اوس میں زکوۃ ہے - اور صاحبین کے نزدیک خمس لیا جاوے فی الحال اور امام مالک اور امام شافعی کے نزدیک زکوۃ ہے فی الحال - اور دکانیں اور منزل مثل دار کے ہے

[۵] الحانوت مكان يتخذ للبيع والشراء فان كان للسكنى فما ادير عليه الحدود دار وما يبات فيه بيت والمنزل بين الدار والبيت فالاول يدخل فيه الثاني والثالث والثالث يدخل فيه الثاني ومرافق السكنى كمكان المطبخ وبيت الخلاء والماء - ولا يدخل فيه منزل الدواب والاول يشتمله -

حانوت وہ مکان جو بنایا جاوے خرید و فروخت کے لیے اور اگر رہنے کے لیے ہو تو جس پر حائط ہو چار دیواری تو وہ دار اور جس میں شب کو رہیں وہ بیت اور منزل درمیان دار اور بیت کے ہے پہلا اول شامل ثانی اور ثالث کو اور ثالث شامل ہے ثانی کو اور ضروریات سکونت کو جیسے باورچی خانہ آبدار خانہ وغیرہ وغیرہ - اور نہیں داخل ہے اوس میں منزل دواب اور اول شامل ہے منزل دواب کو بھی -

(از مولوی [illegible] صاحب)

وان وجده فى الفلاة والجبال والموات ففيه الخمس وباقيه للواجد وانكان فى العامر وكان الامام اختطه للغازى ففيه الخمس واربعة اخماس لصاحب الخطة **قوله فى الركاز**- اختلفوا فى الركاز هل هو معدن او غيره فقال مالك وغيره الركاز دفن الجاهلية فى قليله وكثيره الخمس وليس المعدن بركاز واختلفت الرواية فيه عن الشافعى - والمسئلة موضعها كتب الفقه

اور اگر پائے اوسکو جنگل اور پہاڑوں میں اور پرت زمین میں تو اوسمیں خمس ہے اور باقی پانیوالے کیواسطے ہے اور اگر ملے دفینہ آباد زمین میں اور امام نے وہ زمین کسی غازی کو معافی میں دیکر کہی ہو تو اوسمیں خمس ہے اور چار خمس صاحب معافی کے واسطے ہیں **قوله فى الركاز**- اختلاف کیا ہے فقہا نے رکاز کے معنی میں کہ وہ معدن ہے یا کچھ اور پس کہا امام مالکؒ وغیرہ نے کہ رکاز دفینہ ہے زمانۂ جاہلیت کا اوس کے تہوڑے اور بہت میں خمس ہے اور نہیں ہے معدن رکاز اور مختلف ہیں اس میں روایتیں - امام شافعیؒ سے - اور مقام اس مسئلہ کا کتب فقہ ہیں ✢

١٥ [illegible] الی راشد الازدی

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم لابى اشد الازدى و الى جميع الازد

ذكر فى كنز العمال - حدثنا محمد بن احمد قال حدثنا النضر بن سلمة المروزى شاذان قال حدثنا عبد الرحمن بن خالد بن عثمان ابن محمد بن عثمان بن ابى راشد عن ابى راشد الازدى قال قدمت انا واخى ابو عاصية من سردات الازد فاسلمنا جميعا فكتب لى رسول الله صلى الله عليه وسلم كتابا الى جميع الازد - نسخته من محمد رسول الله الى من يقرأ كتابى هذا من شهد ان لا اله الا الله وان محمدا رسول الله واقام الصلوة فله امان الله وامان رسوله وكتب هذا الكتاب العباس بن عبد المطلب وقال اخرجه ابن عساكر فى تاريخه وقال اخرجه العقيلى فى الضعفاء وقال النضر ابن سلمة كذاب يضع الحديث -

ذکر کیا ہے کنز العمال میں - حدیث بیان کی ہمسے محمد بن احمد نے کہا حدیث بیان کی ہمسے نضر بن سلمہ مروزی شاذان نے کہا کہ حدیث بیان کی ہمسے عبد الرحمن بن خالد بن عثمان بن محمد بن عثمان بن ابی راشد نے بروایت ابی راشد ازدی کہا کہ آیا میں اور میرا بھائی ابو عاصیہ ازد کے سرداروں میں سے پس اسلام لے آئے ہم پس لکھا رسول اللہ نے میرے لیے فرمان جمیع ازد کیطرف نسخہ اوس کا یہ ہے کہ فرمان ہے محمد رسول اللہ کی جانب سے طرف اوس شخص کے جو پڑھے میرا یہ فرمان جس شخص نے کہ گواہی دی کہ نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ اور محمد اللہ کے رسول ہیں اور نماز پڑھی پس اوس کے لیے امان ہے اللہ اور اوس کے رسول کی اور لکھا اس فرمان کو عباس بن عبد المطلب نے -
اور کہا کہ تخریج کی ہے ابن عساکر نے اپنی تاریخ میں اور کہا تخریج کی ہے عقیلی نے ضعفاء میں اور کہا ہے کہ نضر بن سلمہ کذاب اور واضع الحدیث ہے ✢

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم لاحمر بن معوية وابنه شعبل

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے احمر بن معویہ اور ان کے بیٹے شعبل کے لیے

فی الاصابة واسد الغابة انه اخرج ابونعيم وابن مندة من طريق محمد بن عمرو بن حفص بن السكن بن سواء بن شعبل ابن احمر بن معوية عن ابيه عن جده ان احمر وفد الى النبي صلى الله عليه وسلم وكان وافد بني تميم فكتب صلى الله عليه وسلم له ولابنه شعبل كتابا وبكنى بابى شعبل - ونسخة الكتاب هكذا - هذا كتاب لاحمر بن معوية وشعبل بن احمر فى رحالهم واموالهم فمن آذاهم فذمة الله منه خلية انكانوا صادقين وكتب على بن ابى طالب وختم الكتاب بخاتم النبي صلى الله عليه وسلم وضبط ابن الاثير شعبل عن ابن نقطة بكسر الشين **وافاد الكتاب** - ان الامام ان آمنهم على شرط صح الامن كما يدل عليه قوله صلى الله عليه وسلم انكانوا صادقين -

اصابہ اور اسد الغابۃ میں لکھا ہے کہ تخریج کی ہے اسکی ابونعیم اور ابن مندہ نے محمد بن عمرو بن حفص بن سکن بن سوا بن شعبل بن احمر بن معویہ کے طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے اور اونکے باپ اپنے دادا سے کہ احمر حاضر ہوئے رسول اللہ صلعم کی خدمت میں - اور ایلچی بنکر آئے تھے بنی تمیم کے پس لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے اور اون کے بیٹے کے لیے فرمان اور کنیت اونکی ابوشعبل ہے - اور الفاظ اوس فرمان کے اس طرح ہیں کہ یہ تحریر (امان) ہے احمر بن معویہ وشعبل بن احمر کے لیے (امن دیگئی اونکو) اونکی ڈیروں اور مالونمیں پس جو شخص کہ اونکو ایذا دے تو اللہ کا ذمہ اوس سے بری ہے اگر وہ ہیں سچے (یعنی اظہار اسلام میں) اور لکھا اسکو علیؓ بن ابی طالب نے اور مہر کیا گیا فرمان نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خاتم سے - اور ابن اثیر نے ابن نقطہ سے روایت کرکے شعبل کو بکسر شین ضبط کیا ہے - **اور مستفاد ہوا اس فرمان سے یہ مسئلہ** کہ اگر امام کفار کو کسی شرط کے ساتھ امن دے تو جائز وصحیح ہے وہ امن جیسے کہ دلالت کرتا ہے اس مفہوم پر قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا - ان کانوا صادقین -

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم لاسيخت (اسيخب) مرزبان البحرين

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسخت (اسیخب) حاکم بحرین کے لیے

قال فى الاصابة ذكره احمد بن يحيى البلاذري وقال كتب اليه النبي صلى الله عليه وسلم حين كتب الى منذر بن ساوى واهل البحرين يدعوهم الى الله تعم فاسلم اسيخت والمنذر - وكان

کہا اصابہ میں کہ ذکر کیا ہے اس کا احمد بن یحیی البلاذری نے اور کہا کہ لکھا اوسکی طرف رسول اللہ نے (اوسی وقت) جبکہ لکھا آپ نے منذر بن ساوی اور اہل بحرین کیطرف بلاتے تھے آپ انکو اللہ کیطرف پس اسلام لائے اسخت اور منذر - نسخہ اوس فرمان کا یہ ہے

نسخة کتابہ - بسم اللہ الرحمن الرحیم - انہ قد جاءنی الاقرع بکتابك وشفاعتك لقومك وانی قد شفعتك وصدقت رسولك الاقرع فی قومك فابشر فیما سألتنی وطلبتنی بالذی تحب ولکن نظرت ان اعلمہ وتلقانی فان جئتنا اکرمتك وان تقعد اکرمتك اما بعد فانی لا استھدی احدا وان تھد الی اقبل ھدیتك وقد حمل عمالی مکانك واوصیك باحسن الذی انت علیہ من الصلوة والزکوة وقرابة المومنین وانی قد سمیت قومك بنی عبد اللہ فمرھم بالصلوة واحسن العمل وابشروا والسلام علیك وعلی قومك المومنین -

بسم اللہ الرحمن الرحیم اقرع تمہارا خط اور تمہاری سفارش تمہاری قوم کی بابت لیکر میرے پاس آئے میں نے تمہاری سفارش قبول کرلی اور تمہارے رسول اقرع کو سچا جانا تمہاری قوم کی بابت (یعنی جو کچھ قاصد نے قوم کی بابت کہا اوسکو سچ جانا) پس خوشخبری حاصل کر تو اوس چیز میں جسکا تو نے سوال کیا مجھسے اور چیز کیا جسکو ہم دوست رکھتے ہیں (یعنی تعلیم اسلام اپنی قوم کو) لیکن خیال کیا میں نے کہ تعلیم دوں میں تمہارے قاصد کو یا تم خود مجھسے ملو پس اگر آجاؤگے تم میرے پاس تو اکرام کرونگا میں تمہارا اور اگر نہیں آؤگے تب بھی) اکرام کرونگا (بوجہ تمہارے اسلام لانیکے) بعد اسکے (معلوم ہوکہ) میں کسی سے ہدیہ نہیں مانگتا ہوں اور اگر تم ہدیہ بھیجوگے تو تمہارا ہدیہ میں قبول کرلونگا اور بڑھادیا ہے میرے عاملوں نے تمہارا مرتبہ (یعنی چونکہ ہمارے حکم سے تم نے اونکو جگہ دی اور اونکی اطاعت کی اسوجہ سے ہماری نگاہ میں تمہارا مرتبہ زائد ہوگیا) اور نصیحت کرتا ہوں میں تجکو اوس چیز کے اچھا کرنیکی جسپر تو ہے یعنی نماز اور زکوۃ اور قرابت مومنین کی - اور نام رکھا میں نے تیری قوم کا بنی عبد اللہ پس حکم کرتو اونکو نماز کا اور نیک کام کا اور خوشخبری حاصل کرتو اور سلام ہو تجپر اور تیری قوم کے سب مسلمانوں پر

ھذا ما کتبہ صلی اللہ علیہ وسلم الی اسقف اھل نجران

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسقف اہل نجران کے لیئے -

بسم اللہ الہ ابراھیم واسحق ویعقوب - اما بعد فانی ادعوکم الی عبادة اللہ من عبادة العباد وادعوکم الی ولایة اللہ من ولایة العباد فان ابیتم فالجزیة فان ابیتم فقد اذنتکم بحرب والسلام - اخرجہ البیھقی فی کتاب الدلائل والحاکم من طریق یونس بن بکیر عن سلمة بن عبد یسوع عن ابیہ عن جدہ کذا ذکرہ فی زاد المعاد والمصباح وقال فی رواہ صاحب الھدی ایضا بھذا السند -

شروع کرتا ہوں میں ابراہیم اور اسحق اور یعقوب کے معبود کے نام سے - بعد حمد کے (معلوم ہوکہ) بلاتا ہوں میں تمکو بندوں کی عبادت سے اللہ کی عبادت کیطرف اور بلاتا ہوں میں تمکو اللہ کے ولایت کیطرف بندوں کی ولایت کی طرف سے پس اگر انکار کرو تم تو جزیہ قبول کرو اور اگر اس سے بھی انکار کرو تو اعلان دیتا ہوں میں لڑائی کا والسلام

تخریج کی ہے اسکی بیہقی نے کتاب الدلائل میں اور حاکم نے یونس بن بکیر کے طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں سلمہ بن یسوع سے اور سلمہ اپنے باپ سے اور اون کے باپ اپنے دادا سے اسیطرح ذکر کیا ہے اسکو زاد المعاد میں اور مصباح المضی میں اور کہا کہ روایت کیا ہے اسکو صاحب ہدی نے بھی اسی سند سے -

کتاب الی اسقف اہل نجران

المسائل منه

وہ مسائل جو معلوم ہوتے ہیں اس سے

قوله باسم اله ابراهيم - قال في زاد المعاد فلا اظن ذلك محفوظا وقد كتب الى هرقل بسم الله الرحمن الرحيم وهكذا كان سُنّته في كتبه ولكن وقع في هذه الرواية هذا وقيل ذلك قبل ان ينزل طس تلك آيات الكتاب وقرآن مبين - وذلك غلط على غلط فان هذه السورة مكية بالاتفاق وكتابه الى اهل نجران بعد مرجعه من تبوك - قوله فان ابيتم فالجزية - علم من هذا انما يعامل به الكفار فاول ما يبدأ به دعوة الاسلام فان ابوا فيعلمهم بالجزية فان ابوا فالجهاد -

قوله باسم اله ابراہیم ذکر کیا ہے زاد المعاد میں کہ نہیں خیال کرتا میں اوس روایت کو محفوظ حالانکہ لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے طرف قیصر کے بسم اللہ الرحمن الرحیم - اور یہی طریقہ تھا آپ کا جملہ تحریرات میں لیکن اس روایت میں اسیطرح آیا ہے اور بعض نے یہ تاویل کی ہے کہ یہ فرمان لکھا گیا ہے سورۂ طس تلک آیات الکتاب الآیہ کے نزول سے قبل (اور ثابت ہوئی ہے سنیت بسم اللہ کی بعد اس کے کیونکہ سلیمان علیہ السلام نے جو نامہ بلقیس کو لکھا ہے اوسکو بسم اللہ سے شروع کیا ہے) اور ایسا کہہ کر اسکی تاویل کرنا غلطی در غلطی ہے کیونکہ اثبات پر تو کہ یہ سورت مکی ہے اتفاق ہے - اور فرمان آپ کا اہل نجران کیطرف تبوک کی واپسی کے بعد کا ہے قوله فان ابیتم فالجزیۃ معلوم ہوگئی اس سے یہ کہ کفار سے اس طرح معاملہ کیا جاوے کہ اول شروع کریں دعوت اسلام سے پس اگر انکار کریں تو جزیہ کی بابت اون سے کہا جائے اور اگر اس سے بھی انکار کریں تو جہاد

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم ايضا الى اساقفة نجران

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے علما و مقتدایان اہل نجران کے واسطے

۲۹ کتاب الی اساقفة نجران

لما كتب النبي صلى الله عليه وسلم لاساقفة نجران يدعوهم يدعوة الاسلام (كما ذكرناه آنفا) نعقد والمجلسا شاوروا فيه فاستقر رايهم على ان يرسلوا الى رسول الله صلى الله عليه وسلم شرحبيل بن وداعة الهمداني وعبد الله بن شرحبيل وجبار بن قيس الحارثي ليأتوهم بخبر رسول الله صلى الله عليه وسلم فانطلق الوفد حتى اذا كانوا بالمدينة وضعوا ثياب السفر عنهم

جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اساقفہ نجران کو دعوت اسلام کا فرمان بھیجا (جسکو ہم ابھی ذکر کر آئے ہیں) اونہوں نے مجلس شوریٰ منعقد کی جس میں یہ رائے قرار پائی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں شرحبیل بن وداعہ ہمدانی اور عبد اللہ بن شرحبیل اور جبار بن قیس حارثی کو بھیجیں تاکہ یہ وہاں کی خبر لاویں - پس یہ گروہ ایلچی بنکر روانہ ہوا یہاں تک کہ جب مدینہ میں داخل ہوئے تو اتار ڈالے اپنے سفری کپڑے اور حلے پہن لیے جو یمنی چادروں کے تھے او [illegible] اون کے دامن گھسٹتے تھے اور سونے کی انگوٹھیاں پہنیں پھر رسول کی خدمت میں حاضر ہوئے

ويلبسوا حللا لهم يجرونها من الحبرة وخواتيم
الذهب ثم اتوا الى رسول الله صلى الله عليه
وسلم وسلموا عليه فلم يرد عليهم السلام
وتصدوا لكلامه نهارا طويلا فلم يكلمهم
فانطلقوا الى عثمان بن عفان وعبد الرحمن
بن عوف وكانا معرفة لهم فالتقوهما فقالوا
يا عثمان ويا عبد الرحمن ان نبيكم كتب الينا
بكتاب فاقبلنا مجيبين له فاتيناه فسلمنا
عليه فلم يرد سلامنا ولم يلتفت الينا
فما الراى منكما انعود - فقالا لعلي بن ابي
طالب وكان في القوم ما ترى يا ابا الحسن
رضي الله عنك فقال ارى ان يضعوا
حللهم هذه وخواتيمهم ويلبسون
ثياب سفرهم ثم ياتون اليه ففعلوا وعادوا
اليه صلى الله عليه وسلم فسلموا عليه فرد
سلامهم فلم تزل به وبهم المسئلة حتى
سالوا في عيسى عليه السلام فقال اقيموا
حتى اخبركم فاصبح الغد قد نزل اليه
عز وجل ان مثل عيسى عند الله كمثل آدم
الى قوله تعالى - فنجعل لعنة الله على الكاذبين
فاخبرهم الخبر واقبل على اهل بيته يريد
المباهلة - فامتنعوا منها وصالحوا فكتب لهم
النبي صلى الله عليه وسلم هذا الكتاب نسخته
بسم الله الرحمن الرحيم
هذا ما كتب محمد النبي رسول الله لنجران
اذ كان عليهم حكمه في كل ثمرة وفي كل صفراء
بيضاء وسوداء ورقيق فافضل عليهم

اور اسلام کیا۔ آپنے اونکو سلام کا جواب نہیں دیا۔ وہ عرصہ تک منتظر
رہے کہ رسول اللہ کچھ فرماویں لیکن آپ نہیں بولے۔ پس وہ گئے
عثمان بن عفان اور عبد الرحمن بن عوف کے پاس جنکو وہ اول سے
جانتے تھے اون سے ملے اور کہا کہ اے عثمان اور اے عبد الرحمن تمہارے
نبی نے ہمکو خط بھیجا اور اب ہم اُسکے جواب کے لئے آتے ہیں ہم
رسول اللہ کے پاس گئے اور آپکو سلام کیا تو ہمارے سلام کا جواب
نہیں دیا اور نہ ہماری طرف متوجہ ہوئے تو اب تمہاری کیا رائے ہے کیا ہم
واپس چلے جاویں پس مشورہ کیا اونہوں نے علی بن ابی طالب
سے جو وہاں موجود تھے کہ آپکی کیا رائے ہے اے ابو الحسن۔ راضی ہو اللہ آپ سے
جواب دیا کہ میرے خیال میں اونکو چاہیئے کہ یہ حلے اور انگوٹھیاں اتار دیں
اور سفری کپڑے پہنیں پھر حاضر ہوں رسول اللہ کی خدمت میں پس انہوں نے
ایسا ہی کیا پھر آئے رسول اللہ کی خدمت میں اور سلام کیا آپ کو رسول اللہ نے
جواب دیا۔ ایسمیں سوال جواب ہوتے رہے یہانتک کہ سوال کیا اُنہوں نے
عیسے علیہ السلام کے بارہ میں۔ آپنے فرمایا کہ ٹھیرے رہو یہاں تک کہ تم
میں آکی بابتہ خبر دوں جب صبح ہوئی تو اللہ تعالی نے یہ آیت نازل
فرمائی کہ تحقیق مثال عیسے کی اللہ کے نزدیک مثل مثال آدم کے ہے
الی قولہ تعالی۔ پس چاہیئے کہ کریں ہم لعنت اللہ کی جھوٹوں پر
پس خبر دی اونکو رسول اللہ نے پھر آپ متوجہ ہوئے اپنے اہلبیت
پر ارادہ کرتے تھے آپ مباہلہ کا پس باز رہے اس سے کفار اور
صلح کر لی تو لکھا رسول اللہ صلعم نے اون کے واسطے فرمان نقل
اوس کے یہہ ہیں کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ یہہ وہ فرمان ہے جسکو
محمد نبی رسول اللہ نے لکھا نجران کے لیے جبکہ تسلیم کیا اونہوں نے
رسول کا حکم سب پھلوں اور سونا چاندی تانبہ۔ اور غلاموں کے
جزیہ کے حق میں پس انعام کیا اونپر رسول اللہ نے اور چھوڑ دیا
یہ سب دو ہزار حلہ کے عوض میں۔ ہر رجب میں ایک ہزار حلہ
اور صفر میں ایک ہزار حلہ۔ اور ہر حلہ ایک اوقیہ کی قیمت کا جو
کچھ کہ زائد ہو جاوے خرچ پر یا کم ہو جاوے اواقی کی قیمت سے

ونزلت ذلك كله على الفي حلة - في كل رجب
الف حلة وفي كل صفر الف حلة - وكل حلة
اوقية - ما زادت على الخراج او نقصت عن
الاواقي فبحساب وما قضوا من دروع او خيل
او ركاب او عرض اخذ منهم بحساب - وعلى
نجران مثواة رسلي ومتعتهم بها عشرين
فما دونه - فلا يحبس رسول فوق شهر وعليهم
عارية ثلثين درعًا وثلثين فرسًا وثلثين
بعيرا اذا كان كيد باليمن ومعذرة وما هلك
مما اعاروا رسولي من دروع او خيل او ركاب
فهو ضمان على رسولي حتى يؤديه اليهم -
ولنجران وحاشيتها جوار الله وذمة محمد
النبي على انفسهم وملتهم وارضهم واموالهم
وغائبهم وحاضرهم وعشيرتهم وتبعهم
وعلى ان لا يغيروا مما كانوا عليه ولا يغير حق
من حقوقهم ولا ملتهم ولا يغير اسقف من
اسقفيته - ولا راهب من رهبانيته ولا واقه
من وقيهته وكل ما تحت ايديهم من قليل
او كثير - وليس عليهم ربية ولا دم جاهلية
ولا يحشرون ولا يعشرون ولا يطأ ارضهم
جيش ومن سأل منهم حقا فبينهم النصف
غير ظالمين ولا مظلومين ومن اكل ربا
من ذي قبل فذمتي منه بريئة ولا يؤخذ
رجل منهم بظلم آخر - وعلى ما في هذه
الصحيفة جوار الله وذمة محمد النبي
رسول الله حتى ياتي الله بامره
واصلحوا فيما عليهم غير متقلبين بظلم -

تو وہ حساب میں مجرا ہوگا - اور جو وہ دینا چاہیں زرہیں یا گھوڑے یا اونٹ
یا سامان تو لیا جاویگا اون سے اواقی کے حساب سے اور نجران میں میرے
رسول (ایجنٹ) رہیں گے اور اون کے محافظ اردلی (باڈی گارڈ)
بیس آدمی یا اوس سے کم ہوں گے - اور نہیں رکھا جاویگا رسول ایک مہینہ
سے زائد - اور اہل نجران پر لازم ہے کہ جب لڑائی یمن میں یا غدر ہو
تو وہ تیس گھوڑے تیس زرہیں اور تیس اونٹ مستعار دیں
اور اگر ہلاک ہوجائے یا ضائع ہوجائے اونکی اس عاریت میں سے کچھ
تو وہ ذمہ داری ہیں ہی میرے رسول کی یہاں تک کہ دیدے
وہ اون کو - اور نجران اور اوس کے توابع کیواسطے ذمہ اللہ اور
محمد رسول اللہ کا ہی اونکی جانوں پر اور اون کے مذہب پر اور
اونکی زمینوں پر اور اون کے مالوں پر اور اون کے حاضر و غائب
پر اور اون کے قبائل اور اون کے توابع پر - اور اسبات پر کہ نہ بدلے
جاویں گے وہ اوس حالت سے جسپر وہ ہیں - اور نہ بدلا جاوے گا اونکا
کوئی حق اور نہ مذہب اور نہ بدلے جاویں گے اون کے اسقف
اور نہ رہبان اور نہ واقہ اپنے اپنے عہدوں سے - اور ذمہ میں
ہیں گے اللہ کے ہر اون کی تھوڑی بہت وہ ملکیت جو اون کے
قبضہ میں ہے - اور نہیں ہے اونپر کوئی اشتباہ اور نہ دم جاہلیت
یعنی [illegible] ہوگیا) اور نہ یہ جمع کیے جاویں گے (یعنی لشکر بنانے
کے لیے) اور نہ ان سے عشر لیا جاویگا - اور نہ بھیجا جاوے گا -
اون کے ملک میں لشکر - اگر اونپر دعوی کرے گا کوئی کسی حق کا
تو انصاف کیا جاوے گا اس طور سے کہ وہ نہ ظالم رہیں گے اور
نہ مظلوم - اور جو شخص کہ کھائے سود مستک کے ذریعہ سے تو
میرا ذمہ اوس سے بری ہی اور نہ مواخذہ ہوگا انہیں سے کسی سے
دوسری کے ظلم کے عوض - اور جو کچھ کہ اس تحریر میں ہے اوسپر ذمہ
اللہ کا ہی اور ذمہ محمد نبی کا ہی جو اللہ کے رسول ہیں یہاں تک
کہ اللہ اپنا حکم نازل کرے جبتک کہ وہ خیر خواہی کریں اور صلح سے
رہیں اون معاہدوں کے ساتھ جنپر وہ ہیں نہ بدلیں اونکو زیادتی کرکے

شهد ابو سفیان بن حرب و غیلان بن عمرو
ومالك بن عوف والاقرع بن حابس الحنظلی
والمغیرة بن شعبة وکتب - ذکر فی زاد
المعاد فقال اخرجه ابو عبد الله الحاکم عن
الاصم عن احمد بن عبد الجبار عن یونس
ابن بکیر عن سلمة بن عبد یسوع عن
ابیه عن جده - قال یونس و کان نصرانیا
فاسلم -

گواہی دی اسپر ابو سفیان بن حرب نے غیلان بن عمرو اور مالک بن
عوف - اور اقرع بن حابس حنظلی اور مغیرہ بن شعبہ نے اور لکھا اسکو
مغیرہ بن شعبہ نے زاد المعاد میں لکھا ہے کہ تخریج کی اس کی
ابو عبد اللہ حاکم نے - وہ روایت کرتے ہیں اصم سے اور وہ
احمد بن عبد الجبار سے اور احمد یونس بن بکیر سے اور یونس
سلمہ بن عبد یسوع سے اور سلمہ اپنے باپ سے اور اون کے
باپ اپنے دادا سے - کہا یونس نے اور وہ تھے نصرانی پھر
اسلام لے آئے ؞

غرائب الالفاظ

نادر الفاظ یعنی شرح لغات

قوله صفراء بیضاء سوداء - یعنی
الذهب والفضة والنحاس - **حلة** - فی
مجمع البحار الحلة بردان یمانیان منسوجتان
بخطوط حمر مع سود وقیل کل ما یتزین به
وقیل قمیصا یصل کمیه بکمین آخرین یری
انه لابس قمیصین - **اوقیة** - بضم
همزة وشدة یاء تحتانیة وقد یجئ وقیة
بالواو وبلا همزة کانت قدیما اربعین درهما -
رکاب - وهی الرواحل من الابل - **مثواة
رسلی** - ای مسکنهم مدة مقامهم ونزلهم
والمثوی المنزل من ثوی بالمکان اذا اقام
فیه - **اسقف** - هو عالم رئیس من علماء
النصاری ورؤساءهم وهو سریانی ولعله
سمی به لخضوعه وانحنائه فی عبادته لان
السقف محرکة طول فی انحناء - **راهب**
کان النصاری یترهبون بالتخلی من اشغال

قولہ صفراء بیضاء سوداء یعنی سونا - چاندی - اور تانبہ - حلۃ مجمع البحار
میں ہے کہ حلہ یعنی دو چادریں جو یمنی ہوتی ہیں سرخ
و سیاہ دھاریوں سے اور بعض نے کہا ہے کہ ہر وہ چیز جس سے آرائش
کیجاوے - اور بعض نے کہا ہے کہ وہ کرتا جسکی آستینوں پر اور آستین
لگادی جاویں تاکہ یہ معلوم ہو کہ دو قمیص پہنے ہوئے ہے **اوقیہ**
بضم ہمزہ و تشدید یاء تحتانیہ - اور کبھی آتا ہے - وقیہ - واؤ کیساتھ
بغیر ہمزہ کے پہلے (اوقیہ) چالیس درہم کا ہوا کرتا تھا -
رکاب سواریاں اونٹوں کی یعنے اونٹ - مثواۃ رسلی یعنی اون کے
ٹھہرنے کی جگہ جبتک کہ وہ رہیں - اور مثوی کے معنی منزل کے
ہیں مشتق ہے یہ ثوی بالمکان سے بولا جاتا ہے اوسوقت
جبکہ ٹھہرے کوئی مکان میں - اسقف - وہ عالم رئیس ہے
علماء نصاریٰ سے - اور یہ لفظ سریانی ہے شاید اسنام کیساتھ
اسوجہ سے موسوم ہوا کہ وہ عبادت میں انکساری کرنے والا اور زائد
جھکنے والا ہوتا ہے - اور سقف بالتحریک کے معنے ہیں زائد جھکنا
راہب نصاریٰ دنیا اور لذات دنیا اور دنیا والوں کو چھوڑ
دیتے اوسکو راہب کہا جاتا تھا -

الدنیا و ترک ملاذہ والعزلة عن اھلھا وغیر ذلک یقال له الراهب - واقه - فیه لغتان بالقاف والفاء فقال فی القاموس الواقه ای قیّم البیعة وهی بیت صلیب النصاری ثم قال الواقه بالقاف هو الواقه والوقهة الطاعة -

دنیا اور دنیا والوں کو چھوڑ دیتے اونکو راہب کہا جاتا تھا۔ **واقہ**۔ اس میں دو لغت ہیں قاف کے ساتھ اور فا کے ساتھ پس کہا قاموس میں الواقہ یعنی فا کے ساتھ اس کے معنی ہیں کنیسہ کا متولی اور کنیسہ وہ گھر ہے جس میں نصاریٰ کی صلیب ہے۔ پھر ذکر کیا ہے الواقہ یعنی قاف کے ساتھ اور اوسکے معنی میں لکھا ہے واقہ بقاف اور وقہتہ کے معنی اطاعت کے ہیں۔

المسائل المستنبطة منه

وہ مسائل جو مستنبط ہوتے ہیں اس فرمان سے

یستنبط منه - جواز اهانة رسل الکفار و ترک کلامهم اذا ظهر منهم التعاظم والتکبر فانه صلی الله علیه وسلم لم یکلم الرسل ولم یرد علیهم السلام حتی لبسوا ثیاب سفرهم والقوا حللهم - **ویستنبط منه** - ان السنة فی مجادلة اهل الباطل اذا قامت علیهم حجة فلم یرجعوا بل اصروا علی العناد ان یدعوهم الی المباهلة وقد امر الله بذلک رسوله فلم یقل ان ذلک لیست لامتک بعدک ودعا الیه ابن عمه عبد الله بن عباس رض من انکر علیه بعض المسائل ولم ینکر علیه الصحابة - **قوله الفی حلة** - افاد جواز صلح اهل الکتاب علی ما یرید الامام من الاموال والثیاب والثمر وغیرها ویجری ذلک مجری ضرب الجزیة فلا یحتاج الی ان یفرد کل واحد منهم بجزیة بل یکون ذلک المال جزیة علیهم یقتسمونها کما یحبون

مستنبط ہوتا ہے اس قصہ سے کفار کے قاصدوں کی اہانت کا جواز اور اونسے کلام نکرنا جبکہ ظاہر ہو اونسے بڑائی اور تکبر کیونکہ رسول اللہ صلعم نے نہیں باتیں کریں نجران کے قاصدوں سے اور نہ اونکے سلام کا جواب دیا جبتک کہ اونہوں نے اپنے سفری کپڑے نہ پہن لیے اور حلے نہ اتار ڈالے۔ اور **مستنبط** ہوتی ہے اس سے یہ بات کہ یہ طریقہ مسنون ہے کہ اہل باطل سے مناظرہ کرنے میں اوسپر دلیل قائم ہو جائے اور وہ اپنے دعوی سے رجوع نہ کریں بلکہ اوسپر اور اصرار کریں تو بلائے اونکو مباہلہ کیطرف کیونکہ اللہ نے حکم دیا اسکی بابتہ اپنے رسول کو اور نہیں فرمایا کہ یہ مباہلہ تیرے بعد تیری امت کو نہیں جائز ہے۔ اور بلایا رسول اللہ کے چچازاد بھائی عبد اللہ بن عباس رض نے اون لوگونکو جو مخالفت کرتے تھے اونسے چند مسائل میں مباہلہ کیطرف اور نہیں اعتراض کیا آپ پر کسی صحابی نے **قولہ** الفی حلة۔ فائدہ دیا اس نے اس بات کا کہ جائز ہے صلح کرنا اہل کتاب سے ہر اوس چیز پر جو امام چاہے خواہ مال ہو یا کپڑے ہوں یا پھل وغیرہ اور قائمقام ہو جاتا ہے یہ مال جزیہ کے پس اس بات کی ضرورت نہیں کہ ذمیوں کے ہر فرد پر جزیہ لگایا جائے بلکہ یہ مال بحیثیت مجموعی جزیہ ہے کی وصولی جس طرح چاہیں آپس میں ایک دوسرے پر تقسیم کر کے کر لیں۔

قوله مثواة رسلی - علم منه ان یجوز للامام ان یشترط علی الکفار ان یؤووا رسله ویضیفهم ویکرمهم - قوله علیهم عاریة افاد جواز اشتراط الامام علیهم عاریة ما یحتاج المسلمون الیه من سلاح او متاع او حیوان - قوله من اکل ربوا - علم منه ان الامام لا یقر اهل الکتاب علی الربوا لانها حرام فی دینهم وکذالك السکر واللواطة والزنا بل یحدهم فی کل ذلك - قوله ما نصحوا - افاد ان العهد والذمة مشروط بنصح اهل العهد فاذا غشوا المسلمین وافسدوا فی دینهم فلا عهد لهم ولا ذمة -

قولہ مثواۃ رسلی معلوم ہوگئی اس سے یہ بات کہ جائز ہے امام کو کہ شرط کرے کفار سے اس بات کی کہ ٹھہرادیں امام کے قاصدوں کو اور مہمانی اور اکرام کریں اونکا۔ **وعلیہم** عاریۃ۔ فائدہ دیا اس نے اس بات کا کہ جائز ہے امام کو کہ شرط کرے کفار سے یہ کہ عاریت دینا ہوگی اونکو وہ چیز جسکی مسلمانوں کو حاجت ہو خواہ ہتیار ہوں یا کسی اور قسم کا سامان یا جانور **قولہ** من اکل ربوا معلوم ہوگئی اس سے یہ بات کہ امام اہل کتاب کو ربا کا معاملہ نکرنے دے اسوجہ سے کہ وہ حرام ہے اونکے مذہب میں بھی اسیطرح زنا نشہ اور لواطت پس حد جاری کرے کفار پر ان سب میں **قولہ** ما نصحوا معلوم ہوئی اس سے یہ بات کہ عہد اور پناہ مشروط ہے خیر خواہی اہل عہد کے ساتھ پس اگر وہ غدر کریں مسلمانوں سے یا فساد کریں دین میں تو نہ عہد ہے نہ پناہ (کیونکہ وہ غدر سے ٹوٹ جاوے گا)

هذا ما کتبه صلی الله علیه وسلم للاسقف ابی الحارث

کتاب للاسقف ابی الحارث

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا ہے رسول اللہ صلعم نے اسقف ابوالحارث کیلئے

روی ان الاسقف ابا الحرث اتی رسول الله صلی الله علیه وسلم ومعه السید والعاقب ووجوه قومه واقاموا عنده یستمعون ما انزل الله تعالی علیه فکتب للاسقف الکتاب نسخته - بسم الله الرحمن الرحیم - من محمد النبی الی الاسقف ابی الحارث واساقفة نجران وکهنتهم ورهبانهم واهل بیعهم ورقیقهم وملتهم وشوطتهم عه علی کل ما تحت ایدیهم من قلیل وکثیر جوار الله ورسوله لا یغیر اسقف من

روایت کی گئی ہے کہ اسقف ابوالحارث حاضر ہوا رسول اللہ کی خدمت میں اور اس کے ہمراہ سید اور عاقب اور سردار قوم تھے۔ اور ٹھیرے رہے رسول اللہ کی خدمت میں سنتے تھے جو کچھ نازل کرتا تھا اللہ آپ پر پس لکھا رسول اللہ نے اسقف کے لیے فرمان۔ الفاظ اوس کے یہ ہیں۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم (یہ تحریر ہے) محمد نبی صلعم کی جانب سے اسقف ابوالحارث اور اساقفہ نجران اور کاہنوں اور رہبانوں اور اہل کنیسہ اور غلاموں اور اہل ملت اور اونکے خدام کیطرف ہر اونکے چھوٹے بڑے ملکیت پر ذمہ اللہ اور اوس کے رسول کا ہے۔ نہ بدلا جائے گا کوئی اسقف اپنی اسقفیت سے اور نہ راہب اپنے عہدہ رہبانیت

عه الشوط الطوف ویقال للخادم الشواط یعنی الطواف -

عه شوط کے معنی پھیر کرنیکے ہیں کہا جاتا ہے خادم کو شواط یعنی پھیرے کرنے والا۔

اسقفیتہ ولا راهب من رهبانیتہ ولا کاهن
من کهانتہ ولا یغیر حق من حقوقهم
ولا سلطانهم ولا مما کانوا علیہ علی ذلک
جوار الله ورسوله ابداً ما نصحوا غیر
متقلبین بظلم ولا ظالمین وکتب مغیرة
ابن شعبة - ذکره صاحب زاد المعاد
بسند المذکور قبله في الکتاب -

سے اور نہ کوئی کاہن اپنے عہدہ کہانت سے اور نہ بدلا جاویگا
کوئی حق اونکے حقوق میں سے اور نہ حاکم اونکا اور نہ اونکی وہ
حالت جسپر وہ ہیں - اس تحریر پر ذمہ اللہ اور اوس کے رسول کا
ہے ہمیشہ اوس وقت تک جب تک کہ خیر خواہی کریں وہ اور صلح
سے رہیں نہ بدلیں معاہدوں کو ظلم سے اور نہ زیادتی کریں اور لکھا
اسکو مغیرہ بن شعبہ نے ذکر کیا ہے اسکو زاد المعاد میں اوسی
سند کے ساتھ جو اس سے اوپر والے فرمان میں گذر گئی -

هذا ما کتبه صلی الله علیه وسلم لاقیال حضرموت

یہ وہ فرمان ہے جس کو لکھا ہے رسول اللہ نے حضرموت کے سرداروں کیواسطے

قال الحافظ في الاصابة ان ابن منداة
اخرج من طریق عتبة بن ابي عتبة
عن سلیمان بن عمر عن الضحاك بن نعمان
ابن سعد ان مسعود بن وائل قدم
على النبي صلى الله علیه وسلم فاسلم
وحسن اسلامه فقال یا رسول الله
اني احب ان تبعث الى قومي یدعوهم
الى الاسلام عسى الله ان یهدیهم بك
فقال رسول الله صلى الله علیه وسلم
لمعویة اکتب له قال کیف اکتب له
یا رسول الله قال اکتب له - بسم الله الرحمن الرحیم
من محمد رسول الله الى الاقیال من حضرموت
باقام الصلوة وایتاء الزکوة والصدقة
على البیعة وفي السواق الخمس وفي البعل
العشر - لا خلاط ولا وراط ولا شغار
ولا سباق ولا جنب ولا جلب ولا یجمع
بین بعیرین في عقال من اجبا فقد اربى

کہا حافظ نے اصابہ میں کہ ابن مندہ نے تخریج کی ہے عتبہ بن ابی
عتبہ کے طریقہ سے عتبہ روایت کرتے ہیں سلیمان بن عمر سے وہ
روایت کرتے ہیں ضحاک بن نعمان بن سعد سے کہ مسعود بن وائل
رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اسلام لائے اور اچھا
یعنی خالص ہو گیا اونکا اسلام تو کہا کہ اے رسول اللہ میں چاہتا ہوں
کہ کسی کو آپ میری قوم کی طرف بھیجیں جو اونکو دعوت اسلام کرے
شاید اللہ اونکو آپ کی وجہ سے ہدایت دے - آپ نے حضرت
معویہؓ سے فرمایا لکھدے اس کے لیے فرمان معویہؓ نے
پوچھا یا رسول کیا اور کس طرح لکھوں فرمایا کہ لکھ بسم اللہ الرحمن الرحیم
(یہ فرمان ہے محمد رسول اللہ صلعم کیطرف سے حضرموت کے سرداروں کے نام
جسمیں حکم ہے نماز پڑھنے اور زکوۃ دینے کا اور مال تجارت سے صدقہ نکالنے
کا - اور جو کھیتی کہ چرس سے پلائی جاوے اوسمیں خمس ہے اور سیچے کی زمین
پر عشر ہے - مال زکوۃ ایک کا دوسرے کے مال کیساتھ نہ ملایا جاوے اور نہ
پوشیدہ کیا جاوے (یعنی عامل زکوۃ سے) اور نہ نکاح شغار آئیندہ سے
نہ کیا جاوے اور شرط لگانا مال دیکر کے گھوڑدوڑ میں جائز نہیں ہے اور گھوڑدوڑ
میں کوتل گھوڑا ساتھ رکھنا جائز نہیں ہے - اور گھوڑے پر اسلیے چلانا کہ دوڑا
دوڑے جائز نہیں ہے - اور نہ جمع کیا جاوے دو اونٹوں کو ایک رسی میں اور

وكل مسكر حرامٌ - ذكره صاحب مصباح المضى وقال اخرجه ابن سعد فى الطبقات نحوه الا ان فيه بدل الصدقة على البيعة الصدقة على تبيعة السائمة وزاد بعد قوله لاجلب وعليهم عون سرايا المسلمين لكني لم اجده فى الطبقات - اخرجه ابن السكن من طريق بقية (نقيته) عن سليمان ابن عمرو الانصاري عن الضحاك بن النعمان ان مسروق بن وائل قدم على النبي صلى الله عليه وسلم فذكر مثل قصة مسعود بن وائل - واخرجه ايضا ابن ابى عاصم من طريق عتبة بن ابى حكيم عن سليمان بن عمرو عن الضحاك بن النعمان ان مسروق قدم الحديث - وزاد وبعث النبي صلى الله عليه وسلم زياد بن لبيد يعني الى اقيال حضرموت - قال فى جامع الازهر اخرجه الطبراني فى الكبير عن الضحاك بن النعمان وفيه بقية ثقةٌ مدلسٌ -

جس نے کھیتی کو پکنے سے اول بیچا تو گویا اُسنے سود لیا اور ہر نشہ والی چیز حرام ہے۔ ذکر کیا ہے اسکو صاحب مصباح المضی نے اور کہا کہ تخریج کی ہے اسکی ابن سعد نے طبقات میں اسیطرح مگر اوسمیں الصدقۃ علی البیعۃ کے عوض الصدقۃ علی تبیعۃ السائمۃ ہے اور زائد کیا ہے قولہ لاجلب کے بعد وعلیہم یعنی اونپر لازم ہے مدد مسلمانوں کے لشکروں کی۔ لیکن میں نے نہیں پایا اسکو طبقات میں تخریج کی ہے اسکی ابن سکن نے بقیۃ بالوحدۃ (نقیۃ ای بالنون) کے طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں سلیمان بن عمرو انصاری سے اور وہ ضحاک بن نعمان سے کہ مسروق بن وائل رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہوئے پھر ذکر کیا قصہ مسعود بن وائل کا اور تخریج کی ہے اسکی ابن ابی عاصم نے بھی عتبہ بن ابی حکیم کے طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں سلیمان بن عمرو سے اور سلیمان ضحاک بن نعمان سے کہ مسروق حاضر ہوئے۔ الحدیث۔ اور زائد کی اونہوں نے یہ بات کہ بھیجا رسول اللہ نے زیاد بن لبید کو یعنی سرداران حضرموت کی طرف۔ ذکر کیا ہے جامع ازہر میں کہ تخریج کی ہے اس کی طبرانی نے کبیر میں ضحاک بن نعمان سے روایت کرکے اور اس سند میں بقیہ ہے جو ثقہ ہے۔ لیکن مدلس ہے۔

غرائب الالفاظ

نادر الفاظ یعنی شرح لغات

اقيال - جمع قيل بفتح قاف وسكون تحتانية ملكٌ دون الملك الاعظم - **سواق** جمع ساقية وهي عانور التي يجري فيه الماء يقال له العاثور لان الماشي يتعثر فيه كذا قاله الشوكاني فى النيل والمراد بالساقية هو الدلو الكبير الذي يسقى به الزرع -

اقیال جمع ہے قیل بفتح قاف وسکون تحتانیہ کی۔ پادشاہ جو بڑے بادشاہ سے چھوٹا ہو (نواب یا رئیس) **سواق** جمع ہے ساقیۃ کی اور وہ دھُرا ہے جس میں پانی بہتا ہے۔ اوراسکو عاثور اس وجہ سے کہتے ہیں کہ چلنے والا اوسمیں گر پڑتا ہے یہی ذکر کیا ہے شوکانی نے نیل میں۔ یا مراد ساقیہ سے وہ بڑا ڈول جس سے پانی پلایا جاتا ہے کھیتوں کو (چرس)

بعل - بباء الموحدة والعين المهملة
هو ما نبت من النخيل فى ارض يقرب
ماءها فرسخت عروقها فى الماء فاستغنت
عن ماء السماء وغيرها - **خلاط** - هو
مصدر خالط والمراد به ان يخلط رجل
ابله بابل غيره او بقره او غنمه ليمنع حق
الله منها - **وراط** - هو ان يجعل الغنم فى
وهدة من الارض ليخفى على المصدق
اخذ من الورطة وهى الهوة العميقة فى
الارض ثم استعير للناس اذا وقعوا فى
فى بلية يعتسر المخرج منها وقيل الوراط
هو ان يغيب ابله او غنمه فى ابل غيره
او غنمه وقيل هو ان يقول للمصدق
عند فلان صدقة وليست عنده صدقة
فهو وراط - **شغار** - بالشين والغين المعجمة
نهى عن نكاح الشغار وهو نكاح فى الجاهلية
كان الرجل يقول شاغرنى اى زوجنى
اختك او ابنتك او من تلى امرها حتے
ازوجك من الى امرها بلا مهر ويكون
بضع كل واحدة بمقابلة بضع الاخرے
من شغر الكلب اذا رفع احدى رجليه
ليبول لارتفاع المهر بينهما - **سباق** -
ما يجعل من المال رهنا على المسابقة -
جنب - بالجيم ثم النون محركة هو فى
المسابقة ان يجنب فرسا الى فرسه الذى
يسابق عليه فاذا فتر المركوب تحول الى
المجنوب وفى الزكوة ان ينزل العامل

بعل بارموحدہ اور عین مہملہ وہ کہجوریں جو ایسی زمین میں
اگیں جس میں پانی قریب ہو۔ سیجہ پس پہونچ جاویں اوسکی
جڑیں پانی تک اور ضرورت نہو بارش یا نہر وغیرہ کے پانیکی
خلاط مصدر ہے خالط کا۔ اور معنی یہ ہیں کہ ملادے
کوئی شخص اپنے اونٹ دوسرے شخص کے اونٹوں میں یا اپنی
بقر، غنم وغیرہ تاکہ روک سے حق اللہ کو۔ **وراط** یہ ہے
کہ اپنی بکریوں کو ایک گڑہے میں چھپادے تاکہ بچ جاویں
وہ زکوۃ لینے والوں سے۔ یہ ماخوذ ہے ورطہ سے جسکے
معنی ہیں ایک گہرا غار زمین میں۔ پھر مستعار استعمال کیا جاتا
ہے اون لوگوں کے واسطے جو ایسی مصیبت میں پڑجائیں
جس سے نکلنا مشکل ہو۔ اور بعض نے وراط کے یہ معنی لکھے
ہیں کہ ملادے اپنے اونٹ یا بکری دوسرے شخص کے اونٹ
یا بکری سے۔ اس ترجمہ کی بناپر اسکے وہی معنی ہونگے جو خلاط
کے۔ اور بعض نے کہا ہے کہ معنی یہ ہیں کہ کہے کوئی شخص زکوۃ
لینے والے سے کہ فلاں شخص کے پاس نصاب صدقہ کا ہی اور
حالانکہ نہو تو وہ کہنے والا شخص وراط کہلایا جاویگا **شغار** شین اور
دونو معجمہ منقوطہ۔ منع کیا ہے نکاح شغار سے اور یہ ایک نکاح کی
صورت تھی زمانہ جاہلیت میں کہتا تھا ایک شخص دوسرے
کہ میرے ساتھ اپنی بہن یا بیٹی یا وہ عورت جسکا تو ولی ہی بیاہدے اور
میں تیرے ساتھ اوس عورت کی شادی کرادونگا بغیر مہر کے جسکا میں
ولی ہوں۔ ہر ایک آپسمیں دوسرے کا عوض ہو کے (گویا یہی مہر ہے)
ماخوذ ہی یہ شغر الکلب سے بولا جاتا ہی جبکہ کتا پیشاب کرنیکو اپنی ایک ٹانگ
اٹھائے اس معنی اور مجازی معنی میں وجہ شبہ اٹھنا مہر کا دونوں کے درمیان سے
سباق وہ مال جو گھوڑ دوڑ پر شرط لگاکر رہن رکھدیا جائے **جنب**
جیم پھر نون۔ بالتحریک (یہ لغت دو جگہ استعمال ہوتا ہے) اول باب مسابقت
میں تو یہ معنی ہیں کہ کوتل رکھے ایک گھوڑا اوس گھوڑے کیساتھ جسپر دوڑ رہا
ہے تاکہ جب تھک جاوے تو اوس کوتل پر سوار ہو جائے۔ اور باب زکوۃ میں

بأقصى مواضع من أصحاب الصدقة ثم يأمر
بالأموال أن تجنب إليه أي تحضر - وقيل
أن يجنب رب المال بماله أي يبعده عن
مواضعه حتى يحتاج العامل إلى الإبعاد
في اتباعه وطلبه - **جلب** - بالجيم ثم
اللام محركة هو في الزكوة أن يقدم المصدق
على أهل الزكوة فينزل موضعا ثم يرسل من
يجلب إليه الأموال من أماكنها ليأخذ الصدقة
ومعناه في المسابقة أن تبع رجل فرسه
فيزجره ويجلب عليه ويصيح حثا له على
الجري - **الإجباء** - بالجيم والباء الموحدة
بيع الزرع قبل أن يبدو صلاحه وقيل أن
يغيب إبله من المصدق وقيل أن يبيع
من رجل سلعة بمعلوم إلى معلوم ثم
يشتريها منه بأقل منه بالنقد -

اوسکے یہ معنی ہیں کہ عامل زکوۃ زکوۃ لینے والوں سے فاصلہ پر اپنا
مقام کرے اور پھر حکم دے کہ مال اوسکے پاس لایا جاوے۔
اور بعض نے کہا ہے کہ صاحب مال اپنا مال دور لیجاوے تو عامل
زکوۃ کو ضرورت پڑے کہ زکوۃ لینے کو وہاں آئے۔ **جلب**
جیم پھر لام متحرک (اسکا استعمال بھی دو ہی جگہ ہوتا ہے ایک
باب زکوۃ میں تو اسکے یہ معنی ہیں کہ آگے بڑھ جائے عامل زکوۃ
پس مقیم ہے ایک جگہ پھر زکوۃ لینے کے لیئے مال اپنے پاس
منگواے پس یہ ہم معنی ہوگا جنب کا) اور باب مسابقہ میں
اسکے معنی یہ ہیں کہ پیچھے لگا لے ایک شخص کو اپنے گھوڑے
کے اوسکو جھڑکے اور اوسپر چلاّئے دوڑ پر تیز کرنیکے لیئے۔
اجباء جیم اور باء موحدہ کھڑی کھیتی بیچنا پکنے سے پہلے۔ اور
بعض نے کہا ہے کہ پوشیدہ کر دے اپنے اونٹ عامل زکوۃ
سے۔ اور بعض نے یہ معنی کیے ہیں کہ کوئی چیز ایک معین رقم
میں معین مدت تک کے وعدہ پر بیچے پھر خرید لے اوسی مدت کے اندر
اوس قرض کی قیمت معینہ سے کم نقد قیمت دیکر خرید لے۔

المسائل المستنبطة من هذا الكتاب

وہ مسائل جو مستنبط ہوتے ہیں اس فرمان سے

قوله بإقام الصلوة وإيتاء الزكوة -
هذا دليل على أن الكفار مخاطبون بأعمال
الإسلام لما روينا في سبب الكتابة من أنهم
ما كانوا أسلموا قبل ذلك الكتاب فكان الكتاب
كتاب دعوة الإسلام ويؤيده ما روي في
الصحيحين عن ابن عمر رفعه أمرت أن أقاتل
الناس حتى يشهدوا أن لا إله إلا الله وأن
محمدا رسول الله ويقيموا الصلوة ويؤتوا الزكوة
فإذا فعلوا ذلك عصموا مني دماءهم الحديث

قولہ باقام الصلوۃ وایتاء الزکوۃ۔ یہ دلیل ہے اس
بات کی کہ کفار مخاطب ہیں اعمال اسلام کے ساتھ (مثل مسلمانوں
کے) بوجہ اوس قصہ کے جو روایت کیا ہم نے اس فرمان کے
سبب کتابت میں (جس سے معلوم ہوتا ہے) کہ وہ اس فرمان سے
اول اسلام نہیں لائے تھے پس یہ فرمان دعوت اسلام کا فرمان ہوا
اور تائید کرتی ہے اس مسئلہ کی وہ حدیث جو روایت کیگئی صحیحین میں ابن
عمرؓ سے مرفوع کہ فرمایا رسول اللہ نے حکم کیا گیا ہوں میں کہ لڑوں لوگوں سے یہانتک
کہ گواہی دیں اس بات کی کہ نہیں ہے کوئی معبود سوا اللہ کے اور اس بات کی کہ محمد اللہ کے رسول
ہیں اور نماز پڑھیں اور زکوۃ دیں پس جب وہ یہ کرنے لگینگے تو بچالیں گے

وكذا قوله عز وجل حكاية عن جواب اهل النار وهم الكفار قالوا لم نك من المصلين ولم نك نطعم المسكين وكنا نخوض مع الخائضين - الآية - وغير ذلك من الادلة وهو قول جمع من الائمة وقال شرذمة من العلماء انهم لم يخاطبوا بالاعمال حتى يشهدوا ان لا اله الا الله واستدلوا بما رواه البخاري ومسلم ومن بعدهما من حديث ابن عباس رض ان النبي صلى الله عليه وسلم قال لمعاذ (حين بعثه الى اليمن) انك ستاتي قوما اهل كتاب فاذا جئتهم فادعهم الى ان يشهدوا ان لا اله الا الله وان محمدا رسول الله فان هم اطاعوا لك بذلك فاخبرهم ان الله قد فرض عليهم خمس صلوة في كل يوم وليلة - الحديث وتفصيل المسئلة في كتب اصول الفقه والعقائد - **قوله الصدقة على البيعة** - يدل على ان اموال التجارة يجب فيها الزكوة وذلك نحو قوله صلى الله عليه وسلم كما رواه ابوداؤد مرفوعا كان يامرنا ان نخرج الصدقة من الذي نُعِدّ للبيع - **قوله وفي السواق الخمس وفي البعل العشر** - اعلم ان الاصل في زكوة الزرع ان الزرع الذي فيه مؤنة كثيرة فقدر الزكوة فيه قليل وما ليس فيه مؤنة كثيرة فقدر الزكوة فيه كثير وعلى هذا ما روى عن النبي صلى الله عليه وسلم فيما سقت الانهار والغيم والمطر العشور وفيما سقي

مجھے اپنی جانیں الحدیث اور اسی کا موید ہے قول اللہ عز وجل کا نقل کیا ہے جواب اہل نار کا جو کفار ہیں کہا اونہوں نے نہیں نماز پڑہتے تھے ہم اور نہ کھانا کھلاتے تھے ہم مسکینوں کو اور بحث کرتے تھے ہم بحث کرنیوالوں کے ساتھ (دینے اعتراض کی نیت سے) اور اس کے سوا دلیلیں ہیں اور یہی مذہب ہے اکثر ائمہ اور علما کا اور کہا چند علما نے کہ کفار مخاطب نہیں ہیں اعمال کے تا یہاں تک کہ گواہی دیں اسبات کی کہ نہیں ہے کوئی معبود سوا اللہ کے (یعنی جبتک کہ اسلام نہ لے آئیں) اور استدلال کیا ہے اونہوں نے اوس حدیث سے جسکو روایت کیا ہے بخاری مسلم اور اونکے بعد والوں نے ابن عباس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت معاذ سے (جبکہ بھیجا تھا اونکو بجانب یمن) کہ تم جاوگے ایسی قوم کے پاس جو اہل کتاب ہیں پس جب تم اونکے پاس پہنچو تو بلانا اونکو اسبات کی طرف کہ گواہی دیں وہ اسبات کی کہ سوا اللہ کے کوئی معبود نہیں ہے اور محمد اللہ کے رسول ہیں پس اگر وہ اطاعت کریں اس میں تمہاری (یعنی اسلام لے آویں) تو اب خبر دو تم اونکو اللہ نے فرض کی ہیں اونپر پانچ نمازیں رات دن میں الحدیث اور تفصیل اس مسئلہ کی کتب اصول فقہ اور کتب اصول عقائد میں ہے **قوله** الصدقة على البيعة. دلالت کرتا ہے یہ قول اسبات پر کہ اموال تجارت میں واجب ہے زکوۃ اور یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اوس قول کیطرح ہے جسکو ابوداؤد نے مرفوع روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلعم ہم کو حکم دیتے تھے کہ نکالیں ہم زکوۃ اون اشیا میں سے جنکو رکھتے ہیں ہم بیچنے کے واسطے **قوله** وفي السواق الخمس الخ. جان تو کہ قاعدہ کلیہ کھیتی کی زکوۃ میں یہ ہے کہ وہ کھیتی جس میں مشقت زائد ہو تو مقدار زکوۃ کی اوسمیں تھوڑی ہے اور جسمیں بہت محنت نہو اوسمیں مقدار زکوۃ کی زائد ہے اور اسی کلیہ پر ہے حدیث جو روایت کی گئی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ اون کھیتوں میں جو پلائی جاویں نہروں یا بادل اور بارش سے عشر ہے اور جو پلائی جاوے پانی چرس سے اون میں نصف عشر

بالسانية نصف العشر وعليه العمل عند عامة العلماء وهذا الحديث لا يستقيم فيه هذا الاصل الذي ذكرناه بالمعاني التي ذكرناها الا ان يكون الارض عند تغلبي فعليه الضعف والتغلبي هو نصارى العرب الا ان لفظ الحديث ساكتٌ عنه وفصول الحديث يابى عنه - **قوله لاخلاط** - هذا الحديث يدل على انه لا يجوز ان يخلط الرجل شياهه مثلاً بشياه غيره ليقل مخافة الصدقة بان يكون ثلثة نفر لكل اربعون شاة فيجب على كل شاة فيخلطونها فيكون عليهم شاة واحدةٌ وهو معنى ما ورد في الحديث الثاني لا يجمع بين متفرقٍ ولا يفترق بين مجتمع خشية الصدقة وهذا على مذهب الشافعي واما ابو حنيفة فمعنى الحديث عنده ان لا اثر للخلطة في تقليل الزكوة وتكثيرها فيوخذ عنده في الصورة المذكورة من كل واحد شاة - **قوله لا وراط** يحرم الوراط بكل معانيه المذكورة - **قوله لاشغار** - قال ابن عبد البر اجمع العلماء على ان نكاح الشغار لا يجوز ولكن اختلفوا في صحته فالجمهور على البطلان وفي رواية عن مالك يفسخ قبل الدخول لا بعده وحكاه ابن المنذر عن الاوزاعي وذهبت الحنفية الى صحته ووجوب مهر المثل وهو قول الزهري والثوري ومكحول والليث ورواية عن احمد واسحق وابي ثور قال

ہے اور اسی پر عمل ہے عام علمار کا۔ اور یہ حدیث (یعنی فرمان مذکور) نہیں صحیح رہتا اوسمیں یہ قاعدہ اون معانی کے ساتھ جنکو ہم نے ذکر کیا مگر کہ ہو یہ زمین کسی تغلبی کی کیونکہ اوسپر دونا حاصل تھا اور مراد تغلبی سے نصاریٰ عرب ہیں مگر لفظ حدیث کے (فرمان) ساکت ہیں اس سے اور احکام حدیث کے اسکے مخالف ہیں **قولہ** لاخلاط۔ یہ حدیث دلالت کرتی ہے اس بات پر کہ جائز نہیں ہے یہ بات کہ خلط کر دے کوئی شخص اپنی بکریوں کو مثلاً دوسرے کی بکریوں کے ساتھ تاکہ کم ہو جاویں۔ زکوۃ کے خوف سے۔ بایں طور کہ مثلاً تین آدمی ہیں ہر ایک کی چالیس بکریاں پس واجب ہے ہر ایک پر زکوۃ میں ایک بکری اب تینوں آپسمیں اپنی بکریاں ملا دیں تو اب اوسپر سب میں صرف ایک بکری آئیگی اور یہی معنی ہیں اوس قول رسول اللہ صلعم کے جو وارد ہوا ہے دوسری حدیث میں کہ لایجمع یعنی نہ جمع کیا جاوے درمیان متفرق کے اور نہ متفرق کیا جاوے مجتمع کو صدقہ کے خوف سے اور یہ معنے امام شافعیؒ کے مذہب پر ہیں۔ لیکن معنی اس حدیث کے امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک یہ ہیں کہ کچھ اثر نہیں ہوتا خلط کرنے سے زکوۃ کی کمی و بیشی میں پس اونکے نزدیک لیجاویگی صورت مذکورہ میں (یعنی خلط کے بعد بھی) ہر ایک سے ایک بکری **قولہ** لا دراط۔ حرام ہے دراط اپنے سب معانی مذکورہ کی رو سے **قولہ** لاشغار۔ کہا ابن عبد البر نے کہ علمار کا اس بات پر تو اجماع ہے کہ نکاح شغار جائز نہیں ہے لیکن (اگر واقع ہو جاوے تو) اوسکی صحت میں اختلاف ہے۔ جمہور کا مذہب ہے کہ باطل ہوتا ہے (یعنی گویا ہوا ہی نہ تھا) اور امام مالک سے ایک روایت ہے کہ دخول سے اول فسخ کر دیا جاوے اوسکے بعد فسخ نہیں ہوگا اور حکایت کیا ہے یہی قول ابن منذر نے اوزاعی سے اور مذہب احناف کا صحت نکاح کا ہے اور واجب ہوتا ہے مہر مثل اور یہی قول زہری اور ثوری اور مکحول اور لیث کا ہے۔ اور ایک روایت ہے احمد سے اور اسحق اور ابو ثور سے۔ کہا حافظ نے کہ یہی

الحافظ وهو قوی علی مذهب الشافعی - **قوله لا سباق** - یدل علی انه لا یجوز اخذ المال بالمسابقة ولکن ورد فیه الاستثناء فیما روی عن امام احمد وغیره عن ابی هریرة رفعه لا سبق الا فی خف او حافر او نصل والمراد به الابل والخیل والسهم هذا مما اتفق علیه الفقهاء وقد الحقوا بها ما کان بمعناه کالبغال والحمیر والفیل لانها عدة للقتال - **قوله لا جنب ولا جلب** - علم انه لا یجوز الجنب ولا الجلب بکل معانیهما فی ما بین الزکوة والمسابقة - **ولما کان مسئلة السباق والجنب والجلب** - فی هذا الکتاب من اهم المسائل اردنا ان نستوعب الکلام فیه من احکامه وصوره وکان الشیخ الامام ابن القیم قد استوفی هذا البحث فی کتابه المسمی - **بالسبق والرمی** - جلبنا منه الفصل الذی فیه المرام وهو هذا -

قول امام شافعیؒ کے مذہب کا قوی قول ہے **قوله لا سباق** دلالت کرتا ہے یہ قول اس بات پر کہ جائز نہیں ہے مال لینا شرط مسابقت پر لیکن وارد ہوا ہے اس باب میں استثنیٰ اوس حدیث میں جسکو روایت کیا امام احمد نے ابی ہریرۃ سے مرفوع نہیں جائز ہے شرط یا مال مسابقت میں مگر خف یا حافر یا نصل پر اور مراد اوس سے گھوڑا اونٹ اور تیر ہیں یہ وہ ہیں کہ اس پر فقہا کا اتفاق کیا ہے فقہا نے اور الحاق کیا ہے اونکے ساتھ اون چیزوں کو جو انکی سی ہیں جیسے خچر اور گدھا اور ہاتھی اس وجہ سے کہ یہ سب سامان لڑائی کا ہے **لا جنب ولا جلب** معلوم ہوئی اس سے یہ بات کہ جلب اور جنب دونوں بیچ زکوۃ اور مسابقت میں اپنی کسی معنی کی رو سے جائز نہیں ہے **چونکہ** اس فن کتاب میں جلب جنب اور مسابقت کا مسئلہ سب سے اہم مسائل میں سے تھا تو ارادہ کیا ہم نے کہ اسکی پوری بحث اور اس کے متعلقہ احکام اور صورتیں بیان کریں اور شیخ امام ابن القیم نے خوب کامل طور سے بیان کیا ہے اس بحث کو اپنی کتاب مسمی **بالسبق والرمی** میں نقل کر لی ہم نے اوس کتاب سے وہ فصل جس میں مقصود تھا اور وہ یہ ہے -

الفصل فی حکم السبق والرهان وصورته المتفق علیها والمختلف فیها -

فصل سبق اور رہن کے حکم کے بیان میں اور اوس کی وہ صورت جو متفق علیہ ہے اور وہ صورت جس میں علماء کا اختلاف ہے

اتفق العلماء علی جواز الرهان فی المسابقة علی الخیل و السهام فی الجملة واختلفوا فی فصلین احدهما فی الباذل للرهن من هو والثانی فی حکم عود الرهن الی من یعود فذهب الشافعی واحمد وابو حنیفة الی

علماء کا اس بات پر اتفاق ہے کہ مسابقت خیل اور سہام میں شرط لگانا جائز ہے لیکن اسکی تفصیل میں اور حکم میں اختلاف ہے ایک تو یہ کہ شرط لگانے والا کون ہو دوسرے یہ کہ مسابقت کا حکم کس طرف لوٹے پس امام شافعیؒ اور امام احمدؒ اور امام ابو حنیفہؒ کا مذہب یہ ہے کہ

ان الباذل للرهن يجوز ان يكون احد المتعاقدين ويجوز ان يكون كلاهما وان يكون اجنبيا ثالثا اما الامام واما غيره ولكن ان كان الرهن منهما لم يحل الا بمحلل وهو ثالث يدخل بينهما لا يخرج شيئا فان سبقهما اخذ سبقهما وان سبقاه معا احرزا سبقهما ولم يغرم شيئا وان سبق المحلل مع احدهما استدرك والسابق

شرط لگانیوالا ہر دو فریق میں سے ایک ہی ہو سکتا ہے اور جائز ہے کہ دونو ہوں یا کوئی تیسرا اجنبی ہو وہ خواہ امام ہو یا اوس کے سوا کوئی اور لیکن اگر شرط دونو کی جانب سے ہو تو بغیر محلل کے جائز نہیں اور محلل وہ تیسرا شخص ہے جسکو وہ دونو مقرر کریں اور رقم شرط میں اوسکو دخل نہو پس اگر محلل دونو فریق پر سبقت لیگیا تو دونو کا مال شرط لیلیگا اور اگر وہ دونو اوسپر سبقت لیگئے معاً یعنی یہ دونو میں سے ایکو ایکدوسرے پر فوقیت نہو تو اپنے اپنے مال شرط کے دونو مالک رہینگے اور محلل کو کچھ دینا نہیں ہوگا۔ اور اگر محلل اونمیں کسی ایک کے

سه قوله والسابق فی سبقه الخ وتفصيل هذا المقام على ما فی المحيط والذخيرة وغيرهما ان المسابقة ان كانت بغير شرط وعوض فهو جائز وان كان بعوض وشرط فان كان من الجانبين بان يقول الرجل لصاحبه ان سبق فرسك او ابلك او سهمك اعطيتك كذا وان سبق فرسی او غير ذلك اخذت منك كذا ويضع كل منهما ما اشترط ان السابق ايهما كان ياخذهما فهو غير جائز لانه من صور القمار والميسر المنهی عنه وفيه تعليق التمليك بالخطر واما اذا كان المال من احدهما بان يقول ان سبقتنی فلك كذا وان سبقتك فلا شئ لنا او كان المال من اثنين لثالث بان يقولا ان سبقتنا فالمال لك وان سبقناك فلا شئ عليك فهو جائز وانما جازت المسابقة فی غير صورة القمار لاشتماله على التحريض لا سيما فی آلات الحرب كالفرس والسهم وغير ذلك والمراد بالجواز فی صورة الجواز حل اخذ المال لا للاستحقاق فانه لا يستحق بالشرط شئ لعدم العقد والقبض وصرح به فی فتاوی البزازية۔

سه قوله والسابق فی سبقه تفصیل اسکی جیسے کہ محیط اور ذخیرہ وغیرہ میں لکھا ہے یہ ہے کہ مسابقت اگر بغیر کسی شرط اور عوض کے ہو تب تو جائز ہے اور اگر عوض اور شرط کے ساتھ ہو تو پھر اوسمیں اب بھی اگر شرط دونو جانب سے ہے باینطور کہ کہے ایک شخص دوسرے سے کہ اگر تیرا گھوڑا یا اونٹ یا تیر بڑھجاوے گا تو اسقدر تجھکو دونگا اور اگر میرا گھوڑا یا اونٹ یا تیر تجھسے بڑھجاویگا تو اسقدر تجھسے لیلونگا یا رکھ دے ہر ایک دونو فریقوں میں سے کچھ مال اس شرط پر کہ جو بڑھجاوے وہ دونو کا مال لیلے تو یہ ناجائز ہے اسوجہ سے کہ یہ قمار کی صورتمیں سے ایک صورت ہے جسکی ممانعت ہے اور نیز اسمیں معلق کرنا ہے ملک کا امر متردد کے ساتھ جو ناجائز ہے لیکن اگر ہو مال ایک کیجانب سے اسطور سے کہ کہے ایک اونمیں کا دوسرے سے کہ اگر بڑھگیا تو مجھسے تو تیرے لیے اسقدر مال ہے اور اگر میں بڑھگیا تو میرے لیے کچھ نہیں۔ یا ہو مال دونو کا کسی تیسرے شخص کیواسطے باینطور کہ کہیں وہ دونو کہ اگر تو ہم سے بڑھگیا تو دونو مال تیرے اور جو ہم تجھسے بڑھ گئے تو تجھے کچھ دینا نہیں ہوگا تو یہ جائز ہے۔ اور جن صورتونمیں قمار نہو اونمیں مسابقت اسلیے جائز ہے کہ اس سے مستعدی اور شوق ہوتا ہے جہاد کا خاصکر آلات حرب میں جیسے گھوڑا تیر اور اسیطرح اور چیزیں اور ان سب جواز کی صورتمیں جواز سے مراد یہ ہے کہ مال لینا جائز ہو جاتا ہے نہ یہ کہ استحقاق ہو جاتا ہے کیونکہ نہیں استحقاق ہوتا ہے مجرد شرط سے کسی چیز کا بوجہ عقد اور قبض نہ ہونیکے تصریح کی ہے اسکی فتاوی بزازیہ میں۔

في سبقه - ثم اختلفوا في امر آخر في المحلل
وهو انه هل يجوز ان يكون المحلل اكثر من
واحد او لا يجوز الا واحد نظاهر كلامهم
ان المحلل يكون كاحد الحزبين اما واحدا
واما عددا وقال ابو الحسن الآمدي من
اصحاب احمد لا يجوز اكثر من واحد ولو كانوا
مائة لان الحاجة تندفع به - قالوا ولا
العقد بدون المحلل اذا اخرجا معا قمار
ومذهب مالك انه انما يجوز ان يخرج
السبق ثالث ليس المتسابقين اما الامام
او غيره ولا يجري معهم فمن سبق منهما
اخذ ذلك السبق فان جرى معهما الذي
اخرج السبق فلا يخلوا - اما ان يكون خيل
السابق فرسين او اكثر فان كانتا فرسين
فسبق مخرج السبق فالسبق طعمة لمن
حضر ولا ياخذه السابق وان كانت خيلا
كثيرا وقد سبق مخرج السبق على سبقه
الذي يليه وهو المصلي ولم ياخذه وفقه
ذلك ان سبقه لا يعود اليه سواء سبق
او سُبق - ولا يجوز عنده ان يخرجا معا
لا بمحلل ولا بغير محلل ولا ان يخرج احد
المتسابقين وقد روي عن مالك رواية
ثانية جواز اخراج السبق منهما بمحلل
كقول الثلاثة قال ابن عبد الله وهذا

شرکت کے ساتھ دوسرے سے بڑھ گیا تو وہ فقط مال پاویگی
اور اسکو کچھ نہیں پایگا اور بڑھنیوالا اپنے سبقت کے مال کو لیگا
وہ مالک ہوجاویگا مال شرط کا پھر اختلاف کیا ہے علما نے ایک امر آخر
یعنی محلل کے بارہ میں اور یہ کہ کیا جائز ہے کہ محلل چند آدمی ہوں یا سوا
ایک کے زائد جائز نہیں پس اونکے ظاہر کلام سے تو یہ معلوم ہوتا ہے
کہ محلل کا حکم فریقین کا سا حکم ہے خواہ ایک ہو یا چند آدمی ہوں -
ابو الحسن آمدی نے جو اصحاب امام احمد سے ہیں یہ کہا ہے کہ ایک سے زائد محلل
کا ہونا جائز نہیں اگرچہ فریقین سو نفر ہی کیوں نہوں اسوجہ سے کہ حاجت
اور ضرورت اوس ایک سے ہی پوری ہوجاتی ہے اور انہی علما نے کہا ہے
کہ عقد بغیر محلل کے اوس صورت میں جبکہ دونو نے معاً شرط لگائی ہو
قمار ہے امام مالک کا مذہب یہ ہے کہ محلل وہی جو فریقین کیلیے علیحدہ
شرط لگاے وہ خواہ امام ہو یا کوئی اور اوسکے سوا - اور اونکے ساتھ دوڑ
میں شرکت نکرے اون دونو میں جو سبقت لیجاے وہی اوس شرط
کا مالک ہے اور اگر محلل ہی دوڑ میں شریک ہوا ہے تو دو حال سے خالی نہیں یا
تو دوڑ کے گھوڑے صرف دو ہونگے یا زائد پس اگر دو ہی گھوڑے ہیں اور
شرط لگانیوالا ہی بڑھ گیا ہے تو مال شرط القمہ ہو حاضرین کیلیے اور نہیں لے
سکتا وہ سابق یعنی وہ اوس مال شرط کو اپنے مالک کیطرف جائز نہیں ہے
اور اگر دوڑ کے گھوڑے زائد ہوں اور شرط لگانیوالا ہی بڑھ گیا ہے تو مال شرط
اوس شخص کو دے جو کہ اوسکے بعد ہو اور خود نہ لے اور اسی حکم
کی یہ وجہ ہے کہ مال شرط کا شرط لگانیوالے کیطرف نہیں لوٹتا خواہ وہ
سابق ہو یا اوسپر کوئی سبقت لیجاے - اور امام مالک کے نزدیک جائز نہیں ہے
کہ شرط لگاویں دونو معاً خواہ محلل کیساتھ ہو یا بغیر محلل کے اور نہ یہ جائز
ہے کہ شرط لگاے اون دونو میں سے ایک اور دوسری روایت اونسے یہ ہے
کہ جائز ہے شرط لگانا فریقین کا جبکہ محلل ہو یہ قول ہے ائمہ ثلاثہ کا

خــه قوله المصلي ... هو من صلاه هو من
يكون عن يمين وشمال كذا في مجمع البحار
والحاصل ان يليه -

عــه قولہ المصلی ... وہ شخص جو سیدھی
اور بائیں جانب ہو ... مجمع البحار میں اور مراد وہ شخص
جو دوسرے کے متصل ہو

اجود قولیه وهو اختیار ابن المواز۔ **قلت**
ولکن اصحابه علی خلافه والمشهور عندهم
ما حکیناه عنه اولاً والقول بالمحلل مذهب
تلقاه الناس عن سعید بن المسیب واما
الصحابة فلا یحفظ عن احد منهم قط انه
شرط المحلل ولا راهن به مع کثرة نضالهم
ورهانهم بل المحفوظ عنهم خلافه کما ذکر
عن ابی عبیدة الجراح وقال الجوزجانی
الامام فی کتابه المترجم[ع] - حدثنا
ابو صالح هو محبوب بن موسی الفراء قال
حدثنا ابو اسحق هو الفزاری عن ابن عیینة
عن عمرو بن دینار قال قال رجل عند
جابر بن زید ان اصحاب محمد کانوا لا یرون
بالدخیل باساً فقال هم کانوا اعف
من ذلک والدخیل عندهم هو المحلل
فغایته ما نقل عنهم انهم لا یکونوا یرون
به باساً وفرق بین ان لا یروا به باساً وبین
ان یکون شرطاً فی صحة العقد وحله
فهذا لا یعرف عن احد منهم البتة وقوله
کانوا اعف من ذلک ای کانوا اعف من
ان یدخلوا بینهم فی الرهان دخیلا
کالمستعار ولهذا قال جابر بن زید راوی
هذه القصة انه لا یحتاج المتراهنان
الی المحلل۔ هکذا حکاه الجوزجانی
وغیره عنه۔ انتهی قول ابن القیم۔

ع وهذا یستعمل بدل لفظ المسمی واما
الکتاب فاسمه کتاب السبق والرمی ۱۲

ابن عبد البر نے کہا امام مالک کے دونو قولوں سے یہی بہتر ہی اور اسکو اختیار کیا ہے ابن المواز نے۔ کہتا ہوں میں کہ علمار مالکیہ خلاف ہیں اس کے اور مشہور اونکے نزدیک وہی قول ہے جو ہم نے اول بیان کیا۔ اور محلل والا قول علما نے سعید بن مسیب سے لیا ہے اور صحابہ میں سے کسی سے روایت نہیں ہے کہ اونہوں نے محلل کی شرط لگائی ہو۔ اور نہ محلل کیساتھ مسابقت کی باوجود کثرت سے تیر اندازی کرنے اور گھوڑ دوڑ کرنیکے بلکہ اونسے اسکے خلاف مروی ہے جیسے کہ روایت کیگئی ہے ابو عبیدہ بن جراح سے۔ اور کہا امام جوزجانی نے اپنی کتاب میں کہ حدیث بیان کی ہم سے ابو صالح محبوب بن موسیٰ فراء نے کہا ابو صالح نے کہ حدیث بیان کی ہم سے ابو اسحق فزاری نے ابن عیینہ سے روایت کر کے وہ روایت کرتے ہیں عمرو بن دینار سے عمرو کہتے ہیں کہ کہا ایک شخص نے جابر بن زید کی مجلس میں کہ رسول اللہ کے اصحاب دخیل کے مقرر کرنے میں کچھ مضائقہ نہیں سمجھتے تھے تو جواب دیا جابر بن زید نے کہ اصحاب رسول اللہ کے بہت بچنے والے تھے اس سے اور دخیل اونکی اصطلاح میں محلل کو کہتے ہیں پس غایت الباب اس امر کی جو اونسے منقول ہے یہ ہے کہ صحابہ محلل کے مقرر کرنے میں کوئی حرج نہیں جانتے تھے اور فرق ہی اس امر میں کہ حرج نہیں جانتے تھے اور اس امر میں کہ اوسکا داخل کرنا شرط ہو صحت عقد اور اوسکے جواز کے لیے اور یہ بات کسی صحابی سے مشہور نہیں ہی بالکل۔ اور قول راوی کا کہ کانوا اعف من ذلک یعنی صحابہ بہت بچا کرتے تھے شرط لگانے میں محلل کے داخل کرنے سے جو مانند مستعار کے ہے۔ اسی وجہ سے اس قصہ کے راوی جابر بن زید نے کہا کہ شرط کے دونو فریق محلل کے محتاج نہیں۔ اسی طرح نقل کیا ہے جوزجانی وغیرہ نے جابر بن زید سے ختم ہوا کلام ابن قیم کا۔

ع یہ لفظ یعنی المترجم مستعمل ہوتا ہے لفظ المسمی کی جگہ لیکن وہ کتاب تو اوسکا نام کتاب السبق والرمی ہے ۱۲

ولما كان لهذه المسئلة فروع يفيد ذكرها احتجنا الى فصل آخر

اور چونکہ اس مسئلہ کے ایسے فروع تھے جن کا ذکر مفید تھا تو محتاج ہوئے ہم ایک دوسری فصل کی طرف

من كتاب الامام ابن القيم فقال

اتفقوا على جواز اكل المال بسباق الخيل والابل والنصال من حيث الجملة واختلفوا في كيفية الجواز واختلفوا في مسائل ايضاً- **المسئلة الاولى** اختلفوا في جواز المسابقة على البغال و الحمير بعوض فقال الامام احمد ومالك والشافعي في احد قوليه والزهري لا يجوز ذلك وقال ابو حنيفة والشافعي في القول الآخر تجوز- **المسئلة الثانية**- اختلفوا في المسابقة على الحمام والنبل والسفر بعوض فمنعه احمد ومالك واكثر الشافعية واجازه اصحاب ابي حنيفة وبعض الشافعية وبعض اصحاب احمد في الحمام الناقلة للاخبار- **المسئلة الثالثة**- هل يجوز العوض في المسابقة على الاقدام فمنعه مالك و احمد والشافعي في المنصوص عنه صريحاً واجازه الحنفية وبعض الشافعية وهو مخالف لنص الامام- واتفقوا في جوازه بلا عوض بما رواه الامام احمد في مسنده وابو داؤد في سننه من حديث عائشة قال سابقني النبي صلى الله عليه وسلم فسبقته فلبثنا حتى ارهقني اللحم سابقني فسبقني فقال هذه بتلك وسابق الصحابة بالاقدام

امام ابن القیم کی کتاب میں سے پس کہا امام نے کہ اتفاق کیا ہے مال شرط کے کھانے میں گھوڑے اور اونٹ اور تیر کی گھوڑدوڑ میں فی الجملہ۔ اور اختلاف کیا ہے جواز کی کیفیت میں اور دوسرے جہت سے بھی چند مسائل میں اختلاف ہے۔ **اول مسئلہ** یہ ہے کہ خچر اور گدہوں کی مسابقت کے جواز میں بشرط مال اختلاف ہے پس امام احمد اور مالک اور شافعی کے دو قولوں میں سے ایک قول اور زہری جائز نہیں رکھتے اور ابو حنیفہ اور شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے دوسرے قول میں جواز ہے۔ **مسئلہ ثانی** یہ کہ اختلاف کیا ہے کبوتر اور تیتر اور شکرہ کی مسابقت بالمال میں پس امام احمد اور مالک اور اکثر شافعیہ نے تو منع کیا ہے اور ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے فقہاء اور بعض شافعیہ فقہاء اور بعض فقہاء امام احمد نے جائز رکھا ہے اون کبوتروں میں جنکو خبر رسانی کی تعلیم دیجاوے **تیسرا مسئلہ** یہ ہے کہ کیا جائز ہے عوض مسابقۃ بالاقدام میں پس منع کیا ہے اسکو امام مالک اور امام احمد نے اور امام شافعی نے اپنی صریح اور منصوص روایت کی رو سے اور اجازت دی ہے اسکی حنفیہ اور بعض شافعیہ نے لیکن وہ خلاف ہے امام شافعی کی نص کے اور علما نے بلا عوض مسابقت بالاقدام کے جواز میں اتفاق کیا ہے کیونکہ امام احمد نے مسند میں اور ابو داؤد نے اپنی سنن میں حدیث عائشہ سے روایت کیا ہے کہا عائشہ نے میں نے اور رسول اللہ نے مسابقت کی تو میں اونسے بڑھ گئی چند روز کے بعد جبکہ میں بدن سے بھاری پڑ گئی پھر ہم نے مسابقت کی تو رسول اللہ بڑھ گئے پس فرمایا آپ نے کہ یہ اوس دفعہ کا عوض ہے۔ اور مسابقت کی صحابہ نے رسول اللہ کے سامنے بغیر شرط کے۔

بین یدیہ صلی اللہ علیہ وسلم بغیر رهان
وفی صحیح مسلم عن سلمة بن الاکوع
قال بینما نحن نسیر وکان رجل من الانصار
لا یسبق ابدا فجعل یقول لا مسابق
المدینة هل من مسابق فقلت اما تکرم
کریما ولا تهاب شریفا قال لا الا ان یکون
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال قلت
یارسول اللہ بابی انت وامی ذرنی اسابق
الرجل قال ان شئت فسبقته الی المدینة

المسئلة الرابعة - هل یجوز العوض
فی المسابقة بالسباحة فمنعه الاکثرون
وجوزه بعض الشافعیة والحنفیة -

المسئلة الخامسة - الصراع منع احمد
ومالک وبعض اصحاب الشافعی العوض
فیه وهو مقتضی نص الشافعی فی منعه
العوض فی المسابقة بالاقدام وجوزه
بعض اصحابه واصحاب ابی حنیفة -

المسئلة السادسة - المشابکة
بالایدی لا یجوز بعوض عند الجمهور وفیها
وجه للشافعیة للجواز ومقتضی مذهب
اصحاب ابی حنیفة جوازه فانهم
جوزوه فی الصراع والمسابقة بالاقدام
والمغالبة فی مسائل العلم - **المسئلة
السابعة** - المسابقة بالسیف والرمح
والعمود منعها بعوض مالک واحمد وجوزها
اصحاب ابی حنیفة وللشافعیة فیه
وجهان - **المسئلة الثامنة** - المسابقة

صحیح مسلم میں سلمہ بن اکوع سے روایت ہے کہا اونہوں
نے کہ ہم سفر کر رہے تھے اور ایک انصاری تہا جس سے
مسابقت میں کوئی نہیں بڑہا تہا پس وہ کہنے لگا کہ کیا کوئی مدینہ
تک مسابقت کرنیوالا ہے۔ کیا کوئی مسابق ہے۔ مینے کہا کیا
نہیں اکرام کرتا تو کریم کا اور نہیں ڈرتا شریف سے (مطلب یہ کہ
کیا تجھے کسی کا لحاظ نہیں ہے) جواب دیا نہیں مگر رسول اللہ کا
مینے کہا یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں۔ مجھے
اجازت دیجیے کہ اس شخص سے مسابقت کروں آپنے فرمایا
کہ تیری خوشی پس بڑہ گیا میں اوس سے مدینہ تک **چوتھا مسئلہ**
یہ کہ کیا جائز ہے بدل تیرنے کی مسابقت میں پس اکثر علمانے
اسکو منع کیا ہے اور جائز رکھا ہے اوسکو حنفیہ اور بعض شافعیہ
نے۔ اور **پانچواں مسئلہ** مسابقت کشتی کا ہے امام احمد
اور امام مالک نے منع کیا ہے اور بعض شافعیہ نے اسمیں
رقم لینا منع کیا ہے اور امام شافعی کے قول کا بھی یہی مقتضا
ہے کہ اونہوں نے تصریح کی ہے کہ مسابقت بالاقدام میں عوض
منع ہے اور بعض شافعیہ اور سب حنفیہ کے نزدیک بالکل جائز
ہے **چھٹا مسئلہ** پنجہ لڑانیکا ہے (شامل ہو گیا اسمیں کلائی
لڑانا بھی) نہیں جائز ہے اسمیں عوض لینا جمہور کے نزدیک
اور شافعیہ میں ایک روایت جواز کی ہے اور اصحاب حنفیہ کے
مذہب کا مقتضی یہ ہے کہ جائز ہے اسلیے وہ جائز رکھتے
ہیں عوض لینا کشتی اور بھاگ دوڑ اور مسابقت
فی العلم میں **ساتواں مسئلہ** تلوار اور نیزہ اور لٹھ
کی مسابقت کا ہے۔ امام مالک اور امام احمد نے
اس میں مال لینا منع کیا ہے۔ حنفیہ جائز رکھتے ہیں۔
مذہب شافعیہ میں اس کی دو روایتیں ہیں **آٹھواں
مسئلہ** گہوڑ مسابقت کا ہے عوض کے
ساتھ۔ منع کیا ہے اس کو جمہور نے۔ اور شافعیہ کے

بالمقاليع على العوض منعها الجمهور وللشافعية
فيه وجه ومقتضى مذهب اصحاب
ابي حنيفة الجواز - **المسئلة التاسعة**
المغالبة بشيل الاثقال كالحجارة والعلاج
فالجمهور لا يجوزون العوض فيه ومن
جوزه على المشابكة والسباحة والصراع
والاقدام فمقتضى قوله الجواز ههنا
اذ لا فرق - **المسئلة العاشرة** المثاقفة
لا تجوز بعوض عند الجمهور واباحها بعض
الشافعية وهو مقتضى مذهب اصحاب
ابي حنيفة - **المسئلة الحادية عشر**
المسابقة على حفظ القرآن والحديث والفقه
وغيره من العلوم النافعة والاصابة
في المسائل هل تجوز بعوض منعه اصحاب
مالك واحمد والشافعي وجوزه اصحاب
ابي حنيفة وشيخنا وحكاه ابن عبد البر
عن الشافعي وهو اولى من الشباك والصراع
والسباحة فمن جوز المسابقة عليها
بعوض فالمسابقة على العلم اولى بالجواز
وهي صورة مراهنة الصديق لكفار
قريش على صحة ما اخبرهم به وثبوته
وقد تقدم انه لم يقم دليل شرعي
على نسخه وان الصديق اخذ رهنهم
بعد تحريم القمار وان الدين قيامه
بالحجة والجهاد فاذا جازت المراهنة على
آلات الجهاد فهي في العلم اولى بالجواز
وهذا القول هو الراجح -

نزدیک بھی یہ ایک روایت میں ہے اور مقتضی مذہب
حنفیہ کا یہ ہے کہ جائز ہے **نواں مسئلہ** غالب آجانا بھاری
چیزوں کے اٹھانے میں جیسے پتھر اور کھجور کے تنے پس جمہور
نہیں جائز رکھتے اوس میں عوض اور جس شخص نے کہ جائز
رکھا ہے عوض لینا پنجہ لڑانے اور تیرنے اور کشتی اور بھاگ
دوڑ میں اوس کے قول کا مقتضی یہ کہ جائز ہو یہاں بھی اسلیے
اون میں اور اس میں کچھ فرق نہیں ہے **دسواں مسئلہ**
لکڑی پھینکنے کا نہیں جائز ہے اوس میں عوض جمہور کے
نزدیک اور مباح کہا ہے اسکو بعض شافعیہ نے اور یہی مقتضی
ہے مذہب علما حنفیہ کا - **گیارھواں مسئلہ** مسابقت
حفظ قرآن اور حدیث اور فقہ وغیرہ اون علوم پر جو نافع ہوں اور
مفید ہوں دریافت مسائل کے لیے کیا جائز ہے اوس
میں عوض لینا منع کیا ہے اسکو اصحاب امام مالک اور
امام احمد اور شافعی نے اور جائز کہا ہے اسکو اصحاب
امام ابو حنیفہ اور ہمارے شیخ نے (مراد از ابن تیمیہ) اور
نقل کیا ہے اسکو ابن عبد البر نے امام شافعی سے اور یہ بہتر
ہے پنجہ لڑانے اور کشتی لڑنے اور تیرنے سے پس جس نے
کہ جائز رکھا ہے مسابقت کو اونمیں عوض کے ساتھ تو مسابقت
فی العلم میں تو بطریق اولی جائز ہونا چاہیے - اور یہ وہی صورت
ہے جس طرح کہ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے شرط کی تھی کفار
قریش سے اوس چیز کے صحیح ہونے کی جس کی اونکو خبر
دی تھی (یعنی خبر دربارہ روم جسکا قصہ مشہور ہے) اور
پہلے گذر چکا ہے کہ اسکے نسخ پر کوئی دلیل شرعی قائم نہیں
ہوئی اور حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے مال شرط کفار سے لیا
قمار کی حرمت کے بعد اور دین کا قیام حجۃ اور جہاد سے ہے
پس جبکہ شرط لگانا آلات جہاد پہ جائز ہوا تو باب علم میں ہے جواز
اولی ہے اور یہی قول راجح ہے -

المسئلة الثانية عشر - المسابقة بالسهام على بعد الرمي لا على الاصابة فأيهما كان ابعد مدى كان هو الغالب منعها بالعوض اصحاب احمد والشافعي ويلزم من جوازها في المسابقة بالاقدام والسباحة والمصارعة جوازها هنا بل هي اولى بالجواز فان المقصود بالرمي امران البعد والاصابة فالبعد احد مقصودي به والسبق به من جنس السبق بالخيل والابل وبكل حال فهو اولى من سائر الصور التي قاسوها على مورد النص بالجواز وظاهر الحديث يقتضيه فانه اثبت السبق في النصل كما اثبته في الخف والحافر فهذا يقتضي ان يكون السبق به كالسبق بهما فاما ان يقال يقتضي الاصابة دون السبق في الغاية فكلا وهو في اقتضاءهما معا اظهر من الاقتصار على الاصابة فقط والله اعلم - انتهى قول ابن القيم -

قوله من اجبا - يدل على ان الاجبا لا يحل بكل معانيه اما الاول فهو ما يدل عليه حديث ابن عمر ان النبي صلى الله عليه وسلم نهى عن بيع الثمار حتى يبدو صلاحها وتفصيل ما اختلف فيه السلف من انه يكفي فيه بدو الصلاح في جنس الثمار او في كل بستان وزرع او في كل شجرة علىحدة على الاقوال وموضعه الفقه واما المعنى الثاني فقد سبق حكمه في قوله

بارھواں مسئلہ تیروں کی مسابقت کا ہے دور پھینکنے میں نہ نشانہ صحیح لگنے میں پس دونوں میں سے جو دور پھینکیگا وہی غالب ہوگا۔ منع کیا ہے اسکو عوض کے ساتھ اصحاب امام احمد و شافعی نے۔ اور بھاگ دوڑ اور تیرنے اور کشتی کی مسابقت میں عوض جائز رکھنے سے لازم آتا ہے اوسکا جواز اسجگہ بھی بلکہ یہ بہتر ہے جواز کے لیے اسلیے کہ مقصود تیراندازی سے دو ہوتے ہیں دور پھینکنا اور صحیح نشانہ لگانا پس دوری دو مقصودوں میں ایک ہے۔ اور مسابقت اسکی مثل مسابقت گھوڑوں اور اونٹوں کے ہے۔ اور بہرحال یہی اولی ہے اون تمام صورتوں سے جنکو قیاس کیا ہے مورد نص پر جواز کے ساتھ اور ظاہر حدیث کا مقتضی بھی یہی ہے کیونکہ اوسمیں ثابت کی گئی مسابقت تیراندازی میں جیسے کہ ثابت ہے گھوڑے اور اونٹ میں مقتضے اسکا یہ ہے کہ تیراندازی کی مسابقت کا حکم مثل گھوڑ دوڑ کی مسابقت کے چاہیے پس اگر کہا جائے کہ مقتضے اسکا نشانہ بازی ہے نہ مسابقت غایت اور بعد کا تو جواب یہ ہے کہ ہرگز نہیں۔ شمول قیاس کا دونوں کو اظہر ہے اقتصار کرنے سے فقط نشانہ بازی پر واللہ اعلم۔ ختم ہوا قول ابن قیم کا۔ **قولہ من اجبا** یہ قول دلالت کرتا ہے اس بات پر کہ اجبا نہیں جائز ہے اپنی کسی معنی کی رو سے لیکن معنی اول پس اوس کے عدم جواز پر دلالت کرتی ہے ابن عمرؓ کی حدیث کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا پھلوں کے بیچنے سے یہانتک کہ وہ پکجاویں۔ اور تفصیل اوس امر کی جس میں سلف نے اختلاف کیا ہے کہ کافی ہے پکنا جنس ثمار کا یا ہر باغ اور کھیتی کا یا ہر درخت کا علیحدہ چند مذاہب پر ہے اور بیان اوسکا فقہ میں ہے۔ لیکن معنے ثانی پس گذر گیا حکم اوسکا قولہ لا دراطین پس وہ مقتضے ہے اس بات کو کہ اس جگہ وہ معنے

ولاوراط وهذا يقتضي ان لايراد هنا
لئلا يتكرر نعم ويجوز ان يراد به المعنى
الثالث - **قوله كل مسكر حرام**
هذا دليل لمن عمم معنى الخبر وقال ان كل
مسكر خمر وهو قول علي وعمر وابنه وسعد
وابي موسى وابي هريرة وابن عباس وعائشة
ومن التابعين عروة وسعيد بن المسيب
والحسن وسعيد بن جبير وهو قول مالك
والاوزاعي والثوري وابن المبارك والشافعي
واحمد واسحق وغيره واستدلوا بحديث
ابن عمر ان النبي صلى الله عليه وسلم قال
كل مسكر خمر وكل مسكر حرام وفي رواية
كل مسكر خمر وكل خمر حرام وقد خصص
بعضهم بالعنب وفصلوا في ان تحريمه
قطعي وتحريم ما عداه ظني وروى عن
ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم
الخمر من هاتين الشجرتين النخلة والعنبة
وهذا دليل التخصيص - اقول - هكذا
قيل وفيه ان دعوى تخصيص الخمر
بالعنب لم يثبت بهذا الا ان يقال انه
جواب عن عمم الخبر فكانه اجاب بنقض
التعميم ويمكن ان يوجه بان معنى الحديث
ان الخمر من احد هاتين الشجرتين
فمن تبعيضية - وهذا التاويل هو
مقتضى حديث ابن عباس حرمت الخمر
لعينها والمسكر من كل شراب كما رواه
الطحاوي ونقل الطحاوي عن ابي حنيفة

مراد نہوں تاکہ تکرار لازم نہ آئے. ہاں تیسرے معنی اس جگہ
مراد ہوسکتی ہیں. **قولہ کل مسکر حرام**. یہ دلیل ہے اوس
شخص کی جس نے حدیث کے معنے عام لیے ہیں اور کہا
ہے کہ ہر نشہ والی چیز خمر ہے اور یہی قول ہے حضرت علی
اور حضرت عمر اور ابن عمر اور سعد بن وقاص اور ابو موسی اور ابو ہریرہ
اور ابن عباس اور عائشہ رضوان اللہ علیہم کا اور تابعین میں
سے عروہ اور سعید بن مسیب اور سعید بن جبیر کا اور یہی قول ہے
امام مالک اور اوزاعی اور ثوری اور ابن مبارک اور امام شافعی
اور امام احمد اور اسحق وغیرہ کا اور استدلال لائے ہیں وہ حدیث
ابن عمر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر نشہ والی چیز خمر
ہے اور ہر خمر حرام ہے اور ایک روایت میں ہے کہ ہر نشہ
والی چیز خمر ہے اور ہر خمر حرام ہے اور بعض نے تخصیص کی
ہے خمر کی انگور کے ساتھ اور تفصیل کی اس امر میں کہ تحریم
خمر انگور کی قطعی ہے اور تحریم اوسکے ماسوا کے ظنی. اور
مروی ہے ابو ہریرہ سے وہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ سے
کہ خمر اون دو شجروں یعنے نخلہ و عنب کا ہوتا ہے اور یہ
دلیل ہے تخصیص کی **کہتا ہوں میں** کہ اسیطرح کہا گیا ہے
اور اسمیں یہ اعتراض ہے کہ یہ دعوی کہ خمر خاص ہے عنب کے
ساتھ نہیں ثابت ہوتا اس سے مگر کہ کہا جائے کہ یہ جواب ہے
اوس شخص کا جس نے حدیث کو عام کیا ہے پس گویا کہ جواب
دیا اوسکی تعمیم توڑکر اور ممکن ہے کہ توجیہ کی جاوے باینطور کہ
معنی اس حدیث کے یہ ہیں کہ شراب ان دو پیڑوں میں
ایک کی ہوتی ہے. پس من تبعیضیہ ہوگا اور یہ تاویل مقتضی ہے
حدیث ابن عباس کی کہ حرام کی گئی خمر بعینہ اور نشہ کرنے
والی ہر قسم کی شراب جیسے کہ روایت کیا اس کو
طحاوی نے اور نقل کیا ہے طحاوی نے امام ابو حنیفہ
سے کہ خمر حرام ہے بالکل تھوڑا ہو یا بہت اور نشہ

ان الخمر حرام قليلها وكثيرها والسكر من
غيرها حرام وليس كتحريم الخمر والنبيذ
المطبوخ لا باس من اى شئ كان وعن ابى
يوسف لا باس بالنقيع من كل شئ وان
غلى الا الزبيب والتمر قال كذا حكاه محمد
عن ابى حنيفة وعن محمد ما اسكر كثيره فاحب
ان لا اشربه ولا احرمه وقال الثوري اكره
نقيع التمر ونقيع الزبيب اذا غلى ونقيع
العسل لا باس به - انتهى -

غیر خمر کا حرام ہے لیکن اوسکی حرمت مثل خمر کی حرمت کے
نہیں ہے اور جوش دی ہوئے نبیذ کا کچھ حرج نہیں خواہ کسی
چیز کا ہو اور ابو یوسف سے روایت ہے کہ کچھ حرج نہیں
ہر چیز کے نقیع کا اگرچہ وہ جوش مارے مگر انگور اور کھجور کا۔
کہا طحاوی نے کہ اسیطرح روایت کی ہے امام محمد نے امام
ابو حنیفہ سے اور امام محمد سے روایت ہے کہ جس شے
کی زیادتی مسکر ہو تو میں اچھا سمجھتا ہوں کہ نہ پیوں اوسکو اور
نہ حرام کروں اور کہا ثوری نے کہ مکروہ جانتا ہوں میں نقیع تمر
اور نقیع زبیب کو جبکہ جوش مارے اور کچھ حرج نہیں نقیع عسل کا۔

مکتوب بیس

هذا ما كتب صلى الله عليه وسلم لاكيدر واهل دومة الجندل

یہ وہ فرمان ہے جسکو لکھا رسول اللہ نے اکیدر اور دومۃ الجندل والوں کے لیئے

قال الزرقاني ارسل رسول الله صلى الله
عليه وسلم وهو بتبوك الى اكيدر صاحب
دومة الجندل سرية عليها خالد بن الوليد

کہا زرقانی نے کہ بھیجا رسول اللہ صلعم نے جبکہ
تھے وہ تبوک میں اکیدر کی طرف ایک لشکر
جس کے امیر خالد بن ولید تھے۔ بس قید کیا آپ نے

سه قوله النبيذ - من الانتباذ وهو ان يجعل نحو
تمر او زبيب فى الماء ليحلو فيشرب ونهى عنه وهو
منسوخ الا عند جماعة وجواب ابن عباس
به بالحديث للمرأة السائلة عن نبيذ يدل
على ان مذهبه عدم النسخ ۱۲ كذا فى
مجمع البحار -

سه قولہ النبیذ مشتق ہے انتباذ سے اور وہ یہ ہے کہ ڈالی جائے
کھجور یا انگور مثلاً پانی میں تاکہ میٹھی ہوجاویں پھر پی جاویں اور منع کیا گیا
ہے اس سے اور یہ منسوخ ہے مگر ایک گروہ کے نزدیک جواب ابن عباس
کا حدیث سے اوس عورت کو جو سائل تھی نبیذ کی
بابتہ دلالت کرتا ہے اس امر پر کہ آپ کا مذہب عدم نسخ
کا ہے۔ مجمع البحار۔

عه قوله بالنقيع - جاء فى حديث آخر الكرم
يتخذ ونه زبيبا ينقعونه الى يخلطونه بالماء
ليصير شرابا وكلما القى فقد انقع والنقوع
بالفتح ما نقع فى الليل يشرب نهارا وبالعكس
والنقيع شرابا يتخذ من زبيب او غيره ينقع
فى الماء من غير طبخ ۱۲ مجمع البحار

عه قولہ بالنقیع۔ دوسری حدیث میں آیا ہے کہ بناتے ہیں انگور
کا نقیع ملاتے ہیں اوسکو پانی میں تاکہ ہوجاوے شراب اور جب ڈالا جاوے
پانی میں تو ہوجاتا ہے انقع۔ اور نقوع بفتح وہ چیز جو بھگو دیا دے
رات کو تاکہ پی جاوے دن میں یا بالعکس اور نقیع۔۔ شراب
جو بنائی جاوے انگور سے پانی میں بھگو کر بغیر پکائے ہوئے ۱۲ مجمع البحار

فاسره وجاء به فصالحه على الجزية
وخلى سبيله وكتب له كتابا نسخته -
بسم الله الرحمن الرحيم -
هذا كتاب من محمد رسول الله صلى
الله عليه وسلم لاكيدر حين اجاب الاسلام
وخلع الانداد والاصنام مع خالد بن
الوليد سيف الله فى دومة الجندل و
اكنافها - ان لنا الضاحية من الضحل والبور
والمعامى واغفال الارض والحلقة والسلاح
والحافر والحصن ولكم الضامنة من النخل
والمعين من المعمور - لا تعدل سارحتكم
ولا تعد فاردتكم ولا يحظر عليكم النبات
تقيمون الصلوة لوقتها وتؤتون الزكوة
بحقها عليكم بذلك عهد الله والميثاق ولكم
الصدق والوفاء شهد الله ومن حضر
من المسلمين - ذكره فى المواهب وقال
الزرقانى اخرجه الواقدى فى المغازى
بحذف قوله حين اجاب الى قوله واكنافها
قال حدثنى شيخ من دومة ان رسول الله
كتب لاكيدر كتابا قال صاحب المصباح
اورده محمد بن سعد فى الطبقات وقال
قال عمرو بن محمد الاسلمى حدثنى رجل
من اهل دومة - ونقله السهيلى هكذا
فى روض الانف عن ابى عبيد قال اتانى
به شيخ فقرأته فاذا فيه - فذكر الكتاب -
وهذا الكتاب صريح فى اسلام اكيدر
وبهذا ونحوه اغتر ابن منده وابو نعيم

اوسکو اور سے آئے رسول اللہ کے پاس پس صلح کی
آپ نے اوس سے جزیہ پر اور چھوڑ دیا اور اوسکو فرمان لکھدیا
جس کے لفظ یہ ہیں کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم
یہ فرمان ہے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب
سے سیف اللہ خالد بن ولید کے ہمراہ اکیدر کے نام جبکہ
قبول کرلیا اوس نے اسلام اور چھوڑ دیا شرک کو
اور بتوں کو دومۃ الجندل میں (اس بابتہ) کہ ہمارے واسطے
ہیں قریب آبادی کے اطراف زمین کی نہریں اور زمین
بے زراعت اور بے عمارت اور پڑت زمین اور زرہیں
اور ہتھیار اور گھوڑے اور قلعہ۔ اور تمہارے لیے ہیں وہ
درختان خرما جو داخل آبادی ہیں اور بستی کے قریب کی نہریں
اور عامل زکوۃ کے پاس تمہارے چرنیوالے جانور جمع کرکے
زکوۃ لینے کی غرض سے نہ بھیجے جاوینگے (بلکہ زکوۃ وصول کرنیکو
وہ خود آئیگا) اور زکوۃ لینے کے حساب میں تمہارے گلہ کے سوا جانور
نہیں شمار کیے جاوینگے اور نہ روکا جائیگا کوئی تم میں گھاس کی چرنے سے
جہاں وہ چاہے پڑھوگے تم نماز اوسکے وقتوں پر اور دوگے تم
زکوۃ پوری پوری۔ لازم واجب ہے تم پر اللہ کے عہد کیساتھ اور تمکو لازم
ہے اس لکھے ہوئے کو سچائی سے پورا کرنا۔ گواہی دی اسپر اللہ نے اور
اون مسلمانوں نے جو موجود تھے ذکر کیا ہے اسکو مواہب میں اور کہا زرقانی
نے کہ تخریج کی ہے اسکی واقدی نے مغازی میں اور حذف کیا ہے اوس نے
اپنی تخریج میں قول رسول اللہ حین اجاب کو قولہ واکنافہا تک اور کہا
کہ حدیث بیان کی مجھسے دومہ کے ایک شخص نے کہ رسول اللہ نے لکھا اکیدر کو
ایک فرمان۔ کہا صاحب مصباح المضی نے کہ بیان کیا ہے اسکو محمد بن سعد
نے اپنی طبقات میں اور کہا کہ کہا عمرو بن محمد الاسلمی نے کہ حدیث بیان
کی مجھسے اہل دومہ میں سے ایک شخص نے اور نقل کیا ہے اسکو سہیلی نے اسیطرح
روض الانف میں ابو عبید سے روایت کرکے کہا ابو عبید نے کہ لایا میرے پاس
اوس فرمان کو ایک بوڑھا آدمی میں نے اوسکو پڑھا تو اوس میں لکھا ہوا تھا کہ -

فذكراه في الصحابة وشنع عليه ابو الحسن ابن الاثير فقال انما اهدى الى رسول الله صلى الله عليه وسلم وصالحه ولم يسلم وهذا امر لا خلاف فيه بين اهل السير ومن قال انه اسلم فقد اخطأ بل كان نصرانيا وقتله خالد بن الوليد في خلافة ابي بكر كافرا كما ذكره البلاذري ويحتمل ان يكون اسلم بعد ذلك كما قال الواقدي وكما يظهر من هذا الكتاب ثم ارتد بعد النبي صلى الله عليه وسلم مع من ارتد كما قال البلاذري ومات على ذلك كافرا -

پس ذکر کیا فرمان۔ یہ فرمان صریح ہی اکیدر کے اسلام میں اور اس سے اور اس کے مثل روایات سے دھوکہ کھایا ہے ابن مندہ و ابو نعیم نے پس ذکر کیا ہی اون دونوں نے اکیدر کو صحابہ میں اور اعتراض کیا ہی اسپر ابو الحسن ابن الاثیر نے پس کہا کہ ہدیہ بھیجا اکیدر نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف اور صلح کی آپسے اور اسلام نہیں لایا اور یہ بات یعنی اوسکا عدم اسلام بغیر خلاف کے مسلم ہے اہل سیر کے نزدیک اور جس شخص نے کہا کہ وہ اسلام لے آئے تھے اوسنے غلطی کی ہی بلکہ وہ نصرانی تھا اور قتل کیا ہی اوسکو خالد بن ولید نے ابو بکر کی خلافت میں حالت کفر میں ہی ذکر کیا ہی اسکی نسبت بلاذری نے اور احتمال ہی کہ اسلام لے آیا ہو اسکے بعد جیسکہ کہا ہی واقدی نے اور جیسکہ معلوم ہوتا ہے اس فرمان سے پھر مرتد ہوگیا بعد رسول اللہ کے اور لوگوں کے ساتھ جو مرتد ہوئے جیسکہ کہا ہی بلاذری نے اور مرگیا ہو اوسیطرح بحالت کفر

غرائب الالفاظ

نادر الفاظ یعنی شرح لغات

الضاحية - البارز الظاهر من الارض وفي الروض اطراف الارض - **ضحل** بفتح المعجمة وسكون المهملة واللام الماء القليل وقيل الماء القريب المكان - **بور** - الارض التي لم تزرع - **والمعامي واغفال الارض** - في الروض المعامي اراضي المجهولة واغفال الارض ما لا اثر فيه من عمارة او نحوها قال الزرقاني هذا عطف تفسيري وهذا يقتضي تغايرهما الا ان يقال هو بحسب المفهوم وما صدقهما واحد بان يراد بالمجهول ما لا اثر فيه وفي القاموس الاعماء الجهال جمع اعمى واغفال الارض التي لا عمارة بها كالاعمى

الضاحیۃ ظاہر اور صاف زمین اور روض الآنف میں اسکا ترجمہ لکھا ہے کہ اطراف ارض **ضحل** بفتح ضاد معجمہ و سکون حا مہملہ اور لام۔ تھوڑا پانی اور بعض نے کہا ہے کہ وہ پانی جو بستی سے قریب ہو۔ **بور** وہ زمین جو بوئی ہوئی نہ ہو۔ **المعامی و اغفال الارض**۔ روض الآنف میں لکھا ہے کہ معامی بیکار زمین اور اغفال الارض۔ وہ زمینیں جسمیں عمارت وغیرہ کا اثر نہ ہو کہا زرقانی نے کہ یہ عطف تفسیری ہے اور عبارت مقتضی ہے اون دونوں کے تغایر کو مگر کہ تاویل کی جائے اس طور سے کہ تغایر بحسب المفہوم ہے اور مصدق اس کا واحد ہے باینطور کہ مراد مجہول سے وہی زمین ہے جس میں عمارت وغیرہ کا اثر نہ ہو اور قاموس میں ہے کہ اعماء بمعنی جہال جمع ہے اعمی کی اور اغفال الارض وہ زمین جس میں عمارت نہ ہو گویا جیسے اندھا آدمی۔

الضامنة من النخل - بالمعجمة هو ماكان داخلا في العمارة وتضمنت امصارهم وقراهم لان اربابها ضمنوا حفظها فهي ذات ضمان معين - الظاهر من ماء الدائم - لاتعدل سارحتكم - السرح والسارح والسارحة سواء الماشية اي لاتصرف ولاتمنع ماشيتكم عن مرعى تريده كذا قاله الواقدي وقال في الروض معناه لاتحشر الى المصدق - لاتعد فاردتكم - يعني الزيادة على الفريضة اي لاتضم الى غيرها فتعد منها وتحسب - لايحظر عليكم النبات - بالحاء المهملة والظاء المعجمة الحظر المنع فالمعنى لاتمنعون من الرعي حيث شئتم كذا قاله السهيلي وقال في مجمع البحار اي لاتمنعون من الزراعة حيث شئتم - قال ابن حديدة النبات النخل القديم الذي ضرب عروقه في الارض وثبت انتهى - وفي رواية - لاتحصر - بمهملة البيات - بباء الموحدة والياء التحتانية اي لاتضيق عليكم في البيات بالارض تزرعون بها۔

الضامنة من النخل ضاد معجمہ میم اور نون۔ وہ چیز جو داخل ہو آبادی میں اور متضمن ہوں اوسپر بستیاں اور شہر اس وجہ سے کہ وہاں رہنے والے ضامن ہیں اوسکی حفاظت کی پس وہ صاحب ضمان ہیں معین ظاہر پانی ہمیشگی والا مراد چشمہ لاتعدل سارحتکم۔ السرح۔ سارح۔ سارحہ سب کے ایک معنے ہیں یعنی چوپایہ یعنی نہ روکے جاوینگے اور نہ منع کیے جاوینگے تمہارے جانور چراگاہ سے اسیطرح کہا ہے واقدی نے اور کہا روض الانف میں کہ اوسکے معنی یہ ہیں کہ نہ بھیجے جاوینگے طرف عامل زکوۃ کے لاتعد فاردتکم یعنی زائد فرض پر یعنے نہ ملایا جاویگا فریضہ غیر فریضہ کیطرف تاکہ وہ غیر فریضہ شمار کر لیا جاوے فریضہ کے ساتھ زکوۃ میں لایحظر علیکم النبات۔ حاء مہملہ ظاء معجمہ۔ حظر کے معنی منع کے ہیں پس معنی یہ ہونگے کہ نہ منع کیے جاؤگے تم چرائی سے جہاں تم چاہو اسیطرح بیان کیا ہے سہیلی نے اور کہا مجمع البحار میں کہ نہ منع کیے جاؤگے تم زراعت سے جہاں تم چاہو تفسیر کی ابن حدیدہ نے نبات کی کہ نبات اوس پرانی کھجور کو کہتے ہیں جسکی جڑیں زمین میں گھس جاویں اور مضبوط ہو جاویں۔ انتہی۔ اور ایک روایت میں بجائے اسکے لاتحصر بمہملتین البیات باء موحدہ اور یاء تحتانیہ معنی یہ ہیں کہ نہ تنگی کی جاویگی تم پر شب گذارنے یا گھر بنانے میں اوس زمین میں جہاں تم کھیتی کرتے ہو۔

المسائل المستنبطة من هذا الكتاب

وہ مسائل جو مستنبط ہوتے ہیں اس فرمان سے

قوله بور الى اغفال الارض - افاد ان الارض التي ليست في يد احد [illegible] تنزل عليه حكم بيت المال [illegible]

قوله بور الی اغفال الارض۔ اس قول سے فائدہ دیا اس بات کا کہ جو زمین کسی کے قبضہ میں نہو تو نازل ہوتا ہے اوسپر حکم بیت المال کا یعنی وہ زمین ملکی ہو جاتی ہے اور مستنبط ہوتی ہے

كل ما فرغ من الايدى من الاموال فهو ايضا
لبيت المال لانه لم يزاحمه احد من الناس
قوله والحلقة الى الحصن - يستفاد
منه ان الامام يجوز له ان يأخذ من رعيته
ما يرى من الحلقة والسلاح والحافر والحصن
ليعد بها فى قتال المشركين وكم يأخذها
منه وكم يتركها عندهم فهو على راى الامام
واما الحصن فالظاهر انه لا يتركه فى ايديهم
ولكن ما وقع فى فتح خيبر يرشد الى انه يجوز
للامام ان يترك الحصون فى ايديهم فان
يهود خيبر لما الجئوا الى حصن نزلوا على الصلح
الذى بذلوه ان لرسول الله صلى الله عليه
وسلم الصفراء والبيضاء والحلقة والسلاح
ولهم رقابهم وذريتهم وان ينفوا من الارض
ولم يذكر فيه عقد الحصن فالظاهر انه
ترك لهم - **قوله نقيمون الصلوة**
لوقتها - فيه دليل على رد من قال بالجمع
وهو معنى قوله تعالى كتابا موقوتا وروى
عبادة بن الصامت مرفوعا ستكون بعدى
عليكم امراء تشغلهم اشياء عن الصلوة
لوقتها حتى يذهب وقتها فصلوا الصلوة
لوقتها - الحديث رواه ابوداؤد واحمد
وغيرهما الا ما كان من عذر نسيان او نوم
فوقتها اذا ذكر وقد ورد ذلك منصوصا
فى احاديث المرفوعة وليس مقام لبسط
الكلام فى ذلك - **قوله نؤتون الزكوة**
بحقها - معناه بحق الزكوة على ما ورد به

اس سے یہ بات کہ ہر وہ چیز جو کسی کے قبضہ میں نہ ہو خواہ
وہ مال ہی ہو وہ بھی بیت المال کا ہو جاتا ہے کیونکہ اوسکے
لیے کوئی شخص جھگڑا کرنیوالا نہیں ہے **قولہ** والحلقة الی
الحصن - فائدہ دیا اس نے اس بات کا کہ امام کو جائز ہے
کہ زرہ - ہتھیار قلعہ وغیرہ میں جو کچھ مصلحت دیکھے اپنی رعیت
سے لیلے - اور تیاری کرے اوسکے ساتھ مشرکین سے
لڑنیکی - اور کسقدر اونسے لے اور کسقدر اونکے لیے چھوڑدے
یہ امام کی رائے اور مصلحت پر ہے لیکن قلعہ پس ظاہر تو یہی ہے
کہ نہ چھوڑے اوسکو اونکے قبضہ میں لیکن واقعہ فتح خیبر دلالت
کرتا ہے اس بات پر کہ جائز ہے امام کو کہ قلعہ بھی اونکے قبضہ
میں چھوڑ دے کیونکہ جب یہود خیبر محصور ہوئے قلعہ میں تو
راضی ہوئے صلح پر جسکو طے کیا اونہوں نے باینطور کہ واسطے
رسول اللہ صلعم کے ہے اشرفیاں اور روپیہ اور زرہیں اور
ہتھیار اور واسطے اونکے ہیں غلام اور اونکی اولاد اور یہ بات کہ
جلاوطن ہوجاویں - اور نہیں ذکر کیا عقد صلح میں قلعہ کا پس
ظاہر یہ ہے کہ وہ چھوڑ دیا گیا تھا اونکے لیے **قولہ** نقیمون الصلوة
لوقتہا - اسمیں رد ہے اوس شخص کا جس نے قول کیا ہے جمع کا اور
یہی معنی ہیں قول اللہ عزوجل کے کتابا موقوتا کے اور روایت
ہے عبادہ بن صامت سے مرفوع (فرمایا آپنے) کہ ہونگے
میرے بعد ایسے امیر جنکو بہت سی باتیں نماز وقت پر ادا
کرنیسے روکدینگی یہانتک کہ نماز کا وقت جاتا رہیگا پس پڑھو تم نماز
اپنی وقت پر (یعنی ایسی صورتمیں اقتدا امیر کی واجب نہیں ہے) اس
حدیث کو روایت کیا ہے ابوداود واحمد وغیرہ نے لیکن اگر کوئی عذر ہو جائے
مثلاً بھول جائے یا نماز کے وقت سوتا ہو تو اوسکا وقت وہی ہے جب یاد
ہو (یعنی جب وہ عذر رفع ہوجائے) اور اس بارہ میں احادیث مرفوعہ
بہت ہیں جنکی تفصیل کا یہ موقع نہیں ہے **قولہ** نؤتون الزکوة بحقہا
اسکے معنی یہ ہیں کہ ادا کروگے تم زکوة کو حق زکوة کے ساتھ۔

الشرع من قدر الزكوة بتفاصيله في اجناس الحيوانات والنقدين والزرع وغير ذلك وكذا ما ورد من قوله صلى الله عليه وسلم لاجلب ولاجنب وغير ذلك من المنهيات والمامورات فان هذه هي حق الزكوة - **قوله شهد الله ومن حضر** - هذا كقوله تعالى شهد الله انه لا اله الا هو والملائكة واولوا العلم قائما بالقسط - الآية - وقد ذكروا فيه ان الشهادة من الله ومن غيره بمعنى واحد وقال بعضهم انه ليس كذلك فقال الاولون ان الشهادة هنا عبارة عن الاخبار المقرون بالعلم وهو مفهوم واحد وحاصل في حق الجميع وقال الآخرون ان شهادة الله نصب الدلائل الدالة عليها وانزال الآيات الناطقة بها وشهادة الملائكة الاقرار وشهادة اولوا العلم الايمان بها والاحتجاج عليها كذا فسره البيضاوي - وعلى الكل يستفيد ان الحديث يدل على ان كتب الشهادة مما يوجب الوثوق به سواء كان الكتاب من الامام او المامور وانه حجة ويرد به قول من قال ان الكتاب لا يقوم به الحجة سواء كان الشهادة مكتوبة عليه ام لا -

یعنی جس طرح شرع میں وارد ہوا ہے مقدار زکوۃ کی اوسکی تفاصیل کے ساتھ اجناس حیوانات اور نقدین یعنی سونا چاندی اور کھیتی وغیرہ میں اور اسیطرح وہ احکام جو وارد ہوئے ہیں قول رسول اللہ صلعم لَاجَلَبَ وَلَاجَنَبَ میں اور اس کے سوا جو اوامر و نواہی ہیں پس تحقیق یہ معنی ہیں حق زکوۃ کے **قولہ** شہد اللہ ومن حضر یہ مثل قول اللہ عزوجل کے ہے کہ شَہِدَ اللّٰہُ اَنَّہٗ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ۔ الآیۃ۔ اور ذکر کیا ہی مفسرین نے اس کے ترجمہ میں کہ شہادت من اللہ اور شہادت من غیر اللہ میں دونوجگہ شہادت کے ایک ہی معنی ہیں۔ اور بعض نے کہا ہے کہ اسطرح نہیں ہے بلکہ فرق ہے پس اول گروہ نے کہا کہ اس جگہ شہادت کے معنی ہیں وہ خبر جو ملی ہوئی ہو علم کے ساتھ اور شہادت بایں معنی مفہوم واحد ہے اور حاصل ہے جمیع شہادات میں۔ اور کہا دوسرے گروہ نے کہ مراد اللہ کی شہادت سے یہ ہے کہ وہ قائم کرے ایسے دلائل جو دال ہوں اوسکی وحدانیت پر اور اتارے ایسی آیات جو دلیل ہوں وحدانیت کی۔ اور مراد شہادت ملائکہ سے یہ ہے کہ اقرار کریں وہ اوسکی وحدانیت کا اور شہادت عالموں کی یہ ہے کہ ایمان لائیں خدا کی وحدانیت پر اور حجتیں بیان کریں اوسکی۔ اسیطرح اس مقام کی تفسیر کی ہو امام بیضاوی نے اور ہر معنی کی بنا پر حدیث دلالت کرتی ہے اس بات پر کہ شہادت کے لکھنے سے تحریر پر اعتبار واجب ہوتا ہی خواہ وہ تحریر امام کی ہو یا عوام رعایا میں سے کسی کی اور یہ کہ شہادت حجت ہے اور رد ہوتا ہے اس حدیث سے اوس شخص کا قول جو قائل ہے اس بات کا کہ تحریر حجت نہیں ہوسکتی خواہ اوسپر شہادت لکھی ہوئی ہو یا نہ ہو۔

هذا ما كتب النبي صلى الله عليه وسلم لاكثم بن صيفي

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلعم نے اکثم بن صیفی کے لیے

ذكر الحافظ في الاصابة انه قال ابو حاتم
في المعمرين لما سمع اكثم بن صيفي بخروج
النبي صلى الله عليه وسلم بعث اليه ابنه
حبيشاً ليأتيه بخبره قال يا بني اني اعظك
بكلمات فخذ بهن من حين تخرج من عندي
الى ان ترجع - فذكر قصة طويلة فيها -
فكتب اليه النبي صلى الله عليه وسلم
اني احمد اليك الله الذي لا اله هو -
ان الله امرني ان اقول لا اله الا الله -
فقال اكثم لابنه ماذا رأيت قال رأيته
يأمر بمكارم الاخلاق وينهى عن ملائمها
فجمع اكثم قومه ودعاهم الى اتباعه وقال
ان اسقف نجران كان يخبر بامره وبعثه
فكونوا اولاً في امره فقال لهم مالك بن
نويرة ان شيخكم خرف فقال اكثم ويل
للشجي[۵] من الخلي والله ما عليك آسى ولكن
على العامة ثم نادى في قومه فتبعه منهم
مائة رجل فساروا حتى كانوا دون المدينة
باربع ليال كره ابنه حبيش مسيرة فادلج
على ابل اصحاب ابيه فنحرها وشق قربهم
ومزاداتهم فاصبحوا ليس معهم ماء
فجهدهم العطش وايقن اكثم بالموت

ذکر کیا ہے حافظ نے اصابہ میں کہ بیان کیا ہے ابوحاتم
نے ذکر معمرین میں کہ جب اکثم بن صیفی نے رسول اللہ کا مبعوث
ہونا سنا تو اپنے بیٹے حبیش کو رسول اللہ کی خدمت میں بھیجا تاکہ
وہاں کی خبر لاوے اور کہا اے میرے بیٹے میں تجھکو چند باتوں
کی نصیحت کرتا ہوں اونکو یاد رکھ یہانتک کہ تو میرے پاس واپس
لوٹکر آوے پس ذکر کیا ابوحاتم نے ایک طویل قصہ جسمیں ذکر ہے کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اکثم کو یہ فرمان کہ میں تعریف
کرتا ہوں طرف تیری ایسے اللہ کے کہ سوا اوسکے کوئی معبود
نہیں ہے تحقیق اللہ نے مجھے حکم دیا ہے کہ کہوں میں لا اله
الا الله یعنی نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ پس پوچھا اکثم نے
اپنے بیٹے سے یعنی اوسکی واپسی پر آکر کیا دیکھا تو نے اوسنے
جواب دیا کہ دیکھا میں نے آپکو کہ حکم کرتے ہیں آپ عمدہ اخلاق کا اور
منع کرتے ہیں بری عادتوں سے پس جمع کیا اکثم نے اپنی قوم کو
اور بلایا اونکو رسول اللہ کے اتباع کی طرف۔ اور کہا کہ اسقف
نجران خبر دیا کرتا تھا آپکی نبوت اور آپکی بعثت کی پس ہوجاؤ تم
اول اس امر میں پس کہا قوم سے مالک بن نویرہ نے کہ تمہارا
شیخ سٹھیا گیا ہے تو جواب دیا اکثم نے کہ خرابی واسطے غمگین کے تنہا آدمی
سے قسم اللہ کی مجھے تیرا غم نہیں ہے بلکہ عام مخلوق کا غم ہے پھر منادی کی
ہوا اپنی قوم کی طرف پس تابعداری کی اوسکی اونمیں سے سو آدمیوں
نے پس کوچ کیا انہوں نے یہانتک کہ مدینے سے چار منزل کا فاصلہ
رہ گیا تو کروہ جانا اسکے بیٹے حبیش نے اس سفر کو پچھلی رات اٹھا وہ
اپنے باپ کے ہمراہیوں کے اونٹوں کو ذبح کر ڈالا اور انکی مشکیں اور پکھالیں

۵ الشجي الحزين والخلي من لا زوج له فانه يزيد في الوحشة ۱۲

۵ شجی یعنی غمگین۔ اور خلی وہ شخص جسکے بیوی نہ ہو کیونکہ زائد ہوتی
اوسکی وحشت ۱۲ محمد حیدر

فقال لاصحابه اقدموا على هذا الرجل فاعلموه بانی اشهد ان لا اله الا الله وانه رسول الله واتبعوه فقدموا عليه واسلموا ولما بلغ حاجبًا ووكيعا خروج اكثم خرجا فی اثره فلما مرا بقبره نحرا عليه جزورا وقالا لاصحابه ماذا امركم به قالوا امرنا بالاسلام فاسلما معهم قال ابوحاتم عاش اكثم ثلثمائة وثلثين سنة

پہاڑ ڈالیں جب وہ صبح کو اُٹھے تو اون کے پاس پانی نہیں تھا یقین کرلیا اکثم نے اپنی موت کا اور کہا اپنے ہمراہیوں سے کہ جاؤ اس شخص کے پاس (مراد رسول اللہ) اور خبر دو اوسکو کہ میں گواہی دیتا ہوں اس بات کی کہ نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ اور اس بات کی کہ وہ اللہ کے رسول ہیں۔ اور تابعداری کرو تم اوسکی پس حاضر ہوئے وہ رسول اللہ کی خدمت میں اور اسلام لے آئے اور جبکہ حاجب اور وکیع کو خبر پہونچی اکثم کے سفر کی تو وہ دونو اُسکے پیچھے چلے جب اوسکی قبر پر پہونچے تو وہاں قربانی کی اور اُسکے ہمراہیوں سے پوچھا کہ تمکو اُسنے کیا حکم دیا جواب دیا کہ اسلام لانیکا۔ وہ دونو بھی ان سب کے ساتھ

هذا ما كتبه النبی صلی الله علیه وسلم لاهل قبیلة جربا واذرح

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبیلہ جربا اور اذرح والوں کے لیئے

قال الواقدی اتوا الی النبی صلی الله علیه وسلم مع صاحب ایلة بجزیتهم فاخذها وكتب لهم كتابا نسخته - بسم الله الرحمن الرحيم هذا الكتاب من محمد النبی رسول الله لاهل اذرح وجربا انهم آمنون بامان الله وامان محمد صلی الله علیه وسلم وان علیهم مائة دینار فی كل رجب وافیة طیبة والله كفیل علیهم بالنصح والاحسان الی المسلمین ومن لجاء الیهم من المسلمین من المخافة والتعزیر - اذا اخشوا على المسلمین فهم آمنون حتى يحدث اليهم محمد صلى الله عليه وسلم شيئا من قتل وخروج - ورواه البخاری عن ابی حمید الساعدی فی قصة قدوم ملك ايلة - ذكره المواهب وقال من قوله اذا خشوا الى آخر الكتاب - هذا بقية الكتاب عند الواقدی كما ذكره

کہا واقدی نے کہ حاضر ہوئے وہ حاکم ایلہ (اکیدر) کے ساتھ جزیہ لیکر (گویا مطیع ہوکر) اپس قبول کیا رسول اللہ نے وہ جزیہ اور لکھدیا اونکو فرمان بلفظ اوسکے یہ ہیں بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ یہہ فرمان ہے محمد نبی رسول اللہ کی جانب سے اذرح اور جربا والوں کے لیے اس بابتہ کہ وہ اللہ اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی امن میں ہیں اور اونپر سو دینار ہیں (جزیہ) ہر رجب میں پورے اور کھرے۔ اور اللہ نے حکم کیا اونکو عام مسلمانوں کے ساتھ خیرخواہی اور بھلائی کرنیکا۔ اور ان مسلمانوں کے ساتھ جو بحالت خوف یا کسی قسم کی مدد مانگنے کو اونکے ہاں پناہ گزیں ہوجاویں اور جب کبھی اندیشہ کریں وہ مسلمانوں کی جانب سے تو وہ اپنے کو امن میں سمجھیں یہانتک کہ فرمان بھیجیں اونکی بابتہ رسول اللہ صلعم خواہ قتل کا یا اخراج کا۔ روایت کیا ہے اسکو بخاری نے ابی حمید ساعدی سے ملک ایلہ کے آنے کے قصہ میں۔ اور ذکر کیا اسکو مواہب نے اور کہا قول رسول اللہ اذا خشوا سے آخر فرمان تک کی بابتہ کہ یہ بقیہ نامہ کا ہے واقدی کے نزدیک جیسے کہ ذکر کیا ہے شامی نے قصہ تبوک میں جربا جیم اور را

الشامی فی بتوك - جربا - بالجیم والراء المهملة والباء الموحدة - اذرح - بفتح همزة وسكون الذال المعجمة والراء والحاء المهملتين -

مہملہ اور بار موحدہ اذرح بفتح الف اور سکون ذال معجمہ اور رار اور حار دونو مہملہ -

هذا ما كتبه النبي صلى الله عليه وسلم لاهل دومة الجندل مع قطن بن حارثة

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلعم نے دومۃ الجندل والوں کے لیے بہمراہی قطن بن حارثہ

قال الحافظ روی ابن شاهین من طریق هشام بن الكلبی باسناد له قال قدم حصن وحارثة ابنا قطن علی النبی صلی الله علیه وسلم فاسلما وكتب لهما كتابا وقال صلی الله علیه وسلم فیه - هذا كتاب من محمد رسول الله لاهل دومة الجندل وما یلیها من طوائف كلب مع حارثة بن قطن - لنا الضاحیة من البعل ولكم الضامنة من النخل علی الجاریة العشر وعلی العامرة نصف العشر - ورواه ابن سعد عن هشام بن الكلبی باسناد آخر فقال حدثنی هشام بن محمد قال حدثنی ابن ابی صالح رجل من بنی كنانة عن ربیعة بن ابراهیم قال وفد حارثة ابن قطن وحمل بن سعدانة الی رسول الله فكتب النبی صلی الله علیه وسلم لحارثة كتابا - فذكر الكتاب - **الصاخبة** - الضجة واضطراب الاصوات ومنه فی نعته صلی الله علیه وسلم ولا صخب بكسر الخاء المعجمة صفة مشبهة فهو لا یرفع صوته علی الناس لسوء خلقه - **والصامت** - ضده

کہا حافظ نے کہ روایت کی ہے ابن شاہین نے ہشام بن کلبی کے طریقہ سے اوسکی سند کے ساتھ کہا کہ ایلچی بنکر حاضر ہوئے حصن اور حارثہ بن قطن رسول اللہ کی خدمت میں پس اسلام لے آئے وہ دونو اور لکھدیا رسول اللہ نے اون کو فرمان - اور تحریر فرمایا آپنے اوس میں کہ یہ فرمان ہے محمد رسول اللہ صلعم کا دومۃ الجندل والوں کے لئے اور اون لوگوں کے لیے جو اون کے متعلق ہیں قبائل کلب کے حارثہ بن قطن کے ہمراہ ہمارے واسطے صاخبہ ہیں یعنی خچر اور تمہارے واسطے صامت ہیں یعنی کھجوریں - آباد زمینوں پر عشر ہے اور تو توڑ پر نصف عشر اور روایت کیا ہے اسکو ابن سعد نے ہشام بن کلبی سے دوسری سند کے ساتھ پس کہا کہ حدیث بیان کی مجھ سے ہشام بن محمد نے کہا کہ حدیث بیان کی مجھ سے ابن ابی صالح نے جو ایک شخص ہے قبیلہ بنی کنانہ کا وہ روایت کرتے ہیں ربیعہ بن ابراہیم سے کہا کہ حاضر ہوئے حارثہ بن قطن اور حمل بن سعدانہ رسول اللہ کی خدمت میں تو لکھا رسول اللہ نے حارثہ کے لیے ایک فرمان پھر ذکر کیا اس فرمان کو **الصاخبۃ** شور اور چیخ پکار اور اسی سے رسول اللہ صلعم کی صفت میں کہ ولا صخب بکسر خا معجمہ صفۃ مشبہ یعنی نہیں بلند کرتے تھے آپ اپنی آواز لوگوں پر بوجہ سوء خلق کے **والصامت** اوسکا ضد ہے۔ مصنف اور خاص کر دیا اول کو نبل کے

قید و خصص الاول هنا فی البغل والثانی فی النخل بقوله من ۔

ساتھ اور دوسرے کو نخل کے ساتھ لفظ من سے۔

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم لاهل الطائف

یہ وہ فرمان ہے جسکو لکھا رسول اللہ صلعم نے اہل طائف کیواسطے

قال الحافظ اخرجه العسكري من طريق عنبسة بن سعد (عتبة بن سعيد) عن الزبير بن عدي عن اسيد الجعفي قال كنت عند النبي صلى الله عليه وسلم فكتب الى اهل الطائف - ان نبيذ الغبيراء حرام ۔ الغبيراء - هو ضرب من الشراب يتخذه الحبش من الذرة ويسمى السكركة وقيل تعمل من الغبيراء وهو التمر المعروف وقد جاء في تحريمه حديث آخر فقال صلى الله عليه وسلم اياكم والغبيراء فانها خمر العالم اي هي مثل الخمر التي يتعارفها جميع الناس لا فصل ولا فرق بينهما في التحريم۔

کہا حافظ نے کہ تخریج کی ہے عسکری نے عنبسہ بن سعد (عتبہ بن سعید) کے طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں زبیر بن عدی سے اور زبیر اسید الجعفی سے کہا کہ موجود تھا میں رسول اللہ کی خدمت میں پس لکھا آپ نے اہل طائف کو کہ نبیذ غبیرا حرام ہے غبیرا وہ ایک قسم کی شراب ہے جسکو حبش والے جوار سے بناتے ہیں اور اوسکا نام سکرکہ بھی ہے اور بعض نے کہا ہے وہ بنائی جاتی ہے غبیرا سے اور وہ مشہور کھجوریں ہیں۔ اور وارد ہوئی ہے اسکی تحریم میں دوسری حدیث پس فرمایا رسول اللہ صلعم نے کہ بچو تم غبیرا سے پس تحقیق وہ شراب ہے عالم کی یعنی وہ مثل اوس شراب کے ہے جو متعارف ہے لوگوں میں کچھ فرق نہیں ہے ان دونوں کے حرام ہونے میں۔

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم ايضاً لاهل الطائف

یہ فرمان بھی لکھا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل طائف کو

قال الحافظ اخرجه الدارقطني في غرائب مالك في آخر ترجمة نافع مولى ابن عمر من طريق عبد الرحمن بن خالد بن نجيح عن حبيب كاتب مالك قال قدم على مالك قوم من اهل عمان وكان فيهم رجل يقال له صدقة بن عطية بن خماس

کہا حافظ نے کہ تخریج کی ہے اسکی دارقطنی نے غرائب مالک میں نافع مولی ابن عمر کے اخیر ترجمہ میں عبد الرحمن بن خالد بن نجیح کے طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں حبیب سے جو کاتب ہیں مالک کے کہا کہ مالک کے پاس ایک گروہ اہل عمان کا آیا جن میں سے ایک شخص کا نام صدقہ بن عطیہ بن خماس بن نجیہ بن حمار بن نیاق تھا مالک ذکی

ابن نجبة بن حماد بن نیاق وکان مالك یکرمه فقیل لمالك ان عنده عدة احادیث فامرنی مالك ان اکتب عنه هذا الحدیث فاملی علیّ قال حدثنی ابی عطیة قال سمعت جدی نجبة بن حماد یحدث عن جده نیاق قال کنت ارعی ابلا ببادیة لنا فی الطائف فجاءنا کتاب رسول الله صلی الله علیه وسلم آن اسلموا وان لم تسلموا فادّوا الجزیة -

تعظیم کرتے تھے پس کہا گیا مالک سے کہ انکو چند حدیثیں یاد ہیں پس حکم دیا مجھکو مالک نے کہ لکھوں میں اونسے یہ حدیث پس لکھوایا اونہوں نے مجھکو کہا کہ حدیث بیان کی مجھسے میرے باپ عطیہ نے اونہوں نے کہا کہ سنا میں نے اپنے دادا نجبہ بن حماد سے نجبہ حدیث بیان کرتے تھے اپنے دادا نیاق سے کہا کہ میں طائف کے جنگل میں اونٹ چرایا کرتا تھا اوسی زمانہ میں آیا ہمارے پاس رسول اللہ کا فرمان - اسلام لاؤ تم اور اگر اسلام نہ لاؤ تو ادا کرو جزیہ (یعنے ذمی ہو)

هذا ما کتبه صلی الله علیه وسلم لاهل العمان

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلعم نے اہل عمان کے لیئے

ذکر البخاری وابن ابی خیثمة وسمویه فی فوائده وابن السکن وغیرهم من طریق ابی جمرة عبد العزیز بن زیاد الحنظلی قال حدثنی ابو شداد رجل من بنی ذمار (وهو قریة من قری عمان) قال جاءنا کتاب النبی صلی الله علیه وسلم فی قطعة من ادم - من محمد رسول الله الی اهل عمان - سلامٌ اما بعد فاقروا شهادة ان لا اله الا الله وانی رسول الله وادّوا الزکوة وخطوا المساجد وکذا وکذا والاغز وتکم - ابو شداد - الذماری - بالمعجمة والمیم والمهملة العمانی - قاله ابو عمر وتعقب بان ذمار من صنعاء لا من عمان وقال الرشاطی عمان بضم اول والتخفیف من عمل البحرین وذمار قریة

ذکر کیا ہے بخاری اور ابن ابی خیثمہ نے اور سمویہ نے اپنے فوائد میں اور ابن سکن وغیرہ نے ابی جمرہ عبد العزیز بن زیاد حنظلی کے طریقہ سے کہا اونہوں نے کہ حدیث بیان کی مجھسے ابو شداد نے جو ایک شخص ہے بنی ذمار میں کا (اور وہ (ذمار) ایک گاؤں ہے عمان کے دیہات میں سے) کہا کہ آیا ہمارے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان جو لکھا ہوا تھا ایک دہوڑی کے ٹکڑے پر محمد رسول اللہ کی جانب سے اہل عمان کی طرف سلام - بعد اسکے معلوم ہو کہ اقرار کرو تم اس بات کی شہادت کا کہ سوا اللہ کے کوئی معبود نہیں ہے اور اس بات کا کہ میں اللہ کا رسول ہوں اور ادا کرو زکوۃ اور جاؤ مسجدوں میں اور یہہ اور یہہ (یعنی احکام متفرقہ اسلام) ورنہ لڑونگا میں تم سے - **ابو شداد** - ذماری ذال معجمہ و میم اور مہملہ عمانی کہا اسکو ابو عمر نے اور اعتراض کیا ہی اسپر اسطور سے کہ ذمار صنعاء کے متعلق ہے نہ عمان کے اور کہا رشاطی نے کہ عمان بضم اول اور تخفیف میم بحرین کے پرگنات میں سے ہی اور ذمار

منها ويحتمل ان كان ابو عمر حفظه ان يكون اصله من ذمار وسكن عمان والذي يقول من اهل العلم - الدمائي - بالمهملة نسبة الى دماء وهي من عمان وقاله ابن مندة وابونعيم العماني - **قوله خطوا المساجد** - من الخطوة وهو بعدما بين القدمين في المشي ومنه الحديث كثرة الخطا الى المساجد - **قوله والاغزوتكم** - ولم يذكر فيه الجزية لانهم كانوا من العرب وليس على العرب الجزية بل فيهم الاسلام او القتل -

اوسکا ایک گاؤں ہے - اور احتمال ہے کہ ابو عمر کو ایسا یاد ہو کہ اونکی اصل تو ذمار کی ہے اور رہتے تھے وہ عمان میں - اور جو بعض اہل علم نے اوسکو دمائی - دال مہملہ کے ساتھ کہا ہے تو نسبت کی ہے اوسکی دما - دال مہملہ اور میم کی طرف جو ایک قریہ ہے عمان کا - اور ابن مندہ اور ابونعیم نے اوسکو عمانی کہا ہے - **قولہ** خطوا المساجد مشتق ہے یہ خطوۃ سے جس کے معنی ہیں فاصلہ دونو قدموں کے درمیان میں چلنے میں اور اسی سے ہے حدیث کثرۃ الخطا الی المساجد یعنے بہت جاؤ مسجد وںمیں **قولہ** والاغزونکم - اور نہیں ذکر کیا یہاں جزیہ کا اس وجہ سے کہ تھے وہ لوگ عرب اور عرب پر جزیہ نہیں ہے بلکہ اونمیں اسلام ہے یا جہاد -

هذا ما كتبه النبي صلى الله عليه وسلم الى باذان ملك اليمن - كان عاملاً عليه من ملك فارس كسرى [۱۸]

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلعم نے باذان ملک یمن کو - اور وہ عامل تھا یمن پر کسری بادشاہ فارس کیجانب سے

في الخميس قال كتب الى باذان وهو على اليمن من قبل كسرى - بلغني ان في ارضك رجلا يتنبئ فاربطه وابعثه بالي - فبعث باذان قهرمانه وهو بابونه وكان كاتبا حاسبا وبعث معه رجلا من الفرس يقال له خرخره فكتب معهما الى رسول الله يامره ان ينصرف معهما الى كسرى فقال لبابونه انظر الرجل وما هو وكلمه واتني بخبره فخرجا فلما بلغا الطائف وكان جمع من قريش مثل ابي سفيان وصفوان وغيرهما فسألا عن النبي صلى الله عليه وسلم قالوا انه بيثرب ولما سمع ابوسفيان وصفوان مضمون كتاب باذان فرحا وقالا مثل كسرى وقد مر بابونة وخرخرة المدينة على رسول الله صلى الله عليه وسلم فلما

تاریخ خمیس میں لکھا ہے کہ کسری کی طرف سے باذان حاکم یمن کو نامہ لکھا گیا کہ مجھے خبر لگی ہے کہ تیرے علاقہ میں ایک شخص نے نبوت کا دعوی کیا ہے پس اوسکو گرفتار کرکے میرے پاس بھیجدے پس بھیجا باذان نے اپنے مصاحبین میں سے ایک شخص جسکا نام بابونہ تھا اور منشی تھا و حسابی اور بھیجا اوس کے ساتھ ایک فارس کا آدمی جسکا نام خرخرہ تھا پس لکھا ان دونو کے ہمراہ رسول اللہ کو نامہ حکم کرتا تھا آپ کو کہ جاویں آپ اون دونو کے ہمراہ کسری کے پاس پہلے کہا باذان نے بابونہ سے کہ ملاقات کر اس شخص سے اور معلوم کر کہ وہ کیا کہتا ہے اور اوس سے گفتگو کر اور میرے پاس خبر لا - پس کوچ کیا اون دونو نے جب وہ طائف میں پہونچے جہاں کہ اسوقت چند سرداران قریش مثل ابوسفیان و صفوان وغیرہ کے موجود تھے تو سوال کیا اونہوں نے رسول اللہ کی بابتہ لوگوں سے ہم کہا کہ وہ مدینہ میں ہیں اور جبکہ

قدما علیہ انزلهما وامرهما بالمقام بإها
ثم ارسل رسول الله صلی الله علیہ وسلم
ذات غداة الیهما فلما دخلا علیہ قال لهما
اجلسا فبرکا علی رکبهما وکلمه بابونة وقال
ان شاهنشاه ملک کسری کتب الی الملک
باذان یامره ان یبعثه الیک من یاتیه
بک وقد بعثنی الیک لتنطلق معی فان
فعلت کتبت الی ملک الملوک بکتاب ینفعک
به وان ابیت فهو ممن قد علمت فهو مهلکک
ومهلک قومک ومخرب بلادک واعطاه
کتاب باذان ولما اطلع رسول الله صلی
الله علیہ وسلم مضمون الکتاب وسمع
حکایتهما المزخرفة تبسم ودعاهما الی
الاسلام فلم یسلما فاتی جبرئیل رسول
الله واخبره ان الله عز وجل سلط علی
کسری ابنه شیرویة فقتله فلما اتیاه
من الغد قال ان ربی قد قتل اللیلة
ربکما (یعنی کسری) کذا وکذا فکتب
صلی الله علیہ وسلم لباذان - ان الله
وعدنی ان یقتل کسری فی یوم کذا -
وبعث به معهما وقال قولا له ان اسلمت
اعطیتک ما تحت یدیک فقدما علی
باذان واخبراه فقال والله ما هذا کلام
ملک لننظرن ما قال فلم یلبث ان قدم
علیه کتاب شیرویه - اما بعد فانی قتلت
کسری ولم اقتله الا غضبا لفارس بما کان
یستحل من قتل اشرافها -

ابوسفیان وغیرہ کو مضمون خط کی اطلاع ہوئی تو بہت خوش ہوئے
اور کہا کہ شل کسری دیہ عرب کا محاورہ ہے جسکا مطلب یہ ہوا کہ
کسری جیسے سے سابقہ پڑا ہے اب معلوم ہوگا) بابونہ اور خرخرہ
رسول اللہ کے پاس مدینہ میں آئے جب وہاں پہونچے تو آپنے اون
کی مہمانی کی اور مدینہ میں ٹھیرنے کا حکم دیا پھر رسول اللہ نے اونکو اپنے
آدمی بھیجکر بلایا جب وہ آئے تو کہا بیٹھ جاؤ وہ دونو دوزانو بیٹھ گئے
اور گفتگو شروع کی بابونہ نے اور کہا کہ شاہنشاہ کسری نے نامہ لکھا
ہے ملک باذان کو جس میں اونکو حکم دیا ہے کہ تمہارے پاس
وہ ایسے شخص کو بھیجے جو تم کو وہاں لیجائے اور باذان نے
مجھے بھیجا ہے تاکہ تم میرے ہمراہ چلو پس اگر تم نے مان لیا تو
ملک الملوک کی خدمت میں ایسی تحریر تم کو لکھدونگا جس سے تم کو
نفع ہوگا اور اگر تم نے انکار کیا تو وہ اون لوگوں میں سے ہے جسکو
تم جانتے ہو ہلاک کردیگا تم کو اور تمہاری قوم کو اور ویران کردیگا
تمہارے ملک کو۔ اور دیا آپ کو خط باذان کا جب مطلع ہوئے
رسول اللہ صلعم خط کے مضمون پر اور اونکی بیہودہ باتیں سنیں تو
آپ مسکرائے اور اون دونو کو دعوت اسلام کی پس وہ اسلام
نہیں لائے۔ اور آئے جبرئیل علیہ السلام رسول اللہ کے پاس اور
خبر دی آپکو کہ اللہ عزوجل نے مسلط کردیا کسری پر اوسکے بیٹے شیرویہ
کو جسنے اوسکو مارڈالا جبکہ وہ دونو دوسرے روز رسول اللہ کے پاس آئے
تو آپنے فرمایا کہ آج کی رات میرے رب نے تمہارے رب (یعنی کسری) کو
مارڈالا اس طرح پس لکھا رسول اللہ صلعم نے باذان کو کہ تحقیق اللہ
نے وعدہ کیا ہے مجھسے کہ مارڈالیگا کسری کو فلان دن اور بھیجا یہ نامہ
اون دونو کے ہمراہ اور فرمایا کہ اوس سے کہنا کہ اگر تو اسلام لے آئیگا تو جو
کچھ تیرے قبضہ میں ہے وہ تجھی کو دیدونگا پس وہ دونو آئے باذان کے پاس اور
خبر دی اوسکو تو اوسنے کہا کہ قسم خدا کی یہ کسی بادشاہ کا کلام نہیں ہے
اور جیسا ہم خود انتظار کرینگے اس خبر کا تو تھوڑے دن نہیں گذرے
تھے کہ اوسکے پاس شیرویہ کا خط آیا کہ اما بعد مجھسے معلوم ہوگا بیٹے کسری کو

باذان عامل فارس از جانب کسری

وتجمیر بعوثهم فاذا جاءك كتابی هذا فخذ الی الطاعة ممن قبلك وانظر الرجل الذی كتب الیك الكسری فیه فلا تهیجه حتی یاتیك امری - فلما قراه قال هذا الرجل لنبی مرسل فاسلم - وكذا رواه ابو سعد النیسابوری فی كتاب شرف المصطفی من طریق ابن اسحق عن الزهری عن ابی سلمة بن عبد الرحمن ورواه ابن هشام عن الزهری ایضا - هكذا فی بهجة المحافل وذكره صاحب سیرة الشامی فی ذكر المكتوب الی كسری باختلاف من هذا فقال قال ابو الربیع یقال ان الخبر اتی باذان بموت كسری وهو مریض فاجتمعت له اساورته فقالوا من تؤمر علینا فقال اتبعوا هذا الرجل وادخلوا فی دینه واسلموا وكان باذان اسلم فی حیوة رسول الله صلی الله علیه وسلم واخرجه ابو نعیم الاصبهانی فی الدلائل وذكره الحافظ فی الاصابة عنه -

مار ڈالا ہے اور نہیں قتل کیا میں نے اوسکو مگر غصہ ہو کر فارس سے فائدہ کے لئے اسوجہ سے کہ وہ حلال جانتا تھا شرفائے فارس کا قتل اور روکے رکھتا تھا اون کے لشکروں کو سرحدوں پر پس جب تجھے میرا یہ خط ملے تو حاصل کر معاہدہ جماعت کا میرے لیے اون لوگوں سے جو تیرے سامنے ہیں۔ اور مہلت دے اوس شخص کو جسکی بابت تجھ کو کسری نے لکھا تھا بس نہ چھیڑ اوسکو یہانتک کہ آئے تیرے پاس میرا حکم جبکہ پڑھا باذان نے اس نامہ کو کہا کہ یہ شخص ضرور نبی مرسل ہے پس اسلام لے آیا اسیطرح روایت کیا ہے اسکو ابو سعد نیشاپوری نے کتاب شرف المصطفی میں ابن اسحق کے طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں زہری سے اور زہری روایت کرتے ہیں ابی سلمہ بن عبد الرحمن سے اور روایت کیا اوسکو ابن ہشام نے بھی زہری سے اسیطرح بہجۃ المحافل میں لکھا ہے اور ذکر کیا اسکو صاحب سیرۃ شامی نے ذکر مکتوب الی کسری میں اس سے تہوڑے اختلاف کے ساتھ پس کہا کہ کہا ابو ربیع نے کہ کہا جاتا ہے کہ باذان کو جب کسری کے موت کی خبر لگی تو مریض تھا اوسکے پاس اوسکے سردار جمع ہوئے کہ ہم اب اپنے پر امیر کسکو بنا دیں تو جواب دیا کہ تابعداری کرو اس شخص کی اور داخل ہو جاؤ اوسکے دین میں اور اسلام لے آؤ اور باذان اسلام لے آیا تہا رسول اللہ صلعم کی زندگی میں اور تخریج کی ہے اسکی ابو نعیم اصبہانی نے دلائل میں اور ذکر کیا ہے اسکو حافظ نے ابو نعیم کے حوالہ سے۔

هذا ما كتبه صلی الله علیه وسلم لبدیل بن ورقاء

یہ وہ نامہ ہے جو لکہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بدیل بن ورقا کو

اخرج ابن حجر وابن الاثیر باسنادهما الی ابی بكر بن ابی عاصم قال حدثنا عبد الرحمن بن محمد ابن عبد الرحمن بن محمد بن بشیر بن عبد الله ابن سلمة بن بدیل بن ورقاء قال حدثنی ابی محمد عن ابیه عبد الرحمن عن ابیه محمد

تخریج کی ہے ابن حجر اور ابن اثیر نے اپنی اپنی سند سے جو پہونچتی ہیں ابی بکر بن عاصم کیطرف کہا ابو بکر نے کہ حدیث بیان کی ہم سے عبد الرحمن بن محمد بن عبد الرحمن بن محمد بن بشیر بن عبد اللہ بن سلمہ بن بدیل بن ورقا نے کہا کہ حدیث بیان کی مجھ سے میرے باپ محمد نے اپنے باپ عبد الرحمن سے اونہوں نے اپنے باپ محمد سے محمد نے اپنے

عن ابیہ بشیر عن ابیہ عبد اللہ عن ابیہ
سلمۃ قال دفع الی ابی بدیل بن ورقاء
کتابا فقال یا بنی ھذا کتاب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم فاستوصوا بہ فلن
تزالوا بخیر ما دام فیکم لنسخته۔
بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ من محمد رسول
اللہ الی بدیل بن ورقاء وسروات بنی عمرو
فانی احمد الیکم اللہ الذی لا الہ الا ھو
اما بعد فانی لم اثم بالکم ولم اضع فی جنبکم
وان اکرم اھل تھامۃ علی انتم واقربھم لی
رحما ومن معکم من المطیبین وانی قد
اخذت لمن ھاجر منکم مثل ما اخذت
لنفسی ولو ھاجر بارضہ غیر ساکن مکۃ
الا معتمرا او حاجا وانی لم اضع فیکم اذا
سلمت وانکم غیر خائفین من قبلی ولا محصرین
وان الکتاب بید علی بن ابی طالب۔ و
اخرجہ الحافظ فی ترجمۃ بسر بالموحدۃ
والمھملۃ ایضا بطریق ابن ابی شیبۃ قال
حدثنا عبد الرحیم بن سلیمان عن زکریا
ابن ابی زائدۃ قال کنت مع ابی اسحق
السبیعی فیما بین مکۃ والمدینۃ فسایرہ
رجل من خزاعۃ فاخرج الینا رسالۃ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی خزاعۃ
وکتبھا یومئذ کان فیھا۔
بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ من محمد
رسول اللہ الی بدیل بن ورقاء بسر
وسروات بنی عمرو۔ فذکرہ ورواہ الطبرانی

باپ بشیر سے اونہوں نے اپنے باپ عبد اللہ سے اونہوں نے
اپنے باپ سلمہ سے کہا کر دیا مجھکو میرے باپ بدیل بن ورقا نے
ایک خط اور کہا کہ اے میرے بیٹے فرمان ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کا وصیت قبول کرو اسکی بابتہ ہمیشہ اچھے رہوگے
جب تلک یہ فرمان تم میں رہے گا۔ الفاظ اوسکے یہ ہیں۔
بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ نامہ ہے محمد رسول اللہ کا بدیل
بن ورقا اور سرداران قبیلہ بنی عمرو کے نام میں تمہاری طرف
ایسے اللہ کی حمد بیان کرتا ہوں جسکے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور
حمد کے بعد (معلوم ہو کر) میں تمہارے کسر شان نہیں کرونگا
اور نہ ناقدری کرونگا تمہارے سرداروں کی۔ اور تم تمام اہل تہامہ
میں سے مجھے عزیز ہو اور اون سب سے زائد رشتہ میں قریب ہو اور
اسیطرح جو لوگ تمہارے ساتھ ہوں معاہدین حلف مطیبین کے
اور جو کچھ کہ میں نے اپنے نفس کے لیے مقرر کر لیا ہے وہی مقرر کر لیا ہے اوس
شخص کیواسطے جو تم میں سے ہجرت کرے۔ اگرچہ ہجرت کرے اپنے
وطن کے علاقہ میں بشرطیکہ مکہ میں نہ رہے مگر عمرہ یا حج کی غرض سے۔
اور تم کو نقصان میں نہیں ڈالونگا جب میں کسی سے صلح کرونگا اور تم
میری جانب سے بیخوف رہنا اور نہ تم روکے جاؤگے (یعنی اپنے مقاصد
سے) اور تحقیق یہ تحریر علی بن طالب رض کے ہاتھ کی ہے! ور تخریج کی ہے
اسکی حافظ نے بسر بائے موحدہ اور سین مہملہ ابن ابی شیبہ کے طریقے سے
بھی لکھا کر حدیث بیان کی ہم سے عبد الرحیم بن سلیمان نے زکریا
بن ابی زائدہ سے روایت کرکے کہا کہ تھا میں ابی اسحق سبیعی کے
ہمراہ مکہ اور مدینہ کے درمیان میں کہ ساتھ ہوا اونکے ایک شخص خزاعہ
کا پس نکالا ایک خط جو رسول اللہ کا تھا خزاعہ کیطرف۔ الفاظ
اوس کے اوس دن یہ تھے۔
بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ محمد رسول اللہ کی جانب سے بدیل
بن ورقا اور سروات قبیلہ بنی عمرو کی جانب بس ذکر کیا فرمان
اور روایت کیا ہے اوسکو طبرانی نے مطولاً عبد الرحمن

مطولا من روایة عبد الرحمن بن محمد بن عبد الرحمن بن محمد بن بسر بن عبد اللہ بن سلمة بن بدیل بن ورقاء عن ابائه عن ابیه الی بدیل فذکرہ واخرجه الفاکهی فی کتاب مکة عن عبد الرحمن به وذکر انه املاہ علیهم من کتابه واخرجه عمر بن سعد فی الطبقات فی ترجمة بدیل قال کتب الیه النبی صلعم والی بسر بن سفیان یدعوهما الی الاسلام

بن محمد نے عبد الرحمن بن محمد بن بسر بن عبد اللہ بن سلمہ بن بدیل بن ورقار کی روایت سے۔ ہر ایک اون میں کا روایت کرتا ہے اپنے باپ سے بدیل بن ورقار تک پس ذکر کیا اوس فرمان کو اور تخریج کی ہے فاکہی نے کتاب مکہ میں عبد الرحمن سے اوسی سند سے اور ذکر کیا اونہوں نے بیان کیا تھا اس فرمان کو اپنی کتاب سے اور تخریج کی ہے اوسکی محمد بن سعد نے طبقات میں بدیل کے ترجمہ میں اور کہا کہ لکھا اوسکی اور بسر بن سفیان کیطرف رسول اللہ نے فرمان۔ بلاتے تھے آپ اونکو اسلام کی طرف۔

غرائب الالفاظ

نادر الفاظ یعنی شرح لغات

لم اثم۔ من الوثم وهو الکسر والدق ومعناہ بتم من اعاة شانکم **لم اضع** من وضع یضع بمعنی حطه و خذله او من وُضِع فی البیع ای خسر فی راس المال **جنب**۔ وهو من الجانب ای لم اخذل جانبکم یعنی انفسکم وایضا الجنب الامراء ومنه قطع جنبا من المشرکین **تهامة**۔ بلاد تهامة بحجاز من ذات عرق الی البحر وجدة **مطیبین** اجتمع بنو هاشم وبنو زهرة وتیم فی دار ابن جدعان فی الجاهلیة وجعلوا طیبا فی جفنته وغمسوا ایدیهم فیه کعادتهم فی العهود وتحالفوا علی التناصر والاخذ للمظلوم من الظالم فسموا المطیبین وشهدہ النبی صلی اللہ علیه وسلم فی صغرہ مع عمومته

لم اثم مشتق ہے وثم سے جسکے معنے ہیں توڑنا اور کچلنا تو یہ معنے ہوئے کہ پوری کیجا ویگی اونکی شان کی رعایت یعنی اونکی شان کا خیال رکھا جاویگا **لم اضع** مشتق ہو وضع یضع سے جسکے معنے ہیں گرا دینا مرتبہ سے اور ذلیل کرنا۔ یا مشتق ہے وُضِع فی البیع سے بولا جاتا ہے جبکہ نقصان ہو جائے راس المال میں **جنب** مشتق ہے جانب سے یعنے نہیں پست کرونگا جانب تمہاری (یعنی خود تمکو) اور جنب کے معنی امراء کے بھی ہیں اور اسی سے ہی یہ قول کہ قطع الخ یعنی علیحدہ کئے چند سردار مشرکین کے **تہامہ** بلاد تہامہ کی حد حجاز میں ذات عرق سے دریا اور جدہ تک ہے **مطیبین** جمع ہوئے بنو ہاشم اور بنو زہرہ اور تیم زمانہ جاہلیت میں ابن جدعان کے گھر میں۔ اور رکھی کوئی خوشبو والی چیز ایک برتن میں اور ڈبوئے اپنے ہاتھ اوسمیں جیسے کہ اونکی عادت تھی عہد کرنیکے وقت اور قسمیں کھائیں آپسمیں مدد کرنے اور ظالم سے مظلوم کا بدلہ لینے پر پس نام رکھا گیا اونکا مطیبین اور موجود تھے اس میں رسول اللہ صلعم جبکہ آپ چھوٹے تھے شریک ہوئے تھے اپنے چچاؤں کے ہمراہ۔

اخذت لمن - اخذ له ای لنصره
اذا سلمت - هو من السلامة ومن المسالم وهو الصلح -

اخذت لمن عرب کا محاورہ ہے کہ اخذ لہ یعنی مدد کی اوسکی
اذا سلمت یہ مشتق ہے سلامت سے یا مشتق ہے سلم سے جسکے معنی صلح کے ہیں۔

المسائل المستنبطة من هذا الكتاب

وہ مسائل جو اس فرمان سے مستنبط ہوتے ہیں

قوله من معكم من المطلبين يدل على ان من صالح قوما وعاهدهم في حلفائهم فقد تم العهد مع الحلفاء ويجب الوفاء وان لم يشاركهم الحلفاء في هذا العهد مشافهة - قوله قد اخذت يدل على ان الهجرة في عرف الشرع الخروج من ارض الى ارض لوجه الله تعالى وابتغاء لمرضاته وقد وقع الهجرة في الاسلام على وجهين الاول الانتقال عن دار الخوف الى دار الامن كما في هجرة الحبشة التي وقع في ابتداء الاسلام هاجر اليها بعض الصحابة وكالهجرة من مكة الى المدينة من بعض الصحابة قبل هجرة النبي صلى الله عليه وسلم اليها واستقرار الاسلام والثاني الانتقال من دار الكفر الى دار الاسلام وذلك بعد ما استقر ارة صلى الله عليه وسلم بالمدينة وهجرة المسلمين

قولہ من معکم من المطلبین یہ قول دلالت کرتا ہے اس بات پر کہ جو شخص کہ صلح کرے ایک قوم سے اور معاہدہ کرے اوس صلح میں اپنے ہم عہدوں کے ساتھ ہی تو پورا ہو جاتا ہے عہد حلفا کے ساتھ اور واجب ہوتا ہے اوسکا پورا کرنا۔ اگرچہ نہ شریک ہوں حلفا روبرو ان کے ساتھ اس عہد میں روبرو۔ قولہ قد اخذت۔ جاننا تو کہ ہجرت کے معنی عرف شرع میں یہ ہیں کہ نکل جانا ایک جگہ سے دوسری جگہ اللہ کے واسطے اور اوسکی مرضی چاہنے کے لیے اور واقع ہوئی ہے ہجرت اسلام میں دو طرح اول تو چلا جانا خوف کی جگہ کو چھوڑ کر دار الامن کی طرف جیسے کہ ہجرت حبشہ وہ جو واقع ہوئی ابتدا اسلام میں ہجرت کی حبشہ کیطرف بعض صحابہ نے اور جیسے کہ ہجرت بعض صحابہ کی مکہ سے مدینہ کیطرف قبل ہجرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور استقرار اسلام کے اور دوسرا چلا جانا دار الکفر سے دار الاسلام کی طرف اور یہ ہجرت ہوئی بعد استقرار رسول اللہ صلعم کے مدینہ میں اور ہجرت جمیع مسلمانوں کی مدینہ کی طرف مکہ اور غیر مکہ سے اور اس وقت ہجرت شائع اور مخصوص ہوگئی تھی مکہ سے مدینہ کی طرف یہاں تک کہ فتح ہوا مکہ پس جاتا رہا اختصاص۔ اور حدیث لا ہجرۃ بعد الفتح ولکن جہاد و نیۃ (یعنی نہیں ہے ہجرت بعد فتح مکہ کے لیکن جہاد ہے اور نیت) تو مراد اوس سے یہ ہے کہ نہیں واجب ہے ہجرت بعد فتح مکہ کے مکہ سے کیونکہ اب ہو گیا وہ دار الاسلام اور باقی رہ گیا حکم

اليه من مكة وغيرها فكانت الهجرة
اذ ذاك شاعت وتخصصت بالانتقال
من مكة الى المدينة الى ان فتحت
مكة فارتفع الاختصاص وحديث
لا هجرة بعد الفتح ولكن جهاد
ونية المراد به لا هجرة بعد فتح
مكة منها لانها صارت دار الاسلام
وبقي الانتقال من دار الكفر لمن قدر
عليه وهو المراد من قوله صلى
الله عليه وسلم لا ينقطع الهجرة
حتى ينقطع التوبة وحكمه ان
يدع اهله وماله لا يرجع في شيء
من ذلك وينقطع بنفسه الى مهاجره
ولهذا كان النبي صلى الله عليه وسلم
يكره الموت بالارض هاجر منها ف
قال اللهم لا تجعل منايانا بمكة
الا اذا صارت ارضه دار الاسلام
فيجوز رجوعه اليها وللهجرة معنى
آخر روى الامام احمد في مسنده
الهجرة ان تهجر الفواحش ما ظهر
وما بطن وتقيم الصلوة وتؤتي الزكوة
فانت مهاجر وان مت بالحضر.
واسناده حسن. فصارت الهجرة
هجرتان روى الامام احمد ايضاً الهجرة
هجرتان احدهما ان تهجر السيئات
والاخرى ان تهاجر الى الله ورسوله
ولا تنقطع الهجرة (اي بمعنى ان تهجر السيئات)

چلے جانے کا دار الکفر سے اوس شخص کو جو قادر ہوا اوس پر اور
یہی مراد ہے قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا ینقطع الہجرۃ
حتی ینقطع التوبۃ (یعنی نہیں منقطع ہوگی ہجرت جب تلک کہ
منقطع ہو توبہ) اور حکم اوسکا یہ ہے کہ چھوڑ دے اپنی
اہل ومال کو اگر اون کی وجہ سے ہجرت میں حرج واقع ہوتا
ہو اور نہ رجوع کرے اون میں سے کسی میں اور چلا جاوے اپنی جان
سے کر اوس جگہ جہاں کی ہجرت کا ارادہ کیا ہے اور اسی
سے رسول اللہ وہاں مرنا بھی برا جانتے جہاں سے کہ
ہجرت کی ہو۔ اور فرمایا آپ نے کہ اے اللہ نہ کر تو ہماری
موت مکہ میں۔ مگر جبکہ وہ جگہ جہاں سے کہ ہجرت کی ہے
دار الاسلام ہو جاوے تو جائز ہے لوٹنا اوس کی طرف۔
اور ہجرت کے ایک معنی اور بھی ہیں روایت کی ہے
امام احمد نے اپنی مسند میں کہ ہجرت یہ ہے کہ چھوڑ دے
تو بری باتیں ظاہر وباطن اور نماز پڑھے اور زکوۃ دیوے
تو تو مہاجر ہوگا (یعنی مہاجر کے حکم میں ہوگا) اگرچہ مرے
تو اپنے وطن میں ہی۔ اور اسناد اس کی حسن ہے
پس ہوئی ہجرت دو قسم کی۔ امام احمد نے ہی روایت
کیا ہے کہ ہجرت دو قسم کی ہے ایک تو یہ کہ چھوڑ دی
جاویں بری باتیں اور دوسرے یہ کہ ہجرت کی جاوے
اللہ اور اوس کے رسول کی طرف۔ اور نہیں منقطع
ہوگی ہجرت (یعنی ہجرت بایں معنی کہ چھوڑ دیے جاویں
گناہ) جب تک کہ توبہ مقبول ہے۔ اور اسکا مصرح
ہے قول رسول اللہ لا ینقطع الہجرۃ میں۔ پس یہ تو
فرض ہے ہر مسلمان پر ہر حال میں اور یہ دوسری
تاویل ہے دونو حدیثوں کے دفع تعارض کی۔
قول ولو ہاجر بارضہ۔ فائدہ دیا اس قول نے اس
بات کا کہ رسول اللہ صلعم نے نہیں فرض کیا اونپر م

ماكانت التوبة مقبولة وحكمه مصرح
فى قوله لا تنقطع الهجرة يعنى انه فرض
على كل مسلم فى كل حالٍ وهذا توجيه
أخر لدفع التعارض بين الحديثين
قوله ولوهلجر بارضه افاد
ان النبى صلى الله عليه وسلم لم
يفترض عليهم الخروج من ارضهم
الى المدينة بل افترض عليهم هجران
مانهى الله كما يدل عليه قوله بارضه
وقوله غير ساكن مكة ويحتمل ان
يراد بالارض ارض بلده فالمعنى ان
يترك بلده ويذهب الى غيره
من البلد يأمن فيه الكفر كالحبشة يعنيه
مثلا فيستقيم الهجرة بكلا معنييه
فكان صلى الله عليه وسلم افترض عليهم
الهجرتان **قوله اذا اسلمت** - يفيد
ان المعاهد اذا عاهد عهداً يجب عليه
ان يراعى حلفاؤه -

چھوڑنا ممنوعات شرعیہ کا جیسے کہ دلالت کرتا ہے اسپر
قول رسول اللہ کا بِاَرْضِہٖ اور قول رسول اللہ کا
غَیْرُ سَاکِنِ مَکَّۃَ - اور احتمال ہے کہ مراد لیجاوے
ارض سے اوس کے وطن کی ارض متعلقہ پس
معنے یہ ہونگے کہ چھوڑ دے اپنے وطن کو اور چلا
جائے دوسرے شہر میں جہاں امن پاوے کفر
سے جیسے حبشہ مثلاً پس درست ہوجاوے گی
ہجرت اپنی دونو معنے کے اعتبار سے - پس فرض
کیں اونپر رسول اللہ نے دونو ہجرتیں - قولہ اذا اسلمتُ
فائدہ دیا اس بات کا کہ عہد
کرنے والا جب معاہدہ کرے
کسی سے تو واجب ہے
اوس پر کہ خیال
رکھے اپنے
حلفا کا
بھی

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم الى بكر بن وائل

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلعم نے قبیلہ بن بکر وائل کے لئے

اخرج البغوى والامام احمد قال حدثنا
عبد الله قال حدثنى ابى قال حدثنا
يونس وحسين قالا حدثنا شيبان
عن قتادة قال حدث مرثد بن ظبيان
قال جاءنا كتاب من محمد رسول الله فما
وجدنا له كاتبا يقرأه علينا حتى قرأه

تخریج کی ہے بغوی اور امام احمد نے کہا کہ حدیث بیان کی
ہم سے عبد اللہ نے کہا کہ حدیث بیان کی مجھ سے میرے باپ
نے کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے یونس اور حسین نے کہا اون دونوں
نے کہ حدیث بیان کی ہم سے شیبان نے قتادہ سے روایت
کرکے کہا کہ حدیث بیان کی مرثد بن ظبیان نے کہا آیا ہمارے پاس
فرمان محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف سے ہم کو کوئی منشی نہیں ملا

رجل من ضبيعة نسخته من
محمد رسول الله - الى بكر بن وائل
اسلموا تسلموا -
قال الحافظ واخرجه ابن منده وابو
نعيم من طريق محمد بن هشام عن عمير
ابن حاجب بن يزيد بن شهاب عن ابيه
عن جده قال وفدت انا وخمسة
الحديث وقال ايضا اخرج ابن السكن
من طريق عمرو بن جيحة قال حدثني
عمير بن حاجب بن يونس من شهاب
ابن زبير بن مذعور بن ظبيان بن
سلمة قال حدثني ابي عن ابيه عن
جده ان مرثد بن ظبيان هاجر
فذكر فيها الكتاب - واخرج ابوبكر
الشيرازي في الالقاب من طريق
احمد بن يعقوب بسنده الى شهاب
ابن زبير قال واخرجه خليفة بن
خياط في تاريخه -

جو وہ ہم کو سناتا یہاں تک کہ پڑھا اوسکو قبیلہ ضبیعہ
کے ایک شخص نے۔ الفاظ اوسکے یہ ہیں کہ محمد رسول اللہ کی
جانب سے بکر بن وائل کیطرف۔ اسلام لے آؤ تم سلامت رہوگے
کہا حافظ نے اور تخریج کی ہے اسکی ابن مندہ اور ابونعیم نے
محمد بن ہشام کے طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں عمیر بن حاجب
بن یزید بن شہاب سے عمیر اپنے باپ سے اور اون کے باپ
روایت کرتے ہیں اپنے دادا سے کہا کہ ایلچی بنا میں اور پانچ
شخص۔ الحدیث۔ اور کہا حافظ نے کہ تخریج کی ہے ابن السکن
نے بھی عمرو بن جیحہ کے طریقہ سے کہا کہ حدیث بیان کی مجھے
عمیر بن حاجب بن یونس بن شہاب بن زبیر بن مذعور بن
ظبیان بن سلمہ نے کہا کہ حدیث بیان کی مجھے میرے باپ نے
اپنے باپ سے روایت کرکے اونہوں نے روایت کی اپنے
دادا سے کہ مرثد بن ظبیان نے ہجرت کی پس ذکر کیا اس قصہ
میں فرمان کا۔ اور تخریج کی ہے ابوبکر شیرازی نے القاب
میں احمد بن یعقوب کے طریقہ سے اون کی سند
پہونچتی ہے شہاب بن زبیر تک۔ کہا حافظ نے اور تخریج
کی ہے اس کی خلیفہ بن خیاط نے اپنی تاریخ
میں۔

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم لبلال بن حارث المزني

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بلال بن حارث مزنی کو

اخرج ابوداؤد من كتاب القطائع
باسانيد عن عوف المزني ان
النبي صلى الله عليه وسلم
اقطع بلال بن الحارث المزني
معادن القبلية جلسيها و
غوريها وقال غيره جلسيها

تخریج کی ہے ابوداؤد نے کتاب القطائع میں
مختلف سندوں کے ساتھ عوف مزنی سے روایت
کرکے کہ جاگیر میں دی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے بلال بن حارث مزنی کو قبیلہ کی کہانیں
نشیب کے زمین کی بھی اور بلندی کی
بھی۔ اور زمین قابل کاشت بیت المقدس

وغورها وحيث يصلح الزرع
من قدس ولم يعطه حقا مسلم
وكتب له في ذلك كتابا۔
بسم الله الرحمن الرحيم۔ هذا
ما اعطى محمد صلى الله عليه
وسلم بلال بن الحارث المزني
اعطاه معادن القبلية جلسيها
وغورها (جلسيها وغورها) و
حيث يصلح الزرع من قدس و
لم يعطه حقا مسلم وكتب
ابي بن كعب۔

میں اور نہیں دیا آپ نے حق کسی
مسلمان کا (یعنی ظلماً غصب کرکے) اور
لکھدیا اس بابتہ یہ فرمان۔
بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ تحریر
ہے اوس چیز کی کہ عنایت کیا رسول اللہ
نے بلال بن حارث مزنی کو۔ دیں آپ نے
اوسکو قبیلہ کی کانیں نشیب کے زمین کی بھی
اور بلند زمین کی بھی۔ اور زمین قابل کاشت
بیت المقدس کی۔ اور نہیں دیا آپ نے اوسکو حق
کسی مسلمان کا اور لکھا اس کو ابی بن
کعب نے۔

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم الى بني زهير

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلعم نے بنی زہیر کی طرف

اخرج الامام احمد وابو داؤد
والنسائي من طريق الجريري عن
ابي العلاء وهو يزيد بن عبد الله
بن الشخير قال كنا في سوق
الابل فجاء اعرابي اشعث الراس
معه قطعة اديم احمر فقال افيكم
من يقرأ قلت نعم فاخذته فاذا
فيه۔
بسم الله الرحمن الرحيم۔ من محمد
رسول الله الى بني زهير بن
اقيش حي من عكل انهم ان
شهدوا ان لا اله الا الله وان
محمدا رسول الله وفارقوا

تخریج کی ہے امام احمد اور ابو داؤد اور نسائی نے
جریری کے طریق سے وہ روایت کرتے ہیں ابو العلاء
یزید بن عبد اللہ بن الشخیر سے کہا کہ تھے ہم اونٹوں
کے بازار میں کہ آیا ایک اعرابی جس کے بال بکھرے
ہوئے اور گرد آلود تھے اور اوس کے پاس ایک
چمڑے کا ٹکڑا تھا اوس نے پوچھا کہ تم میں کوئی پڑھا ہوا
ہے میں نے کہا ہاں میں نے وہ ٹکڑا اوس سے لیلیا تو
اوس میں لکھا تھا کہ۔
بسم اللہ الرحمن الرحیم (یہ فرمان ہے) محمد رسول اللہ
کی جانب سے بنی زہیر بن اقیش کے نام جو ایک
قبیلہ ہے عکل کا (اس مضمون کا) اگر وہ گواہی دیں اس
بات کی کہ نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ اور اس بات کی
محمد اللہ کے رسول ہیں اور علیحدہ ہو جائیں مشرکین سے

المشركين واقاموا الصلوة واتوا
الزكوة واقروا بالخمس من غنائمهم
وسهم النبي صلى الله عليه وسلم
وصفيه فانهم امنون بامان
الله وامان رسوله۔

قال الزرقاني واخرجه ابن قانع
والطبراني وفيه فسألنا عنه
فقيل هذا النمر بن تولب واخرجه
ابن الاثير بسنده الى ابي العلاء
المذكور وذكره ابن عبد البر
في الاستيعاب۔

واخرجه محمد بن سعد في الطبقات
في ترجمة نمر بن تولب قال اخبرنا
عمرو بن عاصم الكلابي في بعض
الحديث الذي رواه لنا اسمعيل
بن علية من حديث يزيد بن
عبد الله بن الشخير قال اتانا رجل
من عكل ومعه كتاب من رسول
الله صلى الله عليه وسلم في قطعة جراب
كتبه لهم۔

من محمد رسول الله الى بني زهير
ابن اقيش والرجل هو النمر بن
تولب الشاعر وبنو زهير بن
اقيش بطن من عكل۔

اقيش بضم الهمزة وفتح القاف
وسكون التحتانية والمعجمة قبيلة
من عكل وهم اولاد عوف بن

اور نماز پڑھیں اور زکوۃ دیں اور اقرار کریں
خمس دینے کا اپنے مال غنیمت سے اور اقرار کریں
رسول اللہ کا حصہ اور آپ کی پسند کردہ چیز دینے کا
تو وہ بے خوف ہیں اللہ اور اوس کے رسول کی
پناہ کے ساتھ۔

کہا زرقانی نے کہ تخریج کی ہے اس کی ابن قانع اور
طبرانی نے اور مذکور ہے اوس میں کہ پس سوال کیا ہم نے
اوس شخص کی بابتہ تو بیان کیا گیا کہ نمر بن تولب ہیں اور
تخریج کی ہے اس کی ابن اثیر نے اپنی سند کے ساتھ جو
پہونچتی ہے ابو العلا مذکور کی طرف اور ذکر کیا ہے اسکو ابن
عبد البر نے استیعاب میں۔

اور تخریج کی ہے اسکی محمد بن سعد نے طبقات میں نمر
بن تولب کے ترجمہ میں کہا کہ خبر دی ہم کو عمرو بن عاصم
کلابی نے بعض اوس حدیث میں جسکو روایت کیا ہے
ہمارے لئے اسمعیل بن علیہ نے یزید بن عبد اللہ بن
شخیر کی حدیث سے کہا کہ آیا ہمارے پاس ایک آدمی عکل
کا اور اوس کے ساتھ ایک فرمان تھا رسول اللہ صلعم کا
ایک چمڑے کے ٹکڑے میں جو اون کے لیے
لکھا تھا۔

محمد رسول اللہ کی جانب سے بنی زہیر بن اقیش
کی جانب۔ اور وُہ آدمی نمر بن تولب شاعر تھا اور
بنو زہیر بن اقیش ایک شاخ ہے قبیلہ عکل
کی۔

اقیش بضم ہمزہ اور فتح قاف اور سکون یا
تحتانیہ اور شین معجمہ ایک قبیلہ ہے عکل کا اور وہ
اولاد میں عوف بن عبد مناف بن اد العکلی کی۔
پرورش کیا اون کو اون کی ماں نے پس نسبت

عبد مناف بن اد لما حضنتهم امهم
فنسبوا اليها - **صفي** - هو ما ياخذ
رئيس الجيش لنفسه من الغنيمة
قبل القسمة والصفية مثله و
جمعه الصفايا ومنه الصفية كانت
من الصفي اى صفية بنت حيي كانت
مما اصطفاه النبي صلى الله عليه وسلم
من غنيمة خيبر -

ويستنبط منه - ان للامام ان
يختص من الغنيمة بشئ لا يشاركه
فيه غيره وهو الذي يقال له الصفي
ومن الدليل عليه ايضا ما روى
عن ابن عباس ان النبي صلى الله
عليه وسلم تنفل سيفه ذو الفقار
يوم بدر اخرجه احمد والترمذي وقال
بعضهم لا يجوز للامام ان ياخذ من الغنيمة
الا الخمس ودليلهم قوله عز وجل -
واعلموا انما غنمتم من شئ فان لله
خمسه وللرسول - الآية - وما رواه
الطبراني في الاوسط من حديث ابن
عباس كان رسول الله صلى الله عليه وسلم
اذا بعث سرية قسم خمس الغنيمة فضرب
ذلك الخمس في خمسه ثم قرأ
واعلموا - انما غنمتم الآية - وكذا
ما روى عن عمرو بن عنبسة في
حديثه المرفوع لا يحل لي من غنائمكم
مثل هذا الا الخمس وقالوا ان حكم

کی گئی اوسی کی طرف
صفی وہ چیز جس کو پسند کرے سردار لشکر اپنے واسطے
غنیمت تقسیم ہونے سے اول اور صفیہ اوسی کی طرح
ہے اس کی جمع صفایا اور اسی سے ہے کہ الصفیۃ کانت
من الصفی یعنی ام المومنین صفیہ بنت حیی تھیں
اون چیزوں میں سے جن کو پسند کر لیا تھا
اپنے واسطے رسول اللہ نے غنیمت خیبر میں
سے -

اور مستنبط ہوتی ہے اس سے یہ بات کہ جائز
ہے امام کو مال غنیمت میں سے اپنے لیے کوئی چیز
پسند کرلے جس میں دوسرا شریک نہ ہو اور اسی کو
صفی کہتے ہیں اور دلیل اسکی وہ حدیث یہی ہے جو
مروی ہے ابن عباس سے کہ رسول اللہ نے پسند
کی تھی اپنی تلوار ذوالفقار بدر کے دن (یعنی مال غنیمت
میں سے) تخریج کی ہے اسکی امام احمد اور ترمذی نے
اور بعض کا قول ہے کہ امام کو سوا خمس کے مال
غنیمت میں سے اور کچھ لینا جائز نہیں ہے اون کی
دلیل قول اللہ عز وجل کا واعلموا الخ ہے یعنی جان لو
اس بات کو کہ جب تم کچھ مال غنیمت لاؤ تو اوس میں
سے خمس اللہ اور اوس کے رسول کا ہے الآیۃ
اور دلیل اون کی وہ حدیث ہے جسکو روایت کیا ہے
طبرانی نے اوسط میں ابن عباس سے کہ جب بھیجتے
تھے رسول اللہ کوئی لشکر تقسیم کرتے تھے آپ مال غنیمت کو
پانچ حصہ پھر اوس خمس کو پانچ حصہ کیا کرتے تھے پھر فرماتے تھے کہ
واعلموا انما غنمتم الآیۃ اور اسیطرح وہ حدیث جو مروی ہے عمرو
بن عنبسہ سے مرفوعاً فرمایا آپ نے کہ نہیں جائز ہے تمہارے
مال غنیمت میں سے مثل اسکے کچھ مگر خمس اور کہا علمانے کہ

الصفي كان قبل نزول الآية واجاب الاولون
بان الآية ساكتة عن حكم الصفي وثبت
حكمه بما روى فلا ضير واما حديث
عمرو يعني لا يحل لي فمعناه على طريق
الغلول كما وقع في سبب ورود هذا
الحديث ويدل عليه قوله صلى الله عليه
وسلم مثل هذا - في حديث المذكور -

صفی کا حکم آیت اُترنے سے پہلے تھا اور جواب یا اول مذہب
والوں نے کہ آیت میں صفی کے حکم کا کچھ بیان نہیں ہے بلکہ
ثابت ہے اوسکا حکم اس حدیث سے جو بیان کی گئی پس کچھ حرج
نہیں ہے (یعنی اس کے ثبوت میں) اور حدیث عمرو بن عنبسہ
کے یعنی لا یحل لی تو معنی اوسکے یہ ہیں کہ نہیں حلال ہے مجھکو بطور خیانت
اور غلول کے جیسیکہ اس حدیث کا قصہ وسبب دلالت کرتا ہے اور دلالت
کرتا ہے اس پر قول رسول اللہ صلعم کا مثل ہذا حدیث مذکور میں

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم الى بني نهد -

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ نے بنی نہد کی طرف

عن عمران بن حصين قال قدم وفد بني
نهد بن زيد على رسول الله
صلى الله عليه وسلم فقال طهفة بن رهم
النهدي يشكو الجدب اليه فقال يا رسول
الله اتيناك من غوري تهامة باكوار
الميس ترتمي بنا العيس نستحلب الصبير و
نستخلب الخبير ونستعضد البرير ونستخيل
الرهام ونستجيل الجهام من ارض غائلة
النطاء غليظة الوطاء قد نشف المدهن
ويبس الجعثن وسقط الاملوج ومات العسلوج
وهلك الهدي ومات الودي برئنا اليك
يا رسول الله من الوثن والعنن وما يحدث
الزمن لنا دعوة الاسلام وشرائع الاسلام
ما طما البحر وقام تعار ولنا نعم همل اغفال
ما تبل ببلال ووقير كثير الرسل قليل
الرسل اصابتها السنية الحمراء مؤزلة
ليس لها علل ولا نهل -

عمران بن حصین سے روایت ہے کہ بنی نہد بن زید رسول اللہ
کی خدمت میں حاضر ہوئے پس کھڑے ہوئے طہفہ بن رہم
نہدی شکایت کرتے تھے قحط سالی کی پس کہا کہ یا رسول اللہ
ہم آپ کی خدمت میں تہامہ کی جانب نشیب سے حاضر ہوئے
ہیں درخت میس کی کاٹھیوں پر بہکا لائے ہمکو اونٹ چاہتے
ہیں ہم بارش اور کاٹتے ہیں ہم جانوروں کے اون اور پیلو
کے پھل توڑتے ہیں (یعنی ان چیزوں پر ہماری بسر ہے) کم
برسنے بھی بارش کی اُمید کرتے ہیں ابر کو اٹھنے اور پر گھومتا
ہوا خیال کرتے ہیں (ہم اوس ملک سے ہیں جس کی) مسافت مسافر
کو ہلاک کرنیوالی ہے جس میں چلنا دشوار ہے تحقیق خشک ہو گئے
پہاڑوں کے گڈھوں کے پانی اور درخت سوکھ گئے پتیاں گر پڑیں
اور ٹہنیاں خشک ہو گئیں قربانی کے جانور ہلاک ہوگئے کھجور سوکھ
گئی ہم آپکے پاس شرک اور ظلم اور حوادث زمانہ سے بیزار ہو کر آئے
ہیں یا رسول اللہ قبول کیا ہمنے دعوت اسلام کو اور احکام اسلام کو
جبتک کہ سمندر موجیں مارے اور تعار پہاڑ قائم ہے (یعنی قیامت تک)
اور ہمارے لیے آوارہ اونٹ کے گلہ میں جنمیں دو دہیتی ہی کا نام نہیں
اور بکریوں کے گلہ میں جو چرنیکے لیے دور جاتے ہیں اور دودہ کم دیتی ہیں کیونکہ

فقال صلے اللہ علیہ وسلم فی الدعاء
لہم۔ اللھم بارک لہم فی محضہا و مخضہا
ومذقہا وابعث راعیہا فی الدثر بیانع الثمر
وافجر لہ الثمد وبارک لہ فی المال والولد
من اقام الصلوۃ کان مسلما ومن اتی الزکوۃ
کان محسنا ومن شہد ان لا الہ الا اللہ کان
مخلصا لکم یا بنی نہد ودائع الشرک ووضائع
الملک لا تلطط فی الزکوۃ ولا تلحد فی الحیوۃ
ولا تثاقل عن الصلوۃ۔ ثم کتب معہ کتابا
الی بنی نہد۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ من محمد رسول
اللہ الی بنی نہد بن زید السلام علی من
اٰمن باللہ عزوجل ورسولہ۔ لکم یا بنی نہد
فی الوظیفۃ الفریضۃ ولکم الفارض والفریش
وذو العنان الرکوب الفلو الضبیس لا یمنع
سرحکم ولا یعضد طلحکم ولا یحبس درکم
ما لم تضمروا الاماق وتاکلوا الرباق من اقر
بما فی ھذا الکتاب فلہ من رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وسلم الوفاء بالعہد والذمۃ و
من ابی فعلیہ الربوۃ۔

قال الحافظ اخرجہ ابن عساکر فی کتاب الامثال
والدیلمی وابن الاعرابی فی معجمہ وابو نعیم
کلہم من طریق عوام بن الحوشب عن الحسن
عن عمران بن حصین رضی اللہ عنہ ورواہ
ایضا زبیر بن معویۃ عن لیث بن ابی سلیم
عن حبۃ العرنی عن حذیفۃ الیمان مثلہ
باختلاف یسیر قال ابن الاثیر وذکرہ صاحب

قحط سالی سے قحط زدہ ہوگئی ہیں گھاٹ پر اونکو پانی میسر ہوتا ہے
نہ صبح کا نہ شام کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکو دعا دیکر
فرمایا کہ اے اللہ برکت دے تو اونکے خالص دودہ میں اور گھی نکالے
ہوئے دودہ میں اور لسّی میں اور اونکے چرواہے کو پہونچا تو
سبز جنگل میں پختہ پھلوں پر اور بہت کر دے اونکے لیے پانی
اور اونکے مال اور اولاد میں برکت دے۔ جو اونمیں سے نماز پڑھے
وہ مسلمان ہے جو جس نے زکوۃ دی اوسنے درجہ احسان کا پایا
اور جس نے گواہی دی کہ اللہ ایک ہے اوسکے سوا کوئی معبود نہیں وہ
مخلص ہی معاف ہیں (تمہارے لیے اے بنی نہد امانات عہد شرک
کے اور تم سے اوسیقدر صدقات لیے جاوینگے جسقدر دیگر بلاد اسلام
سے زکوۃ اور حق سے تمام عمر نہ پھرنا اور نماز میں سستی نہ کرنا پھر اونکو بنی نہد
کیلیے ایک فرمان لکھدیا کہ۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم محمد رسول اللہ کی
جانب سے بنی نہد بن زید کیطرف بسلام ہو اوسپر جو ایمان لائے اللہ اور
اوسکے رسول پر اے بنی نہد بوڑہے اونٹ اور بیمار اور مریض جانور تم
رکھنا (یعنی زکوۃ میں مت دینا) اسیطرح تندرست اور عمدہ جانور
اور اسیطرح سواری کا بنایا ہوا گھوڑا اور بچھیرا نہایت بچہ۔ نہ روکا جاویگا
تمہاری چراگاہ کو اور نہ کاٹے جاوینگے تمہارے درخت اور نہ
روکے جاوینگے دودہ کے جانور جبتک کہ نہ پیدا کروگے دلمیں
بغض اور نہ توڑوگے عہد کو جس نے اقرار کیا اوس سب کا جو اس
فرمان میں ہے اوسکے واسطے تو رسول اللہ کیجانب سے عہد کا پورا کرنا واجب ہے
اور جسنے انکار کیا تو اوسپر زیادتی ہے (یعنی دوہری زکوۃ۔ گویا جرمانہ)
کہا حافظ نے کہ تخریج کی ہے اسکی ابن عساکر نے اپنی کتاب الامثال میں
اور دیلمی نے اور ابن الاعرابی نے اپنی معجم میں اور ابو نعیم نے سب نے
عوام بن حوشب کے طریقہ سے روایت کی ہے وہ روایت کرتے ہیں
حسن سے اور حسن عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے اور روایت کیا ہے اسکو
زبیر بن معویہ نے بھی لیث بن ابی سلیم سے وہ روایت کرتے ہیں حبۃ عرنی
سے وہ حذیفہ الیمان رض سے۔ اس تھوڑے سے اختلاف کیساتھ بیان کیا ہے

سبرة الجماية عن علي رضي الله عنه في رواية الطويلة وفيها فقال رسول الله صلے الله عليه وسلم اللهم بارك لهم في محضها ومخضها ومذقها واحبس الزمن بيانع الثمر وابعث راعيها في الدثر وافجر لهم الثمد وبارك في الولد ثم كتب معهم كتابا نسخته -

بسم الله الرحمن الرحيم - من محمد رسول الله الى بني نهد - السلام عليكم - من اقام الصلوة كان مومنا ومن اتى الزكوة كان مسلما ومن شهد ان لا اله الا الله لم يكتب غافلا - لكم في الوظيفة الفريضة ولكم الفارض والفريش وذو العنان الركوب والفلو الضبيس لا يمنع سرحكم ولا يعضد طلحكم ولا يحبس دركم ما لم تضمروا الرماق ولم تاكلوا الرباق من اقر فله الوفاء بالعهد والذمة ومن ابى فعليه الربوة -

واما طهفة بن زبير فهكذا سماه ابن عبد البر في الاستيعاب بالفاء واما ابن مندة وابو نعيم فحكى عنهما ابن الاثير في الاسد الغابة انهما سمياه طهيه بالياء التحتانية واما طخفه بالخاء المعجمة والفاء وتغفه بالغين المعجمة والنون وطقفه بالقاف والفاء فذكرها الشهاب الخفاجي في شرح الشفا -

اسکو ابن اثیر نے - اور ذکر کیا ہے اسکو صاحب سیر محمدیہ نے علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرکے اپنی طویل روایت میں اور اوسکی روایت میں ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے - اے اللہ برکت دے اونکے خالص دودھ میں اور اونکے گھی نکالے ہوئے دودھ میں اور اونکی لسی میں اور روکدے زمانہ کو پختہ پھلوں کے ساتھ یعنی پختہ پھل پیدا کر اور بھیج دے اونکے چرواہے کو سبز جنگل میں اور بہت کردے اونکے لیے پانی اور برکت دے اونکی اولاد میں پھر لکھا اونکے لیے ایک فرمان الفاظ اوسکے یہ ہیں بسم اللہ الرحمن الرحیم محمد رسول اللہ کیجانب سے بنی نہد کیجانب - السلام علیکم - جو شخص کہ نماز پڑھے وہ مومن ہے اور جو شخص کہ زکوۃ دے وہ مسلمان ہے اور جو گواہی دے اس بات کی کہ سوا اللہ کے کوئی معبود نہیں ہے وہ غافل نہیں لکھا جاویگا - تمہارے واسطے ہیں بوڑھے اونٹ اور بیمار مریض جانور - اسیطرح تندرست اور عمدہ جانور اسیطرح سواری کا بنایا ہوا گھوڑا اور بچھیرا نہایت بچہ - نہ منع کیا جاویگا تمہاری چراگاہ کو اور نہ کاٹے جاوینگے تمہارے درخت اور نہ روکے جاوینگے دودھ کے جانور جب تک کہ جس شخص نے اقرار کیا اسکا پس اوسکے واسطے عہد پورا کرنا واجب ہے اور جسنے انکار کیا تو اوسپر زیادتی ہے طہفہ بن زہیر کے نام میں اختلاف ہے اسی نام کیا تعبیر کیا ہے اونکو ابن عبد البر نے استیعاب میں یعنی فا کیساتھ لیکن ابن مندہ اور ابو نعیم پس نقل کیا اون دونوں سے ابن اثیر نے اسد الغابہ میں کہ اونہوں نے انکا نام طہیہ بیار تحتانیہ لکھا ہے لیکن طخفہ خا معجمہ اور فا اور تغفہ تا فوقانیہ غین معجمہ اور نون اور طقفہ قاف اور فا - پس ذکر کیا ان تینوں ناموں کو شہاب خفاجی نے شرح شفا میں -

غرائب الالفاظ التى وردت فى القصة والكتاب

اون لغات کے شرح جو اس فرمان اور روایت قصہ میں وارد ہوئے ہیں

غوری - بفتح المعجمة ما انحدر من الارض

غوری بفتح غین معجمہ - پست زمین - اضافت کی گئی اسکی

فاضيف الى تهامة يعني ما انحدر من ارض
تهامة - اكوار - جمع كور وهو رحل البعير
الميس - بفتح الميم شجر يعمل منه الرحال
ترتمي - من الارتماء وهو القصد - العيس
بكسر المهملة الابل البيض الى صفرة والمراد
هنا الابل مطلقا - نستحلب بالمهملة اى
نطلب المطر - الصبير - وهو سحاب
ابيض متراكب متكاثف - نستخلب -
بالمعجمة اى نقطع - الخبير - وهو الوبر
نستعضد - اى نقطع - البرير -
ثمر الاراك اى كانوا ياكلونه فى الجدب
لقلة الزاد - نستخيل بالخاء المعجمة
والتحتانية اى نتخيل - الرهام - بكسر
الراء المهملة وهى الامطار الضعيفة واحدها
رهمة بضم المهملة اى نتخيل الماء فى
سحاب قليل - نستجيل بالجيم والتحتانية
اى نراها جائلة يذهب بها الريح ههنا وههنا
الجهام - بفتح الجيم السحاب الذى فرغ
ماءه - غائلة - التى تهلك سالكها
النطاء - بكسر النون والمهملة البعيد
يقال بلد نطى اى بعيد - غليظة الوطأ
اى يعسر فيه الوطأ وهو المشى - نشف -
اى يبس - مدهن - بضم الميم
والهاء نقرة الجبل يجتمع فيها الماء -
جعثن - بكسر الجيم وسكون المهملة
وكسر المثلثة اصل النبات - ايلوج بفتح
الهمزة واللام والجيم ورق شجر يشبه الطرفا

تہامہ کی طرف یعنے تہامہ کی نشیب کی زمین -
اکوار جمع ہے کور کی مراد اونٹ میس بفتح میم وہ درخت
جس کے اونٹوں کے ساز بنائے جاتے ہیں ترتمی مشتق ہے
ارتمار سے جس کے معنی قصد کرنیکے ہیں عیس بکسر عین مہملہ
زردی مائل سپید اونٹ یہاں مراد مطلق اونٹ ہیں نستحلب
حاء مہملہ یعنی طلب کرتے ہیں ہم بارش الصبیر سپید ابر
اردو دیا بادل خوب چھایا ہوا اور غلیظ گہرا نستخلب خاء معجمہ
یعنی کاٹتے ہیں ہم الخبیر اون پشم نستعضد یعنے
کاٹتے ہیں ہم البریر پیلو کا پھل یعنے کہاتے تھے اوسکو
قحط سالی میں بوجہ کمی اناج وغیرہ کے نستخیل خاء معجمہ
یاء تحتانیہ یعنی خیال کرتے ہیں ہم الرہام بکسر راء مہملہ کم
بارش (پھوار) اسکا واحد رہمۃ ہے بضم راء مہملہ پس معنے
یہ ہوئے کہ گمان کرتے ہیں ہم بارش کا تھوڑے ابر میں -
نستجیل جیم یاء تحتانیہ دیکھتے ہیں ہم اون کو گھومتے ہوئے
لیجاتی ہے اونکو ہوا کبھی یہاں کبھی وہاں الجہام بفتح جیم
وہ ابر جو اپنا پانی برسا چکا ہو - غائلہ وہ راستہ جسکا
چلنے والا ہلاک ہوجاتا ہے - النطاء بکسر نون وطاء مہملہ
دور بولا جاتا ہے بلد نطی یعنی دور غلیظۃ الوطاء
یعنی سخت ہو اوس میں چلنا نشف یعنی خشک ہوگیا
مدھن بضم میم اور ہاء ہوز پہاڑ کا گڑھا جس میں پانی
جمع ہوجائے جعثن بکسر جیم اور سکون عین مہملہ
اور کسر ثاء مثلثہ گہانس کی جڑ الوج بضم ہمزہ اور
لام اور جیم اوس درخت کا پتہ جو مشابہ ہوتا ہے درخت
جہاؤ کے - عسلوج بضم عین مہملہ وبضم لام وجیم -
وہ شاخ جو سوکھ جائے اور اوس کی تراوٹ جاتی
رہے - الودی بفتح واؤ وکسر دال مہملہ وتشدید یاء تحتانیہ
کھجور - مراد یہ کہ سوکھ گئیں کھجوریں -

عسلوج - بضم المهملة واللام والجيم وهو الغصن اذا يبس وذهبت طراوته **الودی** - بفتح الواو وكسر المهملة وشد التحتانية النخل يريد انه يبست النخل - **عنن** - محركة يقال عن لی الشئ اذا اعترض اراد به الظلم وقيل اراد به الخلاف والباطل - **طما** - ای ارتفع باموا جه - **تعار** - ككتاب اسم جبل - واراد به الی يوم القيامة - **نعم** بفتحتين **همل** بضم الهاء وشد الميم جمع هامل ای مهملة لا رعاء لها - **اغفال** - جمع غفل بالفتح التی لا لبن لها - **لا تبل ببلال** - ای لا ترطب برطب - **وقير** - بالواو والقاف قطيع الغنم - **كثير الرسل** - بفتح الراء المهملة - شديد التفرق فی طلب المرعی **قليل الرسل** - بكسر المهملة هو اللبن **سنية الحمراء** - بضم السين المهملة صغر للتعظيم ای جدب شديد **مؤزلة** من الازل وهو الضيق والشدة - **علل** محركة الشربة الثانية - **نهل** محركة الشربة الاولى - **محضها** - بالمهملة والمعجمة ای خالص لبنها - **مخضها** بمعجمتين ما مخض من اللبن واخذ زبده واصله تحريك السقاء الذی فيه اللبن حتی يتميز زبده فيوخذ منه ويسمی ذلك اللبن الماخوذ زبده مخيضا - وهو صفة لا مصدر ميمی **مذقها** - بالميم والمعجمة والقاف ای ممزوج

عنن بالتحریک بولا جاتا ہے عنّ بی الشئ جبکہ پیش آجائے کوئی شے مراد اس سے ظلم ہے اور بعض نے کہا کہ مراد اس سے خلاف اور باطل ہے **طما** یعنی بلند ہوا اپنی موجوں سے **تعار** بروزن کتاب نام ہے ایک پہاڑ کا مراد اس فقرہ سے یہ کہ قیامت تک۔

نعم بفتح نون وعین مہملہ **ہمل** بضم ہا وتشدید میم جمع ہے ہامل کی یعنی ہمل بیکار جس میں چارہ نہ ہو۔ **اغفال** جمع ہے غفل کی بفتح غین معجمہ وہ جانور جس کے دودہ نہ ہو۔

لا تبل ببلال یعنے نہیں تر ہونے کسی تری سے **وقیر** واو - قاف - بھیڑوں کا گلہ - **کثیر الرسل** بفتح را مہملہ - بہت دودہ دور ہو جانا چارہ کی طلب میں۔

قلیل الرسل بکسر را مہملہ - دودہ - **سنیة الحمراء** بضم سین مہملہ تصغیر واسطے تعظیم کے ہے یعنے سخت قحط سالی۔

موزلة ماخوذ ہے ازل زا معجمہ سے جس کے معنی ہیں سختی اور تکلیف۔

علل محرکۃ دوسری مرتبہ پانی پلانا۔ **نہل** محرکۃ اول مرتبہ پانی پلانا۔ **محضها** حا مہملہ ضاد معجمہ یعنی اونکا خالص دودہ۔

مخضها خا معجمہ ضاد معجمہ - وہ دودہ جو بچا ہوا رہجاوے اور اوس کا مکھن اتار لیا جائے اور اس کے اصل معنے یہ ہیں کہ ہلانا اوس برتن کا جس میں دودہ ہو یہاں تک کہ علیحدہ ہو جائے اوسکا مکھن پس وہ اوس سے لے لیا جائے۔ اوس دودہ کو جسکا مکھن لیلیا جائے مخیض کہتے ہیں اور وہ صفت ہے نہ مصدر میمی۔

مذقها میم اور ذال معجمہ اور قاف یعنی پانی ملایا ہوا اور اوس کے اصلی معنی ملانے کے ہیں پھر استعمال

بالماء واصل معناه الخلط ثم استعمل في اللبن
المخلوط بالماء والضمائر راجعة لارضهم
ولانعامهم المذكورة في كلام طهفة فدعى
النبي صلى الله عليه وسلم بالبركة في البانهم
باقسامها والقصد الدعاء لهم بخصب ارضهم
وسقيها فانما الالبان تكثر بنبات المرعى وهو
انما يكون بالمطر فكانه قال اللهم اسق بلادهم
واجعلها مخصبة ملبنة - **الدثر** - بمهملة
المفتوحة ثم المثلثة ساكنة ويجوز فتحها ثم
المهملة المال الكثير وقيل الخصب والنبات
لانه من الدثار وهو الغطاء لانها تغطي وجه
الارض - **ثمد** - بفتح المثلثة واسكان الميم
وقد تفتح الماء القليل لامادة له اي صيره
كثيرا - **ودائع الشرك** - المراد به العهود
والمواثيق التي كانت بينهم وبين من جاورهم
من الكفار في المهادنة يقال توادع الفريقان
اذا اعطى كل واحد منهم للآخر ان لا يغزوه
ويسمى ذلك العهد وديعا بلا هاء فيقال
اعطيته وديعا اي عهدا قيل والظاهر ان
المراد بها دماء الواقعة بعد الحروب بعدم
المواخذة بما قتلوا وان ما اراقوا من الدماء
هدر كما في حديث الآخر كل دم في الجاهلية
تحت قدمي هذا اي متروك هدر وقيل المراد
ما كانوا استودعوه من اموال الكفار الذين
لم يدخلوا في دين الاسلام اراد احلالها
لهم لانها مال كافر قدر عليه من غير عهد ولا
شرط فهو فيئ مالم يوجف عليه بخيل ولا ركاب فهو

کیا گیا اوس دودھ کے لیے جس میں پانی ملا ہوا ہو۔ اور
یہ سب ضمیریں راجع ہیں اوس قوم کی زمینوں اور جانوروں
کی طرف جو مذکور ہیں طہفہ کے کلام میں پس دعا کی
رسول اللہ نے برکت کی اون کے ہر قسم کے دودھ
میں اور مقصود اس دعا سے در اصل اون کی زمین
کی سرسبزی و شادابی ہے کیونکہ دودھ جبھی زائد
ہوگا جب کہ چارہ کثرت سے ہو اور چارہ پیدا ہوتا
ہے بارش سے پس گویا آپ نے یوں فرمایا کہ اے اللہ
پانی دے اونکے شہروں کو اور کردے اونکو تر و تازہ اور دودھ
والا۔ **الدثر** دال مہملہ مفتوحہ پھر ثاء مثلثہ ساکنہ اور جائز فتح
ثاء مثلثہ کا بھی پھر راء مہملہ بمعنی مال کثیر اور بعض نے کہا ہے
کہ ہریائی اور نبات۔ اس وجہ سے کہ مشتق ہے دثار
سے جس کے معنے ڈھکنا اور نبات بھی ڈھانک لیتی ہے
سطح زمین کو **ثمد** بفتح ثاء مثلثہ اور سکون میم۔ اور کبھی میم
مفتوح بھی ہوجاتا ہے۔ تھوڑا پانی جسکا مخرج نہو یعنی
کردے اوسکو بہت۔ **ودائع الشرک** اس سے مراد
وہ عہد و پیمان ہیں جو تھے اون کے اور اونکے پڑوسی کافر
قبیلوں کے درمیان صلح کی بابتہ بولا جاتا ہے توادع الفریقان
جبکہ عہد کرے ہر ایک دونو فریقوں میں سے اس بات کا کہ
نہ لڑیگا اوس سے اور اس عہد کو ودیع (بلا ہاء) کہتے ہیں پس
بولا جاتا ہے اعطیتہ ودیعا یعنی دیا میں نے اوسکو عہد اور بعض نے
کہا ہے کہ ظاہر یہ ہے کہ مراد اس سے وہ عہد ہیں جو واقع ہوگئے ہیں
بعد لڑائی کے بوجہ نہ مواخذہ ہونے اوس چیز کے جو قتل کیا انہو
نے اول کیونکہ جو کچھ خون بہایا وہ ہدر معاف ہے جیسے کہ دوسری
حدیث میں ہے کہ ہر وہ خون (قتل) جو جاہلیت میں ہوا میرے
اس قدم کے نیچے ہے یعنے ہدر ہے اور معاف اور بعض نے کہا ہے
کہ مراد وہ مال ہیں جو ودیعت تھے اون کفار کے جو دین اسلام

على هذا جمع ودیعة بالهاء ولا یرد انه صلى الله علیه وسلم لما هاجر خلف علیا لرد الودائع اللتی کانت عنده لانه کان قبل حل الغنائم له اولانه صلى الله علیه وسلم فر من نسبته للخیانة وذهاب شهامته وامانته فیطعنوا فی الاسلام ویعرضوا من الایمان - **وضائع الملك** وضائع جمع وضیعة بمعنى موضوعة وهی الوظیفة اللتی تکون على الملك بکسر المیم وهو ما یملك وهو ما یلزم الناس فی اموالهم من الزکوة والصدقة ای انتم فیها کسائر المسلمین لا نتجاوز عنکم ولا نزید علیکم شیئا وقیل الملك بضم المیم والمعنى ان ما کان ملوك الجاهلیة یوظفونه على الرعایا فلا یوخذ منکم وهو لکم - فلام لکم على ظاهرها على التفسیرین الاخیرین للودائع ووضائع وعلى الاولین بمعنى على کقوله ومن اساء فعلیها - **لا تلطط** بضم المثناة الفوقانیة ثم اللام ثم الطائین الاولى مکسورة والثانیة مجزومة على النهی ای لا تمنعها قال ابن الاعرابی لط الغریم اذا منعه حقه واصله من لطت الناقة بذنبها اذا سدت فرجها به وقد ارادها الفحل - **لا تلحد** - بضم المثناة واللام ومهملتین لا تمل عن الحق ما دمت حیا **فریضة** - بالفاء والضاد المعجمة ای الهرمة المسنة بقطعها اسنانها ولانقطاعها

ہیں (تا ہنوز) نہیں داخل ہوئے تھے حلال ہیں وہ اونکو اسوجہ سے کہ وہ مال ہے کافر کا قبضہ ہوگیا ہے اوسپر بغیر کسی عہد و شرط کے پس وہ معاف ہے جبتک کہ نہ دوڑائے ہوں اوسپر گھوڑے اور اونٹ (مراد لڑائی) پس اس ترجمہ کی بنا پر ودائع جمع ہے ودیعۃ (بالہاء) اور نہیں اعتراض وارد ہوتا اسپر اسیا سے کہ رسول اللہ صلعم نے جبکہ ہجرت کی تو چھوڑ دیا تہا حضرت علی کو اون امانات کی واپسی کے لیے جو آپکے پاس تھیں اسوجہ سے کہ یہ قصہ رسول اللہ کے واسطے مال غنیمت حلال ہونیکے اول کا ہے اور یا اسوجہ سے کہ رسول اللہ بانتے نہیں کہ نسبت کیجاوے آپکی طرف خیانت کی جس سے آپکی امانت اور اعتبار میں فرق آئے پس کفار طعنہ کریں اسلام پر اور دور رہیں ایمان لانیسے **وضائع الملک** وضائع جمع ہے وضیعۃ کی جو معنی میں ہے موضوعۃ کے اور وہ ٹکس ہے جو مقرر ہو ملک بکسر المیم پر ملک وہ چیز ہے جسکا کوئی مالک ہوا اور وہ وہ چیز ہے جو لازم ہوتی ہے لوگوں پر اونکے مالوں میں زکوۃ اور صدقہ وغیرہ یعنی تم اسبارہ میں مثل تمام مسلمانوں کے ہو نہ درگذر کیجاویگی تم سے اور نہ زیادہ لیا جاویگا تم سے کچھ اور بعض نے کہا ہے وہ ملک بضم میم ہے اور معنی یہ ہیں کہ جو کچھ جاہلیت کے زمانہ میں بادشاہوں نے رعایا پر ٹکس مقرر کر رکھا تہا وہ تم سے نہ لیا جاویگا پس ودائع اور وضائع کی آخری دونو تفسیروں کے بنا پر تو لکم کا لام اپنی اصلی معنی پر ہے اور اول دونو تفسیروں کی بنا پر علی کے معنی میں ہے جیسے کہ قول رسول اللہ من اساء فعلیہا **لا تلطط** بضم تار فوقانیہ پھر لام پھر دو طا مہملہ اول کسرہ اور ثانی مجزوم کیونکہ صیغہ نہی کا ہے یعنی مت روک تو اوسکو کہا ابن الاعرابی نے کہ بولا جاتا ہے لط الغریم جبکہ روکے اوسکے حق کو اور اصل میں یہ مشتق ہے قول عرب لطت الناقۃ بذنبہا سے بولا جاتا ہے جبکہ وہ اپنی شرمگاہ چھپالے دم سے اوسوقت جبکہ نر اوسکا قصد کر رہا ہو **لا تلحد** بضم تار فوقانیہ اور لام اور حار اور دال دونو مہملہ یعنی نہ پھر تو حق سے جبتک کہ زندہ ہے **فریضہ** فا و ضاد معجمہ یعنی بہت

عن العمل ای لاناخذ فی الصدقات ہذا
الصنف - **فارض** - بالفاء والضاد
المعجمۃ المریضۃ وروی العارض بالمہملۃ
وہی الناقۃ التی یصیبہا کسر او مرض **فریش**
بالفاء والشین المعجمۃ وہی من الابل
الحدیثۃ العہد بالنتاج وہی من خیار
المال - **ذو العنان** - ای الفرس المعد
للرکوب - **الرکوب** ہو الفرس الذلول
ای المعلم - **الفلو** - بفتح الفاء وضم اللام
وشد الواو المہر الصغیر - **ضبیس**
بفتح المعجمۃ وکسر الموحدۃ وہو ولد
الفرس العسر الصعب یعنی لکم خیار
المال وشرارہ ولنا وسطہ - **سرح**
بمہملات وفتح الاول الماشیۃ اللتی تسرح
بالغداۃ للمرعی والمراد ان مطلق الماشیۃ
لا تمنع عن مرعاہا - **لا یعضد طلحکم**
ای لا یقطع والطلح فی الاصل ہو شجر ام غیلان
او شجر عظام والمراد ہنا الشجر الذی لا ثمر لہ
والمعنی لا یقطع شجرکم طلحا او غیرہ لانہ اذا
نہی عن قطع الذی لا ثمر لہ فغیرہ اولی -
لا یحبس درکم - ای لا تحبس ذوات
اللبن عن المرعی الی ان تجتمع الماشیۃ
والقصد الرفق بمن نوخذ منہم الزکوۃ -
تضمروا - ای تخفوا - **الاماق** - الغدر
او البغض - **رباق** - بکسر المہملۃ وہو الحبل
شبہ بالعہد واستعیر الکل الحبل بنقضہ -
ربوع بکسر الراء وفتحہا وضمہا ہی الزیادۃ

ہی ہو رہی رہ یہ نام رکھا گیا ا بوجہ اوس کی عمر منقطع ہوجانیکے
یا بوجہ کام سے معذور ہو جانیکے یعنی نہیں لینگے ہم زکوۃ میں
اس قسم کے جانور **فارض** فا۔ را مہملہ ضاد معجمہ مریضہ اور
روایت ہے عارض بھی دبعین مہملہ) اور وہ وہ اونٹنی جو بیمار ہو
یا کوئی عضو ٹوٹا ہوا ہو **فریش** فا اور شین معجمہ وہ اونٹنی جو
قریب ہی بیاہی ہو اور وہ عمدہ مال شمار کی جاتی ہے
ذو العنان یعنی وہ گھوڑا جو سواری کے لیے تیار کیا
جاوے۔ **الرکوب** وہ گھوڑا جو سکھایا ہوا ہو۔
الفلو بفتح فا اور لام کا ضمہ اور واو پر تشدید۔ چھوٹا
بچھیرا۔ **ضبیس** بفتح ضاد معجمہ۔ اور کسر بار موحدہ وہ
گھوڑے کا بچہ جسپر چڑھنا دشوار ہو مطلب یہ کہ
بہت عمدہ اور اسی طرح بہت برا مال تمہارے
لیے ہے اور متوسط درجہ کا ہم لینگے۔ **سرح** سین
مفتوحہ۔ را۔ حا۔ مہملہ۔ وہ جانور جو صبح کو بیڑ میں چرنے
جاویں اور یہاں مراد یہ کہ تمہارے جانور نہیں روکے
جاوینگے چراگاہ سے **لا یعضد طلحکم** یعنی نہ کاٹا جاویگا
اور طلح اصل میں ببول کے درخت کو کہتے ہیں۔ یا
بڑا پیڑ۔ اور مراد اس جگہ وہ پیڑ ہیں جن کے پھل نہ ہوں اور
معنی یہ ہیں کہ نہ کاٹا جاوے گا تمہارا پیڑ خواہ طلح کا ہو یا
کسی اور چیز کا کیونکہ جب منع کیا ایسے پیڑ کے کاٹنے
سے جس کے پھل نہ ہو تو اوس کے سوا کی ممانعت
لازمی ہوئی۔ **لا یحبس درکم** یعنی نہ روکے جاوینگے دودھ والے
جانور چراگاہ سے اس انتظار میں کہ جمع ہو جائیں اور جانوروں اور
مقصود نرمی کرنا ہے اون لوگوں کے ساتھ جنسے زکوۃ لیجاتی ہے
تضمروا یعنی چھپاؤ تم **اماق** غدر اور بغض **رباق** بکسرہ را مہملہ
بمعنی رسی تشبیہ دیگئی عہد کیساتھ اور استعارہ کیا گیا رسی کہولنیکے
ساتھ عہد کے توڑنے کا **ربوع** بکسر را مہملہ اور کبھی فتح اور ضمہ۔ بھی ہوتا ہے

يعنى من تقاعد عن الزكوة فعليه الزيادة فيها عقوبة له وهى كما روى فى صحيح البخارى واما العباس فهى عليه ومثلها معها وكان العباس منعها - **رماق** - الرمق لقطيع من الغنم يعنى هذا الرفق جار بكم ما لم تخفوا غنمكم عن المصدق - **ويستنبط من قوله ذوالعنان الركوب** - ان فى الخيل صدقة وتوخذ فى الصدقة نفس الخيل لكن ما ذهب اليه محدث ولا فقيه من فقهاء نعم اختلفوا فى صدقة الخيل فقال الجمهور ليس فيها شئ من الصدقة وقال ابوحنيفة لا يجب الصدقة فى ذكور الخيل منفردة ولا فى اناثها منفردة فى رواية - وفى كل فرس من المختلطة الذكور والاناث سائمة دينار او ربع عشر قيمته نصابا -

حاشية على كتاب بنى نهد بيان فصاحته صلے الله عليه وسلم

قال فى السيرة النبوية فانظر الى هذا الدعاء والكتاب الذى انطبق على لغتهم اى من حيث المماثلة فى غرابة الالفاظ مع انه زاد عليها فى الجزالة اى حسن النظم والتاليف وقد كان من خصائصه صلوات الله وسلامه عليه ان يكلم كل ذى لغة بلغته على اختلاف لغة العرب وتركيب الفاظها واساليب كلمها فلما كان كلامه ما تقدم على هذا الحد وبلاغتهم على هذا النمط واكثر استعمالهم هذه الالفاظ

اوس کے معنی زیادتی کے ہیں یعنی جو سستی کرے زکوۃ دینے میں تو اوسپر زیادتی ہے زکوۃ میں اوس کی یہ سزا ہے اور مقدار اسکی جیسیکہ روایت کیگئی ہے صحیح بخاری میں لیکن عباس پس اوسپر زکوۃ ہے اور مثل اوسکے اور اور حضرت عباس نے روک لیا تھا زکوۃ کو **رماق** رمق بھیڑ کا گلہ یعنی یہ رفق اور نرمی ہمیشہ رہیگی تمہارے ساتھ جبتک کہ نہ چھپاؤ گے تم اپنی بکریوں کو عامل زکوۃ سے - اور **قول** رسول اللہ ذوالعنان سے مستنبط ہوئی یہ بات - گھوڑی میں زکوۃ ہے اور لیجا دے زکوۃ نفس خیل سے لیکن اسکا کسی محدث اور نہ کسی فقیہ نے قول کیا ہاں اختلاف کیا ہے اونہوں نے گھوڑے کی زکوۃ میں پس کہا جمہور نے کہ گھوڑے میں بالکل زکوۃ نہیں ہے اور کہا ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے صرف نر گھوڑوں میں زکوۃ نہیں ہے اور اسیطرح اگر سب مادہ ہی ہوں - ایک روایت میں اور اگر دونوں ملے ہوئے ہوں یعنی نر و مادہ تو ہر گھوڑے پر جو چراگاہ میں چرنیوالے بھی ہوں ایک دینار ہے یا اوسکی قیمت کا ربع عشر جبکہ وہ قیمت نصاب کو پہونچ جائے -

استعملها معهم فاستعملها معهم من هي لغته
لا يخل بالفصاحة بل هو من اعلى طبقاتها
وان كان فيها ما هو غريب وحشي بالنسبة
الى غيرهم حتى ان كلام البادية الوحشي
فصيح بالنسبة لهم وكان احدهم لا يتجاوز
لغته وان سمع لغة غيره فكالعجمية يسمعها
العربي وما ذلك منه صلى الله عليه وسلم الا
بقوة الهية وموهبة ربانية لانه بعث الى
الكافة طرا والى الناس سوداء وحمراء فعلمه
الله جميع اللغات قال عز وجل وما ارسلنا
من رسول الا بلسان قومه اى لغتهم فلما
بعثه الله للجميع علمه الجميع ليحدث الناس
بما يعلمون فكان ذلك من معجزاته انه صلى
الله عليه وسلم وقد خاطب بعض الحبشة
بكلامهم وبعض الفرس بكلامهم كما هو ثابت
في كتب السنة - انتهى - وقال القاضي
عياض في بيان فصاحة اللسان وبلاغة
القول - فقد كان رسول الله صلى الله عليه
وسلم من ذلك بالمحل الافضل والموضع الذي
لا يجهل سلاسة طبع وبراعة منزع وايجاز
مقطع ونصاعة لفظ وجزالة قول وصحة
معان وقلة تكلف اوتي جوامع الكلم وخص
ببدائع الحكم وعلم السنة العرب يخاطب
كل امة منها بلسانها ويحاورها بلغتها و
يباريها في منزع بلاغتها كان كثير من
الصحابة يسالونه في غير موطن عن شرح
كلامه وتفسير قوله من تامل حديثه وسيره

علم ذلك وتحققه - وليس كلامه معز قريش والا نصار ككلامه معز ذو المشعار الهمداني وطهفة النهدى وقطن بن حارثة (كما اقول اطلعت عليه فى كتابنا هذا) والاشعث بن قيس و وائل بن حجر الكندى وغيرهم من اقيال حضرموت وملوك اليمن -

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم لبنى حبينة وهم يهود بمقنة

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ نے بنی حبینہ کے نام اور وہ یہود ہیں مقنہ کے

ذكر فى مصباح المضى قال ابن سعد فى الطبقات وكتب رسول الله صلى الله عليه وسلم الى بنى حبينة وهم يهود بمقنة اما بعد فقد نزل على آيتكم راجعين الى قريتكم فاذا جاءكم كتابى هذا فانكم آمنون لكم ذمة الله وذمة رسوله وان رسول الله صلى الله عليه وسلم غافر لكم سيأتكم وكل ذنوبكم وان لكم ذمة الله وذمة رسوله لا ظلم عليكم ولا عدى وان رسول الله جاركم مما منع منه نفسه وان لرسول الله بزكم وكل رقيق فيكم والكراع والحلقة الا ما عفى عنه رسول الله صلى الله عليه وسلم وان عليكم بعد ذلك ربع ما اخرجت نخلكم وربع ما صادت عروككم وربع ما اغتزل نساءكم وانكم برئتم بعد من كل جزية او سخرة فان سمعتم واطعتم فان على رسول الله ان يكرم كريمكم ويعفو عن مسيئكم اما بعد فالى المومنين والمسلمين من اطلع اهل مقنا بخير فهو خير له و

ذکر کیا ہے مصباح المضی میں کہ کہا ابن سعد نے طبقات میں کہ لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی حبینہ کو فرمان جو یہود ہیں مقنہ کے۔ بعد حمد و صلوٰۃ کے معلوم ہو کہ تمہارے قاصد میرے پاس آئے جو تمہارے پاس واپس جاوینگے جب تمکو میرا یہ خط پہونچ جاوے تو تم امن میں ہو تمہارے واسطے اللہ اور اسکے رسول کا ذمہ ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمہاری برائیاں اور تمہارے گناہ تمکو معاف کر دینگے اور تمہارے واسطے ذمہ ہے اللہ اور اوسکے رسول کا نہ ظلم ہوگا تمپر اور نہ زیادتی اور تحقیق رسول اللہ تمہارے محافظ ہیں ان چیزوں سے جنکو روکیں گے وہ اپنی جان سے اور تحقیق رسول اللہ کے لئے ہے تمہارا سامان (یہاں سامان سے مراد ہے جو آپنے صلح سے لیں) اور تمہارا ہر غلام اور گھوڑے اور ہتھیار مگر وہ جسکو معاف کر دیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور بعد اسکے تمکو دینا ہوگا چہارم اپنی کھجوروں کی پیداوار کا اور چہارم اوس شکار کا جو تمہاری چھوٹی کشتیوں نے کیا جاتا ہے اور چہارم عورتوں کے کاتے ہوئے کا اور یہ دینے کے بعد بری ہو تم ہر قسم کے جزیہ و بیگار سے پس اگر تم قبول کروگے اور اطاعت کروگے تو رسول اللہ تعظیم کرینگے تمہارے بزرگ کی اور معاف کرینگے تمہارے خطاکار کو بعد اسکے تمام مسلمانوں اور مومنین کے لئے اطلاع

من اطلعهم بشر فهو شر له وان ليس عليكم الاميرا الا من انفسكم او من اهل رسول الله صلے الله عليه وسلم۔

اور حکم ہے اگر جو شخص برتاؤ کریگا اہل مقنہ سے بہتری کا تو اچھا ہے اوسکے لیے اور جو برتاؤ کریگا اونسے برا تو خرابی ہے اوسکیلیے اور تمپر امیر تم ہی میں سے بنایا جاویگا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت میں سے۔

غرائب الالفاظ

نادر الفاظ یعنی شرح لغات

مقنة۔ موضع قريب من ايلة۔ آتيكم اى رسلكم۔ بزكم۔ بالباء الموحدة والزاء المعجمة يعنى بزكم الذى تصالحون عليها فى صلحكم قال الجوهرى بزه يبزه بزا سلبه وفى المثل من عز بزاى من غلب اخذ السلب وابتززت الشئ اى استلبته والبز من الثياب امتعة النساء والبز السلاح ايضا۔ الحلقة۔ ما جمعت الدار من سلاح ومال۔ عرك۔ خشب يلقى فى البحر يركبون عليها فيلقون شباكهم يصيدون السمك قال الجوهرى والعرك الصيادون سخرة۔ التكليف والحمل على الفعل بغير اجرة كذا فى مجمع البحار۔

مقنہ ایک جگہ ہے قریب ایلہ کے آتیکم یعنی تمہارے قاصد بزکم بار موحدہ اور زار معجمہ یعنی تمہارا وہ سامان جسپر تم صلح کرتے ہو۔ کہا جوہری نے کہ بولا جاتا ہے بزہ یبزہ بزا۔ سامان لیا اوسکا۔ اور ضرب المثل ہے کہ مَن عَزَّ بَزَّ یعنی جو غالب ہوا اوسنے مغلوب کا سامان لیلیا۔ اور مثل ہے ابززت الشئ یعنے چھین لیا میں اور کپڑونمیں سے بز عورتوں کے کپڑوں کو کہتے ہیں اور بز کے معنی ہتھیار کے بھی ہیں الحلقة وہ جو کچھ کہ گھر میں ہو ہتھیار اور مال۔ عرک وہ لکڑیاں جو دریا میں ڈال کر اوسپر سوار ہوں پس اپنے جال ڈالتے ہیں جس سے مچھلیاں شکار کرتے ہیں۔ کہا جوہری نے اور عرک۔ شکاری۔

سخرہ تکلیف اور کام لینا بغیر اُجرت کے (بیگار) اسیطرح لکھا ہے مجمع البحار میں۔

هذا ما كتبه صلے الله عليه وسلم لبنى بارق اذا وفدوا عليه

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلعم نے وفد بنی بارق کو

كتاب النبى ﷺ لبنى بارق

قال صاحب سيرة الشامية قال ابن سعد قدم وفد بارق على رسول الله صلے الله عليه وسلم فدعاهم الى الاسلام فاسلموا وبايعوا فكتب لهم رسول الله صلے الله عليه وسلم كتابا نسخته

ذکر کیا ہے صاحب سیرۃ شامی نے کہ کہا ابن سعد نے کہ بنی بارق کے ایلچی رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ نے دعوت اسلام کی وہ اسلام لے آئے اور بیعت کر لی۔ لکھا رسول اللہ نے اون کے لیے فرمان لفظ اوس کے یہ ہیں۔ یہ فرمان ہے رسول اللہ صلی اللہ

هذا كتاب من محمد رسول الله صلى الله
عليه وسلم لبارق ان لا نجد ثمارهم ولا ترعى
بلادهم في مربع ولا مصيف الا بمسئلة
من بارق ومن مر بهم من المسلمين في
عرك اوجدب فله ضيافة ثلثة ايام
واذا اينعت ثمارهم فلابن السبيل
اللقيط يشبع بطنه من غير ان يقتثم -
شهد ابو عبيدة الجراح وحذيفة بن
اليمان وكتب ابي بن كعب -

علیہ وسلم کا (یعنی) بارق کے نام (بایں مضمون) کہ نہ کاٹی
جاویں اون کے پھل اور نہ چرائے جاویں اونکے شہر
(یعنی وہاں کی چراگاہیں) نہ چرائی کے زمانہ میں اور نہ گرمیوں میں مگر
اونسے پوچھکر اور جو مسلمان (مسافر) گذرے اونپر خواہ قحط سالی ہو یا بہتات
واجب ہے اوسکی مہمانی تین روز - اور جب پکجاویں اونکے پھل تو جائز
ہے مسافر کیواسطے اونکے گرے ہوئے پھل اسقدر جس سے اپنا پیٹ
بھر لے لیکن جمع نہ کرے - گواہی دی اسپر ابو عبیدہ جراح
نے اور حذیفہ بن یمان نے اور لکھا اسکو ابی بن
کعب نے -

غرائب الالفاظ

شرح لغات

لا نجد - الجدّ القطع وجاء في حديث
ابي سفيان جد ثدي امك - **مربع** -
المربع والمتربع والمرتبع موضع ينزل فيه ايام
الربيع - **مصيف** - موضع ينزل فيه
ايام الصيف **عرك اوجدب**
عرك هو سنة المطر ضد الجدب
اينعت - من ينع الثمر كمنع وضرب
ينعا بالفتح ويُنعا ويُنوعا بضمهما
اذا نضج وحان وقت قطافه - **يقتثم**
يقال فلان اقتثم المال - اي جمعه

لا نجد جد کے معنی کاٹنے کے ہیں حدیث ابی سفیان میں
ہے کہ کاٹی جاویں تیری ماں کی دونو چھاتیاں **مربع** مربع
متربع اور مرتبع وہ جگہ جہاں موسم ربیع میں رہیں **مصیف**
وہ جگہ جہاں گرمیوں میں رہیں **عرک اوجدب**
عرک بارش کا سال (یعنی) سمت (؟) جدب اوسکی ضد یعنی قحط -
اینعت ماخوذ ہے قول عرب ینع الثمر سے باب فتح
وضرب ینعاً بفتح تحتانیہ ویُنعا ویُنوعا - دونوں میں یار تحتانیہ
کا ضمہ - بولا جاتا ہے جب پھل پکجاویں اور اون کے توڑنے
کا وقت آجائے **یقتثم** بولا جاتا ہے اقتثم المال یعنی جمع کیا
اوس نے مال کو -

المسائل المستنبطة من هذا الكتاب

وہ مسائل جو مستنبط ہوتے ہیں اس فرمانے

قوله فله ضيافة - يدل على ان الضيف
له حق على كل بلد او قرية او حارة على

قوله فله ضیافة - دلالت کرتا ہے اس بات پر کہ مہمان اسکے
لیے حق ہے ہر شہر ہر گاؤں اور ہر محلہ میں ہر حال میں

كل حال سواء كان الايام ايام خصب او جدب ان يضاف ثلثة ايام وهذا الحكم لا يختص بمسلم وقد جاء فى الحديث الصحيح الضيافة ثلثة ايام فما بعد ذلك فهو صدقة ولا يحل له ان يثوى (يقيم) عنده يحرجه اخرجه الشيخان۔

خواہ سمت ہو یا قحط سالی اس بات کا کہ مہمان رکھا جاوے تین روز تک اور یہ حکم خاص نہیں ہے مسلمان کے ساتھ اور آیا ہے حدیث صحیح میں کہ مہمانی تین دن ہے اور اوس کے بعد پھر صدقہ ہے اور نہیں جائز ہے مہمان کو بھی یہ کہ ٹھیرے میزبان کے پاس بعد اس تین دن کے تاکہ اوسکو حرج میں ڈالے تخریج کی ہے اسکی شیخین نے۔

قوله فلابن السبيل اللقيط

يدل على ان من مر بالبساتين او اشجار مثمرة فله ان ياخذ ما سقط من الثمار و ياكل ولو يشبع بطنه ولا يجوز له ان يقتطف من الشجر ولا ان يجمع لوقت آخر

قولہ فلابن السبیل اللقیط. دلالت کرتا ہے یہ قول اس بات پر کہ جو شخص گذرے باغوں یا پھل دار درختوں پر تو اوسکو جائز ہے کہ لیلے گرے ہوئے پھل اور کھائے اگر خوب پیٹ بھرے اور پیڑ سے توڑنا یا اپنے پاس دوسرے وقت کے لیے جمع کرنا ان گرے ہوؤں کا بھی جائز نہیں ہے۔

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم لبنى ضمرة وسيدهم مجدى بن عمرو

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلعم نے بنی ضمرہ کو اور اونکے سردار مجدی بن عمرو کو تھا

قال فى سيرة المحمدية ناقلا عن سيرة ابن اسحٰق فى ذكر غزوة ودان فقال خرج رسول الله صلى الله عليه وسلم لاثنى عشرة ليلة مضت من صفر فى سنة الثانية فى سبعين رجلا ليس فيهم انصارى يريد قريشا وبنى ضمرة فاتفق له موادعة سيد بنى ضمرة وهو مجدى ابن عمرو واستقرت المصالحة على ان لا يغزو ولا يعينوا عليه وكتب رسول الله بينه وبينهم كتابا نسخته ۔

صاحب سیرۃ محمدیہ نے غزوہ ودان کے ذکر میں سیرۃ ابن اسحق سے نقل کرکے کہا ہے کہ نکلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بارھویں تاریخ صفر ۲ھ کو ستر آدمی لیکر جنمیں کوئی انصاری نہیں تھا قریش اور بنی ضمرہ کی لڑائی کے ارادہ سے پس صلح ہوگئی آپکی سردار بنی ضمرہ سے جو مجدی بن عمرو تھا اور ٹھیری صلح اس بات پر کہ بنی ضمرہ نہ تو کسی سے لڑینگے اور نہ اون کے خلاف کسی کی مدد کرینگے اور لکھی رسول اللہ نے اپنے اور اون کے درمیان ایک تحریر نسخہ اوسکا یہ ہے کہ۔

يقال انه وادع بنى فلان اى صالحهم و سالمهم على ترك الحرب وحقيقته المشاركة اى يدع كل واحد منهما ما هو فيه ومنه الحديث كان كعب القرظى موادعا له صلى الله عليه وسلم ۔ كذا فى مجمع البحار

بولا جاتا ہے انه وادع بنی فلان یعنی مصالحت کر لی اونہوں نے لڑائی چھوڑنے پر۔ اور حقیقت میں یہ شرکت کے لیے ہے یعنی چھوڑ دیا ہر ایک نے دونوں میں سے اسکو جسمیں تھا اور اسی سے ہے وہ حدیث کہ تھے کعب قرظی وادع رسول اللہ صلعم کے اسطرح ہے مجمع البحار

بسم الله الرحمن الرحيم هذا كتاب من محمد رسول الله صلى الله عليه وسلم لبني ضمرة بانهم آمنون على اموالهم وانفسهم وان لهم النصرة على من رامهم الا ان يحاربوا في دين الله ما بل بحر صوفة وان النبي صلى الله عليه وسلم اذا دعاهم لنصرته اجابوه عليهم بذلك ذمة الله اليه وذمة رسوله

متعلق لكتاب بني ضمرة واخرجه ابن سعد في الطبقات في غزوة الابواء و هذا هو غزوة ودان فقال وفي هذه الغزوة وادع مخشي بن عمرو الضمري وكان سيدهم في زمانه۔

على ان لا يغزو بني ضمرة ولا يغزونه ولا يكثر واعليه جمعا ولا يعينوا عدوا وكتب بينه وبينهم بذلك كتابا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ فرمان ہے محمد رسول اللہ کا بنی ضمرہ کے نام (باین مضمون) کہ بیخوف رہیں وہ اپنے مال اور جان سے اور اونکی مدد کیجاویگی اونکے مخالفوں کے مقابلہ میں مگر جبکہ لڑائی ہو اونسے دین کی بابتہ جبتک کہ تر کرے دریا کپڑے کو (مراد تا قیامت) اور رسول اللہ صلعم جب بلا دیں اونکو تو قبول کرینگے وہ۔ اس تحریر پر ذمہ اللہ اور اوسکے رسول کا ہے۔

متعلق بہ نامہ بنی ضمرہ۔ اور تخریج کی ہے اسکی ابن سعد نے طبقات میں غزوۃ الابوا میں اور یہی غزوہ ودان ہے پس کہا کہ اس غزوہ میں صلح کی آپنے مخشی بن عمرو ضمری سے جو اوس وقت وہاں کا سردار تھا۔

اس امر پر کہ نہ لڑینگے آپ بنی ضمرہ سے اور نہ بنی ضمرہ آپ سے اور نہ وہ آپ پر جماعت زائد کرینگے۔ اور نہ مدد دینگے دشمن کو اور لکھی آپنے اسکی بابتہ تحریر۔

كتاب تبع الاكبر كتبه تبع اليه صلى الله عليه وسلم قبل مولده بالف سنة

خط تبع کا جو اوسنے رسول اللہ کے نام لکھا تھا آپکی پیدائش سے ہزار سال پہلے

قال في المواهب لما هاجر رسول الله الى المدينة ادخله صلى الله عليه وسلم ابو ايوب في بيته و ذكر ابن اسحق في المبتدا و صاحب المختصر الاونبياء ان هذا البيت لابي ايوب بناه له عليه الصلوة والسلام تبع الاول بن حسان الحميري۔ روى ابن عساكر انه قدم مكة وكسا الكعبة وخرج الى يثرب وكان في مائة الف وثلثين الفا من الفرسان ومائة الف وثلثة عشر الفا من الرجالة

ذکر کیا ہے مواہب میں کہ جب ہجرت کی رسول اللہ نے مدینہ کی طرف تو رکھا رسول اللہ کو ابو ایوب نے اپنے گھر میں اور ذکر کیا ابن اسحق نے کتاب المبتدا میں اور صاحب قصص الانبیا نے کہ ابو ایوب کا گھر بنایا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے تبع بن حسان الحمیری نے روایت کی ابن عساکر نے کہ تبع مکہ میں آیا اور کعبہ پر غلاف چڑھایا اور گیا مدینہ کیطرف اور اوسکے ہمراہ ایک لاکھ تیس ہزار (۱۳۰۰۰۰) سوار اور ایک لاکھ تیرہ ہزار (۱۱۳۰۰۰) پیدل فوج تھی جب مدینہ میں مقام ہوا تو اوسکو خبر دیگئی کہ اون چار سو علما اور

لما نزلها أخبران اربعمائة رجل من اتباعه من
العلماء والحكماء تحالفوا وتبايعوا على ان لا
يخرج منها فسألهم عن الحكمة فى مقامهم
فقالوا اشرف هذه البلدة من الرجل
الذى يخرج يقال له محمد وهذه دار
هجرته واقامته فلا نخرج منها فامر
ببناء اربعمائة دار لكل رجل دار واشترى
لكل منهم جارية واعتقها وزوجها منه
واعطاهم اعطاء جزيلا وامرهم بالاقامة
الى وقت خروجه وكتب لرسول صلى الله
عليه وسلم كتابا ودفعه الى كبيرهم وسأله
ان يدفعه الى رسول الله صلى الله عليه وسلم
وخرج تبع من يثرب ومات بالهند ومن
موته الى مولده صلى الله عليه وسلم الف
سنة سواء - فى المبتدا والقصص فقد اول
الدار التى بناها تبع للنبى صلى الله عليه
وسلم لينزلها اذا قدم المدينة الى ان لابى
ايوب وهو من ولد ذلك العالم الذى
دفع تبع اليه الكتاب ولما دعا رسول الله
الناس الى الاسلام ارسلوا اليه كتاب
تبع مع ابى ليلى فلما رآه رسول الله قال
انت ابو ليلى ومعك كتاب تبع الاول
فبقى ابو ليلى متفكرا ولم يعرف رسول الله
صلى الله عليه وسلم فقال من انت فانى
لم ار فى وجهك اثر السحر وتوهم انه ساحر
فقال انا محمد هات الكتاب فلما قراه
قال مرحبا بتبع الاخ الصالح ثلث مرات

حکما نے جو اوس کے ہمراہ تھے آپسمیں عہد کر لیا ہے
اور اس بات پر قسا قسمی ہوگئی ہے کہ وہ یہاں سے نہیں
جاوینگے. تبع نے اونسے وہاں رہنے کی حکمت پوچھی
جوابدیا کہ اس شہر کی شرافت ایک شخص کی وجہ سے ہی
جو آیندہ پیدا ہوگا اور جسکا نام محمد ہوگا اور یہ جگہ اوس کے
ہجرت کرنے اور رہنے کی ہی پس ہم یہاںسے نہیں جاوینگے
یہ سنکر حکمدیا تبع نے چارسو مکان بنانیکا ہر شخص کیلیے ایک
گھر اور ہر ایک کو ایک چھوکری خریدی اور آزاد کیا اوسکو پھر
اوسکی اوسی شخص سے شادی کردی اور اونکو بہت کچھ دیا اور رسول
کے مبعوث ہونے تک اونکو وہاں ہی رہنے کا حکمدیا اور رسول اللہ
کے نام ایک خط لکھا اور اون سب علما میں جو سر آوردہ تہا اوسکو
وہ دیدیا اور کہا کہ یہ رسول اللہ صلعم کو دیدینا اور چلا گیا
تبع مدینہ سے پس مرا ہندوستان میں. اور اوسکی موت
اور رسول اللہ کی پیدائش میں پورے ہزار سال ہیں.
مبتدا اور قصص الانبیا میں ہے کہ وہ گھر جسکو تبع نے اسلیے
بنایا تھا کہ جب رسول اللہ یہیں آویں تو اوسمیں رہیں نوبت
بہ نوبت مختلف تصرفات میں آتا رہا یہانتک کہ ابوایوب کی
ملک میں آیا اور ابوایوب اوسی عالم کی اولاد میں تھے جسکو تبع نے
اپنا خط سپرد کیا تھا اور جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعوت
اسلام شروع کی تو بہیجا اونہوں نے وہ تبع کا خط آپکی خدمت میں
ابو لیلی کے ہمراہ. جب دیکھا رسول اللہ نے ابو لیلی کو تو فرمایا کہ
تو ابو لیلی ہے اور تیرے پاس تبع اول کا خط ہے ابو لیلی حیران
ہو گئے اور نہیں پہچانا اونہوں نے رسول اللہ کو تو پوچھا کہ
تو کون ہے اسلیے مجھے تیری صورت سے ساحر کے آثار
نہیں معلوم ہوتے. ابو لیلی نے خیال کیا تھا کہ یہ کوئی ساحر
ہے آپنے جواب دیا کہ میں محمد ہوں. لاؤ وہ خط جب آپنے اوسکو
پڑہا تو فرمایا کہ مرحبا تبع الاخ الصالح (کلمہ ہے اظہار فرحت کا) یہی تین مرتبہ فرمایا

وقد جاء فی الحدیث انه صلے الله علیه وسلم
قال لا تسبوا تبعًا فانه اسلم رواه الطبرانی
واخرجه الامام احمد فی المسند عن سهل
ابن سعد رضی الله عنه وقیل اهل المدینة
الذین نصروه علیه الصلوة والسلام هم
ولد اولئك العلماء الاربعمائة وفی روایة
انهم الاوس والخزرج كذا حكاه فی تحقیق
النصرة فی تاریخ دار الهجرة لقاضی شیخ زین
الدین بن الحسین المراغی من فضلاء
طلبة جمال الاسنوی وذكره ابن دحیة
فی التنویر والبغوی فی معالم التنزیل عن
عكرمة عن ابن عباس وذكره الحلبی و
اخرجه ابن عساكر وابن سعد عن ابی بن
كعب وایضا ابن عساكر عن عباد بن زیاد
فی كل من هذه الروات - ان تبع اراد
خراب یثرب فاخبروه ان هذه البلدة
دار هجرة نبی یخرج فی اخر الزمان - فذكروا
القصة وفیه ذكر الكتاب قال بعضهم كان
مضمون الكتاب هكذا - **اما بعد** فیا
محمد انی امنت بك وبربك ورب كل شیٔ
وبكتابك الذی ینزله الله علیك وانا
علی دینك وسنتك وامنت بك و
بربك وبكل ما جاء من ربك شرائع الاسلام
والایمان فانی قلت ذلك فان اسامت
فیها ونعمت وان لم ادركك فاشفع لی یوم
القیمة ولا تنسنی فانی من امتك الاولین
وتابعك قبل مجیئك وقبل ان یرسلك

اور حدیث میں آیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کہ تبع کو برا مت کہو کیونکہ وہ اسلام لے آیا تھا روایت کیا اسکو
طبرانی نے اور تخریج کی ہے اسکی امام احمد نے اپنی مسند میں
سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت کرکے اور کہا گیا
ہے کہ وہ اہل مدینہ جنہوں نے رسول اللہ کی مدد کی (یعنے
انصار) وہ اونہیں چارسو علما کی اولاد میں سے تھے. اور ایک
روایت یہ ہے کہ وہ (یعنی اولاد علما) اوس وخزرج ہیں اسیطرح
بیان کیا ہے کتاب تحقیق النصرۃ فی تاریخ دار الہجرۃ میں قاضی
شیخ زین الدین بن حسین مراغی کی تصنیف ہے جو جمال اسنوی
کے فاضل طلبہ میں سے تھے اور ذکر کیا ہے اسکو ابن دحیہ
نے تنویر میں اور بغوی نے معالم التنزیل میں عکرمہ سے روایت
کرکے وہ روایت کرتے ہیں ابن عباس رضؓ سے اور ذکر کیا ہے
اسکو حلبی نے اور تخریج کی ہے اسکی ابن عساکر اور ابن سعد نے
ابی بن کعبؓ سے اور تخریج کی ہے ابن عساکر نے عباد بن
زیاد سے بھی. ان سب روایتوں میں یہ ہے کہ تبع نے ارادہ
کیا تھا مدینہ کو تباہ کرنیکا تو اوسکو خبر دی کہ یہ شہر ایک نبی کا
دار ہجرت ہے جو آخر زمانہ میں مبعوث ہوگا. پھر ذکر کیا وہی قصہ
اور اوسمیں ذکر ہے اس خط کا. کہا بعض علما نے کہ مضمون
اوس خط کا یہ تھا کہ بعد حمد وصلوۃ کے اے محمدؐ میں ایمان لایا
تجھپر اور تیرے اور ہر شے کے پروردگار پر اور تیری اوس
کتاب پر جو اللہ تجھپر نازل کریگا. اور میں تیرے دین اور تیرے
طریقہ پر ہوں اور ایمان لایا میں تجھپر اور تیرے رب پر اور ہر
اوس چیز پر جو لائیگا تو اپنے رب کے پاس سے احکام اسلام اور
ایمان کے. تحقیق مینے ہی کہا ہے یہ پس اگر مینے اسلام کو پایا
تب تو بہت ہی بہتر ہے اور اگر نہ پاؤں میں تجھکو تو شفاعت
کرنا میری قیامت کے دن اور مجھے بھولنا مت اسوجہ سے
کہ میں تیری اول امت ہوں اور اطاعت کرنیوالا ہوں تیری

الله فانا على ملتك وملة ابيك ابراهيم وختم
الكتاب - لله الامر من قبل ومن بعد و
يومئذ يفرح المومنون بنصر الله - وكتب
عنوان الكتاب - الى محمد بن عبد الله
صلے الله عليه وسلم خاتم النبيين والمرسلين
ورسول رب العالمين من التبع الاول -
امانة الله فى يد من وقع الى ان يدفعه الى
صاحبه - وفى رواية الحلبى وابن عساكر
عن عباد بن زياد ان تبع قال فيه شعرا
حدثت ان رسول المليك - يخرج حقا
بارض الحرام - ولو مد دهرى الى دهره
لكنت وزيرا له وابن عم وفى رواية شهدت على
احمد انه رسول من الله بارى النسم - ولو
مد دهرى الى **يدل هذا الكتاب**
على الايمان قبل البعثة ويدل عليه
قوله عز وجل واذ اخذ الله ميثاق النبيين
لما اتيتكم من كتاب وحكمة ثم جاءكم رسول
مصدق لما معكم لتؤمنن به ولتنصرنه
الاية - قال فى الخازن قال الطبرى معناه
اذكروا يا اهل الكتاب حين اخذ الله
ميثاق النبيين - واصل الميثاق فى
اللغة عقد يوكد بيمين ومعنى ميثاق
النبيين ما وثقوا به على انفسهم من
طاعة الله فيما امرهم به ونهاهم عنه
وذكروا فى معنى اخذ الميثاق وجهين
احدهما انه ماخوذ من الانبياء والثانى
انه ماخوذ لهم من غيرهم ولهذا اختلفو

پیدائش سے پہلے اور پہلے اس کے کہ رسول بنائے تجھکو
اللہ پس میں تیرے اور تیرے باپ ابراہیم کے مذہب پر ہوں
اور ختم کیا تھا خط کو اس عبارت پر کہ للہ الامر یعنی اول و آخر
دہمیشہ حکم واسطے اللہ کے ہے اور آج کے دن خوش ہونگے
مسلمان اللہ کی مدد سے. اور لکھا تھا عنوان ریتہ خط کا یہ
کہ محمد بن عبد اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف جو خاتم النبیین
والمرسلین ہیں اور رب العالمین کے رسول ہیں تبع اول کی
جانب سے- امانت ہے اللہ کی جس شخص کے ہاتھ پڑے لازم
ہے کہ اوسکو پہنچا دے مکتوب الیہ کو- اور حلبی اور ابن عساکر
کی اوس روایت میں جو عباد بن زیاد سے کیگئی ہے یہ بھی ہے
کہ تبع نے اوس خط میں شعر بھی لکھے تھے بیان کیا گیا ہے مجھے
کہ اللہ کے رسول پیدا ہونگے سچے ارض حرم میں پس اگر میرے
زمانے طول کھینچا اونکے زمانہ تک دیعنی جبتک اگر میں زندہ رہا)
تو ہونگا میں اونکا وزیر رشتہ دار- اور ایک روایت میں ہے کہ گواہی دیتا
ہوں میں احمد پر کہ تحقیق وہ رسول ہیں اللہ کیجانب سے جو پیدا کرنیوالا
ہے روح کا **معلوم** ہوتا ہے اس فرمان سے یہ کہ جائز اور معتبر ہے
ایمان قبل بعثت کے اور دلالت کرتا ہے اسی پر قول اللہ کا واذ
اخذ اللہ یعنی یاد جبکہ لیا اللہ نے عہد نبیوں کے لیے کہ البتہ جو کچھ آوے
تمہارے پاس کتاب ہے اور حکمت سے پھر آوے تمہارے پاس
رسول تصدیق کرنیوالا اوسکا جو تمہارے پاس ہے تو البتہ ایمان لاؤگے
اوس پر اور مدد کروگے اوسکی. کہا تفسیر خازن میں کہ بیان کیا ہے طبری نے
کہ معنی اوس کے یہ ہیں کہ یاد کرو اے اہل کتاب اوس وقت کو جبکہ
لیا اللہ نے میثاق نبیوں کا اور میثاق کے اصلی معنی لغت میں-
اوس عہد کے ہیں جو موکد ہو قسم کے ساتھ اور معنی میثاق النبیین کے
یہ ہیں کہ عہد کیا تھا اونہوں نے اپنی جانوں پر اللہ کی اطاعت کا
اوس چیز میں جسکا اللہ حکم کرے یا جس سے منع کرے اور بیان
کیں مفسرین نے اس موقع پر اخذ میثاق کی دو صورتیں ایک تو

في المعنى فذهب قوم الى ان الله تع اخذ
الميثاق من النبيين خاصة قبل ان يبلغوا
كتاب الله ورسالاته الى عباده ان يصدق
بعضهم بعضا واخذ العهد على كل نبي ان
يومن بمن ياتي بعده من الانبياء وينصره
ان ادركه وان لم يدركه قيام قومه بنصرته
ان ادركوه فاخذ الميثاق من موسى عليه
السلام ان يومن بعيسى عليه السلام و
من عيسى عليه السلام ان يومن بمحمد صلے
الله عليه وسلم وهذا قول سعيد بن جبير
والحسن وطاؤس وقيل انما اخذ الميثاق
من النبيين في امر محمد صلے الله عليه وسلم
خاصة وهو قول على وابن عباس و قتادة
والسدى فعلى هذا القول اختلفوا فقيل
انما اخذ الله الميثاق على اهل الكتاب الذين
ارسل اليهم النبيين ويدل عليه قوله تعالى
ثم جاءكم وانما كان محمد مبعوثا الى اهل
الكتاب دون النبيين وانما اطلق هذا
اللفظ عليهم لانهم كانوا يقولون نحن اولى
بالنبوة من محمد لانا اهل الكتاب والنبيون
منا وقيل اخذ الله الميثاق على النبيين
واممهم جميعا في امر محمد صلے الله عليه
وسلم فاكتفى بذكر الانبياء لان العهد
مع المتبوع عهد مع الاتباع وهو قول
ابن عباس قال على بن ابى طالب
مابعث الله نبيا ادم فمن بعده الا
اخذ عليه العهد في امر محمد صلے الله عليه وسلم

یہ کر لیا گیا تھا انبیا سے دوسرا یہ کہ لیا گیا تھا میثاق انبیا کیلئے اونکی
امت سے اور اسیوجہ سے اختلاف کیا ہے معنی میں پس بعض نے کہا
کہ لیا تھا اللہ نے میثاق خاص نبیوں سے پہلے اس سے کہ پہونچاویں
کتاب اسکی اور اوسکے پیغام اوسکے بندوں کو اس بابتہ کہ تصدیق
کریگا بعض اونمیں سے بعض کی آپس میں اور لیا تھا عہد ہر نبی سے کہ ایمان
لائیگا اپنے بعد والے نبی پر اور مدد کرے اوسکی اگر پاوے اوسکا زمانہ
اور اگر نہ پاوے تو حکم کر جاوے اپنی قوم کو اوسکی مدد کرنیکا پس لیا
عہد موسی علیہ السلام سے کہ ایمان لاویں عیسی علیہ السلام پر اور لیا
عہد عیسی علیہ السلام سے کہ ایمان لاویں محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور
یہی قول ہے سعید بن جبیر اور حسن اور طاؤس کا اور بعض نے
کہا ہے کہ لیا تھا عہد نبیوں سے خاص محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے
بارہ میں اور یہ قول ہے علیؓ اور ابن عباسؓ اور قتادہ اور سدی کا
پس اس قول کی بنا پر اختلاف کیا ہے پس کہا گیا ہے کہ لیا اللہ
نے میثاق اہل کتاب پر وہ اہل کتاب جنکی طرف بھیجا نبیونکو اور دلالت
کرتا ہے اسپر قول اللہ کا ثم جاءکم اور حصر نہیں ہیست کہ محمد صلی اللہ
علیہ وسلم مبعوث تھے اہل کتاب کیطرف نہ نبیونکیطرف اور سوائے
اسکے نہیں مگر اطلاق کیا گیا اسکا اونپر اسوجہ سے کہ وہ کہتے تہے کہ ہم
نبوت کیلیے بہ نسبت محمد کے اولی ہیں اسلیے کہ ہم اہل کتاب ہیں
اور نبی ہم میں سے ہی ہوئے ہیں اور بعض نے کہا ہے کہ لیا اللہ نے میثاق
نبیوں اور اون سب کی امت سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بارہ
میں اور اکتفا کی انبیا کے ذکر پر اسوجہ سے کہ عہد لینا متبوع سے عہد
لینا ہوتا ہے تابع کا اور یہی قول ہے ابن عباس کا۔ کہا علی بن
ابی طالب نے نہیں بھیجا اللہ نے آدم اور اون کے
بعد کوئی نبی مگر کہ عہد لیلیا اون سے محمد صلی اللہ علیہ
وسلم کے بارہ میں اور اونہوں نے عہد لیا اپنی قوم
سے کہ ایمان لائیں محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور اگر
وہ مبعوث ہوں اور یہ زندہ ہوں تو اون کی مدد کریں

واخذ هو العهد علی قومه لیومنن به وان بعث وهم احیاء لینصرنه وقیل ان المراد من الآیة ان الانبیاء کانوا یاخذون العهد والمیثاق علی اممهم بانه اذا بعث محمد صلی الله علیه وسلم ان یومنوا به وینصرونه وهذا قول کثیر من المفسرین۔

اور بعض نے کہا کہ مراد آیت سے یہ ہے کو انبیا لیتے رہے ہیں عہد اپنی اپنی امتوں سے اِس بات کا کہ جب مبعوث ہوں محمد صلی اللہ علیہ وسلم تو ایمان لاویں اونپر اور مدد کریں اون کی اور یہی قول ہے اکثر مفسرین کا۔

مکتوب نمبر ۴۹

هذا ما کتبه صلی الله علیه وسلم لتمیم بن اوس الداری وقصة وفودهم وفیها عدة فرامین

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمیم بن اوس داری کو اور اونکی وفود کا قصہ اور اس میں چند فرمان ہیں

ذکر صاحب اصلاح المضی قصة وفود الداریین فقال قال ابن سعد قدم وفد الداریین علیه صلی الله علیه وسلم منصرفه من تبوك وهم عشرة نفر منهم تمیم ونعیم ابنا اوس بن خارجة والطیب بن ذر وهانی بن حبیب وعزیز بن مالك فاسلموا و سمی رسول الله صلی الله علیه وسلم الطیب عبد الله وسمی عزیزا عبد الرحمن واهدی هانی بن حبیب لرسول الله صلی الله علیه وسلم خمرا وافراسا وقباء مخوصا بالذهب فقبل الافراس والقباء واعطاه العباس فقال ما اصنع به قال تنزع الذهب فتحلیه نساءك ثم تبیع الدیباج فتاخذ ثمنه فباعه العباس من رجل یهودی بثمانیة آلاف درهم فقال تمیم قریتان من الروم یقال لاحدهما حبری وللاخر بیت عینون فان فتح الله علیك الشام هبهما

ذکر کیا ہے صاحب مصباح المضی نے قصہ وفد دارین کا پس کہا کہا ابن سعد نے کہ آئے داریوں کے ایلچی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جب آپ لوٹے تھے غزوہ تبوک سے اور وہ دس آدمی تھے تمیم ونعیم اوس کے بیٹے اور طیب بن ذر اور ہانی بن حبیب اور عزیز بن مالک وغیرہ پس اسلام لائے اور نام رکھا رسول اللہ نے طیب کا عبد اللہ اور عزیز کا عبد الرحمن اور ہدیہ میں دیا ہانی بن حبیب نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو شراب اور گھوڑے اور ایک زر دوز قبا پس قبول کیے آپ نے گھوڑے اور قبا اور دی وہ قبا عباسؓ کو اونھوں نے کہا کہ میں اسکا کیا کروں فرمایا کہ اس سے سونا علیحدہ کر کے اپنی عورتوں کا زیور بنائے اور دیباج فروخت کر کے اوسکی قیمت لیلے پس بیچا اوسکو عباسؓ نے ایک یہودی کو آٹھ ہزار درہم کے عوض میں پس کہا تمیم نے کہ دو گاؤں ہیں روم کے ایک کا نام حبری ہے اور دوسرے کا بیت عینون پس اگر فتح کر دے اللہ آپ کے لیے ملک شام تو بخشدیجیئے وہ دونو مجھکو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ دونو واسطے تیرے ہیں۔

لی قال صلی اللہ علیہ وسلم فہما لک کتب
بذلک کتابا فلما قام ابوبکر اعطاہ ذلک و
کتب رضی اللہ عنہ لہ بہ کتابا نذکرہ
انشاء اللہ واقام وفد الداریین حتی توفی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واوصی لہم
بجاد مائۃ وسق - وذکر صاحب المصباح
کتاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
بحوالۃ ابن منیر الحلبی قال قال فی شرح
مختصر السیرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم
کتب لتمیم ونعیم ابنا اوس کتابا -
ان لہم حبری وعینون بالشام سہلہا
وجبلہا وماءہا وحرثہا وقریتہا وانباطہا
ولعقبہ من بعدہ لا یحاقہ فیہا احد ولا
یلجہ علیہ بظلم ومن ظلمہم فاخذ منہم
شیئا فان علیہ لعنۃ اللہ والملائکۃ
والناس اجمعین - وذکر قصۃ وفودہم
شیخ الدحلانی فی سیرتہ فقال وفد علیہ
صلی اللہ علیہ وسلم الداریون ابو تمیم
الداری واخوہ نعیم الداری واربعۃ اخرون
وکانوا علی دین النصرانیۃ فاسلموا وحسن
اسلامہم وکان وفدہم علیہ مرتین
مرۃ بمکۃ قبل الہجرۃ ومرۃ بعدہا وفی
المرۃ الاولی سألوا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم ان یعطیہم ارضا من ارض الشام
فقال لہم سلوا حیث شئتم قال ابو ہند

اور لکھی اس بابتہ ایک سند پس جب والی ہوئے ابوبکر تو
دی اونکو وہ تحریر رسول اللہ کی اور لکھا ابوبکرؓ نے بھی اون
کے لیے اس بابتہ فرمان ذکر کرینگے ہم اوسکو انشاء اللہ
اور رہے وفد داریین یہانتک کہ وفات کی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے اور وصیت کی آپ نے اون کیواسطے بقدر
درخت خرما کے لیے جنمیں سو وسق کی پیداوار ہو جائے اور
ذکر کیا ہے صاحب مصباح نے فرمان رسول اللہ کا
بحوالہ ابن منیر حلبی کے کہا کہ ذکر کیا شرح مختصر السیرۃ میں کہ
لکھا رسول اللہ نے تمیم اور نعیم اوس کے بیٹوں کے
واسطے ایک فرمان جس کے لفظ یہ ہیں -
تحقیق اون کے لیے ہے حبری اور عینون جو شام میں ہے
(بتمامہ) وہانکی نرم زمین اور پہاڑ اور نہریں اور کھیتی اور گاؤں
اور اوس کے جنگل اور اوس کے بعد اوسکی اولاد کے لیے
نہ جھگڑا کرے اوسمیں کوئی اور نہ داخل ہو اوسپر ظلما اور جو ظلم کریگا
اونپر اور لیلیگا اوس میں سے کچھ بھی تو لعنت ہوگی اوسپر اللہ
اور ملائکہ اور تمام مخلوق کی اور داریین کے آنے کا قصہ شیخ
دحلان نے اپنی سیر میں نقل کیا ہے پس کہا کہ آئے رسول اللہ
کی خدمت میں ابو تمیم داری اور اوس کے بھائی نعیم داری اور
چار اور وہ سب نصرانی تھے پس اسلام لائے اور اچھا
ہوگیا اونکا اسلام - اور وہ حاضر ہوئے ہیں خدمت رسول اللہ
میں دو مرتبہ ایک مرتبہ مکہ میں قبل ہجرت کے اور دوسری مرتبہ
بعد ہجرت کے اول مرتبہ کی حاضری میں اونہوں نے
رسول اللہ سے سوال کیا تھا کہ دیں آپ اونکو زمین دیجائے
ملک شام سے پس فرمایا آپ نے کہ مانگو جہاں سے چاہو
بیان کیا ابو ہند داری نے جو تمیم کے ساتھ والوں میں سے

الجاد بمعنی المجد والذی تقلا یجد منہ ما یبلغ مائۃ وسق - کذا فی مجمع البحار -

۵ جاد معنی میں مجدود کے ہے یعنی اسقدر کھجوروں کے درخت جس سے کاٹ لئے جاویں سو وسق - اسیطرح ہے مجمع البحار میں ۱۲

الداری وھو من اصحاب تمیم فنھضنا من عندہ نتشاور فی ای الارضی ناخذ فقال تمیم نسألہ بیت المقدس قال ابو ھند ھذا محل ملک العجم ومحل ملک العرب فاخاف ان لا یتم لنا قال تمیم نسألہ بیت حبرون وکورتھا فنھضنا الی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فذکرنا ذالک لہ فدعا بقطعۃ من ادم وکتب لنا کتابا نسختہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم - ھذا کتاب ذکر فیہ ما وھب محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم للداریین - اعطاہ اللہ الارض فوھب لھم بیت عینون وحبرون ومرطوم وبیت ابراھیم الی الابد شھد عباس بن عبد المطلب وخزیمۃ بن قیس وشرحبیل بن حسنۃ وکتب قال ثم اعطانا کتابا وقال انصرفوا حتے تسمعوا انی قد ھاجرت قال ابو ھند فانصرفنا فلما ھاجر صلے اللہ علیہ وسلم الی المدینۃ قدمنا علیہ وسألناہ ان یجدد لہ کتابا اخر فکتب لنا کتابا اخر نسختہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم - ھذا ما انطی محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تمیم الداری واصحابہ انی انطیتکم بیت حبرون وعینون والمرطوم وبیت ابراھیم برمتھم وجمیع ما فیھم نطیۃ بت و وھبت وسلمت ذلک لھم ولاعقابھم من بعدھم ابد الابد فمن اذاھم فیہ اذاہ اللہ وشھد ابو بکر ابن ابی قحافۃ وعمر ابن الخطاب وعثمان بن

تھا کہ اٹھے ہم رسول اللہ کے پاس سے تاکہ مشورہ کریں اس بابتہ کہ کونسی زمین مانگیں پس کہا تمیم نے کہ مانگیں ہم آپ سے بیت المقدس کہا ابو ہند نے کہ یہ جگہ ہے بادشاہان عرب و عجم کی پس ڈرتا ہوں میں کہ نہ رکھ سکیں گے ہم اوسکو کہا تمیم نے کہ مانگیں ہم آپ سے بیت حبرون اور اوس کے متعلقات پس آئے ہم رسول اللہ کے پاس اور ذکر کیا ہم نے آپ سے یہ مشورہ۔ پس منگوایا آپنے ایک ٹکڑا دھوڑی کا اور لکھا ہمارے واسطے فرمان جس کا نسخہ یہ ہے کہ۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ تحریر ہے جس میں ذکر ہے اوس چیز کا جسکو بخشا محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے داریوں کو دی اللہ نے رسول اللہ کو زمین پس بخشا آپ نے ونکو بیت عینون اور بیت حبرون اور مرطوم اور بیت ابراہیم ہمیشہ کے لیے۔ گواہی دی اسپر عباس بن عبد المطلب اور خزیمہ بن قیس اور شرحبیل بن حسنہ نے اور لکھا اسکو شرحبیل بن حسنہ نے۔ کہا راوی نے پھر دیا آپ نے ہمکو فرمان اور کہا لوٹ جاؤ یہانتک کہ سنو تم کہ مینے ہجرت کی کہا ابو ہند نے کہ پس لوٹ آئے ہم پس جب ہجرت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ کیطرف تو ہم حاضر خدمت ہوئے اور سوال کیا آپ سے کہ ہمکو نیا فرمان لکھدیجیے پس لکھی ہمارے واسطے دوسری تحریر جسکا نسخہ یہ ہے کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ تحریر ہے اوس چیز کی کہ دی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمیم داری اور اوس کے ساتھیوں کو تحقیق دیا مینے تمکو بیت حبرون اور عینون اور مرطوم اور بیت ابراہیم سب کا سب اور جو کچھ کہ اوس میں ہے دینا قطعی۔ اور بخشا مینے اور دیدیا مینے یہ اونکو اور اونکی اولاد کو اونکے بعد ہمیشہ کے لیے پس جو شخص کہ اذیت دے اونکو اسبارہ میں تو اذیت دے اللہ اسکو اور گواہی دی اسپر ابوبکر بن ابی قحافہ اور عمر بن خطاب اور عثمان بن عفان

عفان وعلی بن ابی طالب ومعویۃ بن ابی سفیان وکتب ۔

وآوردہ فی المواہب فقال قال صاحب باعث النفوس رکن الشام شیخ الاسلام برہان الدین ابراہیم الفرازی روی ابو نعیم من طریق سعید بن زیاد عن ابی ہند الداری فذکر مثل ہذا وقال فلما قبض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واستخلف ابوبکر وجند الجنود الی الشام کتب کتابا نسختہ ۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ من ابی بکر الصدیق الی ابی عبیدۃ الجراح سلام علیک فانی احمد الیک اللہ الذی لا الہ الا ہو اما بعد فامنع من کان یومن باللہ والیوم الآخر من الفساد فی قری الداریین وان کان اہلہا قد جلوا عنہا واراد الداریون ان یزرعوہا فیزرعوہا بلا خراج واذا رجع الیہا اہلہا فہی لہم وہم بہا احق والسلام علیک

قال ونقل ہذا من کتاب اسعاف الاخصا بتفصیل المسجد الاقصا ۔

اور علی بن ابی طالب اور معویہ بن ابی سفیان نے (رضی اللہ عنہم) اور لکھا معویہ بن ابی سفیان نے ۔

اور بیان کیا ہے اسکو مواہب میں پس کہا کہ کہا صاحب باعث النفوس رکن الشام شیخ الاسلام برہان الدین ابراہیم الفرازی نے کہ روایت کیا اسکو ابونعیم نے سعید بن زیاد کے طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں ابوہند داری سے پس ذکر کیا اسیطرح اور کہا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی اور ابوبکرؓ خلیفہ ہوئے اور انھوں نے شام کی طرف اپنے لشکر بھیجے تو لکھی ایک تحریر جسکا نسخہ یہ ہے کہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ خط ہے ابوبکر صدیق کی جانب سے ابوعبیدہ بن جراح کو سلام ہو تجھپر پس تحقیق حمد بیان کرتا ہوں میں طرف تیرے ایسے اللہ کی کہ نہیں ہے کوئی معبود مگر وہی بعد حمد کے پس منع کر تو اسکو جو ایمان لایا ہے اللہ اور یوم قیامت پر داریوں کے گاؤں میں فساد کرنے سے اور اگر وہاں کے آدمی جلاوطن ہوگئے ہوں اور داریں وہاں کاشت کرنا چاہیں تو چاہیے کہ کاشت کریں اوسکو بلا محصول اور جب لوٹ آویں وہاں والے تو وہ اونکیواسطے ہے اور وہی مستحق ہیں اوسکے والسلام علیک کہا زرقانی نے اور نقل کیا گیا یہ فرمان کتاب اسعاف الاخصا بتفصیل مسجد الاقصا سے ۔

المسائل المستنبطۃ من ہذا الکتاب

وہ مسائل جو اس فرمان سے ماخوذ ہوتے ہیں

قولہ فقبل الافراس والقباء ای رد الخمر وہذا یدل علی عدم قبول ہدیۃ الخمر فانہ لا ینتفع بہ عند المسلمین بوجہ من الوجوہ اصلا ۔ **قولہ فتبیعہا**

قولہ فقبل الافراس والقباء یعنی واپس کردیا خمر کو اور یہ دلیل ہے اس بات پر کہ شراب کا ہدیہ نہ قبول کرنا چاہیے اسوجہ سے کہ مسلمان کسی طرح بھی اوس سے نفع نہیں حاصل کرسکتا ۔

قولہ فتبیعہا یعنی فروخت کردے دیباج کو اور یہ دلیل ہے

ای الدیباج وھذا یدل علی جواز بیع
ما یحرم لبسہ ویؤیدہ ما روی عن جابر
بن عبد اللہ قال لبس النبی صلی اللہ علیہ
وسلم قباء لہ من دیباج اھدی الیہ ثم
اوشک ان نزعہ وارسل بہ الی عمر بن
الخطاب فقیل قد اوشکت فنزعتہ یا
رسول اللہ قال نہانی عنہ جبرئیل علیہ
السلام فجاء عمر یبکی فقال یا رسول اللہ
کرھت امرا واعطیتنیہ فمالی فقال ما
اعطیتک لتلبسہ انما اعطیتک لتبیعہ
فباعہ بالفی درھم رواہ مسلم واحمد
وجنس ھذہ الاحادیث تدل علی تحریم
لبس انواع الحریر وقد نقل القاضی عیاض
عن قوم اباحتہ وقال ابو داؤد انہ لبس
الحریر عشرون نفسا من الصحابۃ او
اکثر منہم انس رض وبراء بن عازب رض ولکن
وقع الاجماع علی ان التحریم مختص بالرجال
دون النساء وقال ابن الزبیر تعمیم التحریم
لعموم قولہ صلی اللہ علیہ وسلم لا
تلبسوا الحریر فانہ من لبسہ فی الدنیا
لم یلبسہ فی الآخرۃ واستدل من
اباحہ بما روی عن سعد قال رایت
رجلا ببخاری علی بغلۃ بیضاء علیہ
عمامۃ خز سوداء فقال کسانیہا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم رواہ ابو داؤد
والخز ضرب من ثیاب ابریسم وکذا ما
رواہ عقبۃ بن عامر قال اھدی لرسول اللہ

اس بات کی کہ جسکا پہننا حرام ہے اوسکا فروخت کرنا جائز ہی
اور تائید کرتی ہے اسکی وہ حدیث جو مروی ہی جابر بن عبد اللہ سے
کہا کہ پہنی رسول اللہ نے ایک قبا دیباج کی جو آپ کو ہدیہ
دیگئی تھی پھر آپ نے اوسکو جلدی سے اتار دیا اور بھیجا اوسکو
عمر بن خطاب کے پاس پس پوچھا گیا کہ جلدی کی آپ نے پس
اتار ڈالی آپ نے قبا یا رسول اللہ کہا کہ منع کیا مجھکو اوس سے
جبرئیل نے پس آئے عمر روتے ہوئے اور کہا کہ یا رسول اللہ
مکروہ جانا آپ نے ایک امر اور دیا آپ نے اوسکو مجھے پس
میں کیا کروں فرمایا رسول اللہ نے مینے اسلیئے تجھکو نہیں دیا ہی کہ
تو اوسکو پہنے بلکہ فروخت کر دے تو اوسکو پس بیچا حضرت عمر نے اوسکو
دو ہزار درہم کے عیوض میں روایت کیا اسکو مسلم اور احمد نے
اور اس قسم کی احادیث دلالت کرتی ہیں انواع حریر کی حرمت
پر۔ اور تحقیق نقل کی ہے قاضی عیاض نے ایک قوم سے
اوسکی اباحت اور کہا ابو داؤد نے کہ پہنا حریر بیس یا اوس
سے زائد صحابہ نے اور ان ہی میں سے انس اور براء بن
عازب ہیں لیکن اس بات پر اجماع ہوگیا ہے کہ تحریم مردوں
کے ساتھ خاص ہے نہ عورتوں کے ساتھ اور ابن زبیر نے تحریم
کے عموم کا قول کیا ہے یعنی حرمت مرد عورت دونو کیلئے ہے
بوجہ عام ہونے قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ لَا تَلْبَسُوا
الْحَرِیرَ یعنی مت پہنو حریر اسوجہ سے کہ جو پہنیگا اوسکو دنیا میں
نہیں پہنیگا اوسکو آخرت میں۔ اور استدلال لایا وہ شخص جس نے
مباح کیا ہے اوس حدیث سے جو روایت کیگئی ہے سعد سے وہ
کہتے ہیں کہ دیکھا مینے ایک شخص کو شہر بخارا میں سپید خچر پر سوار
جو ریشمین سیاہ عمامہ باندھے ہوئے تھا کہا اوسنے کہ پہنایا ہے
یہ مجھکو رسول اللہ صلعم نے روایت کیا ہے اسکو ابو داؤد نے
اور خز ایک قسم کا ریشمین کپڑا ہوتا ہے اور اسیطرح وہ حدیث
جسکو روایت کیا ہے عقبہ بن عامر نے کہا ہدیہ دیگئی رسول اللہ

فروج حرير فلبسه ثم صلے فيه ثم انصرف فنزعه نزعا شديدا كالكاره له ثم قال لا ينبغى هذا للمتقين متفق عليه - **قوله شهد ابوبكر وعمر وعثمان وعلے** - ترتيب هذه الشهادة يدل علے ترتيب الخلافة الذى وقع بعده صلے الله عليه وسلم وصارت معجزة له فيما الهمه الله علے قلوب امته فى جمعهم واتفاقهم علے ترتيب الخلافة -

کو ایک حریر کی قبا اس پہنا آپ نے پھر اوتارا اوسکو جلدی سے اوسکو کروہ سمجھکر پھر فرمایا کہ نہیں مناسب ہے یہ متقین کیلیے متفق علیہ **قولہ** شہد ابوبکر وعمر وعثمان وعلی - اس شہادت کی ترتیب دلالت کرتی ہے اوس ترتیب خلافت پر جو رسول اللہ کے بعد واقع ہوئی اور ہو گیا یہ معجزہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بایں طور کہ ڈال دیا اللہ نے آپ کی امت کے دل میں اسی ترتیب کو کہ سب نے اتفاق کیا اوسی پر -

هذا ما كتبه صلے الله عليه وسلم لجرو بن عمرو العذرى

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ نے جرو بن عذری کو

قال الحافظ روى ابن منده من طريق ابى ثمامة بن الحرس بن الربعى عن ابيه عن ابيه ربعى عن ابيه اقيصر ان جرو بن عمرو العذرى حدثه انه اتى النبى صلے الله عليه وسلم وكتب عليه الصلوة والسلام كتابا ان ليس عليكم حشر ولا عشر - وذكره ابن الاثير وقال اخرجه ابن منده وابو نعيم بالراء المهملة وابو عمر وفى ترجمة جزء بالمعجمة وقال الحافظ ورايت فى نسخة صحيحة من الاستيعاب جزاء بمعجمة بين علے وزن خفاء - **قوله ليس عليكم حشر**

کہا حافظ نے کہ روایت کی ہے ابن مندہ نے ابی ثمامہ ابن حرس ابن ربعی کے طریق سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے اور وہ اپنے باپ ربعی سے اور ربعی اپنے باپ اقیصر سے کہ جرو بن عمرو عذری نے حدیث بیان کی اونسے کہ وہ آئے رسول اللہ کے پاس تو آپنے اونکو لکھدیا کہ لشکر بنانیکو تم کو نہیں جمع کیا جاویگا اور نہ تم سے عشر لیا جاویگا - اور ذکر کیا اسکو ابن اثیر نے اور کہا تخریج کی ہے اسکی ابن مندہ اور ابو نعیم نے را مہملہ کے ساتھ اور تخریج کی ہے ابو عمر نے جزء زا معجمہ کے ترجمہ میں اور کہا حافظ نے کہ دیکھا مینے استیعاب کے ایک صحیح نسخہ میں جزاء جیم اور زا معجمہ کے ساتھ خفاء کے وزن پر - **قولہ** لیس علیکم حشر یعنی نہ کھینچے

قوله فروج حرير بالاضافة من باب خاتم فضة ويروى تركها وهو بفتح فاء وتشديد راء مهملة مضمومة واخره جيم وحكى بوزن خروج جاء فى حديث اخر انه صلعم صلے وعليه فروج حرير هو قباء كذا فى مجمع البحار -

قولہ فروج حریر ایسی ہی اضافت سے جیسی کہ خاتم فضہ میں اور بلا اضافت بھی مروی ہے اور فروج فتح فا اور تشدید را مہملہ مضموم اور آخر میں جیم اور بوزن خروج بھی آیا ہے حدیث میں ہے کہ آپ نے نماز پڑہی اور آپ پر حریر کا فروج تھا قبا کی طرح ہے مجمع البحار میں -

ای لا تندبون الی الغزو ولا تضرب علیکم البعوث وقیل لا یحشرون الی عامل الزکوۃ بل یوخذ صدقاتہم فی اماکنہم والحشر ایضا الجلاء من الاوطان کذا فی مجمع البحار فا **قولہ ولا تعشر** - ای لا یوخذ عشر اموالکم وقیل اراد صدقۃ الواجبۃ -

جاؤ گے لڑائی کی طرف اور نہ لایا جاویگا تم پر لشکر بعض نے کہا کہ معنی یہ ہیں کہ نہ بلائے جاؤ گے عامل زکوۃ کیطرف بلکہ تمہارے گھروں پر زکوۃ لیجاویگی اور حشر کے معنی جلاوطن کرنیکے بھی ہیں۔ اسیطرح ہے مجمع البحار میں۔ **قولہ ولا تعشر** یعنی نہ لیا جاوے گا تمہارے مال کا دسواں حصہ اور بعض نے کہا مراد اس سے زکوۃ واجبہ ہے

۱۲۹ کتاب لجمیل بن ردام

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم لجميل بن ردام العذري

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جمیل بن ردام عذری کو

وذکر ابن الاثیر والحافظ قال روی ابن مندۃ من طریق عتیق بن یعقوب عن عبد الملک بن ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم عن ابیہ عن جدہ عن عمرو بن حزم عن ابیہ قال کتب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لجمیل بن ردام - ہذا ما اعطی رسول اللہ لجمیل بن ردام العذری - اعطاہ الرمداء - لا یحاقہ فیہا احد وکتب علی بن ابی طالب -

ذکر کیا ابن اثیر اور حافظ نے کہا کہ روایت کی ہے ابن مندہ نے عتیق بن یعقوب کے طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں عبد الملک بن ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم سے عبد الملک روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے اور وہ عمرو بن حزم سے اور وہ اپنے باپ سے کہا لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جمیل بن ردام کیلئے کہ یہ تحریر ہے اوس چیز کی کہ دی آپنے جمیل بن ردام عذری کو۔ دیا آپنے اوسکو رمداء موضع نہ جھگڑا کرے اوسمیں کوئی اور لکھا اسکو علی بن ابی طالب نے۔

۱۳۰ کتاب لجنادۃ الازدی

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم لجنادة الازدي

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنادہ ازدی کے لئے

ذکر صاحب مصباح المضئ بحوالۃ ابن سعد فقال قال ابن سعد وکتب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لجنادۃ الازدی وقومہ ما اقاموا الصلوۃ واتوا الزکوۃ واطاعوا اللہ ورسولہ واعطوا من المغانم خمس اللہ وسہم النبی صلی اللہ علیہ وسلم وفارقوا

ذکر کیا ہے صاحب مصباح المضئ نے ابن سعد کے حوالہ سے پس کہا کہ کہا ابن سعد نے اور لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنادہ ازدی اور اوسکی قوم کو کہ جب تک کہ وہ قائم کریں نماز اور دیں زکوۃ اور اطاعت کریں اوس کے رسول کی اور دیں مال غنیمت میں سے خمس اور حصہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا اور علیحدہ رہیں مشرکین سے تو واسطے

المشرکین فان لهم ذمة الله وذمة محمد ابن عبد الله -

و ما وجدت هذا الکتاب فیما سوی المصباح لکن لما راجعت الی الاصابة واسد الغابة تفحصًا له صادفت فی ترجمة جنادة غیر منسوب کتابا باسمه فاظن انها والذی ذکرناها واحدة لما فیه من التشابه فی مضمون الکتاب والله اعلم وهو هذا

اور ان کے ذمہ اللہ کا ہے اور ذمہ ہے محمد بن عبد اللہ کا۔

اور نہیں پایا میں نے یہ فرمان کسی کتاب میں مصباح کے سوا لیکن جب رجوع کیا میں نے اصابہ اور اسد الغابہ کی طرف تو پایا میں نے جنادہ غیر منسوب کے ترجمہ میں ایک فرمان اونکے نام کا۔ پس گمان کرتا ہوں میں کہ یہ اور وہ جس کا ذکر اوپر ہو چکا ایک ہی ہیں کیونکہ مضمون دونو کا بہت ہی ملتا ہوا ہے واللہ اعلم اور وہ یہ ہے

هذا ما کتبه صلی الله علیه وسلم لجنادة غیر منسوب

یہ وہ فرمان ہے جسکو لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنادہ غیر منسوب کے نام

قال الحافظ وابن الاثیر روی ابن منده باسناد المتقدم فی ترجمة جمیل بن ردام عن عمرو بن حزم عن ابیه ان رسول الله صلی الله علیه وسلم کتب لجنادة -

بسم الله الرحمن الرحیم - هذا کتاب من محمد رسول الله لجنادة وقومه ومن اتبعه باقام الصلوة وایتاء الزکوة - من اطاع الله ورسوله واعطی الخمس من المغانم خمس الله وفارق المشرکین فان له ذمة الله وذمة محمد صلی الله علیه وسلم۔

کہا حافظ اور ابن اثیر نے کہ روایت کی ابن مندہ نے اوسی سند کے ساتھ جو جمیل بن ردام کے نام والے فرمان میں گذر چکی عمرو بن حزم سے روایت کرکے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لکھا جنادہ کو بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ فرمان ہے محمد رسول اللہ کی جانب سے جنادہ اور اوسکی قوم اور ان لوگوں کے نام جو اوسکی تابعداری کریں۔ نماز پڑہنے اور زکوۃ دینے کی بابتہ۔ جو شخص کہ اطاعت کرے اللہ اور اوسکے رسول کی اور دے مال غنیمت میں سے خمس حصہ اللہ کا اور جدا ہے مشرکین تو واسطے اوسکے ذمہ ہے اللہ اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا۔

کتابه صلی الله علیه وسلم بالجنّی المعروف بحرز ابی دجانة

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ نے جنی کو جو مشہور ہے حرز ابی دجانہ کے نام سے

ذکر فی خصائص الکبری بتخریج البیهقی عن ابی دجانة قال شکوت الی رسول الله صلی الله علیه وسلم فقلت یا رسول الله

ذکر کیا ہے خصائص کبری میں بیہقی کی تخریج سے وہ روایت کرتے ہیں ابو دجانہ سے کہا کہ شکایت کی میں نے رسول اللہ سے پس کہا میں نے کہ یا رسول اللہ جبکہ میں

۱۲۳ کتاب بنام جنادہ غیر منسوب

۱۲۴ کتاب الی الجنی المعروف بحرز ابی دجانہ

بینا انا مضطجع فی فراشی اذ سمعت فی داری
صریرا کصریر الرحی ودویا کدوی النحل ولمعا
کلمع البرق ۔ فرفعت راسی فزعا مرعوبا فاذا
انا بظل اسود مدلی یعلو ویطول فی صحن
داری فاھویت الیہ ومسست جلدہ فاذا
جلدہ کجلد القنفذ فرمی فی وجھی مثل شرر
النار فظننت انہ قد احرقنی فقال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عامر دار سوء
یا ابا دجانۃ فقال ائتونی بدوات وقرطاس
فاتی بھما فناولہ علی بن ابی طالب و
قال اکتب ۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ ھذا کتاب من
محمد رسول رب العالمین الی من طرق الدار
من العمار والزوار والسائحین الا طارقا
یطرق بخیر یا رحمن ۔ اما بعد فان لنا ولکم
فی الحق سعۃ فان تک عاشقا مولعا او
فاجرا مقتحما او راغبا حقا مبطلا فھذا
کتاب اللہ ینطق علینا وعلیکم بالحق
انا کنا نستنسخ ما کنتم تعملون ورسلنا
یکتبون ما کنتم تمکرون ۔ اترکوا صاحب
کتابی ھذا وانطلقوا الی عبدۃ الاصنام
والی من یزعم ان مع اللہ الھا اخر لا الہ
الا ھو کل شیء ھالک الا وجھہ لہ الحکم
والیہ ترجعون ۔ تغلبون ۔ حم لا ینصرون
حمعسق ۔ تفرق اعداء اللہ وبلغت حجۃ
اللہ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ فسیکفیکھم
اللہ وھو السمیع العلیم ۔

لیٹا ہوا تھا اپنے بستر پر تو سنی میں نے ایک آواز مثل
آواز چکی کے اور بھنبھناہٹ مثل بھنبھناہٹ مہال کی
مکھی کے اور چمک مثل چمک بجلی کے پس اٹھایا میں نے اپنا
سر گھبرا کر تو دیکھا میں نے ایک سیاہ سایہ لٹکا ہوا جو بڑھتا اور
لانبا ہوتا تھا میرے گھر کے صحن میں پس قصد کیا میں نے اوسکا
اور میں نے اوسکی جلد کو چھوا تو اسکی جلد مثل چہار چوبی کے
تھی پس پھینکے میرے مونہ پر آگ کے انگاروں کے شعلے تو
گمان کیا میں نے کہ وہ مجھے جلا دیگا پس فرمایا رسول اللہ نے
رہنے والا گھر کا (یعنی ذی جن) برا ہی یا ابو دجانہ پھر فرمایا
کہ کاغذ اور دوات لاؤ پس وہ لائی گئی تو دیا علی بن ابی طالب
کو اور فرمایا کہ لکھو ۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ یہ فرمان ہے محمد صلی اللہ
علیہ وسلم کا جو رسول ہیں رب العالمین کے اوس شخص کیطرف
جو رات کو آوے گھر میں رہنے والا ہو خواہ زیارت کے لئے
آتا یا پھرنیوالا مگر وہ جو رات کو آوے خیر (بہتری) کے یا رحمن
بعد اسکے معلوم ہو کہ واسطے ہمارے اور تمہارے حق میں وسعت
ہے پس اگر تو عاشق حریص یا فاجر ذلیل یا پیچ کرنیوالا حق
باطل کی ہے تو کتاب اللہ کی رو سے حکم کرتی ہے ہمپر اور تمپر حق کہ تحقیق ہم لکھتے ہیں جو
کچھ کہ تم کرتے ہو اور ہمارے رسول لکھتے ہیں جو کچھ کہ تم مکر کرتے ہو چھوڑ دو
اس شخص کو جسکے پاس میرا یہ نامہ ہو اور چلے جاؤ بت پوجنے والوں
کیطرف اور طرف اوس شخص کے جو کہے اللہ کا شریک ہے
حالانکہ نہیں ہے کوئی معبود مگر وہی ہر شئے فنا ہونیوالی ہے
مگر اوسکی ذات اوسی کے واسطے حکم ہے اور اوسی کیطرف لوٹو
گے تم تغلبون حم نہ مدد کیے جاویں وہ حمعسق متفرق ہوجائیں
اعداء اللہ کے اور پہونچگئی حجت اللہ کی نہ کوئی حیلہ ہے دفع
شر کا اور نہ قوت ہے تحصیل خیر کی مگر اللہ کی مدد سے پس قریب ہے کہ
کافی ہو جاویگا تمکو اللہ اور وہ سننے والا اور جاننے والا ہے ۔

قال فجعلته تحت راسی وبتّ فما انتبهت الا من صراخ صارخ یصرخ ویقول یا ابا دجانة احرقتنا واللات والعزی - فبحق صاحبه لما رفعت عنا هذا الکتاب فلا عود لنا فی دارک ولا فی جوارک فغدوت وصلیت الصبح مع رسول الله صلی الله علیه وسلم واخبرته بما سمعت من الجن فقال یا ابا دجانة ارفع عن القوم فوالذی بعثنی بالحق انهم یجدون الم العذاب الی یوم القیمة -

کہا ابو دجانہ نے پس رکھا میں نے اوسکو اپنے سر کے نیچے اور سو گیا میں پس نہ جاگا میں مگر ایک چلانے کی آواز سے جو کہہ رہا تھا کہ قسم ہے لات وعزی کی ابو دجانہ جلا دیا تو نے ہمکو پس قسم ہے اس نامہ والے کے حق کی جبکہ اٹھا لیگا تو ہم سے یہ کتاب تو پھر نہیں لوٹینگے ہم تیرے گھر میں اور نہ تیرے پڑوس میں پس صبح کی میں نے اور صبح کی نماز رسول اللہ کے ساتھ پڑہی اور خبر دی آپکو اوسکی جو سنا تھا میں نے جن سے پس فرمایا اے ابو دجانہ اٹھا لے اوس نامہ کو قوم سے پس قسم ہے اوس ذات کی جس نے بھیجا مجھے حق کے ساتھ البتہ پا دینگے وہ تکلیف عذاب کی قیامت تک۔

هذا ما کتبه صلی الله علیه وسلم الی جیفر وعبد ابنی الجلندی ملکی عمان

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ نے جیفر وعبد کو جو بیٹے ہیں جلندری کے اور بادشاہ ہیں عمان کے

ذکر فی المواهب ان النبی صلی الله علیه وسلم کتب الی ملکی عمان وبعثه مع عمرو بن العاصی - قال الزرقانی ولفظه کما رواه ابن سعد مع القصة کلها من طریق عمرو بن شعیب عن مولی لعمرو بن العاصی عنه -

بسم الله الرحمن الرحیم - من محمد بن عبد الله ورسوله الی جیفر وعبد ابنا الجلندی - سلام علی من اتبع الهدی اما بعد فانی ادعوکما بدعایة الاسلام اسلما تسلما - فانی رسول الله الی الناس کافة - لانذر من کان حیا ویحق القول علی الکافرین وانکما ان اقررتما بالاسلام ولیتکما وان ابیتما ان تقرا بالاسلام فان

ذکر کیا مواہب میں کہ لکھا رسول اللہ نے عمان کے دونو پادشاہوں (مراد دونو بھائی ہیں) کے نام اور بھیجا اوسکو عمرو بن العاصی کے ہمراہ۔ کہا زرقانی نے اور لفظ اوسکے اسطرح ہیں جیسیکہ روایت کیا اوسکو ابن سعد نے مع پورے قصہ کے عمرو بن شعیب کے طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں عمرو بن العاصی کے ایک آزاد شدہ غلام سے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ نامہ ہے محمد کی جانب سے جو اللہ کے بندہ اور اوسکے رسول ہیں جیفر اور عبد کیطرف جو بیٹے ہیں جلندری کے سلام ہو اوس شخص پر جو پیروی کرے ہدایت کی بعد اسکے معلوم ہو کہ میں بلاتا ہوں تم دونو کو دعوت اسلام کیطرف اسلام لاؤ سلامت رہوگے پس تحقیق میں اللہ کا رسول ہوں تمام مخلوق کی جانب تاکہ ڈراؤں اوس شخص کو جو زندہ ہو اور ثابت ہو جاوے قول (یعنی حجت) کافروں پر اور اگر تم دونو نے اسلام کا اقرار کر لیا تو میں بدستور تمکو والی رکھونگا

۱۴۵ کتاب الی جیفر وعبد

ملککما زائلٌ عنکما وخیلے تحل بساحتکما وتظہر نبوتی علے ملککما وکتب ابی بن کعب فذکر قصۃ مکالمۃ العبد لعمرو بن العاص وملاقاتہ باخیہ جیفر واسلامہما مفصلاً

اقول وکذا ذکرہ صاحب مصباح المضی بحوالۃ صاحب ھدی المحمدی وقال فیہ کان بعث عمرو بن العاصی فی ذی القعدۃ سنۃ ثمان من الھجرۃ وذکر بعدہ کتاباً اٰخر الی ملوک عمان لم اجدہ فیما سواہ لم یسم فیہ احد بل قال روی ابو عبید فی کتاب الاموال - قال وکتب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم الی ملوک عمان

فالتوفیق ان الکتاب الذی اوردناہ کان خاصۃ بھما وفی ھذا اشترک غیرھما معھما من ملوک عمان ونسختہ ھکذا

اور اگر تمنے اسلام لانیسے انکار کیا تو تمہارا ملک تمسے جاتا رہیگا اور میرا لشکر تمہارے میدانوں میں جاویگا اور میری نبوت تمہاری سلطنتوں میں ظاہر ہوگی۔ اور لکھا اسکو ابی بن کعب نے پھر ذکر کیا قصہ عمرو بن العاصی اور عبد کی گفتگو کا اور اونکی ملاقات اوس کے بھائی جیفر سے اور اونکا اسلام لانا خوب تفصیل سے کہتا ہوں میں کہ اسیطرح ذکر کیا صاحب مصباح المضی نے صاحب ہدی المحمدی کے حوالے سے اور کہا اوسمیں کہ بھیجا تھا رسول اللہ نے عمرو بن العاصی کو ذیقعدہ ۸ھ ہجری میں اور ذکر کیا اسکے بعد ایک اور فرمان ملوک عمان کا جسکو میننے سوا اوسکے اور کسی کتاب میں نہیں پایا وہ فرمان کسی خاص نام سے نہیں ہی بلکہ کہا کہ روایت کی ہی ابو عبید نے کتاب الاموال میں کہا کہ لکھا رسول اللہ نے ملوک عمان کیطرف ایک فرمان پس تحقیق دفع تعارض کی یہہ ہے کہ وہ فرمان جسکا ہم ذکر کر چکے خاص تہا اون دونوکے نام اور اسمیں شریک کیے گئے ہیں اونکے ساتھ اور ملوک بھی نسخہ اوسکا اسطرح ہے کہ

ھذا ما کتبہ صلے اللہ علیہ وسلم الی ملوک عمان (جیفر وعبد وغیرھما

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ملوک عمان کی طرف (جیفر و عبد اور اون کے سوا)

من محمد رسول اللہ لعباد اللہ الاسدیین ملوک عمان واسد عمان من کان منھم بالبحرین انھم ان اٰمنوا واقاموا الصلوۃ واٰتوا الزکوۃ واطاعوا اللہ ورسولہ واٰتوا حق النبی صلے اللہ علیہ وسلم ونسکوا نسک المسلمین فانھم اٰمنون وان لھم ما اسلموا علیہ غیر ان مال بیت النار ثنیاً للہ ولرسولہ وان عشور التمر صدقۃ ونصف عشور الحب وان للمسلمین

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب سے اللہ کے بندوں کی جانب جو اسدیین ہیں بادشاہان عمان اور اسدعمان جو ہوں اونمیسے بحرین میں (یہ) مضمون کہ اگر وہ ایمان لائیں اور نماز پڑہیں۔ اور زکوۃ دیں اور اطاعت کریں اللہ اور اُسکے رسول کی اور حق رسول اللہ کا دیں اور عبادت کریں مسلمانوں کیسی تو وہ امن میں ہیں اور اونکے لیے وہ سب کچھ ہی جسپر وہ اسلام لائے (یعنی وہ چیزیں جو اوسوقت اونکے قبضہ میں تہیں جبکہ وہ اسلام لائے) سوا اسکے کہ آتشکدہ کا مال مستثنی کیا گیا اللہ اور اُسکے رسول کیلیے اور عشور تمر کے صدقہ ہیں اور اسیطرح نصف عشور اناج کے اور

نصرهم ونصحهم وان لهم ما للمسلمين مثل ذلك وان لهم ارجاؤهم يطحنون بها ما شاؤا

قوله ان مال بيت النار افاد ان الاوقاف فى غير ملة الاسلام اوقاف فى الاسلام ايضًا اذا ظهر واعلم فهو حق بيت المال ولذلك اظهر هذا الحكم وجعله مستثنى من سائر الاموال ولم يجعله ملكا لاحد من العباد۔

تحقیق مسلمانوں کے لیے ہے مدد دینگی اور خیر خواہی اونکی اور انکے لیے وہ حقوق ہیں جو مسلمانوں کے لیے ہیں مثل انکے اور واسطے اونکے چکیاں ہمارا ہینگی اونکی ہر میں پیسینگے اوسمیں جسقدر چاہیں یعنی کوئی محاصل خراج انکا اوسمیں نہ لیا جاویگا **قوله ان مال بيت النار** اس قول نے یہ فائدہ دیا کہ دوسرے مذہب والوں کے اوقاف ملت اسلام میں بھی بدستور اوقاف رہتے ہیں جبکہ مسلمان اونپر غالب آجائیں پھر وہ حق بیت المال کا ہوجاتا ہے اسی لیے اس حکم کو ظاہر کیا اور باقی مالوں سے اسکو مستثنے کردیا اور اوسکو بندوں میں سے کسی کی ملک نہیں رکھا

هذا ما كتبه صلے الله عليه وسلم لحارث بن ابى شمر الغسانى

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ نے حارث بن ابی شمر غسانی کے نام

وكتب رسول الله صلے الله عليه وسلم الى حارث بن ابى شمر الغسانى وكان اميرًا بدمشق من جهة قيصر يعنى غوطتها (الغوطة اسم موضع متعلق بدمشق قاله الجوهرى) نسخة الكتاب هكذا بسم الله الرحمن الرحيم من محمد رسول الله الى حارث بن ابى شمر سلام على من اتبع الهدى وأمن بالله وصدق فانى ادعوك الى ان تؤمن بالله وحده لا شريك له يبقى لك ملكك۔

ذكره فى المواهب مع القصة عن الواقدى وابن عائذ وله ذكر فى مصباح المضئ فقال قال ابن الجوزى روى الواقدى من اشياخه۔ فذكره مفصلًا۔

اور فرمان لکھا رسول اللہ نے حارث بن ابی شمر غسانی کو جو امیر تھا غوطہ دمشق پر قیصر کی جانب سے (غوطہ ایک جگہ کا نام ہے جو متعلق ہے دمشق کے ایسا ہی بیان کیا ہے جوہری نے) نسخہ فرمان کا یہ ہے کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم محمد رسول اللہ کی جانب سے حارث بن ابی شمر کی طرف۔ سلام ہو اوس شخص پر جو پیروی کرے ہدایت کی اور ایمان لائے اللہ پر اور تصدیق کرے۔ میں بلاتا ہوں تجھکو اس بات کی طرف کہ ایمان لائے تو ایسے اللہ پر جس کا کوئی شریک نہیں ہے تو باقی رہیگا تیرے پاس تیرا ملک۔

ذکر کیا اس کو مواہب میں قصہ کے ساتھ واقدی اور ابن عائذ کے حوالہ سے اور ذکر کیا اسکو مصباح المضی نے بھی پس کہا کہ کہا ابن جوزی نے کہ روایت کیا ہے واقدی نے اپنے اساتذہ سے پس ذکر کیا اس فرمان کو۔

هذا ما كتبه صلے الله عليه وسلم لحارث بن كلال ومعافر وهمدان

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ نے حارث بن کلال اور معافر و ہمدان (یہ دونام قبیلہ) کے نام

قال الحافظ هو حارث بن كلال احد اقيال اليمن كتب اليه النبي صلى الله عليه وسلم كتابا وذكره ابن الاثير وقال له ذكر في حديث عمرو بن حزم روى الزهري عن ابي بكر بن محمد بن عمرو بن حزم عن ابيه عن جده ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كتب لحارث وشرحبيل ونعيم بنو عبد كلال - لكن لم يذكر لفظ الكتاب فتفحصته في عدة كتب فلم اجد لكن ذكره جدي في كتابه الذي الفه في السيرة المسمى بالحلية ولم يذكر فيه التخريج فلفظه فيه هكذا -

بسم الله الرحمن الرحيم - من محمد رسول الله الى الحارث بن عبد كلال والى نعمان ومعافير وهمدان اما بعد فاني احمد اليكم الله الذي لا اله الا هو اما بعد فانه وقع بنا رسولكم مقفلنا من ارض الروم فلقينا بالمدينة وبلغ ما ارسلتم به وخبر عما قبلكم وانبأنا باسلامكم وقتلكم المشركين وان الله قد هداكم بهداه وانكم قد اصلحتم واطعتم الله ورسوله واقمتم الصلوة واعطيتم الزكوة واعطيتم من الغنائم خمس الله وسهم النبي وصفيه وما كتب على المومنين من الصدقة - **اقول** ثم ظفرت بلفظ الكتاب في طبقات ابن سعد في ترجمة حارث ونعيم ابنا عبد كلال فقال ابن سعد حدثنا محمد بن عمر قال حدثنا

کہا حافظ نے کہ وہ یعنی حارث بن کلال یمنی سرداروں میں سے تھا فرمان لکھا اوسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور ذکر کیا اس کو ابن اثیر نے اور کہا کہ اوسکا ذکر ہے عمرو بن حزم کی حدیث میں - روایت کی ہے زہری نے ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم سے - ابی بکر روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لکھا حارث اور نعیم اور شرحبیل بنو عبد کلال کو فرمان لیکن حافظ اور ابن اثیر نے فرمان کے لفظ نہیں ذکر کیے پس ڈھونڈا میں نے چند کتابوں میں لیکن نہیں پایا اونکو لیکن ذکر کیا ہے اوسکو میرے دادا نے جو اونہوں نے سیر میں تصنیف کی ہے جسکا نام حلیہ ہے اور نہیں ذکر کیا اوس میں تخریج فرمان کو لفظ اوس فرمان کے اوس میں اسطرح پر ہیں کہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم (یہ فرمان ہے) محمد رسول اللہ کا حارث بن عبد کلال اور نعمان اور معافیر اور ہمدان کی طرف - بعد حمد و صلوۃ کے پس تعریف کرتا ہوں میں طرف تمہارے اللہ کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے - بعد اس کے واضح ہو کہ تمہارے قاصد ہمارے پاس آئے جبکہ لوٹے تھے ہم ارض روم سے پس ملے ہم سے وہ مدینہ میں اور پہونچا دو پیغام جن کے ساتھ تم نے اونکو بھیجا تھا اور خبر دی تمہارے حالات کی اور خبر دی تمہارے اسلام اور مشرکین سے تمہارے لڑنے کی تحقیق اللہ نے اپنی جانب سے تم کو ہدایت کی ہے اور تحقیق تم صلاحیت پر آگئے اور اطاعت کی تم نے اللہ اور اوسکے رسول کی اور قائم کی تم نے نماز اور دی تم نے زکوۃ اور دیا مال غنیمت میں سے خمس واسطے اللہ کے اور حصہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا اور پسند کردہ چیز آپکی مال غنیمت میں سے اور وہ صدقے جو مقرر کیے ہیں اللہ نے مسلمانوں پر - **کہتا ہوں** میں پھر مجھے ملگئے اس فرمان کے لفظ طبقات ابن سعد میں حارث و نعیم بن عبد کلال کے ترجمہ میں پس کہا کہ حدیث بیان کی

عمر بن محمد بن صهبان عن زائل بن عمرو عن شهاب بن عبد الله الخولانی ان الحارث ونعیما ابنی عبد کلال والنعمان قیل ذی رعین ومعافر وهمدان اسلموا فدعا رسول الله صلعم ابی بن کعب فقال اکتب الیهم - اما بعد ذلکم الحدیث بلفظه الا انه لم یذکر لفظ فلقینا - وقال ان اصلحتم بدل قوله انکم اصلحتم -

قوله خبر عما قبلکم وانبأنا باسلامکم

اعلم ان من لفظ صیغ الاداء والروایة حدثنا - واخبرنا - وخبّرنا وانبأنا - ونبأنا فکل هذه الالفاظ مترادفة عند المتقدمین من اهل الاصول وما ورد فی هذا الکتاب من قوله خبر عما قبلکم وانبأنا باسلامکم اصرح دلیل لهم ویدل علیه ایضا قوله تعم عز وجل یومئذ تحدث اخبارها وقوله تعالی ولا ینبئوک مثل خبیر - ولکن المتأخرین منهم فرقوا بین هذه الالفاظ فقالوا اذا قال المحدث حدثنا یحمل علی السماع من الشیخ واذا قال اخبرنا یحمل علے سماع الشیخ واذا قال انبأنا یحمل علے الاجازة وهذا باب واسع والاختلاف مبسوط فی کتب الاصول -

ہم سے محمد بن عمر نے کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے عمر بن محمد بن صہبان نے بروایت زائل بن عمرو وہ روایت کرتے ہیں شہاب بن عبداللہ خولانی سے کہ حارث ونعیم بن عبد کلال ونعمان سرداران ذی رعین ومعافر وہمدان اسلام لائے پس بلایا رسول اللہ نے ابی بن کعب کو اور فرمایا کہ لکھ اون کیطرف امابعد ذلکم - الحدیث لفظ مثل اوسی فرمان کے مگر نہیں ہے اسمیں لفظ فَلَقِیْنَا کا اور کہا ہے اِنْ اَصْلَحْتُمْ عوض میں اَنَّکُمْ اَصْلَحْتُمْ کے

قوله خبر عما قبلکم وانبأنا باسلامکم - جان تو کہ ادا اور روایت الفاظ کے صیغوں میں سے لفظ حدثنا اور اخبرنا - اور خبّرنا اور انبأنا اور نبّأنا ہین پس یہ سب الفاظ ہم معنی ہیں متقدمین اہل اُصول کے نزدیک اور وہ جو اس فرمان میں ہے یعنے قول رسول اللہ کا - خبر عما قبلکم - الخ -

یہ اون کی صریح دلیل ہے اور یہی دلالت کرتا ہے اسپر قول اللہ عز وجل کا - یَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ اَخْبَارَهَا - اور قول اللہ تعالی کا وَلَا یُنَبِّئُکَ مِثْلُ خَبِیْرٍ - لیکن متاخرین اہل اُصول نے اس میں فرق کیا ہے اور کہا ہے کہ جب محدث حدثنا کہے تو محمول ہوگا اس بات پر کہ اس نے یہ لفظ سُنا ہے اپنے شیخ سے اور جب اخبرنا کہے تو محمول ہوگا شیخ کے سننے پر (یعنی شیخ نے اسکی قرأة سُنی ہے) اور جب کہے انبأنا تو محمول ہوگا اجازت پر -

اور یہ باب وسیع ہے اور لکھا ہے اسکا اختلاف مفصل کتب اُصول میں -

هذا ایضا ما کتبه صلی الله علیه وسلم الی الحارث ومسرح ونعیم بنو عبد کلال

یہ بھی فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ نے طرف حارث اور مسرح اور نعیم بنو عبد کلال کو

۲۹ هذا ایضا ما کتبه صلعم الی الحارث ونعیم ومسرح بنو عبد کلال

ذکرصاحب مصباح المضئ فقال قال
محمد بن سعد فی الطبقات عن الزهری
قال کتب رسول الله صلی الله علیه وسلم
الی الحارث ومسروح ونعیم بنو عبد کلال
نسخة الکتاب هکذا۔

الی الحارث ومسروح ونعیم بن عبد
کلال من حمیر تسلموا انتم ما امنتم بالله و
رسوله وان الله واحد لا شریك له بعث
موسی بآیاته وخلق عیسی بکلماته قالت
الیهود عزیر ابن الله وقالت النصاری الله
ثالث ثلثة وعیسی ابن الله۔
قال وبعث بهذا الکتاب عیاش بن ابی
ربیعة المخزومی۔

ذکر کیا صاحب مصباح المضئ نے پس کہا کہ کہا محمد بن سعد
نے طبقات میں زہری سے روایت کرکے کہا کہ لکھا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حارث اور اوس
کے بھائیوں بنو عبد کلال کی جانب (فرمان) نسخہ فرمان
کا یہ ہے کہ

(یہ خط ہے) حارث اور مسروح اور نعیم بن عبد کلال کی
جانب جو قبیلہ حمیر سے ہیں۔ سلامت رہوگے تم جب تک
کہ تم ایمان رکھوگے اللہ اور اوس کے رسول اور اس
بات پر کہ اللہ ایک ہے نہیں ہے کوئی شریک اوسکا بھیجا اوسنے
موسی کو اپنے معجزات دیکر اور پیدا کیا عیسی کو اپنے کلمات سے۔ کہا یہود
نے کہ عزیر اللہ کے بیٹے ہیں اور کہا نصاری نے کہ اللہ تیسرا ہے تین میں کا
اور عیسی اللہ کے بیٹے ہیں (مقصود رسول اللہ کا یہ ہے کہ تم اس سے بچو اور ایسا نہ کہو)
کہا راوی نے کہ بھیجا یہ فرمان دیکر عیاش بن ابی ربیعہ مخزومی کو۔

هذا ما کتب صلی الله علیه وسلم لحارث بن زهیر بن اقیش العکلی

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ نے حارث بن زہیر بن اقیش عکلی کے نام

کتاب بحارث بن زہیر

ذکره الحافظ وابن الاثیر فقالا روی ابن
شاهین من طریق الحارث بن یزید العکلی
عن مشیخة من الحی عن الحارث بن زهیر بن
اقیش العکلی ان النبی صلی الله علیه وسلم
کتب له ولقومه کتابا نسخته۔

بسم الله الرحمن الرحیم۔ من محمد النبی
لبنی قیس بن اقیش اما بعد فانکم ان
اقمتم الصلوة واتیتم الزکوة واعطیتم
سهم الله عز وجل والصفی فانتم آمنون
بامان الله عز وجل۔
اختلف فی تعیینه فقال ابن شاهین

ذکر کیا اس کو حافظ اور ابن اثیر نے پس کہا کہ روایت کی
ابن شاہین نے حارث بن یزید عکلی کے طریقہ سے وہ روایت
کرتے ہیں ایک شیخ قبیلہ سے اور وہ حارث بن زہیر بن اقیش عکلی
سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لکھا اونکی اور اونکی
قوم کے لئے ایک فرمان نسخہ اوسکا یہ ہے کہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ یہ فرمان ہے محمد رسول اللہ
کی جانب سے بنی قیس بن اقیش کے نام۔ بعد حمد و صلوۃ
کے معلوم ہو کہ اگر تم نے نماز پڑہی اور زکوۃ دی اور
دیا حصہ اللہ عز وجل کا یعنی خمس مال غنیمت کا اور پسند کردہ
شئے رسول اللہ کی مال غنیمت سے تو تم اللہ عز وجل کی امن میں ہو
مکتوب الیہ کے تعیین میں اختلاف کیا گیا ہے پس کہا ابن شاہین

رد ادری هو حارث بن اقیش ام حارث ابن زهیر ذکره ابن الاثیر وقال اما انا فلا اشک انهما واحد ولعل اشتبه علی ابن شاهین حیث رأی لاحدهما حدیث کتاب النبی صلی الله علیه وسلم (ای لابن زهیر) وللاخر حدیث من مات له اربع من ولد (ای لابن اقیش) فظنهما اثنین وانما الحدیثان لواحد وهو الحارث بن اقیش العکلی وهو ابن زهیر بن اقیش نسب مرة الی ابیه ومرة الی جده لکن قال الحافظ فی ترجمة ابن زهیر وزعم ابن الاثیر انهما ای هذا والحارث بن اقیش واحد ولیس کما زعم۔

نے کہ میں نہیں جانتا کہ یہ حارث بن اقیش ہیں یا حارث بن زہیر۔ ذکر کیا اس کو ابن اثیر نے اور کہا مجھے تو اس بات میں کچھ شک نہیں ہے کہ یہ دونو ایک ہیں شاید ابن شاہین کو اس وجہ سے شبہ پڑا کہ اوس نے دیکھا ایک کے نام رسول اللہ کی فرمان والی حدیث کو (یعنی واسطے ابن زہیر کے) اور دوسرے کے لیے من مات لہ اربع من الولد کی حدیث کو (یعنی واسطے ابن اقیش کے) پس گمان کیا اوس نے اس سے اونکو دو حالانکہ دونو حدیثیں ایک ہی شخص کی ہیں۔ اور وہ حارث بن اقیش عکلی ہیں اور وہ ابن زہیر بن اقیش ہیں کبھی نسبت کیے گئے اپنے باپ کی طرف اور کبھی دادا کی طرف لیکن کہا حافظ نے ابن زہیر کے ترجمہ میں کہ گمان کیا ابن اثیر نے کہ وہ دونو ابن زہیر اور حارث بن اقیش ایک ہی ہیں اور جیسا اوس نے گمان کیا ایسا نہیں ہے بلکہ وہ دونو علیحدہ علیحدہ ہیں۔

۳۱ کتاب لحارثة وحصن ابنی قطن

هذا ما کتبه صلی الله علیه وسلم لحارثة وحصن ابنی قطن

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ نے حارثہ اور حصن کے لیے جو بیٹے ہیں قطن کے

ذکر ابن الاثیر الحارثة والحصن ابنا قطن وفدا علی النبی صلی الله علیه وسلم فکتب لهما کتابا نسخته۔

بسم الله الرحمن الرحیم۔ من محمد رسول الله صلی الله علیه وسلم لحارثة وحصن ابنی قطن۔ لاهل المواة من بنی جناب من الماء الجاری العشر ومن العشری نصف العشر فی عمائر کلب۔

قال واخرجه ابو عمرو وابو موسی۔

ذکر کیا ابن اثیر نے کہ حارثہ اور حصن بن قطن رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ نے اون دونو کو فرمان لکھدیا نسخہ اوسکا یہ ہے کہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ فرمان ہے محمد رسول اللہ کی جانب سے حارثہ و حصن ابن قطن کے نام بنی جناب میں پڑت زمین والوں پر اگر اونہوں نے آباد کیا ہے اوسکو بارجاری سے تو عشر ہے اور جس سے پلائی ہوئی زمین پر نصف عشر ہے ایک سال میں۔ یہ حکم قبائل کلب کے لیے ہے۔

کہا اور تخریج کی ہے اسکی ابو عمرو اور ابو موسی نے۔

۳۲ کتاب لحبیب بن عمرو الطائی۔

هذا ما کتبه صلی الله علیه وسلم لحبیب بن عمرو الطائی ثم الاجائی

یہ وہ فرمان ہے جو رسول اللہ نے خبیب بن عمرو طائی کو لکھا

قال الحافظ ذكر الرشاطي عن علي بن حرب العراقي في التبيان عن ابي المنذر وهو هشام ابن الكلبي عن جميل بن مرثد قال وفد رجل من الاجائيين يقال له حبيب بن عمرو على رسول الله صلى الله عليه وسلم فكتب عليه الصلوة والسلام له كتابا - من محمد رسول الله لحبيب بن عمرو احد بني اجاء ولمن اسلم من قومه واقام الصلوة واتى الزكوة ان له ماله وماءه -

کہا حافظ نے کہ ذکر کیا رشاطی نے علی بن حرب سے روایت کرکے کتاب التبیان میں وہ روایت کرتے ہیں ابو منذر سے جو ہشام بن کلبی ہیں وہ روایت کرتے ہیں جمیل بن مرثد سے کہا قبیلہ اجائیین میں سے ایک شخص جسکا نام حبیب بن عمرو طائی تھا رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہوا پس لکھا آپنے اوسکے لیے ایک فرمان۔ (یہ فرمان ہے) محمد رسول اللہ کی جانب سے حبیب بن عمرو کے لیے جو بنی اجاء میں سے ہے اور اوس شخص کے لیے جو اوسکی قوم میں سے اسلام لایا اور نماز پڑہی اور زکوۃ دی (بایں مضمون کہ) اوسی کیواسطے ہے مال اوسکا اور پانی اوسکا (مراد پانی سے کنواں یا نہر جو ذریعۂ آمدنی ہو مطلب یہ کہ ان چیزوں پر قبضہ نہیں کیا جاوے گا)

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم لحصين بن نضلة الاسدي

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ نے حصین بن نضلہ اسدی کے لئے

عک کتاب لحصین بن نضلة

ذكر الحافظ وابن الاثير قالا رواه ابن منده من طريق عتيق بن عبد الرحمن عن عبد الملك بن ابي بكر بن حزم عن ابيه عن جده عمرو بن حزم ان النبي صلى الله عليه وسلم كتب لحصين بن نضلة الاسدي ان له مريدا وكنيفا لا يحاقه فيها احد وكتب المغيرة -

هذا لفظ الحافظ وعند ابن الاثير ثريرا بالمثلثة وكنيفا - وفي زاد المعاد ثرمدا بالمثلثة والميم وكتيفة - بالتاء الفوقانية والفاء - وايما كان فهما اسم موضعين اقطعهما الله -

ذکر کیا حافظ اور ابن اثیر نے کہا کہ روایت کی ہے ابن مندہ نے عتیق بن عبد الرحمن کے طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں عبد الملک بن ابی بکر بن حزم سے عبد الملک روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے اون کے باپ روایت کرتے ہیں اپنے دادا عمرو بن حزم سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمان لکھا حصین بن نضلہ اسدی کے لیے کہ واسطے اوسکے (معافی میں) ہے مرید اور کنیف نہ جھگڑا کرے اوسمیں کوئی اور لکھا اسکو مغیرہ نے یہ لفظ حافظ کی روایت کے ہیں اور ابن اثیر کے نزدیک ثریر ثار مثلثہ وکنیفا ہے اور زاد المعاد میں ہے ثرمدا۔ ثار مثلثہ اور میم کتیفۃ۔ تار فوقانیہ۔ اور فار۔ اور جو کچھ بھی ہو وہ نام ہے دو جگہ کا جن کو اون کی جاگیر میں دیا تہا۔

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم لخالد بن الوليد في جواب كتابه رضي الله عنه حين بعثه الى نجران

یہ وہ فرمان ہے جو رسول اللہ نے خالد بن ولید کو اونکے خط کے جواب میں لکھا جبکہ اونکو نجران بھیجا تھا

عک کتاب الی خالد بن الولید

ذکر فی سیرة الشامیة قال قال ابن سعد فی السرایا ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعث خالد بن الولید فی شہر ربیع الاول او جمادی الاولی من سنة عشر الی نجران وامرہ ان یدعوهم الی الاسلام قبل ان یقاتل ثلثة ایام وقال ان استجابوا فاقبل منهم وان لم یفعلوا فقاتلهم فخرج الیهم خالد حتی قدم علیهم فبعث الرکبان یضربون فی کل وجه ویدعون الی الاسلام ویقولون ایها الناس اسلموا تسلموا فاسلموا ودخلوا فیما دعوا الیه فاقام فیهم خالد یعلمهم شرائع الاسلام وکتاب اللہ وسنة نبیه صلی اللہ علیہ وسلم ثم کتب بذلک الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم لمحمد النبی من خالد بن ولید السلام علیک یا رسول اللہ ورحمة اللہ وبرکاته فانی احمد الیک اللہ الذی لا اله الا هو اما بعد یا رسول اللہ انک بعثتنی الی بنی الحارث بن کعب و امرتنی اذا اتیتهم ان لا اقاتلهم ثلثة ایام وان ادعوهم الی الاسلام فان اسلموا قبلت منهم واعلمهم معالم الاسلام وکتاب اللہ وسنة نبیه وان لم یسلموا اقاتل معهم وانی قد مت علیهم فدعوتهم الی الاسلام ثلثة ایام کما امرتنی یا رسول اللہ وبعثت فیهم رکبانا ینادون یا بنی

ذکر کیا ہے سیرة شامیہ میں کہا کہ کہا ابن سعد نے ذکر سرایا میں کہ رسول اللہ نے بھیجا خالد بن ولید کو ماہ ربیع الاول یا جمادی الاول سنہ ۱۰ھ میں نجران کی طرف اور اونکو حکم دیا کہ لڑنے سے اول اونکو تین دن تک دعوت اسلام کریں اور فرمایا اگر وہ مان لیں تو قبول کر لو اونسے اسلام اور اگر نہ مانیں تو لڑو۔ پس کوچ کیا حضرت خالد نے یہاں تک کہ جب وہاں پہنچے تو بھیجے سوار جو ہر طرف پھرتے تھے اور بلاتے تھے اسلام کی طرف اور کہتے تھے کہ اے لوگو اسلام لے آؤ سلامت رہوگے۔ پس اسلام لے آئے اور داخل ہو گئے اوس امر میں جسکی طرف بلائے جاتے تھے۔ پس رہے وہاں خالد سکھاتے تھے اونکو احکام اسلام اور قرآن اور طریقہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا۔ پھر لکھا اس کی بابت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو۔

کتاب خالد الی رسول اللہ صلعم

بسم اللہ الرحمن الرحیم (یہ خط ہے) محمد رسول اللہ کے لئے خالد بن ولید کی جانب سے۔ سلام ہو آپ پر یا رسول اللہ اور رحمتیں اللہ کی اور برکتیں اوس کی پس میں حمد بیان کرتا ہوں طرف آپ کے ایسے اللہ کی کہ نہیں ہے کوئی معبود مگر وہی۔ بعد حمد کے معلوم ہو کہ یا رسول اللہ بھیجا تھا آپ نے مجھے بنی حارث بن کعب کی طرف اور حکم کیا تھا مجھے کہ جب وہاں پہونچوں تو تین دن اونسے نہ لڑوں اور بلاؤں اونکو اسلام کیطرف پس اگر اسلام لے آئیں تو قبول کروں اونسے اور سکھاؤں اونکو احکام اسلام اور کتاب اللہ وسنت رسول اللہ صلعم کی اور اگر اسلام نہ لاویں تو لڑوں اونسے پس میں یہاں آیا اور تین دن تک اونکو دعوت اسلام کی جیسے حکم دیا تھا آپ نے یا رسول اللہ۔ اور بھیجے میں نے اونمیں سوار جو پکارتے تھے کہ اے بنی حارث اسلام

الحارث اسلموا تسلموا فاسلموا ولم یقاتلوا
وانی مقیم بین اظہرھم آمرھم بما امرھم
اللہ بہ وانھاھم عما نہاھم اللہ عنہ و
اعلمھم معالم الاسلام وسنۃ النبی صلی اللہ
علیہ وسلم حتی یکتب الی رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم والسلام علیک یارسول اللہ
فکتب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی جوابہ
بسم اللہ الرحمن الرحیم من محمد رسول اللہ
الی خالد بن الولید سلام علیک فانی
احمد الیک اللہ الذی لا الہ الا ھو امابعد
فان کتابک جاءنی مع رسولک تخبران
بنی الحارث بن کعب قد اسلموا وشہدوا
ان لا الہ الا اللہ وان محمدا عبدہ ورسولہ
قبل ان تقاتلہم واجابوا الی ما دعوتہم الیہ
من الاسلام وان اللہ قد ھداھم بہدیہ فبشرہم
وانذرھم واقبل ولیقبل معک وفدھم والسلام
علیک ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ـ

سے آؤ سلامت رہو گے پس وہ اسلام لے آئے اور
نہیں لڑے اور میں اون ہی میں ٹھہرا ہوا ہوں حکم کرتا ہوں
اونکو اوس چیز کا جس کے لئے اللہ نے حکم دیا ہے
اور منع کرتا ہوں اوس چیز سے جس سے اللہ نے منع کیا ہے اور
سکھاتا ہوں اونکو احکام اسلام اور سنت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی
یہانتک کہ فرمان آوے میری طرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
والسلام علیک یا رسول اللہ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
اوسکا جواب لکھا کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم (یہ فرمان ہے)
محمد رسول اللہ کی جانب سے خالد بن ولید کے نام سلام ہو تجھپر
میں حمد بیان کرتا ہوں طرف تیرے ایسے اللہ کی جس کے
سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ بعد حمد کے معلوم ہو کہ تمہارا
خط تمہارے قاصد کے میرے پاس آیا خبر دی مجھکو کہ بنی حارث
بن کعب اسلام لے آئے اور گواہی دی اونہوں نے کہ سوا اللہ
کوئی معبود نہیں ہے اور محمد اللہ کے بندہ اور اوسکے رسول
ہیں لڑنے سے پہلے اور قبول کیا اونہوں نے دعوت اسلام کو
تحقیق اللہ نے ہدایت دی اونکو خوشخبری دے انکو اور ڈرا انکو اور چاہیئے
کہ آئیں تیرے ہمراہ اونکے ایلچی والسلام علیک ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

هذا ما كتبہ صلی اللہ علیہ وسلم لخالد بن ضماد الازدی

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ نے خالد بن ضماد ازدی کے نام

ذکر فی مصباح المضیء فقال قال ابن سعد
فی الطبقات وکتب رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم الی خالد بن ضماد الازدی
ان لہ ما اسلم من ارضہ علی ان یؤمن
باللہ لا شریک لہ ویشہد ان محمدا عبدہ
ورسولہ وعلی ان یقیم الصلوۃ ویؤتی
الزکوۃ ویصوم رمضان ویحج البیت

ذکر کیا مصباح المضیء میں پس کہا کہ کہا ابن سعد نے طبقات
میں کہ لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خالد بن ضماد ازدی
کو فرمان باین مضمون کہ واسطے اوسکے وہ زمین ہے جسپر وہ
اسلام لایا ہے اس شرط پر کہ ایمان رکھے اللہ پر اس بات کا
کہ نہیں ہے کوئی شریک اوسکا اور گواہی دے کہ محمد اللہ کے بندے
اور اوس کے رسول ہیں اور اس شرط پر کہ نماز پڑھے اور زکوۃ
دے اور رمضان کے روزے رکھے اور کعبہ کا حج کرے

مکتوب الی خالد بن ضماد الازدی

ولا یووی محدثا ولا یرتاب وعلی ان
ینصح للہ ولرسولہ وعلی ان یحب احباء
اللہ ویبغض اعداء اللہ - وعلی محمد
النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان یمنعہ مما
یمنع منہ نفسہ ومالہ واھلہ وان
لخالد الازدی ذمۃ اللہ وذمۃ محمد
النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان وفی وھذا
الکتاب وکتبہ ابی **قولہ لا یووی
محدثا** - اعلم انہ کان من اکبر الکبائر
کما ورد فی حدیث الصحیح من حدیث
علی رضی اللہ عنہ لعن اللہ من اوی
محدثا - ولھذا اعتنی بہ فی مبادی الاسلام
قولہ علی محمد النبی ھذا و **قولہ
ان لخالد الازدی ذمۃ اللہ**
کلاھما بالشرط - فی قولہ ان وفی -

اور نہ پناہ دے محدث کو اور نہ شک کرے اور اس شرط پر
کہ خیر خواہی کرے اللہ اور اوس کے رسول کی اور دوست
رکھے اللہ کے دوستوں کو اور دشمنی رکھے اللہ کے دشمنوں
سے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر واجب ہے کہ روکیں گے
اوس سے وہ امور جو اپنے مال اور نفس اور اہل سے
روکیں اور تحقیق خالد ازدی کے لیے ذمہ اللہ اور ذمہ محمد
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے اگر پورا کرے وہ اون
امور کو جو اس فرمان میں ہیں اور لکھا اسکو ابی ابن کعب نے
قولہ لا یووی محدثا - جان تو کہ محدث کو پناہ دینا اکبر کبائر سے ہے
جیسکہ وارد ہوا ہے حدیث صحیح میں جو روایت ہے علی
رضی اللہ عنہ سے کہ لعنت کی اللہ نے اوس شخص پر جو پناہ
دے بدعتی کو - اور اسی وجہ سے مہتم بالشان کر کے ذکر کیا اسکو
مبادی اسلام میں **قولہ** علی محمد النبی - یہ قول اور **قولہ** ان لخالد
الازدی ذمۃ اللہ - دونو متعلق ہیں اوس شرط کے ساتھ جو
رسول اللہ کے قول ان وفی میں ہے -

ھذا ما کتبہ صلی اللہ علیہ وسلم لخزیمۃ بن عاصم بن قطن العکلی

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خزیمہ بن عاصم بن قطن عکلی کے نام

ذکرہ ابن الاثیر وقال الحافظ اخرج ابن
شاھین من طریق سیف بن عمر عن
البحتری بن حکیم العکلی قاضی سجستان
عن ابیہ عن خزیمۃ بن عاصم العکلی ورویٰ
ابن قانع من طریق سیف بن عمر ایضا
عن المنیر بن عبد اللہ بن عدس ان
عدسا وخزیمۃ وفدا الی النبی صلی اللہ
علیہ وسلم فکتب صلی اللہ علیہ وسلم
لخزیمۃ کتابا نسخۃ -

ذکر کیا ہے اسکو ابن اثیر نے اور کہا حافظ نے کہ تخریج کی اسکی
ابن شاہین نے سیف بن عمر کے طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں
بحتری بن حکیم عکلی سے جو قاضی تھے سجستان کے - وہ
روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے اور وہ خزیمہ بن عاصم
عکلی سے اور روایت کی ابن قانع نے بھی سیف بن عمر کے
طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں منیر بن عبد اللہ بن عدس سے
کہ عدس اور خزیمہ رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہوئے
پس لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خزیمہ کے لئے
فرمان جسکی نقل یہ ہے -

بسم الله الرحمن الرحيم۔ من محمد رسول الله لخزيمة بن عاصم انى بعثتك ساعيا على قومك فلا يضاقوا ولا يظلموا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم محمد رسول اللہ کی جانب سے فرمان ہے اخزیمہ بن عاصم کے لیے تحقیق بھیجا میں نے تجھکو تیری قوم پر عامل زکوۃ بناکر پس چاہیے کہ نہ تنگ کیے اور ظلم کیے جاویں

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم لذرعة بن سيف

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ذرعہ بن سیف کے لئے

اعلم ان فى هذا الكتاب اختلاف الروايات فالذى رواه ابن الاثير برواية ابى جعفر عبيد ابى اسحٰق فهو باسم ذرعة هذا وحارث واخوانه بنى عبد كلال جميعا والذى اخرجه ابن منده وابو نعيم فهو باسم ذرعة وحده كما سنبين وهذا كتاب عليحدة مستقلة لا جزء كتابه الذى فيه الحارث كما شبه على البعض لما فيه من التشابه به فجعل هذا الكتاب جزءه وليس كذلك فروى ابن منده من طريق محمد بن عبد العزيز بن عفير قال سمعت ابوى يحدثان عن ابيهما عن جدهما عفير عن ابيه ذرعة بن سيف قال كتب الى رسول الله صلعم۔ الحديث بطوله و روى ايضا من طريق ابى عبيد بن سلام (ثم) من طريق ابن لهيعة عن ابى الاسود عن عروة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كتب الى ذرعة اذا اتتك رسلى الحديث۔ فقد نقلت هذه الاسانيد من الاصابة واسد الغابة

جان تو کہ اس فرمان میں اختلاف روایات ہے پس وہ جسکو روایت کیا ہے ابن اثیر ابو جعفر عبید ابو اسحٰق کی روایت سے وہ تو اس ذرعہ اور حارث اور اوس کے بھائی بنو عبد کلال وغیرہ کے نام مشترک ہے۔ اور جس کی تخریج کی ہے ابن مندہ اور ابو نعیم نے وہ اکیلے ذرعہ کے نام کا ہے۔ جیسیکہ ہم ابھی بیان کرینگے۔ اور یہ فرمان خود علیحدہ اور مستقل فرمان ہے نہ جزو ہے اوس فرمان کا جس میں حارث وغیرہ بھی شریک ہیں جیسیکہ بعض کو شبہ ہوا ہے بوجہ مشابہت مضمون کے پس کر دیا اوس نے اس فرمان کو جزو اوسکا اور واقع میں ایسا نہیں ہے۔ پس روایت کی ابن مندہ نے محمد بن عبد العزیز بن عفیر کے طریقہ سے کہا سنا میں نے اپنے والدین سے جو حدیث بیان کرتے تھے اپنے والدین سے اور وہ اپنے دادا عفیر سے عفیر اپنے باپ ذرعہ بن سیف سے کہا کہ فرمان لکھا مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے الی آخرہ اور ابن مندہ نے بھی ابی عبید بن سلام اور ابن لہیعہ کے طریقوں سے روایت کی ہے وہ روایت کرتے ہیں ابو اسود سے اور وہ عروہ سے کہ رسول اللہ نے فرمان لکھا ذرعہ کیطرف کہ اذا اتتك رسلى الحديث نقل کیں ہم یہ سندیں اصابہ اور اسد الغابہ سے اور اسی طرح ذکر کیا ہے زاد المعاد میں۔ اور اس کا پورا نسخہ سیرۃ محمدیہ

وكذا ذكره فى زاد المعاد۔ وتمام نسخته
فى سيرة المحمدية هكذا۔
ان اذا اتاكم رسلى فاوصيكم به خيرا
معاذ بن جبل وعبد الله بن زيد و
مالك بن عبادة وعقبة بن نمر ومالك
بن مرارة واصحابهم وان اجمعوا ما
عندكم من الجزية من مخالفيكم وابلغوها
رسلى وان اميرهم معاذ بن جبل فلا
ينقلبن الا راضيًا اما بعد فان محمدا يشهد
ان لا اله الا الله وانه عبده ورسوله
وان مالك بن كعب بن مرارة قد حدثنى
انك قد اسلمت من اول حمير وقتلت
المشركين فابشر بخير وامرك بحمير
خيرا ولا تخونوا ولا تخاذلوا فان
رسول الله هو مولى غنيكم وفقيركم
وان الصدقة لا تحل لمحمد ولا لاهل
بيته انما هى زكوة تزكى على فقرا
المسلمين وابن سبيل وان مالكا قد
بلغ الخبر وحفظ الغيب وامركم به خيرا
واخرجه محمد بن سعد فى الطبقات فى
ترجمة ذرعة قال اخبرنا محمد بن عمر
قال حدثنا عمر بن محمد بن صهبان
عن زائل بن عمرو عن شهاب بن عبد الله
الخولانى ان ذرعة ذى يزن اسلم فكتب
اليه رسول الله صلعم۔ فاخرج طرفا من
هذا الكتاب من قوله اما بعد الى قوله
فابشر بخير وزاد بعده واٰمل خيرا۔ واشار

ہیں اس طرح ہے کہ تحقیق جب پہونچیں تمہارے پاس
میرے قاصد تو وصیت کرتا ہوں میں تم کو اون کے ساتھ
بھلائی کرنے کی اور معاذ بن جبل اور عبداللہ بن زید اور مالک
بن عبادہ اور عقبہ بن نمر اور مالک بن مرارہ اور اون کے ساتھ
والے ہیں۔ اور وصیت کرتا ہوں میں اس بات کی کہ جو کچھ تم
اپنے مخالفین سے جزیہ جمع کرو وہ دیدو میرے قاصدوں کو
اور تحقیق امیر اون سب کے معاذ بن جبل ہیں پس نہ لوٹیں وہ مگر راضی
اور خوش۔ بعد اس کے (معلوم ہو کہ) محمد گواہی دیتے ہیں اس
بات کی کہ نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ اور وہ اللہ کے بندہ اور
اوس کے رسول ہیں اور تحقیق مالک بن کعب بن مرارہ نے
خبر دی مجھکو کہ حمیر میں سب سے اول تو اسلام لایا اور قتل کیا تو نے
مشرکین کو۔ پس خوشخبری حاصل کر تو بھلائی کی اور حکم کرتا ہوں میں
تجھکو حمیر کے ساتھ بھلائی کرنیکا اور اس بات کا کہ مت خیانت
کرو اور مت گمراہ ہو تحقیق رسول اللہ آقا ہیں تمہارے غنی اور فقیر
کے اور تحقیق صدقہ نہیں حلال ہے محمد کو اور نہ آپ کے
اہل بیت کو جز این نیست کہ وہ زکوۃ ہے خرچ کرتے ہیں آپ
اوسکو فقراء مومنین اور مسافروں پر اور تحقیق مالک نے پہونچا دی
خبر اور یاد رکھا پیغام کو اور حکم کرتا ہوں میں تم کو اوس کے ساتھ
بھلائی کرنیکا اور تخریج کی ہے اس کی محمد بن سعد نے طبقات
میں ذرعہ کے ترجمہ میں کہا کہ خبر دی ہمکو محمد بن عمر نے کہا حدیث
بیان کی ہم سے عمر بن محمد بن صہبان نے بروایت زائل بن عمرو
وہ روایت کرتے ہیں شہاب بن عبداللہ خولانی سے کہ ذرعہ
ذی یزن اسلام لایا پس لکھا اوس کی طرف رسول اللہ صلعم نے
فرمان۔ پس تخریج کی اس میں سے ایک ٹکڑے کی۔ قول اما بعد
سے قولہ فابشر بخیر تک اور زائد کیا ہے اس کے بعد
واٰمل خیرا اور اشارہ کیا ہے اسی فرمان کی طرف مالک بن
مرارہ اور مالک بن عبادہ اور عقبہ بن نمر کے ترجمہ میں جو قاصد

ایضا فی ترجمة مالك بن مرارة ومالك ابن عبادة وعقبة بن نمر الی هذا وکانوا رسله صلعم الیه - وقال فی ترجمة عقبة وکتب رسول الله الی زرعة ذی یزن یوصیه بهم ویامرهم ان یجمعوا الصدقة فیدفعوها الی رسله -

قوله ان الصدقة لا تحل لمحمد - روی البخاری ومسلم فی حدیث ابی هریرة انا لا ناکل الصدقة وفی روایة لمسلم - انا لا تحل لنا الصدقة واختلف فیه انه ما المراد بانا او لنا فقال الشافعی رحمه الله وجماعة من العلماء هم بنو هاشم و بنو مطلب واستدلوا بما رواه البخاری انما بنو المطلب وبنو هاشم شئ واحد وقال ابو حنیفة رحمه الله ومالك رحمه الله هم بنو هاشم فقط ویدل علیه ما رواه مسلم واصحاب السنن من حدیث عبد المطلب بن ربیعة ان هذه الصدقات انما هی اوساخ الناس وانها لا تحل لمحمد ولا لآل محمد والمراد بالآل هنا هم بنو هاشم - وعن احمد فی بنی المطلب روایتان -

تھے رسول اللہ صلعم کے زرعہ کی طرف - اور کہا ہے عقبہ کے ترجمہ میں اور فرمان لکھا رسول اللہ نے زرعہ ذی یزن کی طرف وصیت کرتے تھے آپ اون کی بابت اور حکم کرتے تھے اون کو کہ جمع کریں صدقہ پس دیدیں آپ کے قاصدوں کو -

قولہ ان الصدقۃ لا تحل لمحمد - روایت کی ہے بخاری ومسلم نے ابی ہریرہ کی حدیث میں کہ ہم نہیں کہاتے ہیں صدقہ - اور مسلم کی روایت کے لفظ میں کہ ہم کو نہیں حلال ہے صدقہ - اور اختلاف ہے اس امر میں کہ ہم سے مراد کون ہے پس کہا امام شافعی اور ایک جماعت علما نے کہ اوس سے مراد بنو ہاشم اور بنو مطلب ہیں اور استدلال کیا ہے اونہوں نے اوس حدیث سے جس کو روایت کیا ہے بخاری نے کہ بنو مطلب اور بنو ہاشم ایک ہی چیز ہیں اور کہا امام ابو حنیفہ اور امام مالک نے کہ مراد ہم سے فقط بنو ہاشم ہیں اور وہ حدیث دلالت کرتی ہے اسپر جس کو روایت کیا ہے مسلم اور اصحاب سنن نے عبد المطلب بن ربیعہ سے کہ یہ صدقہ جزیں نیست کہ میل ہے لوگوں کا اور وہ نہیں حلال ہے محمد کو اور نہ آل محمد کو - اور مراد آل سے اس جگہ بنو ہاشم ہیں - اور امام احمد سے بنو مطلب کی بابت دو روایتیں ہیں -

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم لربيعة بن ذي مرحب الحضرمي

یہ وہ فرمان ہے جو رسول اللہ نے ربیعہ بن ذی مرحب حضرمی کو لکھا

قال ابن سعد وكتب رسول الله لربيعة ابن ذي مرحب الحضرمي ـ ونسخته هكذا ذكره في مصباح المضيء ـ ان لهم اموالهم ونخلهم ورقيقهم وآبارهم وشجرهم ومياههم وسواقيهم ونبتهم وشراجهم بحضرموت وكل مال لآل ذي مرحب وان كل رهن بارضهم يحسب ثمره وسدره وقضبه عن رهنه الذي هو فيه ـ وان كل ما كان في ثمارهم من خير فانه لا يسأله احد عنه وان الله ورسوله برآء منه وان نصر آل ذي مرحب على جماعة المسلمين وان ارضهم بريئة من الجور وان اموالهم وانفسهم وزافر حائط الملك الذي كان يسيل الى آل قيس وان الله ورسوله جار على ذلك وكتب معوية ـ الجزء الى ـ

کہا ابن سعد نے اور نامہ لکہا رسول اللہ نے ربیعہ بن ذی مرحب حضرمی کو اور نسخہ اوسکا اسطرح پر ہے۔ ذکر کیا ہے اسکو مصباح المضی نے۔ تحقیق معاف ہیں اون کے مال اور درختہا سے خرما اور اون کے غلام اور اون کے پہل اور اون کے پیڑ اور اون کی نہریں اور اونکا مال تجارت اور اونکا گہانس اور کنکریلی زمین کے نالے جو حضر موت میں ہیں۔ اور معاف ہے ہر وہ مال جو آل ذی مرحب کا ہے۔ اور اون کے شہر میں جو باغ وغیرہ رہن ہو اوس کے پہل اور لکڑی اور پیدا وار زر رہن میں مجرا کی جاویگی اور اون کے پہلوں میں جو بہتری ہو تو نہ سوال کرے گا اوس کی بابت کوئی اونسے اور تحقیق اللہ اور اوس کا رسول بری ہیں اوس سے اور تحقیق آل ذی مرحب کی مدد واجب ہے جماعت مسلمین پر اور اون کی زمین بری ہے ظلم سے اور حکومت اونکے مالوں اور جانوں کی اور اونکے باغات کی آبپاشی کی رجوع کی جاوے آل قیس کی طرف اور اللہ اور اوس کے رسول نے بحال کیا اسکو اور لکہا اسکو معویہ ہذامی نے۔

غرائب الالفاظ

شرح لغات

قوله سواق ـ ان كان من سوقة فهي الرعية وان كان من سويقة فهي التجارة ـ **قوله شراج** ـ جمع شرجة هو مسيل الماء من الحرة الى السهل

قولہ سواق۔ اگر مشتق ہو سوقہ سے تو اس کے معنی رعیت کے ہیں اور اگر مشتق ہو سویقہ سے تو اس کے معنی تجارت کے ہیں۔ **قولہ** شراج جمع ہے شرجہ کی شرجہ کے معنی ہیں زمین جس کا پانی نشیب میں بہے۔

قوله سدر - هو شجر النبق وهو نوعان عبری لا شوك له الا ما لا يضر وضال له شوك ونبقه صغار

قولہ سدر بیری کا پیڑ اور اوس کی دو قسمیں ہیں ایک کو عبری کہتے ہیں وہ تو وہ ہے جس میں سے ایسے کانٹے ہوتے ہیں جن سے ضرر نہو۔ اور دوسرے کو ضال کہتے ہیں جس میں کانٹے ہوتے ہیں اور اوس کے بیر چھوٹے ہوتے ہیں

المسئلة فی قوله ان کل رهن بارضهم - مفاده ان المرتهن ليس له ان ينتفع بما يحصل من منافع المرهون وقد اختلف فيه العلماء فقال الشافعی وابو حنيفة ومالك وجمهور العلماء لا ينتفع المرتهن من الرهن بشئ وان انتفع فعليه الضمان وقال احمد واسحق والليث والحسن وغيرهم انه يجوز للمرتهن الانتفاع بالرهن اذا قام بما يحتاج اليه ولو لم ياذن المالك وقال بعض الفقهاء من الحنفية وغيرهم انه يجوز ذلك باذن المالك مطلقا

مسئلہ ہے قول رسول اللہ کا ان کل رہن بارضہم میں۔ فائدہ اس قول کا یہ ہے کہ رہن لینے والے کو شئے مرہونہ سے نفع لینا جائز نہیں ہے اختلاف کیا ہے اسمیں علما نے پس امام شافعی اور ابو حنیفہ اور امام مالک اور جمہور علما کا مذہب یہ ہے کہ رہن لینے والا شئے مرہونہ سے کسی قسم کا نفع نہ لے اور اگر نفع لیگا تو اوسپر تاوان ہے۔ اور کہا امام احمد اور اسحق اور لیث اور حسن وغیرہ نے کہ جائز ہے رہن لینے والے کو شئے مرہونہ سے نفع حاصل کرنا جبکہ وہ مصارف مرہون کے اپنے ذمہ لیلے اگرچہ اجازت نہ دے مالک یعنی رہن رکھنے والا۔ اور کہا بعض فقہا حنفیہ وغیرہ نے کہ انتفاع جائز ہے بالکل ہر طرح مالک کی اجازت سے۔

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم لربيع بن معوية ومطرف بن عبد الله وانس بن المنتفق في وفد بني عقيل

یہ وہ فرمان ہے جو رسول اللہ نے ربیع بن معویہ اور مطرف بن عبد اللہ اور انس بن منتفق کو لکھا جو ایلچی تھے بنی عقیل کے

قال الحافظ ذكر ابن سعد قال حدثنا هشام بن محمد بن سائب يعني الكلبي قال حدثنا رجل من بني عقيل قال وفد مطرف بن عبد الله بن اعلم بن عمرو بن عقيل وانس بن المنتفق بن عامر بن عقيل فبايعوه واسلموا وبايعوه على من وراءهم من قومهم واعطاهم العقيق وهي ارض في بلادهم فيها عيون ونخل فكتب صلى الله عليه وسلم بذلك لهم كتابا

کہا حافظ نے کہ ذکر کیا ابن سعد نے پس کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے ہشام بن محمد بن سائب یعنے کلبی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے بنی عقیل میں سے ایک شخص نے کہا کہ ایلچی بنکر آئے مطرف بن عبد اللہ بن اعلم بن عمرو بن عقیل اور انس بن منتفق بن عامر بن عقیل پس بیعت کی اونھوں نے اور اسلام لائے اور بیعت کی اپنی باقی قوم والوں کی طرف سے اور دی اون کو رسول اللہ نے عقیق اور وہ ایک زمین تھی اونکے شہر میں جس میں نہریں اور کھجوروں کے درخت تھے پس لکھی آپ نے اس کی بابتہ اون کے لیے ایک تحریر اسناد

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ ھذا ما اعطی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ربیعاً و مطرفاً و انساً اعطاھم النبی صلی اللہ علیہ وسلم العقیق ما اقاموا الصلوۃ و اتوا الزکوۃ وسمعوا و اطاعوا و لم تعطھم حقاً لمسلم قال وکان الکتاب فی ید مطرف۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ تحریر ہے اوس چیز کی کہ دی آپنے ربیع اور مطرف اور انس کو۔ دی آپنے اونکو ارض عقیق جب تک کہ وہ نماز پڑھیں اور زکوۃ دیں اور حکم مانیں اور اطاعت کریں۔ اور نہیں دلہم نے ادن کو حق کسی مسلمان کا۔ کہا حافظ نے کہ تہا وہ فرمان مطرف کے قبضہ میں۔

ھذا ما کتبہ صلی اللہ علیہ وسلم لرزین بن انس سلمی

یہ وہ فرمان ہے جو لکہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رزین بن انس سلمی کو

قال ابن الاثیر حدثنا ابو الفضل بن ابی الحسن بن ابی عبد اللہ الفقیہ باسنادہ الی ابی یعلی احمد بن علی قال حدثنا ابو وائل خالد بن محمد البصری قال اخبرنا فھد بن عوف بمنزل بنی عامر قال اخبرنا بابل بن مطرف بن رزین بن انس السلمی قال حدثنی ابی عن جدی رزین بن انس قال لما اظھر اللہ عز وجل الاسلام کان لنا بئر فخفنا ان یغلبنا علیھا من حولنا فاتیت النبی صلعم فکتب لی بذلک کتاباً بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ من محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اما بعد فان لہم بئرھم ان کان صادقاً ولہم دارھم ان کان صادقاً۔

کہا ابن اثیر نے کہ خبر دی ہم کو ابو الفضل بن ابی الحسن بن ابی عبد اللہ فقیہ نے اپنی سند کے ساتہہ جو پہونچتی ہے ابو یعلی احمد بن علی تک کہا ابو یعلی نے کہ حدیث بیان کی ہم سے ابو وائل خالد بن محمد بصری نے کہا خبر دی ہم کو فہد بن عوف نے منزل بنی عامر میں کہا کہ خبر دی ہم کو بابل بن مطرف بن رزین بن انس سلمی نے کہا کہ حدیث بیان کی مجہہ سے میرے باپ نے اپنے دادا رزین بن انس سے روایت کرکے کہا جبکہ اللہ عز وجل نے اسلام کا غلبہ کیا تو ہمارا ایک کنواں تہا ہم ڈرے کہ ہمارے پڑوس والے اوسکو ہم سے چہین نہ لیں پس آیا میں رسول اللہ کے پاس آپ نے مجہے اسکی بابتہ فرمان لکہدیا کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم (یہ فرمان ہے محمد رسول اللہ کی جانب سے۔ بعد حمد کے (معلوم ہو کہ) اونکے واسطے اونکا کنواں ہے اگر ہیں وہ سچے اور اونکے واسطے اونکا گہر ہے اگر ہیں وہ سچے (یعنی اپنی اظہار ملکیت میں)

قال الحافظ اخرجہ ابن السکن والطبرانی ایضاً بھذا الطریق وکذا ذکرہ ابن عبد البر وقال فھد بن عوف کذاب فلاس وقد تکلم فیہ ابو زرعۃ وغیرہ **اقول** لہ شاھد قال

کہا حافظ نے کہ تخریج کی ہے اسکی ابن سکن اور طبرانی نے بہی اسی سند سے اور اسی طرح ذکر کیا ہے ابن عبد البر نے اور کہا کہ فہد بن عوف کذاب فلاس ہے اور کلام کیا ہے اسمیں ابو زرعہ وغیرہ نے **کہتا** ہوں میں کہ اس روایت کے لیے

الحافظ روی محمد بن جمیل عن بابل بن
مطرف بن العباس عن ابیه عن جده
العباس قال استقطعت النبی صلی الله
علیه وسلم رکیة - الحدیث وقال ابن منده
رواه عبد السلام بن عمر الحسنی عن بابل
ابن عبد الرحمن بن عبد الله بن حزم بن
انس بن عامر السلمی قال حدثنی ابی عن
اباءنه ان الکتاب کتبه رسول الله صلی
الله علیه وسلم لرزین بن انس - قال
الحافظ ما ادری بابل واحد او اثنان

شاہد ہے کہا حافظ نے کہ روایت کی ہے محمد بن جمیل نے
بابل بن مطرف بن عباس سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے
باپ سے اور وہ اپنے دادا عباس سے کہا کہ جاگیر میں دیا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم رکیة الحدیث۔ اور کہا ابن مندہ نے کہ
روایت کیا اسکو عبد السلام بن عمر حسنی نے بابل بن عبد الرحمن
بن حزم بن انس بن عامر سلمی سے کہا کہ حدیث بیان کی مجھ
سے میرے باپ نے اپنے باپ دادا سے روایت
کرکے کہ فرمان لکھا تھا رسول اللہ صلعم نے رزین بن انس
سلمی کو۔ کہا حافظ نے کہ میں نہیں جانتا کہ بابل ایک شخص ہے
یا دو ہیں۔

هذا ما کتبه صلی الله علیه وسلم لرفاعة بن زید الجذامی ثم الضبینی

یہ وہ فرمان ہے جو رسول اللہ نے رفاعہ بن زید جذامی کو لکھا

ذکر فی مصباح المضیء فقال قال ابن اسحق
وقدم علی رسول الله صلی الله علیه وسلم
فی هدنة الحدیبیة قبل خیبر رفاعة
ابن زید فاهدی لرسول الله صلی الله علیه
وسلم غلاما (قال ابن عبد البر غلاما
اسود اسمه مدعم المقتول بخیبر)
واسلم رفاعة فحسن اسلامه وکتب له رسول
الله صلی الله علیه وسلم کتابا الی قومه
وفی کتابه -
بسم الله الرحمن الرحیم - هذا کتاب من
محمد رسول الله صلی الله علیه وسلم لرفاعة
ابن زید انی بعثته الی قومه عامة ومن
دخل فیهم یدعوهم الی الله والی رسوله
فمن اقبل منهم ففی حزب الله وحزب رسوله

ذکر کیا ہے مصباح المضی میں پس کہا کہ کہا ابن اسحق نے اور
آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حدیبیہ کے
سال میں خیبر کے واقعہ سے اول رفاعہ بن زید پس ہدیہ دیا
رسول اللہ کو اونہوں نے ایک غلام (کہا ابن عبد البر نے
کہ اوسکا نام مدعم تھا جو خیبر میں مارا گیا)
اور اسلام لائے رفاعہ پس اچھا ہوگیا اون کا اسلام
اور لکھا رسول اللہ نے اون کے لیے اونکی قوم کی طرف
ایک فرمان۔ اوس فرمان میں تھا کہ
بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ یہ فرمان ہے محمد صلی اللہ علیہ وسلم
کی جانب سے رفاعہ بن زید کے لئے بیشک بھیجا ہے اوسکو
اوس کی تمام قوم کی طرف اور اوس شخص کی طرف جو شامل
ہو جاوے اون میں بلاوینگے یہ اونکو اللہ اور اوس کے
رسول کی طرف پس جو شخص کہ قبول کرے وہ گروہ اللہ اور
اوس کے رسول کے گروہ میں ہے اور جو نہ قبول کرے

الکتاب لرفاعة بن زید

ومن ادبر فله امان شهرين - قال فلما
قدم رفاعة الى قومه اجابوا واسلموا ثم ساروا
الى الحرة حرة الرجلاء فنزلها -
حرة الرجلاء - بفتح اوله ممدودة
فى ديار جذام قاله البكرى - قال ابن عبد
البر اهل النسب يقولون - الضبيبنى بالنون
من بنى ضبينة من جذام - **ويستنبط**
من قوله فله امان شهرين ان يجوز للامام
ان يقيد الامان بالزمان -
اقول ذكر ابن سعد فى الطبقات كتابا
لزيد بن رفاعة الجذامى ولم يخرج لفظة كرته
سابقا فى الاسماء فلعل هذا هو واشتبه
فى سمه -

اوس کے لیے امن ہے دو ماہ تک - کہا راوی نے
جب آئے رفاعہ اپنی قوم کی طرف تو قبول کیا اونہوں
نے اور اسلام لے آئے پھر گئے رفاعہ حرۃ الرجلا کیطرف اور
وہیں رہنے لگے **حرۃ الرجلاء** بفتح اول الف ممدودہ
دیار جذام میں ہے بیان کیا اسکو بکری نے - کہا ابن عبد البر
نے کہ اہل نسب کہتے ہیں رفاعہ کو ضبیبنی نون کے ساتھ
بنی ضبینہ میں سے جو جذام میں ہے - اور **مستنبط** ہوتا ہے
قول رسول اللہ فله امان شهرين سے یہ مسئلہ کہ امام کو جائز
ہے کہ امان کو ایک محدود زمانہ تک خاص کر دے -
کہتا ہوں میں کہ ذکر کیا ابن سعد نے طبقات میں
ایک فرمان زید بن رفاعہ جذامی کے نام کا اونہیں تخریج
کی اوس کے لفظوں کی ذکر کر دیا ہے اوسکو اسماء میں - شاید
یہ وہی ہو اور اس کے نام میں اشتباہ ہو گیا ہو -

کتاب زمل بن عمرو

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم لزمل بن عمرو العذرى

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زمل بن عمرو عذری کو

ذكر فى زاد المعاد عن ابى الحارث محمد
ابن الحارث بن هانى بن حارث بن هانى
ابن مدلج بن المقداد بن زمل بن عمرو العذرى
قال حدثنى ابى عن ابيه عن جده عن
ابيه عن زمل بن عمرو قال كتب لنا
النبى صلعم كتابا نسخته -
بسم الله الرحمن الرحيم - من محمد رسول
الله لزمل بن عمرو ومن اسلم معه خاصة
وانى بعثته الى قومه عامة - فمن اسلم
ففى حزب الله ومن ابى فله امان شهرين

ذکر کیا زاد المعاد میں ابی الحارث محمد بن الحارث بن ہانی بن
حارث بن ہانی بن مدلج بن المقداد بن زمل بن عمرو عذری
سے کہا حدیث بیان کی مجھ سے میرے باپ نے اپنے
باپ سے روایت کر کے وہ روایت کرتے ہیں اپنے دادا سے
اور وہ اپنے باپ زمل بن عمرو سے کہا کہ لکھا رسول اللہ نے
ہمارے واسطے فرمان جسکا نسخہ یہ ہے کہ
بسم اللہ الرحمن الرحیم (فرمان ہے) محمد رسول اللہ
کی جانب سے خاص زمل بن عمرو اور اوس شخص کے لیے
جو اوس کے ساتھ اسلام لائے بھیجا میں نے اسکو اسکی
تمام قوم کیطرف پس جو اسلام لائے وہ شامل ہے اللہ کے

شهد علي بن ابي طالب ومحمد بن مسلمة الانصاري۔

گروہ میں اور جو انکار کرے اوسکے لیے دو ماہ کیواسطے امن ہے گواہی دی اسپر علی بن ابی طالب اور محمد بن مسلمہ انصاری نے

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم لزيادة بن جهور اللخمي۔

یہ وہ فرمان ہے جو لکہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زیادہ بن جہور لخمی کو

قال ابن الاثير روى حذاقي بن حميد بن المستنير بن مساور بن حذاق بن عامر ابن عياض بن مخرق اللخمي عن ابيه حميد عن خاله (اخي امه) وهو خالد بن موسى عن ابيه عن جده زيادة بن جهور قال ورد على كتاب النبي صلى الله عليه وسلم نسخته بسم الله الرحمن الرحيم۔ اما بعد فاني اذكرك الله واليوم الآخر اما بعد فليوضع عن كل دين دان به الناس الا الاسلام۔ فاعلم ذلك

کہا ابن اثیر نے کہ روایت کی ہے حذاقی بن حمید بن مستنیر بن مساور بن حذاق بن عامر بن عیاض بن مخرق لخمی نے اپنے باپ حمید سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے ماموں سے (ماں کا بہائی) جو خالد بن موسیٰ ہیں وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا زیادہ بن جہور سے کہا آیا میرے پاس فرمان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نسخہ اوسکا یہ ہے کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم بعد حمد کے (معلوم ہو کہ) یاد دلاتا ہوں میں تمہکو اللہ اور قیامت کا دن بعد اس کے (معلوم ہو کہ) چاہیے کہ چھوڑ دیا جاسے ہر وہ دین جسکو لوگوں نے اختیار کر رکہا ہے مگر اسلام جان لے تو اس بات کو۔

قال الحافظ روى الطبراني في الصغير وابن مندة من طريق خالد بن موسى بن نائل ابن خالد بن زيادة عن ابيه عن جده عن زيادة بن جهور قال ورد على كتاب النبي صلى الله عليه وسلم۔ ورواه الوليد بن عمير بن سفيان بن موسى بن نائل عن آبائه ايضا بهذا الاسناد۔

کہا حافظ نے کہ روایت کیا اسکو طبرانی نے صغیر میں اور ابن مندہ نے خالد بن موسیٰ بن نائل بن خالد بن زیادہ کے طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ اپنے دادا سے اونکے دادا زیادہ بن جہور سے کہا کہ آیا میرے پاس فرمان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اور روایت کیا اسکو ولید بن عمیر بن سفیان بن موسیٰ بن نائل نے اپنے باپ دادا سے روایت کرکے اسی سند کے ساتہہ

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم لسعيد بن سفيان الرعيني

یہ وہ فرمان ہے جو لکہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سعید بن سفیان رعینی کو

قال ابن الاثير اخرجه ابو موسى من طريق ابي معشر عن يزيد بن رومان عن رجال

کہا ابن اثیر نے کہ تخریج کی ہے ابو موسیٰ نے ابی معشر کے طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں یزید بن رومان سے اور

عدد كتاب الى زيادة بن جهور

عدد كتاب الى سعيد بن سفيان

المهد انتهى قال ۔
اعطى رسول الله صلے الله عليه وسلم سعيد بن سفيان نخل السوارقية وقصرها لا يحاقه فيها احد ومن حاقه فلا حق له وحقه حق وكتب خالد بن سعيد ذكره الحافظ ايضًا وقال فى مصباح المضى الرعلے بدل الرعينے ۔ لعله تصحيف لانه لم ينقله غيره ۔

وہ اشخاص مدائنی سے کہا کہ دی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سعید بن سفیان کو نخل سوارقیہ اور وہاں کے محل نہ جھگڑا کرے اُس سے میں کوئی اور جو جھگڑا کرے گا اوسکا کوئی حق نہیں ہے اور حق سعید بن سفیان کا ثابت ہے اور لکھا اسکو خالد بن سعید نے ذکر کیا اسکو حافظ نے بھی اور مصباح المضی میں رعینی کی جگہ رعلی ہے ۔ شاید وہ کتابت کی غلطی ہے کیونکہ اوس کے سوا اور کسی نے یہ نہیں کہا

هذا ما كتبه صلے الله عليه وسلم لسلمة بن مالك السلمى

یہ وہ فرمان ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلمہ بن مالک سلمی کے لیے لکھا

قال ابن الاثير اخرجه ابن مندة وابو نعيم وقال الحافظ روى البغوى (الباوردى) من طريق عبد الله بن ابى عبيدة بن محمد بن عمار بن ياسر عن ابيه عن جده عمار بن ياسر ان النبى صلے الله عليه وسلم اقطع سلمة بن مالك السلمى وكتب له ۔

بسم الله الرحمن الرحيم ۔ هذا ما اقطع محمد رسول الله سلمة بن مالك اقطعه ما بين الحباطى الى ذات الاساور ومن حاقه فهو مبطل وحقه حق ۔

فى الاصابة قال ابن مندة غريب لا نعرفه الا من هذا الوجه ۔

کہا ابن اثیر نے کہ تخریج کی ہے ابن مندہ اور ابونعیم نے اور کہا حافظ نے کہ روایت کی ہے بغوی نے (باوردی) عبد اللہ بن ابی عبیدہ بن محمد بن عمار بن یاسر کے طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا عمار بن یاسر سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جاگیر دی سلمہ بن مالک سلمی کو اور لکھا اون کے واسطے ایک فرمان کہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ تحریر ہے اوس کی کہ جاگیر دی رسول اللہ نے سلمہ بن مالک کو ۔ جاگیر میں دیا آپ نے ذات الاساور اور حباطی کی درمیان کی زمین اور جو جھگڑا کرے اوس سے پس وہ باطل ہے اور اوسکا حق ثابت ہے اصابہ میں ہے کہ کہا ابن مندہ نے غریب ہے نہیں پہنچی ہم کو یہ حدیث مگر اسی طریقہ سے ۔

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم لسهيل بن عمرو

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ نے سہیل بن عمرو کو

قال الحافظ قال ابو قرة موسى بن طارق في السنن له ذكر ابن جريج عن ابن ابي حسين ان النبي صلى الله عليه وسلم كتب الى سهيل بن عمرو

ان جاء كتابي ليلاً فلا تصبحن او نهاراً فلا تمسين حتى تبعث الي من ماء زمزم

قال فاستعان سهيل باثيلة الخزاعي حتى جعلا مزادتين فملأهما سهيل من ماء زمزم وبعث بهما على بعيرين

ورواه المفضل بن محمد الجندي عن ابن ابي عمر عن سفيان عن ابراهيم بن نافع عن ابن ابي حسين نحوه۔ ويعلم مما رواه الفاكهي من طريق محمد بن سليمان بن مسمول عن حزام عن هشام عن ابيه عن ام معبد ان المبعوث بذلك من عند سهيل مولاه ازهر۔

کہا حافظ نے کہ بیان کیا ابو قرہ موسی بن طارق نے اپنی سنن میں کہ ذکر کیا اسکو ابن جریج نے ابن ابی حسین سے روایت کر کے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمان لکھا سہیل بن عمرو کو۔

اگر پہونچے تجھے میرا خط رات کو تو صبح مت ہونے دے اور جو پہونچے دن کو تو رات مت ہونے دے یہانتک کہ بھیجے تو مجھے ماء زمزم (مطلب یہ کہ نامہ پہونچنے پر بہت جلد مجھے ماء زمزم بھیجدے)۔ کہا راوی نے پس مدد چاہی سہیل نے اثیلہ خزاعی سے یہانتک کہ دو مشکیں طیار کریں اور بھرا اونکو سہیل نے ماء زمزم سے اور بھیجا اونکو اونٹ پر لادکر۔ اور روایت کیا ہے اسکو مفضل بن محمد جندی نے ابن ابی عمر سے روایت کر کے وہ روایت کرتے ہیں سفیان سے سفیان روایت کرتے ہیں ابراہیم بن نافع سے وہ ابن ابی حسین سے مثل اسکے اور معلوم ہوتا ہے اوس روایت سے جو فاکہی نے محمد بن سلیمان بن مسمول کے طریقہ سے کی ہے محمد بن سلیمان روایت کرتے ہیں حزام سے حزام اپنے باپ ہشام سے وہ اپنے باپ سے اور وہ ام معبد سے

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم لسلمان الفارسي رضي الله عنه

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ نے سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کے لیے

ذكر في السيرة المحمدية في المعجزات قال وكتب عليه السلام عهداً الى سلمان هذا الكتاب من محمد بن عبد الله رسول الله سأله الفارسي سلمان وصية باخيه مهاد بن فروخ بن مهيارة واقاربه

ذکر کیا ہے سیرۃ محمدیہ میں ذکر معجزات میں کہا کہ لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک عہدنامہ سلمان کے قبیلہ کے لیے یہ کتاب ہے محمد بن عبد اللہ کی جانب سے جو اللہ کے رسول ہیں درخواست کی ہے اوسکے لیے سلمان فارسی نے وصیت کی غرض سے اپنے بھائی مہاد بن فروخ بن مہیارہ اور اوسکے

اهل بيته وعقب من بعده ما تناسلوا من اسلم منهم سلام الله - احمد الله اليكم ان الله امرني ان اقول لا اله الا الله وحده لا شريك له - الى آخره وفيه وكتب علي بن ابي طالب - هكذا اغبر تمام ذكره واني تفحصت في عدة كتب لكني ما وجدت فيما سواه -

اقارب اور اہل بیت کیلئے اور اوسکے بعد اون کے لیے جبتک کہ اونکی نسل باقی رہے جو لوگ کہ مسلمان ہوں اونپر ہے اللہ کا سلام ہو حمد بیان کرتا ہوں میں تمہاری طرف اللہ کی تحقیق اللہ نے حکم کیا ہے مجھکو کہ کہوں میں لا الہ الا اللہ نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ جو اکیلا ہے اوسکا کوئی شریک نہیں ہے - الی آخرہ اور اسمیں ہے کہ - اور لکھا علی بن ابی طالب نے - اسیطرح ناقص ذکر کیا ہے سیرۃ محمدیہ میں جنے اوسکو چند کتابوں میں ڈھونڈا لیکن سوا اوس کے اور کسی میں نہیں ملا -

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم الى شرحبيل وحارث ونعيم بنو عبد كلال اقيال ذي رعين ومعافر وهمدان

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ نے شرحبیل و حارث و نعیم بنو عبد کلال سرداران ذی رعین و معافر و ہمدان کو

اخرج الحاكم فقال اخبرنا ابو نصر احمد بن سهل الفقيه بنجارا قال حدثنا صالح بن محمد بن حبيب الحافظ قال حدثنا الحاكم ابن موسى ثنا يحيى ابو زكريا بن محمد العنزي قال حدثنا ابو عبيد الله محمد بن ابراهيم بن سعيد العبدي قال حدثنا ابو صالح الحاكم بن موسى القنطري قال حدثنا يحيى بن حمزة عن سليمان بن داؤد عن الزهري عن ابي بكر بن محمد بن عمرو بن حزم عن ابيه عن جده عن النبي صلى الله عليه وسلم انه كتب الى اهل اليمن بكتاب فيه الفرائض والسنن والديات وبعث مع عمرو بن حزم فقرأت على اهل اليمن وهذا نسختها -

بسم الله الرحمن الرحيم من محمد رسول الله الى شرحبيل بن عبد كلال والحارث ابن عبد كلال ونعيم بن عبد كلال قيل ذي

تخریج کی ہے حاکم نے پس کہا کہ خبر دی ہمکو ابو نصر احمد بن سہل فقیہ نے بخارا میں کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے صالح بن محمد بن حبیب حافظ نے کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے حاکم بن موسیٰ نے اور حدیث بیان کی ہم سے یحییٰ ابو زکریا بن محمد عنزی نے کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے ابو عبید اللہ محمد بن ابراہیم بن سعید عبدی نے کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے ابو صالح حاکم نے موسیٰ قنطری سے روایت کر کے کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے یحییٰ بن حمزہ نے سلیمان بن داؤد سے کہ وہ روایت کرتے ہیں زہری سے وہ ابو بکر بن محمد بن عمرو بن حزم سے اور ابو بکر اپنے باپ سے وہ اپنے دادا سے وہ رسول اللہ سے کہ آپ نے لکھا اہل یمن کو ایک فرمان جسمیں فرائض سنن اور دیات کا بیان تھا اور بھیجا وہ فرمان عمرو بن حزم کے ہمراہ پس پڑھا گیا وہ اہل یمن پر نسخہ اوسکا یہ ہے کہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ فرمان ہے محمد رسول اللہ کی جانب سے شرحبیل بن عبد کلال و حارث بن عبد کلال اور نعیم بن عبد کلال سرداران قبیلہ ذی رعین اور معافر و ہمدان کے نام بعد حمد و صلوٰۃ کے معلوم کیا

کتاب الی شرحبیل و نعیم بنو عبد کلال

رعين ومعافير وهمدان - امابعد فقد
رجع رسولكم واعطيتم من المغانم خمس
الله وماكتب الله على المؤمنين من العشر
وماسقت السماء اوكان سيحا اوكان بعلاً
ففيه العشر اذا بلغ خمسة اوسق وما
سقي بالرشا والدالية ففيه نصف العشر
اذا بلغ خمسة اوسق وفي كل خمسة من
الابل سائمة شاة الى ان تبلغ اربعا
وعشرين فان زادت واحدة على اربع
وعشرين ففيها بنت مخاض فان لم توجد
بنت مخاض فابن لبون ذكرا الى ان تبلغ
خمسا وثلثين فاذا زادت واحدة ففيها
بنت لبون الى ان تبلغ خمسا واربعين
فان زادت واحدة على خمس واربعين
ففيها حقة طروقة الجمل الى ان تبلغ
ستين فان زادت على ستين واحدة
ففيها جذعة الى ان تبلغ تسعين فان زادت
واحدة ففيها حقتان طروقتا الجمل الى ان
تبلغ عشرين ومائة فان زادت على
عشرين ومائة ففي كل اربعين بنت لبون
وفي كل خمسين حقة - وفي صدقة الغنم
في سائمتها اذا بلغت اربعين الى عشرين
ومائة شاة فاذا زادت على عشرين
ومائة ففيها الخ ففيها شاتان الى ان تبلغ
مائتين فان زادت واحدة ففيها ثلث
شياه الى ان تبلغ ثلثمائة فان زادت ففي
كل مائة شاة لا يوخذ في الصدقة هرمة

واپس آیا تمہارا قاصد اور دیا تم نے مال غنیمت میں سے
خمس واسطے اللہ اور وہ جو فرض کیا اللہ نے مسلمانوں
پر یعنی عشر اور بارانی کھیتی یا جاری پانی کی کھیتی یا سیحہ
کے باغ پس ان سب میں عشر ہے جبکہ (پیداوار)
پانچ وسق ہو جاوے اور جو پلایا جاوے مشکوں اور
ڈول سے تو اوس میں نصف عشر ہے جبکہ (پیداوار)
پانچ وسق ہو جاوے - اور بیڑ میں چرنیوالے اونٹوں پر
ہر پانچ پر ایک بکری ہے چوبیس تک پس اگر زائد ہو جاوے
چوبیس پر ایک ہی تو اون میں ایک بنت مخاض اگر بنت
مخاض نہ ملے تو ایک ابن لبون نر پنتیس تک پس اگر
زائد ہو جاوے ایک ہی تو اون میں زکوۃ بنت لبون ہے
پنتالیس تک پس اگر زائد ہو جاوے پنتالیس پر ایک ہی
تو اوس میں ایک حقہ ہے جو جفتی کے قابل ہو ساٹھ تک
پس اگر زائد ہو جاوے ساٹھ پر ایک ہی تو اوس میں ایک
جذعہ ہے نوے تک پس اگر زائد ہو جاوے ایک ہی
تو اوس میں دو حقہ ہیں قابل جفتی ایک سو بیس تک پس اگر
زائد ہو جاویں ایک سو بیس پر تو ہر چالیس کی زیادتی پر ایک
بنت لبون ہے اور ہر پچاس کی زیادتی پر ایک حقہ - اور
بیڑ میں چرنیوالی بکریوں کی زکوۃ میں جب چالیس ہو جاویں
تو ایک سو بیس تک ایک بکری ہے اور جب زائد ہو جاویں
ایک سو بیس سے تو اسمیں الخ - دو بکریاں ہیں دو سو تک
پس اگر زائد ہو جاوے اوسپر ایک ہی تو اوس میں تین
بکریاں ہیں تین سو تک - پس اگر اوسپر زائد ہو جاویں تو
ہر سینکڑے کی زیادتی پر ایک بکری ہے اور نہ لیے
جاویں زکوۃ میں بیکار اور بہت بوڑھا اور نہ عیب دار
اور نہ بوک اور جمع نہ کیا جاوے زکوۃ کے لیے مال
متفرق - اور نہ متفرق کیا جاوے مجتمع صدقہ کے خوف سے

ولا ذات عوار ولا تيس الغنم ولا يجمع
بين متفرق ولا يفرق بين مجتمع خشية
الصدقة وما كان من خليطان فانهما
يتراجعان بينهما بالسوية وفي كل خمس
اواق من الورق خمسة دراهم وما زاد ففي
كل اربعين درهما درهم وليس فيما دون
خمس اواق شئ وفي كل اربعين دينارًا
دينار والصدقة لا تحل لمحمد ولا لاهل
بيته انما هي زكوة تزكي بها انفسكم وللفقراء
المؤمنين وفي سبيل ولا في رقيق ولا في
مزرعة ولا عمالها شئ اذا كانت تودى
صدقتها من العشر وانه ليس في عبد
مسلم ولا في فرسه شئ - وان اكبر
الكبائر عند الله تعالى يوم القيمة الشرك
بالله وقتل النفس المؤمنة بغير حق
والفرار في سبيل الله يوم الزحف و
عقوق الوالدين ورمي المحصنة وتعلم
السحر واكل الربوا واكل مال اليتيم وان
العمرة الحج الاصغر ولا يمس القرآن الا
طاهر ولا طلاق قبل املاك ولا عتاق
حتى يبتاع ولا يصلين احد منكم في ثوب
واحد ليس على منكبيه شئ ولا يحتبي
في ثوب واحد ليس بين فرجه وبين السماء
شئ ولا يصلي احد منكم في ثوب واحد و
شقه باد ولا يصلي احد منكم عاقص
شعره ومن اعتبط مؤمنا قتلا عن
بينة فانه قود الا ان يرضى اولياء المقتول

اور جو مال دو شریکوں کا ہو تو اونکو چاہیئے کہ زکوٰۃ آپس میں
برابر تقسیم کرلیں اور چاندی کی زکوٰۃ میں ہر پانچ اوقیہ کی
مقدار پر پانچ درہم ہیں اور جب زائد ہو تو ہر چالیس درہم
پر ایک درہم۔ اور پانچ اوقیہ سے کم مقدار پر کچھ زکوٰۃ
نہیں ہے۔ اور ہر چالیس دینار میں زکوٰۃ کا ایک دینار
ہے اور صدقہ جائز نہیں محمدؐ کے لیے اور نہ آپ کے
اہل بیت کے لیے جز این نیست کہ وہ زکوٰۃ ہے
کہ تزکیہ کرتے ہیں رسول اوس سے تمہارا اور وہ
واسطے فقراء مومنین کے ہے اور مسافروں کے لیے
ہے۔ اور مسلمان کے غلام اور اوس کے گھوڑے
میں کچھ زکوٰۃ نہیں ہے۔ اور تحقیق اکبر کبائر اللہ کے نزدیک
قیامت کے دن شرک کرنا ہے اللہ کے ساتھ اور مار ڈالنا
مسلمان کا بلا کسی سبب کے اور بھاگنا اللہ کے راستہ
سے لڑائی میں اور نافرمانی والدین کی اور تہمت لگانا عفیفہ
کو اور جادو سیکھنا اور سود کھانا اور یتیم کا مال کھا جانا اور
تحقیق عمرہ حج اصغر ہے اور نہ چھوسکے کوئی قرآن کو مگر
پاک اور طلاق نہیں قبل نکاح کے اور نہیں جائز آزاد کرنا
یہانتک کہ خریدے اوسکو اور نہ نماز پڑھے تم میں سے کوئی
ایک کپڑے میں حالانکہ نہو اوسکے مونڈھوں پر کچھ اور نہ احتبا کرے
ایک کپڑے میں کہ نہ ہو اوس کے فرج اور آسمان کے
درمیان کچھ اور نہ نماز پڑھے کوئی تم میں کا ایک کپڑے
میں اور اوس کی ایک جانب کھلی ہوئی ہو اور نہ نماز پڑھے
کوئی تم میں کا اپنے بالوں کا جوڑا باندھکر اور جو شخص
کہ قتل کردے مومن کو جو ثابت ہو جائے گواہوں
سے قصاص لیا جائے مگر کہ راضی ہو جاویں وارث
مقتول کے اور تحقیق بدلے میں نفس کے دیت کے
سو اونٹ ہیں اور ناک میں جبکہ جڑ سے کاٹ لیجاوے

وان فی النفس الدیة مائة من الابل وفی
الانف اذا اوعب جدعه دیة وفی اللسان
الدیة وفی الشفتین الدیة وفی الذکر الدیة وفی
البیضتین الدیة وفی الصلب الدیة وفی
العینین الدیة وفی الرجل الواحدة نصف
الدیة وفی المامومة نصف الدیة وفی الجائفة
ثلث الدیة وفی المثقلة خمسة عشر من
الابل وفی کل اصبع من الاصابع فی الید
والرجل عشر من الابل وفی کل سن خمس
من الابل وفی الموضحة خمس من الابل
وان الرجل یقتل بالمرأة وعلی اهل الذهب
الف دینار۔

اخرجه الی قوله لا فی فرسه شیٔ فی جامع
ازهر وقال اخرجه الطبرانی فی الکبیر عن
عمرو بن حزم وفیه سلیمان بن داؤد الجرشی
وثقه احمد وضعفه ابن معین وبقیة رجاله
ثقات۔ **قلت** وکذا رواه النسائی فی العقول
فی ذکر باب حدیث عمرو بن حزم واختلاف
الناقلین له فروی طرفا منه فی العقول
وساق الکتاب بقوله امابعد وکان فی
کتابه ان من اعتبط مومنا۔ وفی اسناده
ایضا سلیمان بن داؤد۔ وقد تابعه سلیمان
بن الارقم فیما رواه النسائی ایضا هناک من
طریق محمد بن بکار قال حدثنا یحیی قال
حدثنا سلیمان بن الارقم قال حدثنی
زهری عن ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم
عن ابیه عن جده ان رسول الله صلعم کتب

پوری دیت ہے اور زبان میں پوری دیت ہے اور دونوں
ہونٹوں کی پوری دیت ہے اور عضو تناسل کی پوری دیت
ہے اور خصیتین کی پوری دیت ہے اور کمر ٹوٹنے میں پوری
دیت ہے اور دونوں آنکھوں کی پوری دیت ہے اور ایک
پاؤں کی آدھی دیت ہے اور زخم مامومہ میں نصف دیت
ہے اور زخم جائفہ میں ثلث دیت ہے اور اوس چوٹ میں
جو لکڑی وغیرہ کی جنس سے ہو پندرہ اونٹ ہیں اور ہاتھ اور
پیر کی اونگلیوں میں سے ہر انگلی کی دیت دس اونٹ ہیں
اور ہر دانت کی دیت پانچ اونٹ ہیں اور زخم موضحہ میں
پانچ اونٹ ہیں اور مرد مار ڈالا جائے عورت کے
العوض میں اور مالداروں پر دیت کے ہزار دینار
ہیں۔

تخریج کی ہے قوله لا فی فرسه شیٔ تک اس کی جامع ازہر میں اور
کہا کہ تخریج کی ہے اس کی طبرانی نے کبیر میں عمرو بن حزم
سے اور اس کی سند میں سلیمان بن داؤد جرشی ہیں ثقہ بیان کیا
ہے ان کو امام احمد نے اور تضعیف کی ہے انکی ابن معین
نے اور باقی راوی اس کے ثقہ ہیں **کہتا ہوں** میں اور اسیطرح
روایت کیا ہے نسائی نے دیات میں عمرو بن حزم کی
حدیث اور اختلاف ناقلین کے بیان میں پس روایت کیا
ہے ایک ٹکڑا اسکا دیات میں اور بیان کیا کتاب کو اپنے قول
امابعد سے اور تہا اوس میں کہ جو کوئی قتل کرے مومن کو الخ اور اسکی اسناد میں
بھی سلیمان بن داؤد ہیں اور متابعت کی ہے اسکی سلیمان بن ارقم
نے اوس روایت میں جسکو روایت کیا ہے نسائی نے بھی اسی
مقام پر محمد بن بکار کے طریقہ سے کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے یحیی
نے کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے سلیمان بن ارقم نے کہا کہ حدیث بیان
کی مجھ سے زہری نے ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم سے روایت
کرکے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ اپنے دادا سے کہ

الی اهل الیمن بکتاب فیه الفرائض والسنن
والدیات وبعث به مع عمرو بن حزم فقرئ
علی اهل الیمن فذکر مثله قال النسائی و
سلیمان بن الارقم متروک الحدیث و
قد روی هذا الحدیث یونس عن الزهری
مرسلا ثم اسنده عن الزهری قال قرأت
کتاب رسول الله صلی الله علیه وسلم الذی
کتب لعمرو بن حزم حین بعثه علی نجران و
کان الکتاب عند ابی بکر بن حزم فکتب
رسول الله صلعم هذا بیان من الله و
رسوله یا ایها الذین امنوا اوفوا بالعقود
وکتب الآیات فیها حتی بلغ ان الله سریع
الحساب ثم کتب هذا کتاب الجراح فی
النفس الحدیث **قلت** قد وهم النسائی
رحمه الله فی قوله قد روی هذا الحدیث
یونس عن الزهری مرسلا وذلك لان
النبی صلعم حین بعث عمرو بن حزم الی نجران
کتب له کتابین الکتاب الاول کتبه الی
بنو عبد کلال الذی صرح فیه من محمد
رسول الله الی شرحبیل بن عبد کلال و
کان فی جواب رسالتهم وهو هذا والثانی
کتبه لعمرو بن حزم لنفسه خاصة وسنورده
فی حرف العین فهو غیر ذلك ۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لکھا اہل یمن کی طرف ایک فرمان
جس میں فرائض اور سنن اور دیات کا بیان تھا اور بھیجا اسکو
لیکر عمرو بن حزم کو پس پڑہا گیا وہ اہل یمن پر پس ذکر کیا مثل
اس کے کہا نسائی نے کہ سلیمان بن ارقم متروک الحدیث
ہے اور روایت کیا ہے اس حدیث کو یونس نے زہری سے
مرسل پھر سند چلائی ہے زہری سے کہا کہ پڑھی میں نے
وہ تحریر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جو لکھی تھی آپنے اونکو
جبکہ بھیجا تھا نجران اور تھی کتاب ابی بکر بن حزم کے پاس
پس لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ یہ بیان ہے
اللہ اور اوس کے رسول کی جانب سے اے وہ لوگو جو ایمان
لائے پورا کرو عہدوں کو۔ اور لکھیں آیتیں ان اللہ سریع الحساب
تک۔ پھر لکھا ہذا کتاب الجراح فی النفس الحدیث۔
کہتا ہوں میں کہ وہم ہوا ہے نسائی رحمہ اللہ کو اپنے قول
قد روی ہذا الحدیث یونس عن الزہری مرسلا میں۔ اور یہ اسلیے
کہ جب رسول اللہ نے عمرو بن حزم کو نجران بھیجا ہے تو اونکو
دو فرمان لکھکر دیے تھے۔ ایک تو بنو عبد کلال کے نام
جس میں تصریح ہے کہ من محمد رسول اللہ الی شرحبیل
ابن عبد کلال اور یہ اون کے خط کے جواب میں تھا
اور دوسرا خود عمرو بن حزم کو بھی لکھدیا تھا جس کو
بیان کرینگے ہم حرف عین میں اور وہ اس سے
علحدہ ہے۔

غرائب الالفاظ

شرح لغات

سیحًا۔ السیح بالفتح الماء الجاری المنبسط

سیحًا سیح بفتح۔ وہ پانی جو بہتا ہوا ہو پھیلی ہوئی زمین پر۔

على الارض والمراد الارض الذى سقى
منها - **بعلاً** - هو ما نبت من النخيل
فى ارض يقرب ماءها و رسخت عروقها
فى الماء فاستغنت عن ماء السماء والانهار
وغيرها **قوله عجفا هرما** - العجف
بالحركة الهزال والهرم كبير سقط اسنانه
وايضا كبر سن يؤدى الى تساقط بعض القوى
وضعفها - **قوله وما كان من**
خليطان - اى ما كان متميزا لاحد
خليطين فاخذ الساعى من ذلك المتميز
يرجع الى صاحبه بحصته بان كان لكل
عشرون يرجع بقيمة نصف شاة ولو كان
لاحدهما مائة وللاخر خمسون فاخذ
الشاتين من صاحب المائة رجع بثلث
قيمتهما او من صاحب الخمسين رجع بثلثى
قيمتهما او من كل شاة رجع صاحب المائة
بثلث قيمة شاة والاخر بثلثى قيمة شاة
وصورته الاخرى ان يكون لاحدهما مثلا
اربعون بقرة وللاخر ثلثون بقرة ومالهما
مختلط فاخذ الساعى عن الاربعين
مسنة وعن الثلثين تبيعا فيرجع باذل
المسنة بثلثة اسباعها على شريكه وباذل
التبيع باربعة اسباعه على شريكه لان
كل واحد من السنين واجب على الشيوع
كان المال ملك واحد وفى قوله **بالسوية**
دليل على ان الساعى اذا ظلم احدهما
بالزيادة لا يرجع بها على شريكه وفى

حدیث میں مراد وہ زمین ہے جس کی کھیتی ایسے پانی سے
ہو **بعلاً** وہ درختہائے خرما جو ایسی زمین میں ہوں جسکا پانی سطح
زمین سے قریب ہو اور جڑیں درختوں کی پانی تک پہونچی
ہوئی ہوں کہ بارش اور نہر وغیرہ کی محتاج نہوں **قولہ عجفاً**
ہرماً عجف بفتح العین والجیم۔ دُبلا جانور۔ ہرم بوڑھا دنداں
شکستہ۔ اور یہی ہرم وہ بوڑھا جانور جس کے قوی بڑھاپے
کی وجہ سے بیکار ہو گئے ہوں۔
قولہ وما کان من خلیطان۔ یعنی جو مال کہ ممتاز ہو ہر ایک
شریک کا پس لیوے عامل زکوٰۃ اس متمیز مال میں سے
تو اوس کا دوسرا شریک اپنے حصہ کا مقدار زکوٰۃ اپنے
شریک سے واپس لیلے اسطرح کہ مثلاً ہر ایک کی بیس بکریاں
ہوں تو شریک اپنے دوسرے شریک سے آدھی بکری کی قیمت واپس
لیلے اور اگر ایک شریک کی سو بکریاں ہوں اور دوسرے کی
پچاس اور عامل زکوٰۃ نے دو بکریں سو بکریوں والے سے
لیلی ہوں تو وہ پچاس بکریوں والے سے دو بکریوں کی ثلث
قیمت لیلے یا اگر عامل زکوٰۃ نے پچاس بکری والے سے دو
بکریاں لیلی ہوں تو وہ سو بکری والے سے دو بکریوں کی قیمت
کا ثلث لیلے اور اگر عامل نے ہر ایک سے ایک ایک بکری لی ہو تو
سو والا اپنی بکری کی ثلث قیمت سے اور پچاس والا دو ثلث اپنی
بکری کی قیمت کا۔ اور اسکی دوسری صورت یہ کہ مثلاً ایک کے چالیس
بیل دوسرے کے تیس بیل اور مال دونوں کا ملا ہوا ہے
اور عامل زکوٰۃ نے چالیس والے سے مسنہ لیا اور تیس والے
سے تبیعہ لیا۔ تو مسنہ دینے والا اوسکی قیمت کا ۳/۷ اپنے شریک سے لے
اور تبیعہ دینے والا ۴/۷ اپنے شریک سے لے اسواسطے کہ ہر ایک مسنہ و
تبیعہ اوس مال پر واجب ہے علی سبیل الاشتراک گویا مال ملک واحد
ہے اور قول رسول ﷺ کا **بالسویۃ** دلیل ہے اِس بات پر کہ
عامل اگر ایک شریک پر زیادہ لیکر ظلم کرجاوے تو وہ زیادتی اپنے

الترا جعر دليلٌ على ان الخلطة تصح مع تمييز الاعيان عند من يقول به

اواقى - بشدة ياء وخفتها جمع اوقية بضم همزة وشدة ياء وقد يجيئ وقية وليست بغالبة وكانت قديما اربعين درهمًا -

شریک سے واپس نہیں لےسکتا اور تراجع میں دلیل ہے اس بات پر کہ خلطہ کرنا مال کا درست ہے اگرچہ اموال شرکا کے متمیز ہوں اور یہ مذہب ہے فقہا کا - **اَواقی** یائے تحتانیہ کی تشدید اور تخفیف بھی جائز ہے جمع ہے اوقیہ کی بضم ہمزہ و تشدید تحتانیہ اور کبھی مستعمل ہوتا ہے وقیۃ اور یہ فصیح نہیں ہے قدیم عہد میں چالیس درہم کا ہوتا تھا +

صحيفة النبى صلى الله عليه وسلم الذى كان عند على رضى الله عنه

صحیفہ رسول اللہ صلعم کا جو تھا حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس

روى الامام احمد فى المسند باسانيد مختلفة عن على رضى الله خطب على المنبر وعليه سيف حليته حديد يقول والله ما عندنا كتاب نقرأه عليكم الا كتاب الله وهذه الصحيفة اعطانيها رسول الله صلعم فيها فرائض الصدقة -

ومن احدث حدثا او اوى محدثا فعليه لعنة الله والملائكة والناس اجمعين لا يقبل منه صرف ولا عدل وان ابراهيم عليه السلام حرم مكة وانى احرم المدينة حرام ما بين حرتيها وفى نسخة ما بين عائر الى ثور وحماها كله لا يختلى خلاها ولا تنفر صيدها ولا تلتقط لقطتها الا لمن اشاد بها ولا تقطع منها شجرة الا ان يعلف رجل بعيره ولا يحمل فيها السلاح لقتال وان المؤمنون تتكافا دمائهم ويسعى بذمتهم ادناهم وهم يد على من سواهم وان لا يقتل مؤمن بكافر

امام احمد نے مسند میں مختلف طریقوں کے ساتھ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ اونہوں نے خطبہ پڑھا منبر پر اور آپ ایک تلوار باندھے ہوئے تھے جس کی کوٹھی وغیرہ [illegible] کی تھی آپ فرماتے تھے کہ قسم اللہ کی ہمارے پاس کوئی کتاب نہیں ہے جو تم پر پڑھیں سوا کتاب اللہ اور اس صحیفہ کے جو مجھے رسول اللہ نے دیا تھا - اس میں فرائض صدقہ کا بیان ہے -

اور یہ بھی ہے کہ جو کوئی بدعت کرے یا بدعتی کو پناہ دے اوسپر اللہ اور فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہے نہ قبول کیا جاوے گی اوس سے توبہ اور نہ فدیہ - اور یہ کہ ابراہیم علیہ السلام نے حرم بنایا ہے مکہ کو اور میں نے حرم کر دیا ہے مدینہ کو حرام ہے لینا اوس چیز کا جو مدینہ کے دونوں جانب پتھریلی زمین کے درمیان ہے اور ایک نسخہ میں ہے کہ درمیان عائر کے ثور تک اور اوس کی بیٹریں سب نہ کاٹی جائے اوسکا گھاس اور نہ بھگایا جائے اوسکا شکار اور نہ اوٹھائی جائے وہاں کی پڑی چیز مگر وہ شخص جو اوسکا اعلان کرے اور نہ کاٹا جائے اوسکا درخت مگر یہ کہ چرا دے اپنے اونٹ کو اور نہ اوٹھائے جاویں اوس میں ہتھیار لڑائی کیلئے اور مسلمان سب برابر ہیں قصاص میں [illegible] کوشش کیا وے ادنی امسلمان کی حفاظت میں اور مسلمان شریک ہیں مدد میں اپنے ماسوا پر نہ قتل کیا جاوے مومن کافر کے بدلے میں

۵۹ صحیفۃ النبی صلعم کان عند علیؑ

ولا ذو عهد فی عهدہ وان من ادعی الی غیر ابیہ ومن تولی قوما بغیر اذن موالیہ فعلیہ لعنۃ اللہ والملائکۃ والناس اجمعین لا یقبل اللہ عنہ صرفا ولا عدلا ولعن اللہ من ذبح لغیر اللہ ولعن اللہ من سرق منار الارض ولعن اللہ من لعن والدیہ وفی روایۃ للبخاری عن ابی حذیفۃ قال قلت لعلی رض ہل عندکم کتاب قال لا الا کتاب اللہ او فہم اعطیہ رجل مسلم او ما فی ہذہ الصحیفۃ قلت وما فی ہذہ الصحیفۃ قال۔ العقل وفکاک الاسیر ولا یقتل مومن بکافر وقد روی اطراف ہذا الکتاب فی مسلم وغیرہ من السنن قال الحافظ والجمع بین ہذہ الاحادیث ان الصحیفۃ کانت واحدۃ وکان جمیع ذلک المسائل مکتوبا فیہا فنقل کل واحد من الرواۃ عنہ ما حفظہ

اور ذمی نہ قتل کیا جائے اپنے عہد کی حیثیت سے۔ اور جو شخص کہ دعوے کرے نسب کا اپنے باپ کے نسب کے سوا یا دوستی رکھے کسی قوم سے بغیر اپنے موالی کے اجازت کے اوسپر لعنت ہے اللہ کی اور فرشتوں کی اور سب لوگوں کی نہیں قبول کرے گا اللہ اوس سے توبہ اور نہ فدیہ اور لعنت ہے اللہ کی اوسپر جو ذبح کرے اللہ کے نام کے سوا پر اور لعنت ہے اللہ کی اوسپر جو چوری کرے زمین کی سرحد کی میں اور لعنت ہے اللہ کی اوس شخص پر جو لعنت کرے اپنی والدین پر۔ اور بخاری کی روایت میں ہے حضرت ابو حذیفہ رض سے کہتے ہیں کہ کہا مینے علی رض سے کیا ہے تمہارے پاس کوئی کتاب کہا نہیں مگر کتاب اللہ یا وہ سمجھ جو مسلمان کو دیگئی ہے یا وہ جو کہ اس صحیفہ میں ہے۔ مینے پوچھا کیا ہے اس صحیفہ میں کہا کہ دیت کا بیان اور چھوڑانا قیدی کا اور نہ مارا جائے مومن کافر کے عوض میں اس حدیث کے ٹکڑے مسلم اور اوس کے سوا اور سنن میں ہیں حافظ نے کہا ہے کہ توفیق ان اختلافات حدیث کی یہ ہے کہ صحیفہ ایک ہی تہا اور یہ سب مسائل اوسمیں تھے پس ہر ایک نے حضرت علی سے وہی نقل کیا جو اُسے یاد رہا۔

ہ حاشیۃ ہذا القول یاتی بعد ہذا الصفحۃ ۱۲

غرائب الالفاظ

شرح لغات

قولہ من احدث ۔ الحدث الامر الحادث المنکر الذی لیس بمعتاد ولا معروف فی السنۃ والمحدث بکسر الدال المہملۃ وفتحہا فمعنے الکسر من نصر جانیا او اجارہ والفتح ہو الامر المبتدع وایواءہ الرضاء عنہ والصبر علیہ واقرار قائلہ ۔ **قولہ صرف**

قولہ من احدث۔ حدث وہ نیا بُرا کام جو نہ عادات اسلام میں ہو اور نہ معلوم سنت نبی صلعم سے اور محدث دال مہملہ کے فتح سے بہی ہے اور کسرہ سے بہی۔ کسرہ کے معنی وہ شخص جو مدد کرے گنہگار کی اور پناہ دے اوسکو اور فتح کے معنی وہ امر جو بدعت ہے۔ اور پناہ دینا اوسکا یہ ہے کہ اوس سے راضی رہنا اوس پر صبر کرنا اور اوس کے قائل کو برقرار رکہنا **قولہ** صرف ونا عدل۔ یعنی توبہ اور فدیہ یا نفل اور فرض۔

ولا عدل - ای توبة و فدية
او نافلة و فريضة - **قوله حرتها** -
الحرة بشد الراء المهملة ارض
ذات حجارة سود - مجمع البحار -
قوله عائر و ثور - هما
جبلان اما عير فمعروف بالمدينة
واما ثور فالمعروف انه بمكة وفيه
غار بات فيه لما هاجر وروي
قليلا مابين عير و أحد فيكون ثورا
غلطا من الراوي وقيل ان عيرا
جبل بمكة والمراد انه حرم من
المدينة قدر مابين عير وثور
من مكة او حرم المدينة تحريما
مثل تحريم مابين عير وثور بمكة
على حذف مضاف و وصف مصدر
محذوف - **قوله لا يختلى خلاها**
بضم اوله وفتح اللام اى لا يقطع
والخلا بالقصر النبات الرقيق مادام
رطبا يقال اخلت الارض اى كثر
خلاها واذا يبس فهو حشيش -
قوله تتكافأ - اى تتساوى
فى القصاص والديات والكفو
النظير والمساوى - **اقول** - و
اما المسائل فكل الصحيفة مملوّة من
المسائل الظاهرة لا احتياج
لبيانها والاكثر ذكرتها سابقا و
من اهمها -

قوله حرتها - حرة تشدید را مہملہ سیاہ پتھروں والی زمین
مجمع البحار -
قوله عائر و ثور - وہ دو پہاڑ ہیں پس عیر مدینہ میں مشہور پہاڑ ہے
اور ثور پس مشہور تو یہ ہے کہ مکہ میں ہے اور اس میں ایک
کھوہ ہے جس میں شب گذاری تھی رسول اللہ نے جب
آپ نے ہجرت کی تھی اور کم روایت کیا گیا ہے کہ ما بین عیر
و احد - پس اب ہوگا لفظ ثور غلطی راوی کی - اور بعض نے
کہا ہے کہ عیر پہاڑ ہے مکہ کا اور مراد یہ ہے کہ آپ نے
حرام کیا ہے مدینہ میں سے بقدر اوس زمین کے جو
درمیان عیر و ثور کے ہے مکہ میں یا حرام کیا ہے مدینہ
کو ایسی تحریم سے کہ وہ مثل تحریم اوس جگہ کے ہے
جو درمیان عیر و ثور کے ہے مکہ میں . . . بہ تقدیر حذف
کرنے مضاف کے اور وصف مصدر محذوف کے -
قوله لا یختلی خلاها - بضم اول اور بفتح لام - یعنی نہ کاٹا جاوے
اور خلا - الف مقصورہ کے ساتھ - چھوٹی گھانس جو
تر ہو بولا جاتا ہے اَخلَتِ الارض - یعنی بہت ہوگئی گھانس
اوس کی اور جب سوکھ جاوے تو وہ حشیش کہلاتی
ہے -
قوله تتکافا - یعنی برابر ہے قصاص میں اور دیت میں اور
کفو کے معنی نظیر اور مساوی کے ہیں -
کہتا ہوں میں - لیکن ذکر مسائل پس پورا صحیفہ بھرا ہوا
ہے مسائل ظاہرہ سے جن کے ذکر کی ضرورت نہیں
اور اکثر ان میں ذکر کر دئے ہیں میں نے اوپر اور اہم
مسائل ہیں -

متعلق بصحیفۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم الذی کان عند علی رضی اللہ عنہ

متعلق ہے اوس صحیفہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جو حضرت علی کے پاس تہا

قول علی رض او فہم اعطیہ رجل مسلم۔ فالمراد بہ فہم حکم اللہ الذی حکم بہ فی کتابہ او علی لسان رسولہ والتفقہ فیہما وبذل الجہد واستفراغ الوسع لیتوصل بہ الی استنباط الاحکام التی لیست منصوصۃ فی النصوص۔ اعلم ان الفہم والرای فی الدین من اعظم نعم اللہ التی انعم بہا علی عبادہ بل ما اعطی عبد عطاء بعد الاسلام افضل منہ بل قیام الاسلام ونظامہ علیہ وبہ بقاءہ ثم ان الاجتہاد والاستنباط عما نطق بہ الکتاب وورد بہ السنۃ واتفق علیہ الصحابۃ رضی اللہ تعالی عنہم فقال اللہ تعالی وَلَوْ رَدُّوْهُ اِلَى الرَّسُوْلِ وَاِلٰٓى اُولِي الْاَمْرِ مِنْهُمْ لَعَلِمَهُ الَّذِيْنَ يَسْتَنْۢبِطُوْنَهٗ مِنْهُمْ۔ قال فی الاکلیل ہذا اصل عظیم فی الاستنباط وقال اللہ سبحانہ وَمَا كَانَ الْمُؤْمِنُوْنَ لِيَنْفِرُوْا كَاۗفَّةً ۭ فَلَوْلَا نَفَرَ مِنْ كُلِّ

قول علی رض کا ہے کہ او فہم اعطیہ رجل مسلم پس مراد اوس سے سمجہنا ہے اللہ کے حکم کا جس کا حکم کیا ہے اپنی کتاب میں یا اپنے رسول کی زبان پر۔ اور اون میں تفقہ کرنا یعنی تمام کوشش اور پورا صرف کرنا اپنی وسعت علم کو تاکہ وسیلہ ہو یہ اون احکام کے استنباط کا جو نص صریح سے مذکور نہیں ہیں جان تو کہ سمجہہ اور راے رسلیم ا دین میں اللہ کی اون بڑی نعمتوں میں سے ہے جو اوس نے اپنے بندوں پر انعام کی ہیں بلکہ نہیں دیا گیا بندہ کو کوئی بخشش اوس سے افضل اسلام کے بعد بلکہ قیام اور نظام اسلام کا اوسی پر ہے اور اسی سے اوس کی بقا ہے۔ اجتہاد اور استنباط وہ ہے کہ ذکر ہے اس کا قرآن میں اور وارد ہوئی ہے اس کے لیے حدیث۔ اور اتفاق کیا اوس پر صحابہ رضی اللہ عنہم نے۔ پس فرمایا اللہ پاک نے وَلَوْ رَدُّوْهُ۔ یعنی اگر رجوع کریں وہ طرف رسول کے اور اپنے حاکموں کے تو سمجہہ لیں اوس کو وہ لوگ جو استنباط کر سکتے ہیں اون میں سے۔
کہا صاحب اکلیل نے کہ یہ اصل عظیم ہے استنباط میں اور کہا اللہ عز وجل نے۔ وَمَا كَانَ الْمُؤْمِنُوْنَ۔ اور ایسے تو نہیں مسلمان کہ سارے چلے جاویں۔ پس کیوں نہ نکلا اون کے ہر فرقہ میں سے ایک گروہ کہ سمجہہ پیدا کریں دین میں اور تاکہ ڈرائیں اپنی قوم کو کہا صاحب اکلیل نے بہی کہ اشارہ ہے اس میں اس بات کی طرف کہ سمجہہ حاصل کرنا دین میں اور تعلیم کرنا جاہلوں کو فرض کفایہ ہے۔ اور استدلال لایا گیا ہے اس کے ساتھ

فِرْقَةٍ مِّنْهُمْ طَائِفَةٌ لِّيَتَفَقَّهُوْا
فِي الدِّيْنِ وَلِيُنْذِرُوْا قَوْمَهُمْ
الآية - قال في الاكليل ايضا فيها ان
التفقه في الدين وتعليم الجهال فرض
كفاية واستدل به على جواز التقليد
للعامي - واما السنة فقال رسول الله صلى
الله عليه وسلم من يرد الله به خيرا
يفقهه في الدين وانما انا قاسم والله
يعطي رواه الشيخان وغير ذلك من
الاحاديث الواردة في مدونات
الاحاديث - واما الآثار فروى سفيان
الثوري عن الشيباني عن الشعبي عن شريح
ان عمر كتب اليه اذا وجدت شيئا في كتاب
الله فاقض به ولا تلتفت الى غيره وان
اتاك شئ ليس في كتاب الله فاقض بما سن
به رسول الله صلى الله عليه وسلم فان
اتاك ما ليس في كتاب الله ولم يسن به
رسول الله صلى الله عليه وسلم فاقض
بما اجمع عليه الناس وان اتاك ما ليس
في كتاب الله ولا سنة رسول الله صلى
الله عليه وسلم ولم يتكلم فيه احد قبلك
فان شئت ان تجتهد رايك فتقدم وان
شئت ان تأخر فتاخر وما ارى التاخر الا خيرا
لك وروى ابو عبيد قال حدثنا ابو معوية
عن الاعمش عن عمارة بن عمير عن عبد الرحمن
ابن يزيد عن ابن مسعود رضـ اكثروا عليه
يوم - الحديث وفيه فان جاءه امر ليس في

تقلید کے جائز ہونے پر جاہل کے لئے۔ اور لیکن حدیث
پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ
جس کے ساتھ اللہ بھلائی کا ارادہ کرتا ہے سمجھدار
کردیتا ہے اوس کو دین میں جز این نیست کہ میں تقسیم
کرنے والا ہوں اور اللہ دیتا ہے روایت کیا اسکو
شیخین نے اور اس کے سوا حدیثیں جو مذکور ہیں کتب
احادیث میں۔
لیکن آثار صحابہ پس روایت کیا ہے سفیان ثوری نے
شیبانی سے وہ روایت کرتے ہیں شعبی سے وہ شریح سے
کہ حضرت عمر نے اون کو کہا تھا کہ جب پائے تو کوئی
حکم قرآن میں تو فیصلہ کر اوس کے موافق اور اوس کے ماسوا
پر متوجہ نہ ہو اور اگر پیش آئے تجھکو ایسا امر جو نہ ہو
کتاب اللہ میں پس حکم کر سنت رسول اللہ کے موافق پس
اگر پیش آئے ایسا مسئلہ جو نہ ہو کتاب اللہ میں اور
نہ سنت رسول اللہ میں تو حکم کر لوگوں کے اجماع
کے موافق اور اگر ایسی صورت پیش آئے کہ کتاب اللہ
میں نہ ہو اور نہ سنت رسول اللہ میں اور نہ اوس مسئلہ میں
کلام کیا ہو تجھ سے پہلے کسی نے تو اگر تو چاہے اجتہاد
کرے تو اجتہاد کر اور تو چاہے کہ باز رہے اس سے
تو باز رہ۔ اور نہیں خیال کرتا میں باز رہنے میں مگر بہتری
واسطے تیرے۔
اور روایت کی ابو عبید نے کہا کہ حدیث بیان کی ہم
سے ابو معویہ نے اعمش سے روایت کرکے وہ روایت
کرتے ہیں عمارہ سے وہ عمیر سے وہ عبد الرحمن بن یزید سے
وہ ابن مسعود رضـ سے کہ ایک روز اون سے لوگوں نے
بہت سوال کیے الحدیث اور اوس میں ہے کہ اگر
پیش آئے تجھے ایسا امر جو نہ ہو کتاب اللہ میں اور نہ

كتاب ولا قضى به نبيه صلى الله عليه وسلم
ولا قضى به الصالحون فليجتهد رأيه وروى
ابن ابي خيثمة من طريق الاعمش عن
القاسم بن عبد الرحمن عن ابيه عن
عبد الله بن مسعود مثله وكذا روى
سفيان بن عتبة عن عبيد الله بن ابي يزيد
عن ابن عباس انه كان اجتهد رأيه وغير
ذلك من الآثار اللتي رواها الامام
ابن القيم في كتابه الاعلام الموقعين
ثم ان من شروط الاجتهاد مما اتفق
عليه علماء الاصول كما في مسلم
الثبوت وحصول المامول وغيرهما
ان يكون عارفا بعلوم الصرف والنحو
واللغة وغير ذلك من علوم العربية
وان يكون عالما بنصوص الكتاب والسنة
بقدر ما يتمكن به على استخراج الاحكام
من ماخذها ومعرفة مواقع الاجماع
وان يكون عالما بالناسخ والمنسوخ وان يكون
عالما باصول الفقه الذي هو عماد
فسطاط الاجتهاد واساسه الذي
تقوم عليه اركان بنائه - قال الامام ابن
القيم في الاعلام ان الرأي ثلثة اقسام
رأي باطل بلا ريب ورأي صحيح ورأي
هو موضع الاشتباه - والاقسام الثلثة
اشار اليه السلف فاستعملوا الرأي الصحيح
وعملوا به وافتوا به وسوغوا القول به و
ذموا الباطل ومنعوا من الفتيا -

فیصلہ کیا ہو اوسکی بابتہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اور نہ حکم
کیا ہو اوسکی بابتہ سلف صالحین نے پس چاہیئے کہ اجتہاد
کرے اپنی راے سے۔ اور روایت کی ہے ابن ابی خیثمہ نے
اعمش کے طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں قاسم بن عبدالرحمن
سے وہ اپنے باپ سے وہ عبداللہ بن مسعود سے مثل اسکے
اور اسیطرح روایت کی ہے سفیان بن عتبہ نے عبیداللہ
بن ابی یزید سے وہ روایت کرتے ہیں ابن عباس سے کہ وہ
اجتہاد کیا کرتے تھے اپنی راے سے۔ اور اس کے سوا بہت
سے وہ آثار صحابہ جنکو روایت کیا ہے امام ابن قیم نے اپنی
کتاب اعلام الموقعین میں پھر جان تو کہ شرط اجتہاد کی جسپر
علماء اصول نے اتفاق کیا ہے جیسا کہ مسلم الثبوت اور
حصول المامول وغیرہ میں ۔۔۔ مذکور ہے کہ وہ جاننے والا
ہو صرف نحو اور لغت اور ان کے سوا علوم عربیہ اور عالم
ہو نصوص کتاب اللہ اور حدیث کا اوسقدر کہ ممکن ہو اوس
کے ذریعہ سے استخراج احکام کا اوس کے ماخذ سے
اور پہچاننے مواقع اجماع کے اور عالم ہو ناسخ منسوخ کا
اور عالم ہو اصول فقہ کا جو ستون ہے بنیاد اجتہاد کی
اور اوس کی وہ بنیاد ہے جسپر قائم ہیں ارکان بناء اجتہاد
کی۔ کہا امام ابن القیم نے اعلام الموقعین میں کہ راے کی
تین قسم ہیں۔ راے باطل بلاشک۔ راے صحیح بلاشک۔
اور وہ راے جو محل اشتباہ ہو۔ اور ان تینوں قسموں کی طرف
اشارہ کیا ہے سلف نے پس استعمال کیا انہوں نے
راے صحیح کو اور عمل کیا اوسپر اور فتوے دیے اوس کے
موافق اور جاری کیا اپنے مذہب کو اوسپر
اور برائی کی راے باطل کی اور منع کیا اوسپر عمل کرنے
اور اوس کے موافق فتوے اور فیصلہ دینے سے
اور رکھو لا اپنی زبانوں کو اوس کی اور اوس راے دینے

والقضاء به واطلقوا السنتهم بذمه وذم
اهله فالرای الباطل انواعٌ احدها هو
الرای المخالف للنص وثانيها هو الكلام
فی الدين بالخرص والظن من غير النظر
الی النصوص والآثار وثالثها هو الرای
بالمقائس الباطلة التی وضعها اهل البدع
والضلال ورابعها الرای الذی احدثت
به البدع وغيرت به السنن وخامسها
هو الرای المذموم فی احكام شرائع الدين
بالاستحسانات والظنون والرای المحمود
ايضا انواعٌ الاول رای الصحابة الذين
شاهدوا التنزيل وعرفوا التاويل وفهموا
مقاصد الرسول فنسبة آرائهم كنسبتهم
الی صحبته صلی الله عليه وسلم والثانی هو
الرای الذی يفسر النصوص ويبين
وجه الدلالة منها ويقررها ويوضح محاسنها
ويسهل طريق الاستنباط منها كما قال
عبدان سمعت عبد الله بن المبارك
يقول ليكن الذی تعتمد عليه الاثر وخذ
من الرای ما يفسر لك الحديث - وهذا
هو الفهم الذی يختص الله سبحانه به من
يشاء من عباده والثالث الذی تواطأت
عليه الائمة وتلقاه خلفهم عن سلفهم
فان ما تواطئوا عليه من الرای لا يكون الا
صوابا - والرابع هو الرای الذی يكون بعد
طلب علم الواقعة من الكتاب والسنة
وقضاء الخلفاء الراشدين بان لم يجد فيها

والے کی مذمت میں - پس رائے باطل کی چند قسمیں ہیں -
اول وہ رائے جو مخالف ہو نص کی - دوسرے کلام کرنا
دین میں اٹکل اور گمان کے ساتھ نصوص اور آثار پر
نظر کے بغیر تیسرے وہ رائے جو مبنی ہو قیاسات باطلہ پر
جن کو وضع کیا اہل بدع نے - اور چوتھی وہ رائے کہ پیدا ہوں
اوس سے بدعتیں اور بدل جائیں سنتیں - اور پانچویں
وہ رائے مذموم احکام شرائع دین میں جو طبیعت کو خوش
لگے اور اٹکل سے ہو اور رائے محمود بھی چند قسم ہے
اول رائے صحابہ کی جنہوں نے مشاہدہ کیا قرآن کا اور پہچانا
تاویل کو اور سمجھا مقاصد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو
پس نسبت اون کی رایوں کی مثل اون کی نسبت کے
ہے صحبت رسول اللہ کی طرف اور دوسرے وہ رائے
جو تفسیر کی جاوے نصوص سے اور بیان کی جاوے
وجہ دلالت کی اور ثابت کیا جائے اوسکو بیان ہوں
محاسن اوس کے اور سہل ہو طریقہ استنباط کا اوس سے
جیسا کہ کہا عبدان نے کہ سنا میں نے عبد اللہ بن المبارک
سے کہ چاہیئے کہ ہو کہ اعتماد کرے اوس پر اثر اور اختیار کر
وہ رائے کہ تفسیر کرے اوس کی حدیث - یہ وہ سمجھ ہے
کہ خاص کرتا ہے اللہ اوس کے ساتھ اپنے بندوں
میں سے جس کو چاہتا ہے اور تیسرے وہ رائے ہے
جس پر تواتر کرے امت اور پہونچی ہو خلف کو سلف سے
اور جس پر اتفاق اور تواتر ہو گا وہ رائے نہیں ہو گی مگر صواب
چوتھی وہ رائے جو ہو بعد تلاش اوس علم کے جو کتاب اللہ
اور سنت اور قضاء خلفاء راشدین میں ہے بایں طور کہ نہ
پاوے ان میں پس اجتہاد کرے اپنی رائے سے اور دیکھے
اقرب اس مسئلہ کی طرف کتاب اللہ اور سنت اور قضایا
صحابہ میں پس یہ رائے وہ ہے کہ جاری کیا اوسکو

فاجتهد رأيه ونظر الى اقرب ذلك من الكتاب
والسنة واقضية الصحابة فهذا هو الرأي
الذي سوّغه الصحابة واستعملوه واقر
بعضهم بعضا عليه - **اقول** ان الامام
ابن القيم قد قسم الرأي الى ثلثة اقسام كما
اسلفناه من قوله في صدر المسئلة من
كتابه الاعلام ثم ساق الكلام في
تفاصيل القسمين الاولين وهو الرأي
الباطل بلا ريب والصحيح بلا ريب وفات
منه الكلام في القسم الثالث وهو الرأي في
موضع الاشتباه وهو الرأي الذي هو في
محل الاجتهاد وعند تعارض النصوص
والادلة بان يكون نص مقتضاه قول
قال به مجتهد بالاستنباط عنه او القياس
عليه وثم نص آخر قضيته خلاف هذا
القول فاشتبه الامر فهذا هو الرأي
الثالث - ثم بعد ذلك **اقول** ان ما
قال به علي رضي الله تعالى عنه من قوله
اوفهمٌ اعطيه رجل مسلم فالمراد به رضي
الله تعالى عنه الرأي على مقتضى النص
سواء كان من قسم الثاني او الثالث و
اما ما روي عن علي رضي الله تعالى عنه
ايضا بخلاف ذلك القول من قوله رضي
الله عنه لو كان الدين بالرأي لكان اسفل
الخف اولى بالمسح من اعلاه وقد رأيت
رسول الله صلى الله عليه وسلم يمسح
على ظاهر خفيه رواه ابو داود وغيره

صحابہ نے اور استعمال کیا اوسکا اور ثابت رکھا اوسپر
بعض نے بعض کو۔
کہتا ہوں میں کہ امام ابن قیم نے تقسیم کی ہے
رائے کی تین قسموں کی طرف جیسکہ اول بیان کر دیا ہم نے
اوس کی کتاب اعلام الموقعین کا قول صدر مسئلہ میں پھر
اول دو قسموں کی تفصیل لکھی ہے اور وہ رائے باطل
اور رائے صحیح ہیں۔ اور فوت ہوگیا کلام کرنا اوسنے
قسم ثالث میں۔ اور وہ وہ رائے ہے جو محل اشتباہ میں
ہو۔ اور وہ رائے ہے جو ہو محل اجتہاد میں نصوص
اور ادلہ کے تعارض کے وقت باین طور کہ ہو ایک نص
جس کا مقتضے ایک مسئلہ ہو قول کرے اوسکا مجتہد اوس
نص سے استنباط کرکے یا اوسپر قیاس کرکے اور
اسی مسئلہ میں دوسری نص ہو کہ اوسکا اقتضاء خلاف
ہو اس قول کے پس مشتبہ ہوگیا امر پس یہ ہے
وہ تیسری قسم پھر اس کے بعد **کہتا ہوں میں** کہ حضرت
علیؓ نے جو یہ کہا ہے کہ اوفہمٌ اعطیہ رجل مسلم
تو مراد آپ کی اس سے وہ رائے ہے جو مقتضائے
نص کے موافق ہو۔ خواہ قسم ثانی سے ہو یا قسم ثالث
سے۔
اور لیکن وہ روایت جو حضرت علی رضی اللہ عنہ سے
ہے اس قول کے خلاف کہ کہا آپ نے کہ اگر ہوتی
بنیاد دین کی عقل پر تو ہوتا مسح کرنا موزہ کے تلے پر اولیٰ
اوپر مسح کرنے سے اور دیکھا ہے میں نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ مسح کرتے تھے آپ ظاہر خفین
پر روایت کیا ہے اس کو ابو داؤد وغیرہ نے تو
مراد اوس سے رائے باطل ہے یعنی جبکہ وارد ہوگئی
نص ایک صورت پر کسی مسئلہ میں پس نہ عقل کام دیگی

فالمراد به هو الرای الباطل یعنی اذا ورد
النص علی وجه فی مسئلة فلا فهم ولا
رای بخلافه فانه باطل ولیس من
الدین بل الدین هو وجه النص فالرای
فی مسئلة الخف ان اسفله یباشر
الارض ویلاقی النجاسة وقضیته ان
یمسح علی اسفله رای باطل اما یرده
النص وکذا اما قاله الشیخ فی الاعلام
ایضا قال الامام احمد حدثنا یزید بن
هارون قال اخبرنا عاصم الاحول عن
الشعبی قال سئل ابو بکر عن الکلالة فقال
انی ساقول برائی فان یکن صوابا فمن
الله وان یکن خطأ فمنی ومن الشیطان
اراه ما خلا الوالد والولد **فان قیل**
کیف یجتمع هذا مع ما صح عنه من
قوله ای سماء تظلنی وای ارض تقلنی
ان قلت فی کتاب الله برائی وکیف یجامع
هذا الحدیث الذی تقدم بمن قال
فی القرآن برایه فلیتبوأ مقعده من
النار **فالجواب** ان الرای نوعان
احدهما رای مجرد لا دلیل علیه بل
هو خرص وتخمین فهذا الذی
اعاذ الله الصدیق والصحابة عنه رضی الله
تعالی عنهم والثانی رای مستند الی
استدلال واستنباط من النص وحده
او من نص آخر معه فهذا من الطف
فهم النصوص وادقه ومنه رایه فی

اوس کے خلاف نہ سمجھ پس وہ باطل ہے اور نہیں داخل
ہے دین میں بلکہ دین تو وہی ہے جو مقتضی ہے نص کا
پس رائے مسئلہ خف میں کہ اوسکا اسفل مباشر ہوتا ہے
زمین سے اور ملاقی ہوتا ہے نجاست سے جسکا مقتضی
یہ ہے کہ مسح کیا جاوے موزہ کے اسفل پر رائے
باطل ہے اس وجہ سے کہ رد کرتی ہے اسکو نص۔
اور اسیطرح وہ جو ذکر کیا ہے شیخ ابن قیم نے اعلام میں
کہ کہا امام احمد نے حدیث بیان کی ہم سے یزید بن
ہارون نے کہا خبر دی ہم کو عاصم احول نے شعبی سے
روایت کرکے کہا کہ سوال کیے گئے ابو بکر رضی اللہ عنہ
کلالہ کی بابتہ تو فرمایا آپ نے کہ کہوں گا میں اوس میں
اپنی رائے سے۔ پس اگر وہ درست ہے تو اللہ کی جانب
سے اور اگر خطا ہے تو میری جانب سے اور شیطان کی جانب سے خیال کرتا ہوں میں
کلالہ کو ما سوا والد اور ولد کے **پس** اگر اعتراض کیا جاوے
کہ کیسے جمع ہوگا یہ قول اوس صحیح روایت کے ساتھہ جو
ابو بکر صدیق سے ہے کہ کونسا آسمان مجھے ڈھانکیگا اور
کونسی زمین مجھے ٹھہرائیگی اگر قرآن میں میں اپنی رائے سے
کچھہ کہوں اور کیسے جمع ہوگی یہ حدیث متقدم من قال
فی القرآن الحدیث کے ساتھہ یعنی جس نے تفسیر کی قرآن
کی اپنی رائے سے پس چاہیئے کہ بنالیں اپنا ٹھکانہ دوزخ کا
تو جواب اوسکا یہ ہے کہ رائے کی دو قسمیں ہیں ایک
تو رائے مجرد جسپر کوئی دلیل نہ ہو بلکہ ہو اٹکل اور اندازہ ہے
پس یہ ہے جس سے پناہ مانگی ہے ابو بکر صدیق رض
اور صحابہ رضی اللہ عنہم نے۔ اور دوسرے وہ رائے جو
مستند ہو دلیل کیطرف اور مستنبط ہوتی ہو صریح حکم یا ایسے حکم
سے جسکے ساتھہ دوسری دلیل ملکر صریح ہوا ہیں یہ باریک
بینی ہے اولیں اور لطیف رائے ہے اور اسی قسم سے ہے

الكلالة انها ماعدا الوالد والولد فان الله سبحانه ذكر الكلالة فى موضعين من القرآن ففى احد الموضعين ورث معها الاخ والاخت من الام ولاريب ان هذه الكلالة ماعدا الوالد والولد والموضع الثانى ورث معها ولد الابوين اوالاب النصف والثلثين فاختلف الناس فى هذه الكلالة والصحيح فيها قول الصديق الذى لاقول سواه وهو الموافق للغة العرب كما قال الشاعر۔

شعر۔ ورثتم قناة المجد لا عن كلالة + عن ابنے مناف عبد شمس وهاشم +

اى انما ورثتموها عن الآباء والاجداد لا عن حواشى النسب وعلى هذا فلا يرث ولد الاب والابوين لا مع اب ولا مع جد كما لا يرثوا مع الابن ولا ابنه وانما يرثوا مع البنات لانهم عصبة فلهم مافضل عن الفروض۔ انتهى ماقال ابن القيم فى كتابه الاعلام۔

راۓ ابوبکرؓ کی کلالہ کے بارہ میں کہ وہ ماسوا والد اور ولد کے ہے پس اللہ سبحانہٗ نے ذکر کیا ہے کلالہ کا قرآن میں دو جگہ پس ایک جگہ وارث کیا ہے اوسکو بھائی اور اخت من الام کے ساتھ اور شک نہیں ہے کہ یہ کلالہ ماسوا والد اور ولد کے ہے اور دوسری جگہ وارث کیا ہے اوس کے ساتھ ولد الابوین یا ولد الاب کے ساتھ نصف کا اور دو ثلث کا۔ پس اختلاف کیا لوگوں نے اس کلالہ کے ترجمہ میں اور صحیح اس بارہ میں قول ابوبکر صدیق کا ہے۔ نہیں ہے کوئی قول (معتبر) اوس کے سوا۔ اور وہی موافق ہے لغت عرب کے جیسے کہا شاعر نے کہ شعر

وارث ہوئے ہو تم بزرگی کے سلسلہ کے کلالہ کی جانب سے نہیں بلکہ ابن مناف یعنے عبد شمس اور ہاشم کی طرف سے یعنی وارث ہوئے ہو تم بزرگی کے آبار واجداد سے نہ زوائد نسب سے اور اس بنا پر پس نہیں وارث ہوگا ولد الاب اور نہ ولد الابوین باپ کے ساتھ اور نہ دادا کے ساتھ جیسے کہ نہیں وارث ہوتے وہ بیٹے کے ساتھ اور نہ پوتے کے ساتھ جز این نیست کہ وارث ہوتے ہیں بیٹوں کے ساتھ اس وجہ سے کہ وہ عصبہ ہیں پس اون ہی کیلئے ہے جو بچ جاوے ذوی الفروض سے۔ ختم ہوا ابن قیم کی کتاب الاعلام کا قول۔

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم للصلح يوم الحديبية

یہ وہ تحریر ہے جو لکھی رسول اللہ نے صلح حدیبیہ میں

اخرج الامام احمد قال حدثنا يزيد بن هارون قال اخبرنا محمد ابن اسحاق بن يسار عن الزهرى محمد بن مسلم بن شهاب عن عروة بن الزبير عن المسور بن مخرمة ومروان

تخریج کی ہے امام احمد نے کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے یزید بن ہارون نے کہا کہ خبر دی ہمکو محمد بن اسحق بن یسار نے زہری محمد بن مسلم بن شہاب سے روایت کرکے وہ روایت کرتے ہیں عروہ بن زبیر سے وہ روایت کرتے ہیں مسور بن مخرمہ اور مروان بن حکم سے کہا

ابن الحکم قالا خرج رسول الله صلی الله
علیه وسلم عام الحدیبیة یرید زیارة
البیت لا یرید قتالا وساق معه الهدی
سبعین بدنة وکان الناس سبع مائة
رجل - فکانت کل بدنة عن عشرة
قال وخرج رسول الله صلی الله علیه
وسلم حتی اذا کان بعسفان لقیه
بشیر بن سفیان الکعبی فقال یا رسول
الله هذه قریش قد سمعت بمسیرك
فخرجت معها العوذ المطافیل قد لبسوا
جلود النمر یعاهدون الله ان لا تدخلها
علیهم عنوة ابدا وهذا خالد بن الولید
فی خیلهم قد قدموا الی کراع الغمیم
فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم
یا ویح قریش لقد اکلتهم الحرب ماذا
علیهم لو خلوا بینی وبین سائر الناس
فان اصابونی کان الذی ارادوا وان
اظهرنی الله علیهم دخلوا فی الاسلام
وهم وافرون وان لم یفعلوا قاتلوا
وبهم قوة فما تظن قریش والله انی
لا ازال اجاهد لهم علی الذی بعثنی الله
له حتی یظهره الله له او تنفرد هذه السالفة
ثم امر الناس فسلکوا ذات الیمین بین
ظهری الحمض علی طریق تخرجه علی
ثنیة المرار والحدیبیة من اسفل
مکة قال فسلك بالجیش تلك الطریق
فلما رأت خیل قریش قترة الجیش قد

دونوں نے کہ سفر کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیبیہ
کے سال میں بقصد زیارت بیت اللہ نہ بارادۂ قتال۔
اور اپنے ہمراہ ستر اونٹ قربانی کے لئے۔ آپ کے
ہمراہ سات سو آدمی تھے۔ پس تھا ہر اونٹ دس آدمیوں
کی جانب سے۔ کہا راوی نے پس تشریف لیچلے رسول اللہ
یہانتک کہ جب مقام عسفان پر پہونچے تو ملا آپ سے
بشیر بن سفیان کعبی۔
پس کہا کہ اے رسول اللہ قریش تیار ہیں انہوں نے
آپ کے سفر کی خبر سنلی تھی۔ اپنے ہمراہ سب بچوں
اور بڑوں کو لے لیا ہے۔ کیونکہ چیتوں کی کھالوں کی
دینی چلنتہ اپنے ہوئے ہیں قسم کہاتی ہے کہ آپ کو
قوت اور غلبہ سے ہرگز مکہ میں نہیں جانے دینگے اور
خالد بن ولید بھی لشکر سواروں کا لیکر آرہے ہیں اور منزل کراع
غمیم تک پہونچگئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ
افسوس قریش پر لڑائی نے اونکو کھالیا کاش اگر قریش مجھے
اور لوگوں کے معاملہ میں تعرض نکرتے اور حائل نہوتے پس
اگر وہ لوگ مجھپر غالب آتے تو قریش کی مراد حاصل تھی اور اگر اللہ
مجھے اون لوگوں پر غالب کر دیتا تو قریش اسلام لے آتے
جو ایک جماعت کثیر ہیں اور اگر اسلام نہ لاتے تو لڑتے اور وہ
صاحب قوت ہیں۔ قریش کا کدھر خیال ہے بخدا میں قریش سے
ہمیشہ لڑتا رہونگا اوس امر پر جسپر خدا نے مجھے بھیجا ہے جبتک
کہ اللہ اسلام کو غالب کرے یا جاہلیت ہی تنہا باقی رہے پھر
آپنے لوگوں کو حکم دیا کہ اوس راستہ چلیں جو آبادی حمض کی پشت
کیجانب کو سیدھی طرف واقع ہے اور وہ راستہ حدیبیہ کو اسفل
مکہ کیجانب چھوڑتا ہوا ثنیۃ المرار کو جاتا ہے پس چلا لشکر اسی راستہ
پس سواران قریش کو معلوم ہوا کہ اسلامی لشکر نے راستہ
بدل دیا ہے تو وہ جماعت قریش کی طرف لوٹ آئی

خالفوا عن طريقهم نكسوا راجعين الى قريش فخرج رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى اذا اسلك ثنية المرار بركت ناقته فقال الناس خلأت فقال صلى الله عليه وسلم ما خلأت وما هو بخُلُق ولكن حبسها حابس الفيل عن مكة والله لا تدعوني قريش اليوم الى خطة يسألونني فيها صلة الرحم الا اعطيتهم اياها ثم قال للناس انزلوا فقالوا يا رسول الله وما بالوادي من ماء ينزل عليه الناس فاخرج صلى الله عليه وسلم سهما من كنانته واعطاه رجلا من اصحابه فنزل في قليب من تلك القلب فغرزه فيه فجاش الماء بالرواء حتى ضرب الناس عنه بعطن فلما اطمان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا بديل بن ورقاء في رجال من خزاعة فقال لهم كقوله لبشير بن سفيان فرجعوا الى قريش فقالوا يا معشر قريش انكم تعجلون على محمد وان محمد لم يات لقتال انما جاء زائرا لهذا البيت معظما لحقه فاتهموهم قال محمد بن اسحق قال الزهري وكانت خزاعة في عيبة رسول الله صلى الله عليه وسلم مسلمها ومشركها لا يخفون على رسول الله صلى الله عليه وسلم شيئا كان بمكة قالوا وان كان انما جاء لذلك فلا والله لا يدخلها ابدا علينا عنوة ولا

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سفر فرماتے رہے یہانتک کہ جب ثنیۃ المرار تک پہونچے تو ناقہ مبارک بیٹھ گئی لوگوں نے کہا کہ تھک گئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تھکنا اسکی عادت نہیں ہے لیکن روکا ہے اسکو اللہ تعالیٰ نے قسم بخدا نہیں چاہینگے مجھسے قریش کوئی امر ایسا جس سے کہ مقصود انکو صلہ رحم ہو مگر کہ مان لونگا میں اوسکو پھر لوگوں سے فرمایا کہ یہیں مقام کرو عرض کی کہ یا رسول اللہ اس وادی میں پانی نہیں ہے جسپر لوگ ٹھہریں آپ نے اپنی ترکش سے تیر نکالا اور ایک صحابی کو دیا اوس صحابی نے اوس تیر کو ایک گڑھے میں گاڑدیا جہاں سے پانی نے بڑی شدۃ سے جوش مارا جس سے سب لوگ سیراب ہوگئے جب مقام کر چکے رسول اللہ تو بدیل بن ورقاء خزاعہ کی ایک جماعت کے ہمراہ آئے۔ آپنے انسے بھی وہی فرمایا جو بشیر بن سفیان سے کہا تھا پس لوٹ گئے وہ سب قریش کی طرف اور کہا کہ اے گروہ قریش تم جلدی کررہے ہو محمد پر حالانکہ وہ تم سے لڑنے کو نہیں آئے ہیں بلکہ بیت اللہ کی زیارت کو آئے ہیں پس باز رہو اونسے کہا محمد بن اسحق نے کہا زہری نے کہ تھے خزاعہ مسلمان اور مشرک سب کے سب رسول اللہ کے ہم عہد جو بات مکہ میں ہوتی تھی وہ آپ سے بالکل نہیں چھپاتے تھے کہا قریش نے اگرچہ وہ اسی واسطے آئے ہیں تب بھی قسم بخدا ہرگز نہیں داخل ہوسکیں گے مکہ میں ہم پر زبردستی تاکہ آئندہ عرب اس کی بابت باتیں بنائیں۔

پھر قریش نے مکرز بن حفص بن احنف کو جو بنی عامر میں سے تھے آپ کی خدمت میں بھیجا۔ جب اوسپر رسول اللہ کی نظر پڑی تو فرمایا یہ شخص فریبی ہے جب وہ آپ کے پاس پہونچا تو آپ نے اوس سے

تحدث بذلك العرب ثم بعثوا اليه
مكرز بن حفص بن الاحنف احد بني
عامر بن لوئ فلما راه رسول الله صلے
الله عليه وسلم قال هذا رجل غادر فلما
انتهى الى رسول الله صلے الله عليه وسلم
كلمه صلے الله عليه وسلم بنحو مما
كلم به اصحابه ثم رجع الى قريش فاخبرهم
بما قال له رسول الله صلے الله عليه وسلم
فبعثوا اليه الحلس بن علقمة الكناني
وهو يومئذ سيد الاحابيش فلما راه
رسول الله صلے الله عليه وسلم قال هذا
من قوم يتألهون فابعثوا الهدى في وجهه
فبعثوا الهدى فلما رای الهدى يسيل
عليه من عرض الوادي في قلائده قد
اكل اوتاره من طول الحبس عن محله
رجع ولم يصل الى رسول الله صلے الله
عليه وسلم اعظاما لما راى فقال يا معشر
قريش قد رأيت ما لا يحل صده الهدى
في قلائده قد اكل اوتاره من طول
الحبس عن محله فقالوا اجلس انما انت
اعرابي لا علم لك فبعثوا اليه عروة
ابن مسعود الثقفي فقال يا معشر قريش
اني قد رأيت ما يلقى منكم من تبعثون
الى محمد اذ جاءكم من التعنيف وسوء
اللفظ وقد عرفتم انكم والد واني ولد
وقد سمعتم بالذي نابكم فجمعت من
اطاعني من قومي ثم جئت حتى آسيتكم

بہی وہی فرمایا جو بشیر و بدیل سے فرمایا تہا۔ اوس نے
واپس جاکر خبر دی قریش کو اون باتوں کی جو رسول اللہ نے
فرمائی تھیں پہر بہیجا قریش نے آپ کی خدمت میں
حلس بن علقمہ کنانی کو جو قبیلہ احابیش کا سردار
تہا جب آپ نے اوس کو دیکھا تو فرمایا کہ یہ خدا
پرست قوم میں سے ہے اِس کے سامنے قربانی
کے اونٹ لاؤ چنانچہ وہ سب اوس کے سامنے
کیے گئے جب اوس نے قربانی کے اونٹوں کو
اپنی طرف پہاڑ سے اُترتے دیکہا کہ قلائد کی ناتیں اونہوں
نے بہوک کی وجہ سے چاب لی ہیں تو وہ رسول اللہ
کی خدمت میں بہی نہیں آئے اور وہیں سے لوٹ
گئے کیونکہ قربانی کے اونٹوں کی حالت نے اونپر
اثر کیا۔ حلس نے واپس جاکر کہا کہ اے جماعت
قریش میں نے وُہ چیز دیکہی ہے جس کا روکنا جائز
نہیں ہے یعنی قربانی کے اونٹ اون کے گلے
میں ہار پڑے ہوئے ہیں جن کی ناتیں بہت روز ٹہہرنے
کی وجہ سے بہوک میں اونہوں نے چاب لی ہیں۔
قریش نے کہا تو بیٹھ جا تو تو بے سمجھ آدمی ہے تو نہیں
سمجہتا پہر عروہ بن مسعود ثقفی کو بہیجنے کا ارادہ کیا عروہ
نے جواب دیا کہ اے جماعت قریش میں دیکہ رہا ہوں اس
بات کو جس کو تم بہیجتے ہو محمد کے پاس جب وہ واپس
آتا ہے تو اوس سے بدگوئی اور اوسپر بدگمانی کیجاتی ہے
حالانکہ تم جانتے ہو کہ تم میرے بجائے والد کے ہو
اور میں بجائے تمہاری اولاد کے ہوں اور جب میں نے
سنا کہ تم پر امر اہم طاری ہوا ہے تو اپنے مطیع قوم کو
تمہارے ساتہہ شریک کیا اور اپنی جان لیکر تمہاری غمخواری
کو حاضر ہوا۔ قریش نے کہا تو سچا ہے اور تجہپر ہمکو بدگمانی

بنفسے قالوا صدقت ما انت عندنا بمتهم
فخرج حتى اتى رسول الله صلے الله عليه
وسلم فجلس بين يديه فقال يا محمد
جمعت اوباش الناس ثم جئتهم لبيضتك
لتفضها انها قريش معها العوذ المطافيل
قد لبسوا جلود النمور يعاهدون
الله ان لا تدخل عليهم عنوة ابدا وايم
الله لكانی بهؤلاء قد انكشفوا عنك غدا
قال وابوبكر الصديق رضی الله عنه
خلف رسول الله صلے الله عليه وسلم
قاعد فقال امصص بظر اللات انحن
ننكشف عنه قال من هذا يا محمد قال
هذا ابن ابی قحافة قال اما والله لولا يد
كانت لك عندی لكافأتك بها ولكن
هذه بها ثم تناول لحية رسول الله
صلے الله عليه وسلم والمغيرة بن شعبة
واقف على راس رسول الله صلے الله
عليه وسلم فی الحديد جعل يقرع يده
قال امسك يدك عن لحية رسول الله
صلے الله عليه وسلم قبل والله لا تصل
قال ويحك ما افظك واغلظك قال
فتبسم رسول الله صلے الله عليه وسلم
قال من هذا يا محمد قال هذا ابن
اخيك المغيرة بن شعبة قال اغدر
هل غسلت سوءتك الا بالامس قال
فكلمه رسول الله صلے الله عليه وسلم
بمثل ما كلم به اصحابه فاخبره انه لم يات

نہیں ہوگی۔ پس عروہ رسول اللہ کی خدمت میں گئے اور آپ کے سامنے بیٹھ گئے اور کہا کہ اے محمد تم نے چند اوباش جمع کر لیئے اور پھر اونکو لائے ہو کہ اپنی نسل کو ہلاک کرو۔ وہ لوگ قریش ہیں جو نکل کھڑے ہوئے ہیں اپنے چھوٹے بڑوں کے ساتھ۔ چیتوں کی پوستینیں پہنے ہوئے ہیں اور قسم کھا کر آئے ہیں کہ تم کو ہرگز زبردستی مکہ میں داخل نہیں ہونے دینگے۔ اور خدا کی قسم میں دیکھ رہا ہوں کہ کل ہی یہ سب علیحدہ ہو جاوینگے تم سے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ رسول اللہ کے پیچھے تھے سخت گالی دیکر کہا کہ کیا ہم علیحدہ ہو جاویں گے آپ سے۔ کہا عروہ نے اے محمد یہ کون ہے۔ آپ نے فرمایا یہ ابو قحافہ کے بیٹے ہیں عروہ نے کہا قسم خدا کی اگر آپ کی عظمت کا خیال نہ ہوتا تو میں اسکا بدلہ لے لیتا لیکن یہ اسکا بدلہ ہے پس ہاتھ لگایا آپ کے ریش مبارک کے۔

مغیرہ بن شعبہ زرہ بکتر پہنے رسول اللہ کے پیچھے کھڑے تھے وہ عروہ کے ہاتھ جھٹکتے تھے اور کہتے تھے کہ علیحدہ کر اپنا ہاتھ رسول اللہ کی ڈاڑھی پر سے پہلے اس سے کہ پہونچے تجھ کو میں۔ کہا عروہ نے کس قدر بدگو اور درشت زبان ہو۔ رسول اللہ نے تبسم فرمایا تو عروہ نے پوچھا یہ کون ہے فرمایا کہ تیرا بھتیجا ہے مغیرہ بن شعبہ۔

عروہ نے کہا اے بدعہد کل ہی سے تو تو نے استنجا کرنا سیکھا ہے پس کلام کرتے رہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عروہ کے ساتھ جیسے پچھلے قاصدوں کے ساتھ گفتگو کی تھی اور فرمایا کہ ہم لڑنے کے ارادہ سے نہیں آئے ہیں پس رخصت ہوئے عروہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے اور وہ دیکھ رہے تھے اون برتاؤں کو جو آپ کے اصحاب آپ کے ساتھ

يريد حربا قال فقام من عند رسول الله
صلى الله عليه وسلم وقد رأى ما يصنع
به اصحابه لا يتوضأ وضوءا الا ابتدروه
ولا يبصق بصاقا الا ابتدروه ولا يسقط
من شعره شيء الا اخذوه فرجع الى
قريش فقال يا معشر قريش انى جئت كسرى
فى ملكه وجئت قيصر والنجاشى فى ملكهما
والله ما رأيت ملكا قط مثل محمد فى اصحابه
ولقد رأيت قوما لا يسلمونه بشيء
ابدا فروا رأيكم قال وقد كان رسول
الله صلى الله عليه وسلم قبل ذلك بعث
خراش بن امية الى مكة وحمله على جمل
يقال له الثعلب فلما دخل مكة عقرت
به قريش وارادوا قتل خراش فمنعهم
الاحابيش حتى اتى رسول الله صلى الله
عليه وسلم فدعا عمر رضى الله عنه
ليبعثه الى مكة فقال يا رسول الله
انى اخاف قريشا على نفسى وليس بها من
بنى عدى احد يمنعنى وقد عرفت قريش
عداوتى اياها وغلظتى عليها ـ ولكن
ادلك على رجل هو اعز منى عثمان بن
عفان قال فدعا رسول الله صلى الله
عليه وسلم فبعثه الى قريش تخبرهم انه
لم يات للحرب وانه جاء زائرا لهذا
البيت معظما لحقه فخرج عثمان حتى
اتى مكة ولقيه ابان بن سعيد بن العاص
فنزل عن دابته وحمله بين يديه ورادفه

کرتے تھے جب آپ وضو کرتے تو مستعمل پانی ہاتھوں
ہاتھہ لیتے اور جب آپ تھوکتے تو آپ کے تھوک
کو ہاتھوں میں لیتے تھے اور نہیں گرتا تھا کوئی بال آپ کا
مگر کہ اوسکو جھپٹ لیتے تھے۔ عروہ نے قریش سے
آکر کہا کہ اے گروہ قریش میں نے کسریٰ کو اوس
کے ملک میں دیکھا ہے قیصر کو اوس کے ملک اور
نجاشی کو اوس کے ملک میں دیکھا ہے قسم اللہ کی
کسی پادشاہ کو ایسا نہیں دیکھا جیسا محمد کو اوس کے
اصحاب میں۔ میں نے دیکھا ہے ایسی قوم کو کہ نہیں
قبضہ کرنے دینگے محمد پر کسیطرح۔ آیندہ تم کو اختیار
ہے۔ اور اس سے پیشتر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے خراش بن امیہ خزاعی کو اپنی ثعلب نامی اونٹ
سوار کرکے بجانب مکہ روانہ کیا تھا جب خراش مکہ میں
داخل ہوئے قریش نے اون کے اونٹ کو ہلاک
کر دیا اور خراش کے قتل کا ارادہ کیا لیکن پناہ دی
اون کو قبیلہ احابیش نے یہانتک کہ وہ واپس آئے
خدمت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے۔ تو
آپ نے حضرت عمرؓ کو بلا کر فرمایا کہ تم مکہ جاؤ اونہوں نے
عرض کی یا رسول اللہ مجھے قریش سے اپنی جان کا اندیشہ ہو
کیونکہ وہاں کوئی بھی میرے قبیلہ بنی عدی میں سے نہیں ہے
جو مجھے پناہ دیگا اور آپ کو معلوم ہے جو کچھ قریش کو مجھسے
عداوت اور بغض ہے۔ البتہ میں ایک آدمی بتاتا ہوں جو
مجھسے زائد اونکو عزیز ہوگا یعنی عثمان بن عفان پس آپنے اونکو
بلوایا اور قریش کے پاس بھیجا کہ وہ جاکر کہیں کہ رسول اللہ لڑنے کو
نہیں آئے ہیں بلکہ بیت اللہ کی زیارت کے لیے آئے
ہیں۔ حضرت عثمان روانہ ہوئے اور مکہ آئے وہاں اونکو ابان
بن سعید بن العاص ملے اونکو دیکھکر سواری سے اُتر پڑے

خلفه واجاره حتى بلغ رسالة رسول الله
صلى الله عليه وسلم فانطلق عثمان حتى
اتى ابا سفيان وعظماء قريش فبلغهم
عن رسول الله صلى الله عليه وسلم
ما ارسله به فقالوا لعثمان ان شئت
ان تطوف بالبيت فطف به فقال
ما كنت لافعل حتى يطوف به رسول الله
صلى الله عليه وسلم قال فاحتبسه قريش
عندها فبلغ رسول الله صلى الله عليه
وسلم والمسلمين ان عثمان قد قتل -
قال محمد فحدثنى الزهرى ان قريشا بعثوا
سهيل بن عمرو احد بنى عامر بن لوئ
قالوا ائت محمدا فصالحه ولا يكون فى
صلحه الا ان يرجع عنا عامه هذا فوالله
لا تتحدث العرب انه دخلها علينا عنوة
ابدا فاتاه سهيل بن عمرو فلما راه النبى
صلى الله عليه وسلم قال قد اراد القوم
الصلح حين بعثوا هذا الرجل فلما انتهى الى
رسول الله صلى الله عليه وسلم تكلما واطالا الكلام
وتراجعا حتى جرى بينهم الصلح فلما التأم
الامر ولم يبق الا الكتاب وثب عمر بن
الخطاب فاتى ابا بكر وقال يا ابا بكر اوليس
برسول الله اولسنا بالمسلمين اوليسوا
بالمشركين قال بلى قال فعلام نعطي الدنية
فى ديننا فقال ابو بكر يا عمر الزم غرزه
حيث كان فانى اشهد انه رسول الله
فقال عمر وانا اشهد ثم اتى رسول الله

حضرت عثمان کو آگے بٹھایا خود پیچھے بیٹھے اور اونکو اپنی
پناہ میں لیلیا اسوقت تک کہ پہونچایا اونہوں نے پیغام
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا پس گئے حضرت عثمان
ابوسفیان اور رؤسائے قریش کے پاس اور جوکچھ رسول اللہ
نے فرمایا تہا اونسے کہا۔ قریش نے حضرت عثمان سے کہا
اگر تو طواف کرنا چاہتا ہے تو طواف کرلے اونہوں نے
کہا جب تک رسول اللہ طواف نہیں کرینگے میں نہیں
کرونگا قریش نے اونکو اپنے پاس روک لیا اور رسول اللہ
کو یہ خبر پہونچی کہ قریش نے عثمان کو مار ڈالا کہا محمد نے کہ
حدیث بیان کی مجھہ سے زہری نے کہ قریش نے بہیجا
سہیل بن عمرو کو جو بنی عامر میں سے تہا اور کہا کہ محمد سے
مصالحت کرلو لیکن صلح میں یہ شرط ضرور ہو کہ اس سال
واپس ہوجاویں قسم اللہ کی ہم اس بات کا موقع نہیں دینگے
کہ آیندہ عرب باتیں بناویں وہ داخل ہوگئے ہم پر زبردستی
پس آئے سہیل جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی
اونپر نظر پڑی تو فرمایا کہ قریش نے صلح کا ارادہ کرلیا
ہے جو اس شخص کو بہیجا جب پہونچے سہیل رسول اللہ
کی خدمت میں تو گفتگو کی آپسمیں اور سلسلہ کلام نے
طول پکڑا جانبین سے گفتگو ہوتی رہی یہانتک کہ صلح
کی گفتگو درمیان میں آئی اور صلح قرار پاگئی تحریر صلح نامہ
باقی تھا کہ حضرت عمرؓ اچھل پڑے اور ابوبکرؓ کے پاس
گئے اور کہا کہ اے ابوبکر کیا محمد اللہ کے رسول نہیں ہیں ہم
مسلمان نہیں ہیں یا قریش مشرک نہیں ہیں حضرت ابوبکر
نے جواب دیا کہ ہاں تو کہا کہ پہر ہم کس لیے اپنے دین میں ذلت اختیار
کریں حضرت ابوبکر نے کہا کہ اے عمر اونکی قرار داد قائم رہنے
دو جسطرح سے کہ ہو اور میں گواہی دیتا ہوں کہ وہ اللہ کے
رسول ہیں۔ حضرت عمر نے کہا اور میں بہی گواہی دیتا ہوں کہ

فقال یا رسول الله او لسنا بالمسلمین
او لیسوا بالمشرکین قال بلیٰ قال فعلام
نعطی الذلة فی دیننا قال انا عبد الله و
رسوله لن اخالف امره ولن یضیعنی
ثم قال عمر ما زلت اصوم واتصدق
واصلی واعتق من الذی صنعت مخافة
کلامی الذی تکلمت به یومئذ حتی رجوت
ان یکون خیرا قال ودعا رسول الله علی
ابن ابی طالب فقال له رسول الله اکتب
بسم الله الرحمن الرحیم فقال سهیل لا
اعرف هذا ولکن اکتب باسمك اللهم
کما کنت تکتب فقال رسول الله صلی
الله علیه وسلم اکتب باسمك اللهم
فکتب الصحیفة نسخته هکذا
باسمك اللهم هذا ما اصطلح علیه محمد
ابن عبد الله وسهیل بن عمرو واصطلحا علی
وضع الحرب عشر سنین یامن فیه الناس
ویکف بعضهم عن بعض علی انه من اتی
رسول الله صلی الله علیه وسلم من
اصحابه بغیر اذن ولیه رده علیهم ومن
اتی قریشا ممن مع رسول الله صلی الله
علیه وسلم لم یردوه علیه وان بیننا
عیبة مکفوفة وانه لا اسلال ولا
اغلال وانه من احب ان یدخل فی
عقد محمد وعهده دخل فیه ومن
احب ان یدخل فی عقد قریش وعهدهم
دخل فیه وانك ترجع عنا عامنا هذا

وہ اللہ کے رسول ہیں پھر آئے حضرت عمر رسول اللہ کے
پاس اور کہا کہ اے رسول اللہ کیا ہم مسلمان نہیں ہیں
یا قریش مشرک نہیں ہیں آپنے فرمایا ہاں تو کہا کہ پھر کیوں اپنے
دین میں ذلت اختیار کریں آپ نے فرمایا بیشک میں اسکا
بندہ اور اوسکا رسول ہوں کس طرح مخالفت کرسکتا ہوں اسکی
حکم کی وہ ہرگز مجھے ضائع نہیں کریگا حضرت عمر کہتے ہیں کہ میں
ہمیشہ روزہ رکھتا رہا اور صدقہ دیتا رہا اور نمازیں پڑہتا رہا اور
غلام آزاد کرتا رہا اپنی اون باتوں کے ڈر سے جو میں نے
اوس روز کی تھیں یہانتک کہ امید کرتا ہوں میں کہ ہوگی بھلائی
کہا راوی نے اور بلایا رسول اللہ نے علی بن طالب کو اور فرمایا
کہ لکھ بسم اللہ الرحمن الرحیم تو کہا سہیل نے کہ ہم اسکو
نہیں سمجھتے لیکن لکھ باسمک اللہم جسطرح کہ پہلے لکھا کرتے تھے
پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ لکھ باسمک اللہم
پس لکھا گیا صحیفہ نسخہ اوسکا اس طرح ہے کہ
شروع کرتا ہوں میں اے اللہ تیرے نام سے یہ وہ تحریر ہے
جسپر صلح کری ہے محمد بن عبد اللہ اور سہیل بن عمرو نے صلح کی ہے
ان دونوں نے لڑائی موقوف کرنیکی دس برس تک امن میں
رہینگے اونمیں لوگ اور رک جاوینگے بعض بعض سے اور صلح
کری ہے اس بات پر کہ جو آوے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
پاس آپکے اصحاب میں سے بغیر اجازت اپنے ولی کی تو لوٹا دیں
اونکو رسول اللہ قریش کیطرف اور جو شخص کہ آجاوے قریش کے
پاس اون لوگوں میں سے جو رسول اللہ کے ساتھ ہیں تو
وہ نہیں واپس دینگے اوسکو اور تحقیق درمیان ہمارے مصالحت
مستحکم ہے نہ چوری ہے باطنی اور نہ ظاہری اور تحقیق جو شخص
کہ دوست رکھے اس بات کو کہ داخل ہووے محمد اور اون کے عہد
(پناہ) میں تو داخل ہوسکتا ہے اوسمیں اور جو شخص کہ چاہے
کہ داخل ہو مذہب قریش اور اونکے عہد (پناہ) میں تو داخل

الاختلاف في كاتب تحرير الصلح

فلا تدخل علينا مكة وانه اذا كان عام قابل
خرجنا عنك فدخلتها باصحابك فاقمت فيهم
ثلاثا معك سلاح الراكب لا تدخلها
بغير السيوف في القراب ـ

واخرجه ابن هشام برواية ابن اسحق
عن الزهري باختلاف يسير عن هذا ـ

ذكر الاختلافات والروايات والالفاظ التي وردت في تحرير هذا الصلح ووجوه الروايات فيه ـ

اقول روى البخاري في باب ـ كيف
يكتب هذا ما صالح فلان بن فلان ـ من
كتاب الصلح عن براء بن عازب بدل لفظ
السيوف في القراب لا يدخلوها الا بجلبان
السلاح ـ وان كان ما قصدهما واحد ثم
ما رواه البخاري في هذا الباب من حديث
براء ايضا وفيه زيادة الفاظ لم يروها في
روايات اخرى وهي ـ ان لا يخرج من اهلها
باحد ان اراد ان يتبعه ولا يمنع احدا من
اصحابه ان اراد ان يقيم بها ـ

ثم انه ورد الاختلاف في الكاتب انه من
كتب الصحيفة على قولين الاول انه كتبه
علي بن ابي طالب وهو الاصح رواه اسحق
ابن راهويه في مسنده والحاكم في مستدركه
من كتاب قتال اهل البغي في رواية ابن
عباس وكذا رواه الشيخان فالبخاري في
كتاب الصلح وغيره والمسلم في صلح الحديبية
في حديث براء بن عازب وكذا رواه عمرو بن

ہو سکتا ہے اوسمیں۔ اور تحقیق آپ لوٹ جاویں ہم سے ہمارے
اس سال میں پس نہ داخل ہوں آپ ہم پر مکہ میں اور جبکہ ہوگا سال
آیندہ تو چھوڑ جاوینگے ہم مکہ کو تمہارے لیے پس داخل ہوں آپ
اوسمیں مع اپنے اصحاب کے اور رہیں اوسمیں اپنے اصحاب کے ساتھ تین
دن آپکے ساتھ ہتھیار ہوں سوار کے نہیں داخل ہوسکینگے آپ مکہ میں سوا
اسکے کہ تلواریں میان میں ہوں اور تخریج کی ہے اسکی ابن ہشام
نے ابن اسحق کی روایت سے جو روایت کرتے ہیں زہری سے
تھوڑے سے فرق کے ساتھ۔ ذکر اختلافات اور روایات
اور زیادتی الفاظ نامہ مذکور معہ بیان روایات۔

کہتا ہوں میں کہ روایت کی ہے بخاری نے کتاب الصلح
باب۔ کیف یکتب ہذا ما صالح فلان بن فلان۔ میں حضرت براء
بن عازب سے روایت کرکے۔ اور اوسمیں بجائے السیوف
فی القراب کے یہ لفظ ہیں کہ۔ لا یدخلوہا الا بجلبان السلاح
اگرچہ مقصود وہی ہے۔ بخاری نے اسی باب میں دوسری حدیث
براء بن عازب سے روایت کی ہے اوسمیں یہ الفاظ زائد ہیں
جو دوسری روایتوں میں بیان نہیں کیے گئے اور وہ یہ ہیں
ان لا یخرج الخ یعنی نہ لیجائیں رسول اللہ مکہ والوں میں سے
کسی کو اپنے ہمراہ اگرچہ اونمیں کوئی جانا چاہے اور نہ منع کریں
اپنے ساتھیوں میں سے کسی کو مکہ میں ٹھہر جانے سے اگر کوئی ٹھہرنا
چاہے۔ پھر ایک اختلاف کاتب نامہ کی بابت ہے اگر کسنے
یہ صحیفہ لکھا اسمیں دو قول ہیں۔ قول اول یہ کہ کاتب اس
صلح نامہ کے حضرت علیؓ ہیں اور یہی صحیح قول ہے بیان کیا
ہے اسکو اسحق بن راہویہ نے اپنی مسند میں اور حاکم نے
مستدرک میں کتاب قتال اہل البغی میں بروایت ابن عباسؓ
اور اسیطرح روایت کیا ہے اسکو شیخین نے پس بخاری نے
کتاب الصلح وغیرہ میں اور مسلم نے صلح حدیبیہ میں بحدیث
براء بن عازب اور اسیطرح روایت کیا ہے اسکو

شيبة - والقول الثاني ان الكاتب كان محمد
ابن مسلمة رواه ايضا عمر بن شيبة من
طريق عمرو بن سهيل (وسهيل هذا هو
سهيل بن عمرو والذي تو الصلح على لسانه)
ويمكن التوفيق بين القولين ان اصل
العهد كتبه على رضي الله عنه كما رواه
الشيخان وغيره ثم ان محمد بن مسلمة
بيّضه ثانيا ونقله - كذا جمعه الحافظ في
الفتح - ثم وقع الاختلاف في كتابة التسمية
فالبخاري وابن هشام والامام احمد وغيره
رووا في رواياتهم انه كتب فيه باسمك اللهم
كما هو المروي في البخاري من كتاب الشروط
في باب الشروط في الجهاد والمصالحة مع اهل
الحرب وقال فيه قال رسول الله صلى الله
عليه وسلم للكاتب اكتب بسم الله الرحمن الرحيم
فقال سهيل اما الرحمن فوالله ما ادري ما
هي ولكن اكتب باسمك اللهم كما
كنت تكتب فقال المسلمون والله
لا نكتبها الا بسم الله الرحمن الرحيم
فقال النبي صلى الله عليه وسلم
اكتب باسمك اللهم - واما ابن جرير
فروى هذا عن سلمة بن الاكوع في
حديثه الطويل وفيه بسم الله الرحمن
الرحيم ولما كان سياق هذا الكتاب
من هذه الرواية يخالف ما رويناه
سابقا اردنا ان نورده على وجهها
فنسخته هكذا -

عمر بن شیبہ نے۔ اور دوسرا قول یہ ہے کہ کاتب صلح نامہ
محمد بن مسلمہ ہیں اور روایت کیا ہے اسکو بھی عمر بن شیبہ نے
عمرو بن سہیل کے طریقہ سے (اور یہ وہی سہیل ہیں جن سے
صلح کی گفتگو ہوئی ہے) اور ان دونوں میں جمع اسطرح کیا
جاسکتا ہے کہ اصلی عہد نامہ کے کاتب حضرت علی رضی ہے
جیسیکہ روایت ہے شیخین وغیرہ کی اور محمد بن مسلمہ نے اسکو
صاف کیا ہے اور ثانیاً نقل کیا ہے اسیطرح جمع کیا ہے
حافظ نے ان دونوں قولوں کو فتح الباری میں۔ دوسرا اختلاف
بسم اللہ کی بابتہ ہے پس بخاری اور ابن ہشام اور امام احمد
وغیرہ نے تو اپنی روایتوں میں کہا ہے کہ اوسمیں لکھا گیا
بِاسْمِكَ اللّٰهُمَّ جیسیکہ مروی ہے بخاری سے کتاب الشرط باب
الشُّرُوطِ فِي الْجِهَادِ وَالْمُصَالَحَةِ مَعَ أَهْلِ الْحَرْبِ میں اور کہا ہے
اوسمیں کہ کہا رسول اللہ نے کاتب سے کہ لکھ
بسم اللہ الرحمن الرحیم پس کہا سہیل نے کہ رحمن
پس قسم اللہ کی ہم نہیں جانتے وہ کیا ہے لیکن لکھو
بِاسْمِكَ اللّٰهُمَّ جیسیکہ اول لکھا کرتے تھے پس کہا مسلمانوں
نے قسم اللہ کی نہیں لکھیں گے ہم اوسمیں مگر بسم اللہ الرحمن
الرحیم پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
کہ لکھو بِاسْمِكَ اللّٰهُمَّ لیکن ابن جریر نے روایت کیا ہے
اس تحریر کو سلمہ بن اکوع سے اپنی طویل حدیث میں اور
اوسمیں ہے بسم اللہ الرحمن الرحیم چونکہ اس روایت
کی تحریر کے الفاظ اور مضمون بھی مخالف تھا اوس روایت
کے جو ہم نے اوپر لکھی تو ارادہ کیا ہم نے کہ اوسکو
پورا ذکر کردیں پس نسخہ اوسکا اسطرح ہے کہ
بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ وہ تحریر ہے جس پر صلح
کی ہے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قریش سے
صلح کی اوس سے اس بات پر کہ نہ کوئی نئی بات ہو اور

الاختلاف في كتابة التسمية في هذا الكتاب

بسم اللہ الرحمن الرحیم - هذا ما صالح
علیه محمد رسول الله صلے الله علیه وسلم
قریشا صالحهم علٰے ان لا اهلال ولا
امتلال وعلےٰ انه من قدم مکة من اصحاب
محمد صلے الله علیه وسلم حاجا او معتمرا
او یبتغی من فضل الله فهو آمن علے دمه
وماله ومن قدم المدینة من قریش عتبان
الی مصر او الی الشام یبتغی من فضل الله
فهو آمن علے دمه وماله وعلٰے انه من
جاء محمدا صلے الله علیه وسلم من قریش
فهو الیهم رد ومن جاءهم من اصحاب محمد
صلے الله علیه وسلم فهو لهم وعلٰے ان یعتمر
فی عام قابل فی هذا الشهر لا یدخل علینا
بخیل ولا سلاح الا ما یحمل المسافر فی قرابه
تیوی فینا ثلث لیال وعلٰے ان هذا الهدی
حیثما حبسناه محله لا یقدمه علینا -

کہ کوئی رنج کی بات ہو اور اِس بات پر کہ جو شخص آئے مکہ میں
محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے عمرہ کیلئے یا حج کیلئے
یا تلاش کرتا ہو فضل اللہ کا (مراد اس سے تجارت) پس وہ بےخوف
ہے اپنی جان پر اور مال پر اور جو شخص کہ جائے مدینہ قریش میں سے
مصر یا شام جانیکے لئے تلاش کرے فضل اللہ کا (مراد تجارت)
پس وہ بےخوف ہے اپنی جان پر اور مال پر اور (صلح کی ہے)
اس بات پر کہ جو آجائے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس قریش
میں سے پس وہ لوٹایا جائے طرف قریش کے اور جو شخص
کہ چلا جائے قریش کے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب
میں سے پس وہ واسطے اونکے ہی ہے (یعنی اوسکو واپس
نہیں کرینگے) اور (صلح کی ہے) اس بات پر کہ عمرہ کریں
سال آئندہ کے اسی مہینہ میں (دراںحالیکہ) نہ داخل ہوں
ہم پر لشکر لیکر اور نہ ہتھیار لیکر مگر اوسقدر جو مسافر اپنے
ساتھ رکھتا ہے اور وہ بھی میان میں۔ ٹھہریں مکہ میں تین راتیں اور
(صلح کی ہے) اس بات پر کہ یہ قربانی اسی جگہ ہو جائے جہاں ہم
نے اوسکو روکدیا ہے اور اب ہمپر آگے نہ بڑھائی جاوے -

واخرجه ابن سعد فی الطبقات فی ذکر السرایا
فقال بعد ما ذکر القصة بطوله - فبعثوا سهیل
ابن عمرو فی عدة من رجالهم فصالحوه علے
ذلك وکتبوا بینهم - ١٢

هذا ما صالح علیه محمد بن عبد الله وسهیل بن
عمرو واصطلحا علے وضع الحرب عشر سنین
یأمن فیها الناس ویکف بعضهم عن بعض
علے انه لا اسلال ولا اغلال وان بیننا
عیبة مکفوفة وانه من احب ان یدخل
فی عهد محمد وعقده فعل وانه من احب ان
یدخل فی عهد قریش فعل وانه من القبیلة صفحه ١٨١

اور تخریج کی ہے اسکی ابن سعد نے طبقات میں سرایا کے ذکر
میں پس کہا بعد طویل قصہ ذکر کرنے کے۔ پس بھیجا اونہوں نے
سہیل بن عمرو کو اپنے چند آدمیوں کے ہمراہ پس صلح کر لی آپسے
اس عہدنامہ پر اور لکھا آپسمیں کہ
یہ وہ عہدنامہ ہے کہ مصالحت کی ہے اوسپر محمد بن عبداللہ اور
سہیل بن عمرو نے صلح کی دونوں نے لڑائی بند کرنے پر دس
برس کہ بےخوف رہیں اونمیں لوگ اور رک جاویں بعض بعض سے
اس بات پر کہ نہ چوری ہے ظاہری اور نہ باطنی اور تحقیق ہمارے
درمیان میں مصالحت مستحکم ہے اور جو شخص کہ دوست رکھے کہ
داخل ہو محمد کے عہد اور اوسکے دین میں کرے اور جو شخص کہ دوست
رکھے کہ داخل ہو قریش کے عہد میں کرے - (بقیہ حاشیہ صفحہ ١٨١)

سنن کبریٰ بیہقی جزو ۹ ... ١٢

غرائب الالفاظ التی وردت فی ھذہ الروایات

اون لغات کی شرح جو اِس روایت میں آئی ہیں

یدنۃ - تقع علی الجمل والناقة والبقرة

اتی محمد امنہم بغیر اذن ولیہ ردہ الیہ و انہ من اتی قریشا من اصحاب محمد لم یردوہ وان محمدا یرجع عنا عامہ ھذا باصحابہ ویدخل علینا قابلا فی اصحابہ فیقیم بہا ثلاثا لا یدخل علینا بسلاح الا سلاح المسافر السیوف فی القرب شھد ابو بکر بن ابی قحافة وعمر بن الخطاب وعبد الرحمن بن عوف وسعد بن وقاص وعثمان بن عفان وابو عبیدة بن الجراح ومحمد بن مسلمة وحویطب بن عبد العزی ومکرز بن حفص بن الاخیف وکتب علیؑ صدر ھذا الکتاب ثم ان ابن سعد زاد فی خاتمة الکتاب مالم یروہ غیرہ فقال اخبرنا سلیمان بن حرب قال حدثنا حماد بن زید عن ایوب عن عکرمة قال لما کتب النبی صلے اللہ علیہ وسلم الکتاب الذی بینہ و بین اھل مکۃ یوم الحدیبیة قال اکتبوا بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ قالوا اما اللہ فنعرفہ واما الرحمن الرحیم فلا نعرفہ قال فکتبوا باسمک اللھم قال وکتب رسول اللہ فی اسفل الکتاب - ولنا علیکم مثل الذی لکم علینا -

بدنۃ اسکا اطلاق اونٹ اونٹنی اور بیل پر آتا ہے۔

اور جو شخص کہ آجاوے گا محمدؐ کے پاس قریش میں سے اپنے ولی کے بے اجازت تو وہ واپس دیا جاوے اور جو چلا جائے قریش کے پاس محمدؐ کے اصحاب میں سے تو وہ اوسکو واپس نہیں دینگے اور اِس بات پر کہ محمدؐ اِس سال اپنے اصحاب کے ہمراہ لوٹ جاویں اور سال آیندہ مع اصحاب کے آویں اور مکہ میں تین دن رہیں نہ داخل ہوں ہم پر ہتھیار لیکر مگر ہتھیار مسافر کے تلواریں میان میں۔ گواہی دی اسپر ابو بکر بن ابی قحافہ اور عمر بن الخطاب اور عبد الرحمن بن عوف اور سعد بن وقاص اور عثمان بن عفان اور ابو عبیدۃ بن الجراح اور محمد بن مسلمہ اور حویطب بن عبد العزی اور مکرز بن حفص بن الاخیف نے اور لکھا حضرت علی نے شروع اس فرمان کا۔ پھر ابن سعد نے زائد کیا ہے خاتمہ فرمان میں جو نہیں روایت کیا اس کے سوا کسی نے پس کہا کہ خبر دی ہم کو سلیمان بن حرب نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حماد بن زید نے ایوب سے روایت کرکے وہ روایت کرتے ہیں عکرمہ سے کہا جبکہ لکھی رسول اللہ صلعم نے وہ تحریر جو درمیان آپ کے اور درمیان اہل مکہ کے قرار پائی تھی صلح حدیبیہ کے دن تو کہا کہ لکھو بسم اللہ الرحمن الرحیم کہا اہل مکہ نے کہ اللہ کو تو ہم پہچانتے ہیں لیکن رحمن اور رحیم کو نہیں پہچانتے کہا راوی نے پس لکھا اونھوں نے باسمک اللھم اور لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نیچے اس تحریر کے نیچے یہ کہ جس طرح ہمارے تم پر حق ہیں اسیطرح تمہارے ہمپر ہیں

وبالابل الشبه لعظمها - **قوله العوذ**
المطافيل - يريد النساء والصبيان
اصله جمع عائذ وهي الناقة اذا حملت
بعد ما وضعت ايام حتى يقوى ولدها
وقيل امهات الاطفال يريد ان هذه القبائل
قد احتشدت وساقت اموالها معها والمطافيل
والمطافل - جمع المطفل الناقة القريبة العهد
بالنتاج مع طفلها يقال اطفلت فهي مطفلة
ومطفل والمراد انهم جاؤا بجمعهم كبارهم
وصغارهم - **قوله او تنفرد هذه**
السالفة - قال في مجمع البحار جاء في
رواية - لاقاتلنهم حتى تنفرد سالفتي
اي اموت والسالفة صفحة العنق كنى
بانفرادها عن الموت لانها لا تنفرد
عما يليها الا بالموت وقيل اراد حتى
يفرق بين راسي وجسدي - **قوله**
قترة الجيش - قترة محركة غبرة
الجيش - **قوله خلأت** اي حرنت
وتصعبت الخلاء للنوق كالالحاح للجمال والحران
للدابة - **قوله كنانة** هي قربة يكون فيها
النشاب - **قوله قليب** - بئر قلب ترابها
قبل الطي - **قوله فغرزه** - الغرز هو
النخس كذا في القاموس - **قوله و**
كانت خزاعة في عيبة رسول
الله - العيبة وعاء يجعل فيه افضل
الثياب اي سر مكتوم بينهم - **قوله**
آسيتكم - يقال اسي الجرح اذا داواه

اونٹ کے ساتھ زائد مناسبت ہے بوجہ اوس کے بڑے ہونے کے **قوله** العوذ المطافيل مراد اس سے عورتیں اور بچے اصل میں وہ جمع ہے عائذ کی وہ ناقہ جو حاملہ ہو بعد بچہ جننے کے اتنے دن بعد کہ قوی ہو جاوے اوسکا بچہ۔ اور بعض نے اس کے معنی کہے ہیں کہ بچہ والیاں مراد یہ ہے کہ قبائل اٹھ آئے ہیں اور لے آئے ہیں اپنے ہمراہ اپنا مال واسباب اور مطافیل اور مطافل جمع ہے مطفل کی وہ اونٹنی جو قریب جنی ہو مع اپنے بچہ کے بولا جاتا ہے اطفلت فہی مطفلۃ ومطفل۔ اور مراد اس سے یہ ہے کہ آ گئے ہیں سب کے سب بڑے اور چھوٹے **قوله** او تنفرد هذه السالفة کہا مجمع البحار میں اور آیا ہے ایک روایت میں کہ لاقاتلنهم حتى تنفرد سالفتي یعنی لڑونگا اونسے یہانتک کہ مر جاؤں میں اور سالفہ کے معنی گردن کے ہیں کنایہ کیا گیا اوس کے انفراد سے موت کا اسوجہ سے کہ وہ نہیں علحدہ ہوتی جسم سے مگر موت کے ساتھ اور کہا گیا ہے کہ مراد یہ ہے کہ یہانتک کہ جدائی کیجاوے میرے سر اور میرے جسم میں **قوله** قترة الجيش۔ قترة۔ محرکہ۔ لشکر کا غبار **قوله** خلأت یعنی تھک گئی۔ خلا۔ اونٹنیوں کے لیے آتا ہے جیسے الحاح اونٹ کے لیے اور حران دابہ کے لیے **قوله** کنانہ۔ ترکش جسمیں تیر رکھے جاتے ہیں۔ **قوله** قلیب۔ وہ کنواں جسکی مٹی لوٹ دیجائے کھدنے سے اول۔ **قوله** فغرزہ۔ غرز کے معنے گاڑنے کے ہیں اسیطرح سے قاموس میں **قوله** وكانت خزاعة في عيبة رسول الله۔ وہ صندوق جسمیں افضل و بہتر کپڑے رکھے جاویں یعنی بھید پوشیدہ آپس کا **قوله** آسيتكم بولا جاتا ہے آسی الجرح۔ جبکہ دوا کرے تو اوسکی یعنی خیر خواہی کی میں سے تمہارے کام میں اپنی جان سے۔

ای اصلحت امرکم بنفسہ ۔ **قولہ امصص بظر اللات** ۔ البظر بفتح
موحدۃ الھنۃ اللتی تقطعھا الخافضۃ من
فرج المرأۃ عند الختان ۔ **قولہ الزم غرزہ** ۔ ای امسکہ واتبع قولہ و
فعلہ کمن یمسک برکاب راکب ویسیر
بسیرہ وجواب الصدیق وفق الرسول
صلی اللہ علیہ وسلم من دلائل فضلہ و
رسوخہ وشدۃ اطلاعہ علی معانی
امور الدین ۔ **قولہ بیننا وبینہم عیبۃ مکفوفۃ** ۔ ای بینہم صدر
نقی من الغل والخداع مطوی علی الوفاء
بالصلح والمکفوفۃ المشرجۃ المشدودۃ
وقیل ان بینہم موادعۃ ومکافۃ عن الحرب
تجریان مجری المودۃ التی تکون بین
المتصافین الذین یثق بعضہم الی بعض
والمعنی انہ صالح اھل مکۃ علی وضع
الحرب عشر سنین و معنی عیبۃ مکفوفۃ
علی ان یکون ماسلف منافی عیبۃ
مکفوفۃ ای مشدودۃ لا یظھر واحد
منا ولا یذکرہ ۔ **قولہ ولا اسلال**
الاسلال ھو السرقۃ الخفیۃ یقال
سل البعیر وغیرہ فی جوف اللیل اذا
انتزعہ من بین الابل وھی السلۃ واسل
ای صار ذاسلۃ اذا اعان غیرہ علیہ
ویقال الاسلال الغارۃ الظاھرۃ وقیل
ھو من سل السیوف ۔ **قولہ لا اغلال**

قولہ امصص بظر اللات ۔ البظر بفتح بار موحدہ ۔ وہ مضغہ
گوشت جسکو کاٹتی ہے ختنہ کرنے والی فرج عورت
سے ختنہ کے وقت **قولہ** الزم غرزہ یعنی مضبوط تھام
اوسکو اور تابعداری کر اوس کے قول کی اور اوس کے
فعل کی مثل اوس شخص کے جو پکڑتا ہے رکاب سوار
کی اور چلتا ہے اوس کے ساتھ اور جواب ابوبکر صدیق
کا موافق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آپ کی فضیلت
اور رسوخ اور اس بات کی دلیل ہے کہ آپ کو کس قدر
زائد معانی امور دین پر اطلاع تھی **قولہ** بیننا وبینہم عیبۃ
مکفوفۃ یعنی اونکا دل صاف ہے مکر وفریب سے
شامل ہے وفا اور صلح پر ۔ اور مکفوفہ کے معنی ہیں کہ
بند کیا ہوا ہے اور کہا گیا ہے کہ اون کی آپس میں مودت
ہے اور رکنا ہے لڑائی سے جو قائم مقام ہے مودت
کے جو ہوتی ہے درمیان اون دو صاف دلوں کے
جو عہد کرتے ہیں بعض بعض سے اور معنی یہ ہیں کہ اونھوں
نے مصالحت کی اہل مکہ سے لڑائی بند کرنے پر دس
برس اور معنی عیبۃ مکفوفۃ کے یہ ہیں کہ جو کچھ کہ ہوا ہم سے
اول وہ بیچ گٹھری بندھی ہوئی کے ہے نہیں ظاہر کرے
اوسکو کوئی ہم سے اور نہ ذکر کرے اوسکا **قولہ** ولا اسلال
اسلال پوشیدہ چوری بولا جاتا ہے سل البعیر فی
جوف اللیل جبکہ لیجاوے اونٹ کو اونٹوں کے درمیان
سے اور بولا جاتا وہی السلۃ واسل یعنی ہوگیا صاحب
سلہ جبکہ اعانت کرے اوسکا غیر اوسپر ۔ اور کہا
گیا ہے کہ اسلال کے معنی ہیں ۔ لوٹنا ظاہر ۔ اور
بعض نے کہا ہے کہ وہ مشتق ہے سل السیوف سے
قولہ لا اغلال ۔ خیانت ۔ اور بعض نے کہا ہے کہ
پہننا زرہوں کا پس معنے یہ ہونگے نہ لڑے بعض

الخيانة وقيل الاغلال لبس الدروع فالمعنى لا يحارب بعضنا بعضا۔ **قوله مجازا**۔ من الجواز وهو القطع والسير

ہمارا بعض سے۔
قوله مجازا۔ مشتق ہے جواز سے جس کے معنے قطع اور سیر کے ہیں۔

المسائل المستنبطة من تحرير هذا الصلح

وہ مسائل جو مستنبط ہوتے ہیں اس تحریر صلح سے

قوله وكان الناس سبعمائة فكانت كل بدنة عن عشرة۔ هذا يدل على انه يجوز الاشتراك في الهدى وعلى ان الابل تجزئ عن عشرة وقد اختلفوا العلماء ههنا من وجهين الاول ما روى عن مالك انه لا يجوز الاشتراك في الهدى مطلقا سواء كان هدى التطوع او الواجب وقال داؤد وبعض المالكية يجوز في هدى التطوع دون الواجب وقال ابو حنيفة يجوز مطلقا وروى في رواية عن الهادوية بشرط ان يكونوا مفترضين والثاني انها تجزئ عن عشرة قال به اسحق بن راهويه وابن خزيمة وحديث الكتاب يدل عليه ويؤيده ما روى عن ابن عباس رض قال كنا مع النبي صلى الله عليه وسلم في سفر فحضر الاضحى فذبحنا البقرة عن سبعة والبعير عن عشرة اخرجه الجماعة الا ابو داؤد واخرجه احمد وابن حبان وصححه وقالت الشافعية والحنفية والجمهور انها تجزئ من سبعة كالبقرة ودليلهم ما روى مسلم

قوله وكان الناس سبعمائة فكانت كل بدنة عن عشرة۔ یہ قول دلالت کرتا ہے اس بات پر کہ ہدی میں شرکت جائز ہے اور اس بات پر کہ ایک اونٹ کافی ہو سکتا ہے دس آدمیوں کی جانب سے۔ اس مقام پر دو طرح پر علمانے اختلاف کیا ہے اول تو یہ کہ روایت ہے امام مالک سے کہ نہیں جائز ہے شرکت کرنا ہدی میں بالکل خواہ ہدی نفل ہو یا واجب اور کہا داؤد اور بعض مالکیہ نے کہ جائز ہے نفلی ہدی میں نہ واجب میں اور کہا امام ابو حنیفہ نے کہ جائز ہے مطلقا اور ایک روایت ہے ہادویہ سے کہ جائز ہے اس شرط پر کہ وہ فرض ادا کرنیوالے ہوں یعنی ہدی واجب میں۔ اور دوسرے یہ کہ کافی ہوتا ہے ایک اونٹ دس آدمیوں میں۔ یہ قول ہے اسحق بن راہویہ اور ابن خزیمہ کا اور حدیث اس فرمان کی دلالت کرتی ہے اسپر اور تائید ہوتی ہے اسکی اوس حدیث سے جو مروی ہے ابن عباس رض سے کہا کہ تھے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر میں پس آگئی عید ضحی تو ذبح کی ہم نے بیل گائے سات آدمیوں کے عوض اور اونٹ دس کے عوض تخریج کی ہے اسکی سب اصحاب صحاح نے مگر ابو داؤد اور تخریج کی ہے اسکی امام احمد نے اور ابن حبان نے اور تصحیح کی ہے۔ اور کہا شافعیہ اور حنفیہ اور جمہور نے کہ کافی ہوتا ہے اونٹ سات کے عوض مثل گائے بیل کے اور اونکی

واصحاب السنن عن جابر رض قال نحرنا مع
رسول الله صلے الله عليه وسلم بالحديبية
البدنة عن سبعة والبقرة عن سبعة
قلت قال ابن التيمية في المنتقى انه
متفق عليه وهذا وهم منه فانه لم يخرجه
البخاري في صحيحه - قال الزيلعي وفي لفظ
مسلم عن زهير بن ابي الزبير عن جابر
قال خرجنا مع رسول الله مهلين بالحج
فامرنا ان نشترك في الابل والبقر كل
سبعة منا في بدنة اخرجه مسلم والنسائي
في الحج والباقون في الضحايا واخرج ابوداؤد
في الاضحية والنسائي في الحج عن قيس عن
عطاء عن جابر ان النبي صلے الله عليه وسلم
قال البقر عن سبعة والجزور عن سبعة
واخرج الدارقطني في سننه عن مجالد عن
الشعبي عن جابر مرفوعا نحوه سواءً -
واخرج الطبراني في معجمه عن حفص بن
جميع عن مغيرة عن ابراهيم عن علقمة
عن ابن مسعود نحوه مرفوعا سواء و
يشكل عن هذا القول في منعهم البدنة
عن عشرة ما اخرجه الترمذي والنسائي
واحمد في مسنده وابن حبان في صحيحه عن
علباء بن احمد عن عكرمة عن ابن عباس
قال كنا مع النبي صلے الله عليه وسلم في سفر
فحضر الاضحى فاشتركنا في البقرة سبعة و
في الجزور عشرة وقال الترمذي هذا
حديث حسن غريب قال البيهقي في المعرفة

دلیل وہ ہے جس کو روایت کیا ہے مسلم اور اصحاب سنن
نے جابر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ ذبح کیے ہم نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ حدیبیہ میں ایک اونٹ سات
کے عوض اور ایک بیل سات کے عوض **کہتا ہوں** کہ کہا ابن
تیمیہ نے منتقی میں کہ یہ حدیث متفق علیہ ہے اور یہ انکو وہم ہوا ہے
اس وجہ سے کہ بخاری نے اپنی کتاب میں اسکی تخریج نہیں کی
کہا زیلعی نے اور مسلم کے لفظ بروایت زہیر بن ابی الزبیر یہ ہیں
کہ وہ روایت کرتے ہیں جابر رض سے کہا کہ نکلے ہم رسول اللہ کے
ساتھہ حج کے لیے پس حکم دیا ہم کو کہ شریک ہو جاویں ہم
اونٹ میں اور بقر میں ہر سات ہم میں سے ایک اونٹ میں تخریج
کی ہے اسکی مسلم اور نسائی نے حج میں اور باقیوں نے ذکر قربانی میں
اور تخریج کی ہے ابو داؤد نے اضحیہ میں اور نسائی نے حج میں
قیس سے وہ روایت کرتے ہیں عطاء سے اور وہ جابر سے کہ
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بقر سات کے عوض اور اونٹ
سات کے عوض۔ اور تخریج کی ہے دارقطنی نے اپنی سنن
میں مجالد سے وہ روایت کرتے ہیں شعبی سے وہ جابر رض مرفوع
بالکل مثل اس کے اور تخریج کی ہے طبرانی نے اپنے
معجم میں حفص بن جمیع سے وہ روایت کرتے ہیں مغیرہ سے
اور وہ ابراہیم سے اور وہ علقمہ سے اور وہ ابن مسعود رضی اللہ
عنہ سے مرفوع مثل اس کے اور **اعتراض** ہوتا ہے اس
قول پر بوجہ منع کرنے اس قول والوں کے ایک اونٹ کو دس
کے عوض سے اوس حدیث سے جسکی تخریج کی ترمذی اور نسائی
نے اور امام احمد نے اپنی مسند میں اور ابن حبان نے اپنی صحیح
میں علباء بن احمد سے روایت کرکے وہ روایت کرتے ہیں عکرمہ
سے وہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کہ کہا کہ تھے ہم رسول اللہ کے
ہمراہ سفر میں پس آگئی قربانی دعید ضحی پس شریک ہو گئے ہم
گائے بیل میں سات اور اونٹ میں دس اور کہا ترمذی نے کہ

وحديث زهير عن ابي الزبير في اشتراكهم
وهم مع النبي صلى الله عليه وسلم في الجزور
عن سبعة اصح اخرجه مسلم ثم روي من
طريق ابن اسحق عن الزهري عن عروة عن
مروان بن الحكم ومسور بن مخرمة ان
رسول الله خرج يريد زيارة البيت و
ساق معه الهدي سبعين بدنة عن
سبعمائة رجل كل بدنة عن عشرة
قال البيهقي وقد رواه معمر وسفيان بن
عيينة عن الزهري بهذا الاسناد ان
النبي صلى الله عليه وسلم خرج عام الحديبية
في بضع عشرة مائة وعلى ذلك يدل رواية
جابر وسلمة بن الاكوع ومعقل بن يسار
وبراء بن عازب رضي الله تعالى عنهم
كلهم شهدوا الحديبية وكلهم نحروا البعير
عن بعضهم ونحروا البقر عن باقين عن
كل سبعة بقرة - وقال الواقدي في
المغازي رواية من راى البدنة عن
سبعة اثبت من الذين رووا عن عشرة
فان الهدي كان يومئذ سبعين بدنة
والقوم كانوا ست عشرة مائة واخرج الحاكم
في المستدرك عن محمد بن بشار قال حدثنا
عبد الرحمن عن سفيان عن ابي الزبير عن
جابر قال نحرنا يوم الحديبية سبعين بدنة
البدنة عن عشرة وقال النبي صلعم يشترك
النفر في الهدي وقال صحيح على شرط مسلم
ثم اخرجه عن الحسين بن واقد عن عكرمة عن

یہ حدیث حسن ہے اور غریب۔ کہا بیہقی نے کتاب المعرفۃ میں
اور حدیث زہیر کی جو روایت ہے ابی الزبیر سے اونکی شرکت
بابتہ جبکہ وہ رسول اللہ کے ہمراہ تھے اونٹ میں سات تک صحیح ہے
تخریج کی ہے اسکی مسلم نے پھر روایت کی ہے ابن اسحق کے طریقہ
سے وہ روایت کرتے ہیں زہری سے اور وہ عروہ سے عروہ
روایت کرتے ہیں مروان بن حکم اور مسور بن مخرمہ سے کہ رسول اللہ
نے سفر کیا ارادہ کرتے تھے آپ زیارت خانہ کعبہ کا اور لیگئے
اپنے ہمراہ ہدی کے ستر اونٹ سات سو آدمیوں کے عوض ہر
اونٹ دس آدمیوں کے عوض۔ کہا بیہقی نے اور روایت کیا
ہے اسکو معمر اور سفیان بن عیینہ نے زہری سے اسی سند کے
ساتھ کہ رسول اللہ نے سفر کیا سال حدیبیہ میں ایک ہزار آدمیوں
کے ہمراہ اور اسی پر دلالت کرتی ہے روایت جابر اور سلمہ بن اکوع
اور معقل بن یسار اور براء بن عازب رضی اللہ عنہم کی وہ سب موجود
تھے حدیبیہ میں اور سب نے ذبح کیے اونٹ بعوض بعض کے
اور ذبح کیے باقیوں کے عوض گائے بیل ہر سات کے
عوض ایک بیل۔ اور کہا واقدی نے مغازی میں روایت اوس
شخص کی جسکا خیال ہے کہ ایک اونٹ کافی ہے سات کے
عوض یہ اثبت ہے ان لوگوں کی روایت سے جنہوں نے دس کی
روایت کی ہے اسواسطے کہ ہدی کے اونٹوں کے ستر اونٹ
تھے اور ہمراہی تھے سولہ سو اور تخریج کی حاکم نے مستدرک
میں محمد بن بشار سے کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے عبد الرحمن
نے سفیان سے روایت کرکے وہ روایت کرتے ہیں
ابی زبیر سے وہ جابر سے کہ ذبح کیے ہم نے حدیبیہ میں
ستر اونٹ ہر اونٹ دس کے عوض اور فرمایا رسول اللہ نے
چاہیے کہ شریک ہو جاویں آدمی ہدی میں۔ اور کہا کہ یہ حدیث
صحیح ہے شرط مسلم پر بغیر تخریج کی ہے اسکی بروایت حسین
بن واقد روایت کرتے ہیں عکرمہ سے وہ ابن عباس رض

ابن عباس رض قال كنا مع رسول الله في سفر
فحضرنا النحر فاشتركنا في البقرة عن سبعة و
في الجزور عن عشرة انتهى ما قاله الزيلعي
ومن العلماء من فصل في المسئلة وقال ان
الاضحية تجزئ البعير فيها عن عشرة واما
الهدى فتجزئ فيها عن سبعة كالبقرة وحملوا
احاديث العشرة في الجزور على الاضحية
وهذا القول قد اختاره الشوكاني في النيل
اقول ويرده حديث الكتاب وما رويناه
من حديث جابر نحرنا يوم الحديبية الخ
فهذا صريح في انه كان هديا ولم تكن اضحية
واما رواية العشرة فقد سبق ان رواية
السبعة اصح منه فالحق في هذه المسئلة مذهب
الجمهور - **قوله قد رأيت ما لا يحل
سده** - يدل على ان تعظيم شعائر الله
كان معروفا في الجاهلية وفيه اشعار بان
ابدال الهدى منهي عنه فان في الابدال
سدة ايضا وقد روي عن ابن عمر قال اهدى
عمر نجيبا فاعطى بها ثلثمائة دينار فاتى النبي صلعم
فقال يا رسول الله اني اهديت نجيبا
فاعطيت بها ثلثمائة دينار فابيعها
واشتري بثمنها بدنا قال لا انحرها اياها
رواه احمد وابو داود وابن حبان وابن خزيمة
في صحيحهما والبخاري في تاريخه -
قول عثمان رض ما كنت لافعل - هذا
يدل على عدم وجوب طواف القدوم واختلف
العلماء في وجوبه فذهب مالك وابو ثور و

سے کہا کہ تھے ہم رسول اللہ کے ہمراہ سفر میں پس آ گیا یوم
قربانی پس شریک ہو گئے ہم گائے بیل میں سات اونٹ میں
دس ختم ہوا کلام زیلعی کا - اور بعض علماء نے تفصیل کی اس
مسئلہ میں اور کہا ہے قربانی میں تو ایک اونٹ کافی ہوتا ہے
دس کے عوض لیکن ہدی میں کافی ہوتا ہے اونٹ سات کے
عوض مثل گائے بیل کے اور حمل کیا ہے اونٹ کے دس والی
حدیثوں کو قربانی پر اور اسی قول کو اختیار کیا ہے شوکانی
نے نیل میں
کہتا ہوں میں کہ رد کرتی ہے اس قول کو حدیث اس باب کی
اور وہ حدیث جو روایت کی ہم نے جابر کی کہ ذبح کیے ہم نے
یوم حدیبیہ میں الخ پس یہ صریح ہے اس بات میں کہ وہ تھی ہدی نہ قربانی
لیکن دس والی روایت پس گذر چکا ہے کہ سات والی روایت
اصح ہے اس سے پس حق اس مسئلہ میں مذہب جمہور کا ہے
قولہ قد رأیت ما لا یحل سدہ - دلالت کرتا ہے یہ قول اس بات پر
کہ تعظیم شعائر اللہ کی جاری تھی جاہلیت میں بھی اور اس میں اشارہ
ہے اس امر پر کہ بدلنا ہدی کا ممنوع ہے اس وجہ سے کہ بدلنے
میں بھی سدہ ہے - اور روایت کیگئی ہے ابن عمر سے کہ حضرت عمر نے
ہدی کے لیے ایک عمدہ اونٹ لیا جسکے اونکو تین سو دینار ملتے
تھے پس آئے آپ رسول اللہ کے پاس اور کہا یا رسول اللہ میں نے
ہدی کیلیے ایک اونٹ خریدا ہے جسکے تین سو دینار ملتے ہیں
کیا اوسکو بیچ دوں اور اوسکی قیمت میں ایک اونٹ خرید لوں
فرمایا نہیں اوسی کو ذبح کر روایت کیا ہے اسکو احمد نے اور
ابو داود نے اور ابن حبان اور ابن خزیمہ نے اپنی اپنی
صحیح میں اور بخاری نے اپنی تاریخ میں -
قول عثمان ما کنت لافعل - یہ قول دلالت کرتا ہے عدم وجوب
طواف قدوم پر اور اختلاف کیا ہے علماء نے اسکے وجوب
میں پس مذہب ہے امام مالک اور ابو ثور اور بعض شافعیہ کا یہ ہے

بعض اصحاب الشافعی الی انه فرض لقوله
تعالی فَلْیَطَّوَّفُوْا بِالْبَیْتِ الْعَتِیْقِ و
قال ابو حنیفة هو سنة وقال الشافعی هو
کتحیة المسجد - **قوله صلعم اکتب
باسمك اللهم** - فیه دلیل علی انه یجوز
للمسلم ان یخالف الامر المشروع ان لم یکن
فی الخلاف حرج شرعی ولم یکن هذا من اهم
الشرائع وایضا یکون الامر المختار متضمنا
لمعنی المشروع ویؤیده ما روی عن عائشة رض
قالت سألت النبی صلعم من الجدار امن
البیت هو قال نعم قلت فما بالهم لم یدخلوه
فی البیت قال ان قومك قصرت بهم النفقة
قلت فما شأن بابه مرتفعا قال فعل ذلك قومك
لیدخلوا من شاؤا ویمنعوا من شاؤا ولولا
ان قومك حدیث عهدهم بالجاهلیة فاخاف
ان تنکر قلوبهم ان ادخل الجدار فی البیت
وان الصق بابه بالارض وفی روایة لولا
حداثة قومك بالکفر لنقضت البیت
ثم بنیته علی اساس ابراهیم - فان رسول
الله صلعم ارتکب الیسر الامرین دفعا لاکبرهما
فان قصور البیت ایسر من افتتان بین
المؤمنین +

کہ وہ فرض ہے بوجہ قول اللہ عزوجل فلیطوفوا کے
یعنی طواف کرو بیت عتیق کا اور کہا ابو حنیفہ نے کہ وہ
سنت ہے اور کہا شافعیؒ نے کہ وہ مثل تحیۃ المسجد کے
ہے مستحب نفل | **قولہ صلعم اکتب باسمك اللہم** - اسمیں دلیل ہے
اس بات پر کہ جائز ہے مسلمان کو کہ مخالفت کرے امر مشروع
کی جبکہ اس خلاف کرنے میں کوئی شرعی حرج نہ ہو اور یہ امر بھی
امور شرائع میں سے کوئی مہتم بالشان نہو اور نیز جو امر کہ اس
کے عوض اختیار کیا جائے وہ بھی متضمن ہو مشروع پر اور تائید
اسکی وہ حدیث ہے جو روایت ہے حضرت عائشہ سے فرماتی ہیں
کہ پوچھا میں نے رسول اللہ سے کہ دیوار حطیم کیا بیت میں
ہے آپنے فرمایا ہاں کہا میں نے کہ پھر انکو کیا ہو گیا ہے جو وہ
اوسکو بیت میں داخل نہیں کرتے کہا کہ تیری قوم مالدار نہیں
ہے کہا میں نے کہ کیا حال ہے اسکے بلند دروازہ کا فرمایا
کہ کیا ہے یہ تیری قوم نے تاکہ جسکو چاہیں داخل کریں اور
جسکو چاہیں روکدیں اور کاش کہ تیری قوم کا زمانہ جاہلیت سے
قریب نہیں ہوتا پس ڈرتا ہوں میں کہ پھر جاینگے اونکے دل
اگر داخل کر دونگا میں دیوار حطیم کو بیت میں اور اگر ملادونگا
میں اوسکے دروازہ کو زمین سے اور ایک روایت میں ہے اگر
تیری قوم کا زمانہ کفر سے قریب نہیں ہوتا تو توڑ ڈالتا میں بیت کو
پھر بناتا اوسکو بنیاد ابراہیم علیہ السلام پر پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم دو امروں میں سے امر سہل کے مرتکب ہوئے کہ ایک بڑا امر واقع
نہو جائے اسوجہ سے کہ کمی بیت میں آسان ہے مسلمانوں میں فتنہ پڑ جانے سے

مکتوب الی صیفی بن عامر

هذا ما کتبه صلی الله علیه وسلم لصیفی بن عامر سید بنی ثعلبة

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صیفی بن عامر کو جو سردار تھے بنی ثعلبہ کے

قال الحافظ ذکره ابو عمر مختصرا واخرجه ابن
السکن من طریق عبید الله بن میمون بن

کہا حافظ نے کہ ذکر کیا ابو عمر نے مختصر اور تخریج کی ابن سکن
نے عبید اللہ بن میمون بن عمر بن حبان العبدی کے

عمر بن حبان العبدی قال حضرت عمرو
محمد او الصلت بن کریب العبدیین قال
فجاؤا بکتاب ووضعوه علی ید ثمامة بن
خلیفة وکانوا تشاقوا فیه فقالوا ان جدنا
دفع الینا هذا الکتاب واخبرنا ان صیفی بن
عامر دفعه الیه وذکر ان النبی صلی الله علیه
وسلم کتبه له فاذا فیه۔
بسم الله الرحمن الرحیم۔ هذا کتاب من
محمد رسول الله لصیفی بن عامر علی بنی ثعلبة
بن عامر من اسلم منهم واقام الصلوة واتی
الزکوة واعطی خمس المغنم وسهم النبی
والصیفی فهو آمن بامان الله۔ ذکره
بهذا السند ابن الاثیر ایضا فی اسد الغابة

طریقہ سے کہا کہ گیا میں عمر اور محمد اور صلت بن کریب
کے پاس جو قبیلہ عبدی کے تھے کہا کہ لائے
وہ ایک خط اور دیدیا وہ ثمامہ بن خلیفہ کو اور وہ جھگڑا
کرتے تھے اوس کے بارہ میں پس کہا اونہوں نے
کہ یہ خط ہمارے دادا نے ہم کو دیا تھا اور خبر دی تھی کہ وہ اونکو
صیفی بن عامر نے دیا ہے اور ذکر کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے لکھا تھا یہ فرمان صیفی کو۔ اوسمیں لکھا ہوا تھا کہ
بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ نے
صیفی بن عامر کو (سردار بنایا) اونکو اون لوگوں پر جو اسلام لائے
بنی ثعلبہ بن عامر میں سے اور نماز پڑہی اور زکوۃ دی اور دے
خمس مال غنیمت میں سے اور حصہ رسول اللہ کا اور حصہ
صیفی کا پس وہ اللہ کی امن میں ہے ذکر کیا ہے اسکو
اسی سند سے ابن اثیر نے بھی اسد الغابہ میں۔

هذا ما کتبه صلی الله علیه وسلم للضحاک بن سفیان الکلابی

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ضحاک بن سفیان کلابی کو

اخرج الامام احمد والترمذی بسندهما
عن سعید بن المسیب ان عمر قال الدیة
للعاقلة ولا ترث المرأة من دیة زوجها
حتی اخبره الضحاک بن سفیان الکلابی
وکان استعمله رسول الله صلی الله علیه
وسلم علی الاعراب ان رسول الله صلی
الله علیه وسلم کتب الیّ ان
اورث امرأة الضبابی من دیة زوجها۔
فرجع عمر عن قوله وقال الترمذی هذا
حدیث حسن صحیح والعمل علی هذا
عند اهل العلم۔

تخریج کی ہے امام احمد اور ترمذی نے اپنی اپنی سند سے
کہ روایت ہے سعید بن مسیب سے کہ حضرت عمر نے کہا کہ دیت
اونپر ہی تقسیم کیجائے جنکو دیت دینا واجب ہوتی ہو اور نہیں
وارث ہوگی عورت اپنے خاوند کی دیت میں سے یہانتک
کہ خبر دی اونکو ضحاک بن سفیان الکلابی نے اور رسول اللہ
نے اونکو عامل بنایا تھا عربوں پر یہ کہ رسول اللہ نے
مجھے لکھا تھا کہ ورثہ دو ان میں ضبابی کی بیوی کو اوس کے
خاوند کی دیت سے پس رجوع کیا حضرت عمر نے اپنے
قول سے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث حسن ہے
صحیح ہے اور عمل ہے اسپر اہل علم کا۔

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم لعامر بن اسود الطائي

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ نے عامر بن اسود طائی کو

۱۲۳ کتاب لعامر بن اسود

بسم الله الرحمن الرحيم۔ هذا كتاب من محمد رسول الله لعامر بن الاسود المسلم ان له ولقومه من طي ما اسلموا عليه من بلادهم ومياههم ما اقاموا الصلوٰة و آتوا الزكوٰة وفارقوا المشركين وكتبه المغيرة ذكره الحافظ وابن الاثير قالا رواه سعيد القرشي من طريق عبد الملك بن ابي بكر ابن محمد بن عمرو بن حزم عن ابيه عن جده عمرو قال كتب النبي صلى الله عليه وسلم لعامر بن اسود كتابا فذكره وقال ابن الاثير اخرجه ابو موسى ؛

بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ فرمان ہے محمد رسول اللہ کا عامر بن اسود کو جو مسلمان ہے کہ واسطے اوسکے اور اوسکی قوم کے ہی ہیں وہ چیزیں جنپر وہ اسلام لائے (یعنی اسلام لانے وقت وہ اونکے مالک تھے) شہر اونکے اور پانی اون کے (مراد پانی سے چشمہ۔ نہریں۔ چاہات وغیرہ) جبتک کہ وہ نماز پڑہیں اور زکوٰۃ دیں اور علیحدہ رہیں مشرکین سے اور لکھا اسکو مغیرہ نے ذکر کیا اسکو حافظ اور ابن اثیر نے کہا اون دونوں نے کہ روایت کیا اسکو سعید قرشی نے عبد الملک بن ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم کے طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا عمرو سے کہ لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمان پس ذکر کیا اسکو اور کہا ابن اثیر نے کہ تخریج کی ہے اسکی ابو موسیٰ نے

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم خطابا لعامة المؤمنين

یہ وہ فرمان ہے جسمیں مخاطب کیا ہے رسول اللہ نے عام مومنین کو

۱۲۴ کتاب الی عامة المومنین

قال ابن الاثير روى عثمان بن عبد الله ابن علاثة عن طارق بن احمر رأيت مع رسول الله كتابا فيه۔

من محمد رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تبيعوا الثمرة حتى ينيع ولا السهم حتى يخمس ولا توطوء الحبالى حتى يضعن۔ قال كذا ذكره ابن قانع ۔

قوله ولا السهم ۔ هذا ما اشتمله حديث حكيم بن حزام قال قلت يا رسول الله يأتيني الرجل فيسألني عن البيع ليس

کہا ابن اثیر نے روایت کی ہے عثمان بن عبد اللہ بن علاثہ نے طارق بن احمر سے کہا کہ دیکھی مینے رسول اللہ کے پاس ایک تحریر جسمیں لکھا ہوا تھا کہ

(فرمان ہے) محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کہ مت بیچو کھجوریں جب تک کہ پک نہ جائیں اور نہ حصہ جب تک کہ خمس نہ لیا جاوے اور مت جماع کرو عورتوں سے جبتک کہ وہ وضع حمل کریں کہا ابن اثیر نے کہ اسیطرح ذکر کیا ہے ابن قانع نے

قولہ ولا السہم یہ وہ حکم ہے کہ شامل ہے اسکو حدیث حکیم بن حزام کی کہتے ہیں کہ کہا مینے کہ اے رسول اللہ آتا ہے میرے پاس ایک شخص پس سوال کرتا ہے مجھسے اوس چیز کے

عندي ما ابيعه منه ثم ابتاعه من السوق فقال لا تبع ما ليس عندك رواه اصحاب الصحيح قال البغوي النهي في هذا الحديث عن بيوع الاعيان التي لا يملكها وظاهر النهي تحريم ما لم يكن في ملك الانسان ولا داخلا تحت مقدرته فكذلك بيع السهم قبل التخميس وروى ايضا عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يباع سهم حتى يعلم رواه الحاكم في الكنى

قوله ولا تطئوا الحبالى - وهذا ما اشتمله حديث رويفع بن ثابت مرفوعا من كان يؤمن بالله واليوم الآخر فلا يسقي ماءه ولد غيره رواه الترمذي وروى ايضا عن عرباض بن سارية ان النبي صلى الله عليه وسلم حرم وطي السبايا حتى يضعن ما في بطونهن رواه احمد والترمذي وزاد في رواية ابي سعيد ولا غير حامل حتى تحيض

فروخت کرنیکا جو میرے پاس نہیں ہی پھر خرید لیتا ہوں میں اوسکو بازار سے پس فرمایا آپنے مت بیچ تو اوس چیز کو جو تیرے پاس موجود نہیں ہے۔ روایت کیا ہے اسکو اصحاب صحیح نے کہا البغوی نے کہ نہی ہے اس حدیث میں اون چیزونکے بیع سے جنکا آدمی مالک نہیں ہے اور ظاہر نہی سے حرمت ہی بیع اوس چیز کی جو نہو اوس شخص کی ملک میں اور نہ اوسکی مقدرت میں ہو پس اسیطرح ہی فروخت کرنا اپنے حصہ کا پہلے خمس لیے جانیکے۔ اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہی کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ بیچا جائے حصہ یہانتک کہ معلوم ہو جاوے (یعنی معین اور مشخص ہو جاوے) روایت کیا ہے اسکو حاکم نے کتاب الکنی میں **قولہ ولا تطئوا الحبالے** اس حکم کو شامل ہے حدیث رویفع بن ثابتؓ کی جو مرفوع ہی کہ جو شخص ایمان رکھتا ہو اللہ اور قیامت کے دن پس چاہیے کہ نہ پلاوے اپنا پانی (مراد منی) دوسرے کی اولاد کو روایت کیا اسکو ترمذی نے اور عرباضؓ بن ساریہ سے بھی روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حرام کردیا تھا قیدی عورتوں سے جماع کرنا یہانتک کہ فارغ ہو جاویں وہ اپنے حمل سے روایت کیا اسکو احمد اور ترمذی نے اور ابی سعید کی روایت میں یہ زیادتی ہی کہ اور نہ جماع کیا جائے غیر حامل سے یہانتک کہ وہ حائض ہو جاویں

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم لعبد يغوث بن وعلة الحارثي

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عبد یغوث بن وعلہ حارثی کو

ذكر في مصباح المضي ولم اره في غيره انه قال ابو سعد وكتب النبي صلى الله عليه وسلم لعبد يغوث بن وعلة الحارثي - ان له ما اسلم عليها من ارضها واشائها يعني نخلها ما اقام الصلوة وآتى الزكوة واعطى خمس المغانم في الغزو ولا عشر ولا حشر ومن تبعه من قومه وكتب الارقم بن ابي رقم المخزومي

ذکر کیا ہی مصباح المضی میں اور نہیں دیکھا مینے اوسکے سوا کسی اور کتاب میں کہ کہا ابو سعد نے کہ لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عبد یغوث بن علم حارثی کو کہ تحقیق واسطے اوسکے وہ چیز ہے جسپر وہ اسلام لایا اوسکی زمین اور اوسکی کھجوریں جبتک کہ وہ نماز پڑھے اور زکوۃ دے اور دے لڑائی کے مال غنیمت میں سے خمس اور نہ عشر لیا جاویگا اور نہ لشکر بنانیکو جمع کیا جاویگا اور یہی حکم ہے اونکے واسطے جو تابعداری کریں اوسکی اوسکی قوم میں سے اور لکھا اسکو ارقم بن ابی ارقم مخزومی نے۔

١٥ كتاب الى عبد يغوث

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم لعباد بن الاشيب العنزي

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عبادہ بن اشیب عنزی کو

قال الحافظ اخرج ابن مندة من طريق مطرف بن ابی الحسین بن المصادق بن امیة العنزی عن ابیه عن جده عن عبادة ابن الاشیب قال خرجت الی رسول الله صلی الله علیه وسلم فاسلمت فکتب لی کتابا نسخته بسم الله الرحمن الرحیم ـ من محمد نبی الله لعبادة ابن الاشیب العنزی انی امرتك علی قومك ممن جری علیه عمالی وعمل بنی ابیك فمن قرئ علیه کتابی هذا فلم یطع فلیس له من الله معون ـ

قال واخرجه الاسماعیلی فی معجمة الصحابة وقال ابن الاثیر اخرجه ابن مندة وابو نعیم

کہا حافظ نے کہ تخریج کی ہے ابن مندہ نے مطرف بن ابی حسین بن مصادق بن امیہ عنزی کے طریقہ سے مطرف روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے اور انکے باپ روایت کرتے ہیں اپنے دادا سے اور وہ عبادہ بن اشیب سے کہا کہ گیا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پس اسلام لے آیا تو لکھا آپنے ایک فرمان میرے لیے نسخہ اوسکا یہ ہے کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم (فرمان ہے) محمد رسول اللہ کی جانب سے عبادہ بن اشیب عنزی کے لیے تحقیق میں نے امیر بنایا تجھکو تیری اوس قوم پر جنپر میرے عامل بھیجے گئے اور جنپر اس سے پہلے تیرے بھائیوں کے عامل بھیجے جاتے تھے پس جس شخص کو سنائی جائے میری یہ کتاب اور وہ اطاعت نہ کرے تو نہیں ہے اسکے لیے اللہ کیجانب سے کوئی مدد۔ کہا حافظ نے اور تخریج کی ہے اسکی اسماعیلی نے معجمۃ الصحابہ میں اور کہا ابن اثیر نے کہ تخریج کی ہے اسکی ابن مندہ اور ابو نعیم نے

غرائب ما فی هذا الکتاب

شرح اون لغات کی جو اس فرمان میں آئی ہیں

العنزی ـ بسکون النون والزاء المعجمة نسبته الی عنز بن وائل بن قاسط بن هنب ابن اقصی ـ وعنز ابو بکر بن وائل ـ **قوله ممن جری** ـ بیان القوم یعنی جعلتك امیرا علی قومك الذی ارسلتُ علیهم عمالی وارسل علیهم عمال بنی ابیك من قبل ـ **قوله من قرئ** ـ هذا یدل علی ان کتاب الامام مطاع وینبغی لحامل الکتاب ان یقرأه علی من کُتِبَ الیه حتی یعلم المطیع من

العنزی بسکون نون اور زا معجمہ نسبت ہے عنز بن وائل بن قاسط بن ہنب بن اقصی کیطرف۔ اور عنز ابو بکر بن وائل کی طرف۔ **قولہ من جری**۔ بیان ہے قوم کا یعنی کیا میں نے تجھکو امیر تیری قوم پر وہ قوم جنپر بھیجا میں نے اپنے عاملوں کو اور بھیجے جاتے تھے اونکی طرف تیرے باپ دادا کے عامل اس سے پہلے **قولہ من قری**۔ یہ قول دلالت کرتا ہے اس بات پر کہ امام کی تحریر لائق اطاعت ہے اور تحریر لیجانے والے کو چاہیے کہ مکتوب الیہ کو سنا دے تاکہ فرق معلوم ہو جائے مطیع اور نافرمان کا۔

العاصی وان من ابی الکتاب قبل قرأة الکتاب علیہم فلا یعد من العصاة فانہ صلے اللہ علیہ وسلم رتب حکم عدم الاطاعۃ علے قرأة الکتاب

اور جو شخص کہ انکار کرے اوس تحریر کا سنائے جانے سے پہلے تو وہ نافرمانوں میں سے نہیں شمار کیا جائے گا اسوجہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عدم اطاعت کے حکم کو مرتب کیا ہی قرأة تحریر پر

کتابہ صلے اللہ علیہ وسلم لعبد اللہ بن عکیم

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عبداللہ بن عکیم کو

اخرج ابوداؤد والطیالسی فی مسندہ قال حدثنا یونس قال حدثنا ابوداؤد قال حدثنا شعبۃ عن الحکم عن عبد الرحمن بن ابی لیلے عن عبد اللہ بن عکیم قال قرئ علینا کتاب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فی ارض جہینۃ ان لا تستمتعوا من المیتۃ بشئ اھاب ولا عصب اخرجہ ایضا الامام احمد فی مسندہ وذکرہ ابن الاثیر فقال قد روی عن عبد اللہ بن عکیم من غیر وجہ وفی بعضہا یقول جاءنا کتاب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قال واخرجہ الثلاثۃ اعنے ابن مندۃ وابونعیم وابن عبد البر

تخریج کی ہے ابوداؤد نے اور طیالسی نے اپنی مسند میں کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابوداؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعبہ نے حکم سے روایت کرکے وہ روایت کرتے ہیں عبدالرحمن بن ابی لیلی سے اور وہ عبداللہ بن عکیم سے کہا کہ پڑھی گئی ہم پر تحریر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ارض جہینہ میں کہ مت نفع حاصل کرو مردار چمڑے اور تانت وغیرہ سے تخریج کی ہے اسکی امام احمد نے اپنی مسند میں اور ذکر کیا ہے اسکو ابن اثیر نے پس کہا کہ روایت کیگئی ہے عبداللہ بن عکیم سے چند طریقوں سے اور بعض طریقوں میں ہے کہ آئی ہمارے پاس تحریر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی۔ کہا اور تخریج کیا اسکو ابن مندہ اور ابونعیم اور ابن عبد البر نے۔

غرائب ما فی ھذا الکتاب و المسئلۃ المستنبطۃ منہا

شرح اُن لغات کی جو اس فرمان میں ہیں اور مسئلہ جو مستنبط ہوتا ہے اس فرمان سے

اھاب ھو الجلد وقیل قبل الدباغ **عصب**۔ بفتح العین المہملۃ ھو اطناب مفاصل الحیوان وھو شئ مدور۔ **اعلم ان الاستمتاع من اھاب** المیتۃ وعصبہا علے وجہین اما بالاکل وبغیرہ من الاستعمال فاما الاول فھو حرام لاخلاف فیہ عند الائمۃ وقد

اہاب۔ کھال بعض نے کہا رنگنے سے اول یعنی کچی **عصب** بفتح عین مہملہ حیوانات کے جوڑ بند۔ اور وہ گول ہوتے ہیں۔ (یعنی جنکو تانت کہتے ہیں) **جان** تو کہ نفع لینا مردار کی کھال و اس کے پٹھوں سے دو طرح پر ہوتا ہے یا کھانے کا نفع یا اوس کے سوا اور قسم کا استعمال۔ اول تو حرام ہے جسمیں ائمہ کا بالکل خلاف نہیں ہے اور ابن عباس رضی اللہ عنہ کی صحیح حدیث میں آیا ہے

ورد في الصحيح من حديث ابن عباس انما حرم من الميتة اكلها واما الثاني فاختلفت الائمة على سبعة اقوال - الاول انه يطهر بالدباغ جميع جلود الميتة مطلقا الا الكلب والخنزير وهو مذهب الشافعي و مالك والاوزاعي وابي حنيفة والظاهرية و سائر الائمة وعلي بن ابي طالب وابن مسعود واستدلوا بحديث ابن عباس رضي الله عنه قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ايما اهاب دبغ فقد طهر رواه احمد ومسلم وابن ماجة والترمذي والثاني انه لا يطهر شئ من الجلود بالدباغ وهو المروي عن عمر بن الخطاب وابنه عبد الله وعائشة وهو اشهر الروايتين عن احمد واحدى الروايتين عن مالك واستدلوا بحديث الكتاب وحديث عبد الله بن عكيم قال كتب الينا رسول الله صلى الله عليه وسلم قبل وفاته بشهرين ان لا تنتفعوا من الميتة اهاب ولا عصب رواه اصحاب السنن والثالث انه يطهر بالدباغ جلد ماكول اللحم وهو قول ابن المبارك وابي ثور واسحق بن راهويه وقالوا ان الدباغ يشبه بالزكوة فيما روي عن النبي صلى الله عليه وسلم في جلود الميتة دباغها زكوتها والزكوة تعمل في الماكول فكذا الدباغ والرابع يطهر بالدباغ جميع جلود الميتة الا الخنزير وهو قول من رأى ان الكلب ليس بنجس العين فهم بعض اصحاب

کہ مردار کا کھانا حرام ہے لیکن نفع لینا بصورت ثانی اوس میں اختلاف کیا ہے ائمہ نے سات قولوں پر۔ اول یہ کہ بالکل پاک ہوجاتی ہیں رنگنے سے تمام مرداروں کی کھالیں مگر کتا اور سور۔ اور یہ مذہب ہے امام شافعی اور امام مالک اور اوزاعی اور امام ابی حنیفہ اور ظاہریہ اور باقی ائمہ کا اور اصحاب میں سے علی بن ابی طالب اور ابن مسعود رضی اللہ عنہما کا اور دلیل لائے ہیں وہ ابن عباس رضی اللہ عنہ کی حدیث سے کہا سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے جو کھال بھی رنگ لیجاوے تو وہ پاک ہوجاتی ہے روایت کیا اسکو احمد اور مسلم اور ابن ماجہ اور ترمذی نے۔ دوسرے یہ کہ کوئی کھال رنگنے سے پاک نہیں ہوتی۔ اور یہی روایت ہے عمر بن خطاب اور اون کے بیٹے عبد اللہ اور عائشہ سے اور یہی مشہور روایت ہے امام احمد سے۔ اور ایک روایت ہے امام مالک سے اور دلیل لائے ہیں اسی فرمان والی حدیث سے اور عبد اللہ بن عکیم کی حدیث سے کہا کہ لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے مرنے سے دو مہینے پہلے نہ نفع لو تم مردار کی کھال سے اور نہ اوس کے پٹھوں سے روایت کیا اسکو اصحاب سنن نے اور تیسرا قول یہ کہ پاک ہوجاتی ہیں رنگنے سے اون جانوروں کی کھال جنکا گوشت کھایا جاتا ہے اور یہی قول ہے ابن مبارک اور ابو ثور اور اسحق بن راہویہ کا اور کہا اونہوں نے کہ رنگنا مشابہ ہے ذکوۃ کے بوجہ اوس حدیث کے جو روایت کیگئی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مردار کی کھالوں کے بارہ میں کہ رنگنا اونکا ذکوۃ ہے اونکی اور ذکوۃ دیجاتی ہے اون جانوروں کی جنکا گوشت کھایا جاتا ہے پس اسیطرح رنگنا۔ اور چوتھا قول یہ ہے کہ پاک ہوجاتی ہیں رنگنے سے تمام مرداروں کی کھالیں مگر سور کی

ابی حنیفة و بنحو ابما قدم فی الاول انما الخلاف
فی لاستثناء بمسئلة الصید والخامس
یطهر الجمیع الا انه یطهر ظاهره دون باطنه
فلا ینتفع به فی المائعات وانما ینتفع فی
الیابسات وهو قول عن مالك وهذا
التفصیل بین المائع والیابس فالدلیل
علیه یابس والسادس یطهر الجمیع حتی الکلب
والخنزیر وهو مذهب داود عن ابی یوسف
مروی ایضا واستدلوا بعموم قوله صلی الله
علیه وسلم ایما اهاب دبغ فقد طهر والسابع
انه یجوز الانتفاع بجمیع جلود
المیتة وان لم تدبغ والیه ذهب الزهری وبعض
اصحاب الشافعیة واستدلوا بحدیث الشاة
باعتبار روایة التی لم یذکر فیها الدباغ۔

اور یہ قول ہے اوس شخص کا جسکے نزدیک کتا نجس عین نہیں ہے
اور وہ بعض اصحاب ابی حنیفہ ہیں اور حجت لائے ہیں اوسی
حدیث سے جو گذر گئی قول اول میں اور خلاف اول مذہب کا
مسئلہ صید سے کیا ہے اور پانچواں قول یہ ہے کہ پاک ہو جاتی
ہیں سب کھالیں مگر پاک ہوتی ہے ظاہر جلد نہ باطن پس نفع
لیا جاوے اوس سے تر چیزوں میں اور استعمال کیا جاوے
خشک مواقع پر اور یہ ایک قول ہے امام مالک کا اور یہ تفصیل کہ
تر و خشک میں فرق ہے دلیل اسکی خشک ہے یعنی کمزور
اور چھٹا قول یہ ہے کہ پاک ہو جاتی ہیں سب کھالیں یہانتک کہ کتا اور سور
بھی اور یہ مذہب ہے داؤد کا اور مروی ہے ابو یوسف سے بھی اور دلیل لائے
ہیں رسول اللہ کے قول کی عمومیت سے کہ جو کھال بھی رنگ لیجاوے وہ پاک
ہو جاتی ہے اور ساتواں قول یہ ہے کہ جائز ہے نفع لینا تمام مردار کی کھالوں سے
اگرچہ وہ رنگی نجاویں اور یہی مذہب ہے زہری کا اور بعض اصحاب امام شافعی کا اور
استدلال لائے ہیں بکری کے اوس حدیث سے جسمیں دباغ کا ذکر نہیں کیا گیا

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم لعمه عباس بن عبد المطلب

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے چچا عباس بن عبد المطلب کو

قال فی سیرة المحمدیة اخرجه ابن ابی شیبة
قال فیه وکان العباس اسلم قدیما ولکنه
کان یکتم الاسلام وقیل انه اسلم یوم
بدر وقیل اسلم یوم فتح خیبر وقیل کان
یکتم ایمانه حتی اظهره یوم الفتح وکان یحب
القدوم علیه صلی الله علیه وسلم فکتب
علیه الصلوة والسلام الیه۔
ان مقامك بمكة خير لك۔
واخرجه محمد بن سعد فی الطبقات فی ترجمة
عباس بغیر هذا اللفظ فقال اخبرنا

کہا سیرة محمدیہ میں تخریج کی ہے ابن ابی شیبہ نے کہا اوسمیں
اور عباس رضی اللہ عنہ اسلام لے آئے تھے بہت اول لیکن
پوشیدہ رکھتے تھے اپنے اسلام کو اور بعض نے کہا کہ اسلام لائے
تھے بدر کے دن اور بعض نے کہا فتح خیبر کے دن اور کہا گیا ہے
کہ چھپاتے تھے اپنے ایمان کو یہانتک کہ ظاہر کیا اوسکو فتح مکہ
کے دن اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس
آنا چاہتے تھے پس لکھا اونکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
تحقیق مکہ میں تمہارا رہنا بہتر ہے تمہارے لیے
اور تخریج کی ہے محمد بن سعد نے اسکی طبقات میں حضرت عباس
کے ترجمہ میں ان الفاظ سے علیحدہ دوسرے لفظوں میں ایسا کہا

محمد بن عمر قال حدثنی ابن ابی سبرة عن
حسین بن عبد اللہ عن عکرمة عن ابن
عباس رض قال اسلم العباس بمکة قبل
بدر واسلمت ام الفضل معہ حینئذ و
کان مقامہ بمکة انہ کان لا یغبیٔ علی رسول
اللہ صلعم بمکة خبر یکون الا کتب بہ الیہ
وکان من ھناك من المؤمنین یتقوون بہ
ویصیرون الیہ وکان لھم عونا علی اسلامھم
ولقد کان یطلب ان یقدم علیہ صلعم فکتب
الیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ان مقامك مجاھد حسن - فاقام بامر رسول ۱۲
اللہ صلعم - **اعلم** ان الھجرة من مکة
کانت مفروضة الی فتحھا فحینئذ مقام عباس
رضی اللہ عنہ بھا واجازة النبی صلی اللہ علیہ
وسلم لہ یشکل بقولہ سبحانہ تعالی - اِنَّ الَّذِیْنَ
تَوَفّٰھُمُ الْمَلٰٓئِکَةُ ظَالِمِیْٓ اَنْفُسِھِمْ قَالُوْا
فِیْمَ کُنْتُمْ قَالُوْا کُنَّا مُسْتَضْعَفِیْنَ فِی الْاَرْضِ
قَالُوْٓا اَلَمْ تَکُنْ اَرْضُ اللّٰہِ وَاسِعَةً فَتُھَاجِرُوْا
فِیْھَا فَاُولٰٓئِکَ مَاْوٰھُمْ جَھَنَّمُ وَسَآءَتْ مَصِیْرًا
قال فی الخازن ان اللہ لم یقبل الاسلام من احد
بعد ھجرة النبی حتی یھاجر الیہ ثم نسخ ذلك بعد
فتح مکة بقولہ صلی اللہ علیہ وسلم لا ھجرة بعد
الفتح اخرجاہ فی الصحیحین **اقول** فالجمع
فی ھذا المقام انہ کان ممن استثناھم اللہ تعالی
عن ھذا الحکم کولدہ وزوجتہ رضی اللہ
تعالی عنھم بقولہ اِلَّا الْمُسْتَضْعَفِیْنَ مِنَ الرِّجَالِ
وَالنِّسَآءِ وَالْوِلْدَانِ لَا یَسْتَطِیْعُوْنَ حِیْلَةً وَّلَا

کہ خبر دی ہمکو محمد بن عمر نے کہا حدیث بیان کی مجھسے ابن ابی سبرہ
نے بروایت حسین بن عبد اللہ عکرمہ سے روایت کرکے وہ
روایت کرتے ہیں ابن عباس رض سے کہا کہ اسلام لائے عباس
مکہ میں بدر سے پہلے اور اسلام لائیں ام الفضل اونکے ہی ساتھ
اوسی وقت اور وہ مکہ ہی میں رہتے تھے اور نہیں چھپاتے تھے
رسول اللہ سے کوئی بات جو مکہ میں ہوتی مگر کہ آپ کو لکھ بھیجتے
تھے اور جو یہاں مسلمان تھے وہ قوت پاتے تھے آپسے اور جاتے
تھے آپکی طرف اور وہ اونکے لیے اونکے اسلام پر مددگار تھے
اور وہ چاہتے تھے کہ رسول اللہ کے پاس آجاویں تو آپنے اونکو
فرمان لکھا کہ ان مقامک مجاہد حسن
بے شک تمہارا مکہ میں رہنا عمدہ جہاد ہے پس رہے وہیں رسول اللہ
کے حکم سے - **جان** تو کہ ہجرت مکہ سے فرض تھی فتح مکہ تک
پس اس صورت میں رہنا حضرت عباس کا مکہ میں اور اجازت
دینا اسکی رسول اللہ کی جانب سے اعتراض ہوتا ہے اسپر
قول اللہ عزوجل - اِنَّ الَّذِیْنَ تَوَفّٰھُمُ الآیہ سے یعنی وہ لوگ
کہ مارا اونکو فرشتوں نے ظلم کرنیوالے تھے وہ اپنی جانوں پر
کہا فرشتوں نے کہ کس میں تھے تم جواب دیا کہ ضعیف اور عاجز تھے
ہم زمین میں کہا فرشتوں نے کیا نہیں تھی زمین اللہ کی وسیع کہ ہجرت
کرتے تم اوسمیں پس یہ لوگ ہیں کہ ٹھکانہ انکا جہنم ہے اور وہ برا
ٹھکانہ ہے کہا خازن میں کہ اللہ نے نہیں قبول کیا اسلام کسی کا
بعد ہجرت کے مگر جبکہ ہجرت کی رسول اللہ کیطرف پھر منسوخ ہوگیا
حکم فرضیت ہجرت کا بعد فتح مکہ کے رسول اللہ کے قول لا ہجرة
بعد الفتح سے جسکی تخریج کی ہے شیخین نے یعنی نہیں ہے ہجرت بعد فتح مکہ کے
کہتا ہوں میں کہ وجہ توفیق اس مقام پر یہ ہے کہ حضرت عباس اون
لوگوں میں سے ہیں جنکو مستثنی کیا ہے اللہ نے مثل آپکے بیٹے
اور زوجہ رضی اللہ عنہم کے اپنے قول اِلَّا الْمُسْتَضْعَفِیْنَ سے
یعنی مگر وہ ناچار مرد اور عورتیں اور بچے جنکو قوت نہیں کی حیلہ

يَهْتَدُوْنَ سَبِيْلًا اَوْ خصوصه النبی صلی الله علیه وسلم عن هذا الحکم لمصلحة رآها فی مقامه بمکة من مصالح الاسلام۔

کی اور نہ راہ چل سکتے ہیں۔ یا خاص کیا ہے اونکو رسول اللہ نے اس حکم کے ساتھ بوجہ کسی مصلحت کے جو آپنے سوچی ہوگی مصالح اسلام سے۔

هذا ایضا ماکتبه صلی الله علیه وسلم لعمه عباس بن المطلب رض

یہ بھی وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے چچا عباس رض کو

ذکر صاحب سیرة الحمدیة فی المعجزات بلا سند و تخریج ان النبی صلی الله علیه وسلم کتب للعباس - الحیرة من الکوفة والمیدان من الشام والخط من هجر و مسیرة ثلثة ایام من ارض الیمن - فلما افتتح ذلک اتی به عمر رضی الله عنه۔

ذکر کیا ہے صاحب سیرۃ محمدیہ نے معجزات کے ذکر میں بغیر سند اور تخریج کے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لکھا حضرت عباس کے لئے (جاگیر میں) حیرہ کوفہ سے اور میدان شام میں سے اور خط (نام مقام) ہجر میں سے اور تین منزل کے مقدار (زمین) ارض یمن سے۔ پس جبکہ فتح ہوئے یہ مقام تو لائے یہ تحریر حضرت عمر رض کے پاس۔

اتفق العلماء علی اشتراط القبض فی صحة الهبة ویدل علیه ما رواه الامام مالک فی الموطا عن عائشة ان ابابکر الصدیق کان نحلها جاد عشرین وسقا من ماله بالغابة فلما حضرته الوفاة قال یا بنیة انی کنت نحلتک جاد عشرین وسقا ولو کنت جددته واحترثته کان لک وانما هو الیوم مال وارث فاقتسموه علی کتاب الله فهذا صریح علی ان الهبة انما تملک بالقبض لقوله لو کنت جددته واحترثته کان لک وذلک لان قبض الثمرة بالجداد **ولکن** هذا الکتاب وغیره مثل کتاب تمیم الداری وغیره یفید علی خلاف ما اتفقوا علیه من اشتراط القبض فی الهبة **اقول** والتوفیق ممکن بوجوه الاول ان یکون

اتفاق کیا ہے علماء نے۔ اس بات پر کہ ہبہ کے لیے قبضہ شرط ہے اور دلالت کرتی ہے اسپر وہ حدیث جسکو روایت کیا ہے امام مالک نے موطا میں عائشہ رض سے کہ ابوبکر صدیق نے دی تھی آپکو بیس وسق کٹی ہوئی اپنے مال غابہ میں جب آپکی وفات کا وقت آیا تو فرمایا کہ اے بیٹی میں نے تجھکو بیس وسق دیے تھے اور اگر تو کٹوا لیتی اور جمع کر لیتی تو وہ تیرے تھے لیکن اب وہ مال ہے وارث کا پس تقسیم کیا اسکو موافق کتاب اللہ کے پس یہ صریح ہے اس بات میں کہ یہ ملک بنتا ہے قبضہ سے بوجہ قول ابوبکر رض لو کنت جددته یعنے اگر کٹوا لیتی تو اونکو اور جمع کر لیتی تو تیری ہو جاتی۔ اور یہ اسوجہ سے کہ قبضہ پھلوں پر کاٹنے سے ہوتا ہے **لیکن** یہ فرمان اور اس کے سوا جیسے کتاب تمیم الداری وغیرہ کی فائدہ دیتی ہے خلاف اس مسئلہ کا جسپر اونہوں نے اتفاق کیا ہے یعنی شرط لگانا قبضہ کی ہبہ میں **کہتا** ہوں میں کہ توفیق دفع اعتراض کی ممکن ہے چند طرح اول یہ کہ قصہ اس فرمان کا اول اسلام

ف ایضا کتاب لعباس رض

قصة الکتاب فی اوائل الاسلام و قصة الاتفاق متاخر عنها فصار منسوخا والثانی ان یکون من خصائصه صلے الله علیه وسلم والثالث ان یکون من معجزاته صلے الله علیه وسلم حیث تیقن بحصول القبض فاجرٰی علیه ورتب حکم القبض علیه۔

کا ہے اور قضیہ اتفاق علماء کا موخر ہے اس سے پس ہو جاویگا یہ منسوخ دوسرے یہ کہ اس قسم کا ہبہ رسول اللہ کی خصائص میں سے ہو۔ تیسرے یہ کہ آپ کے معجزات میں سے تھا پس گویا یقین ہو گیا تھا آپ کو قبضہ حاصل ہو جانے کا پس جاری کیا آپ نے اسکو اور مرتب کیا اوسپر حکم قبضہ کو۔

هذا ما کتبه صلے الله علیه وسلم لعثمان بن عفان رضی الله عنه

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ نے عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کو

کتاب لعثمان بن عفان رض

اخرجه محمد بن سلیمان المرانی عن وحشے بن حرب عن ابیه ان النبی صلی الله علیه وسلم کتب الی عثمان وهو بمکة۔ ان الجند قد توجهوا قبل مکة وانی بعثت الیك دوسا (مولی رسول الله) وامرته ان یتقدم بین یدیك باللواء وبعثت الیك خالد بن الولید لتسیر۔ ذکره الحافظ وابن الاثیر وقال رواه صدقة ابن خالد عن وحشے بن حرب باسناده و اخرجه ابن منده وابو نعیم۔

تخریج کی محمد بن سلیمان مرانی نے وحشی بن حرب سے روایت کرکے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لکھا عثمان رض کو اور عثمان رض مکہ میں تھے کہ تحقیق لشکر متوجہ ہوا ہے مکہ کی طرف اور بیجتا ہوں میں تمہاری طرف دوس کو (غلام آزاد کردہ رسول اللہ) اور حکم کیا ہے میں نے اوسکو کہ چلے وہ تمہارے آگے جھنڈا لیکر اور بھیجا میں نے تمہاری طرف خالد بن ولید کو تاکہ کوچ کرو تم۔ ذکر کیا ہے اسکو حافظ اور ابن اثیر نے اور کہا کہ روایت کیا ہے اسکو صدقہ بن خالد نے وحشی بن حرب سے اپنی سند سے اور تخریج کی ہے اسکی ابن مندہ اور ابو نعیم نے۔

هذا ما کتبه صلے الله علیه وسلم لعداء بن خالد

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ نے عداء بن خالد کے لئے

کتاب لعداء ابن خالد

اخرج الترمذی فی ابواب البیوع قال حدثنا محمد بن بشار قال حدثنا عباد بن لیث صاحب الکرابیس قال حدثنا عبد المجید ابن وهب قال قال لی العداء بن خالد الا اقرأك کتابا کتبه لی صلے الله علیه وسلم

تخریج کی ہے ترمذی نے ابواب البیوع میں کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے محمد بن بشار نے کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے عباد بن لیث صاحب الکرابیس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبد المجید بن وہب نے کہا کہ کہا مجھ سے عداء بن خالد نے کہ کیا نہیں سناؤں تمکو وہ تحریر جو لکھی ہے میرے لیے رسول اللہ صلی اللہ

قلت بلی فاخرج لی کتابا نسخته -
بسم الله الرحمن الرحيم - هذا ما اشترى العداء بن خالد بن هوذة من محمد رسول الله صلى الله عليه وسلم اشترى منه عبدا او امة (شك الراوی) - لا داء ولا غائلة خبيثة - بيع المسلم للمسلم -

واخرجه ابن الاثير وابن عبد البر بسنده الترمذی وايضا ابن عبد البر بسند آخر وذكره فی جامع الازهر فقال اخرجه البزار وغيره عن خالد بن العداء فكلهم وافقوا فی لفظهم وخالفوا الترمذی فقالوا لا داء ولا غائلة ولا خبثة وهذا اللفظ اخرجه ابن سعد فی الطبقات فی العداء فقال اخبرنا يحيى بن راشد قال حدثنی عباد بن ليث اليشكری قال حدثنی عبد المجيد بن وهب قال حدثنی العداء بن خالد بن هوذة قال اخرج الی کتابا - فذکر الحديث -

علیہ وسلم نے میں نے کہا ہاں پس نکالی ایک تحریر جسکا نسخہ یہ ہے کہ
بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ تحریر ہے اوسکی کہ خریدا عداء بن خالد بن ہوذہ نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے - خریدا آپسے ایک غلام یا چھوکری (شک ہے راوی کا) نہ بیماری ہے نہ کوئی عیب ہے خبیث - بیع مسلمان کی ہے مسلمان کے لئے -

اور تخریج کی ہے اس کی ابن اثیر نے اور ابن عبد البر نے ترمذی کی سند سے اور ابن عبد البر نے تخریج کی دوسری سند سے بھی اور ذکر کیا ہے اسکو جامع ازہر میں پس کہا کہ تخریج کی ہے اسکی بزار نے خالد بن عداء سے پس سب نے آپسمیں لفظوں میں موافقت کی ہے اور مخالفت کی ہے الفاظ ترمذی کی پس کہا کہ نہ کوئی بیماری نہ عیب ہے ظاہری اور نہ عیب ہے باطنی - اور ان ہی الفاظ سے تخریج کی ہے اسکی ابن سعد نے طبقات میں عداء کے ترجمہ میں پس کہا کہ خبر دی ہمکو یحیی بن راشد نے کہا کہ حدیث بیان کی مجھ سے عباد بن لیث یشکری نے کہا کہ حدیث بیان کی مجھ سے عبد المجید بن وہب نے کہا حدیث بیان کی مجھے عداء بن خالد بن ہوذہ نے کہا نکالی میرے لیے ایک تحریر پس

غرائب الالفاظ والمسئلة الماخوذة منه

شرح لغات اور مسئلہ جو مستنبط ہوتا ہے اس فرمانے

داء هو العيب الباطن فی السلعة الذی لم يطلع عليه المشتری - **غائلة** هی ان يكون مسروقا مثلا فاذا ظهر مالكه غال مال مشتريه ای اتلفه وهی صفة ای خصلة مهلكة **خبثة** - الخيانة ما فيه هلاك المال كونه ابقا - **اعلام هذا يدل** على وجوب تبيين العيب او عدمه للمشتری

داء وہ عیب باطن مبیع میں جسپر خریدنے والا خبردار نہ ہو سکے **غائلہ** وہ یہ کہ مثلا چوری ہو جبکہ ظاہر ہو جاوے اوسکا مالک تو تاوان پڑے گا مال مشتری پر - اور وہ ترکیب میں صفت ہے یعنی خصلت مہلکہ -
خبثہ وہ خیانت جسمیں اندیشہ ہو ہلاک مال کا جیسے ہونا غلام بھگوڑا - **جان** تو کہ یہ فرمان دلالت کرتا ہے اس بات پر کہ مشتری پر اس بات کا ظاہر کر دینا واجب ہے کہ مبیع میں

وتحريم كتمانها عنه فان ظهر بعد ان المبيع
كان معيبا عند البيع يرد البيع ويؤيده ما
روى عن عائشة ان رجلا ابتاع غلاما
في عهد النبي صلى الله عليه وسلم ثم وجد به
عيبا فرده بالعيب رواه احمد وابوداؤد و
يدل ايضا على جواز الكتاب في البيع
الحاضر وهو ما استثنى في قوله عز وجل الا
ان تكون تجارة حاضرة تديرونها بينكم
فليس عليكم جناح ان لا تكتبوها - وهذا
الجواز هو مفاد قوله تعالى وانما رخص
الله تعالى في الكتابة في هذا النوع من التجارة
لكثرة ما يجري بين الناس فلو كلفوا فيها
الكتابة شق ذلك عليهم ولانه اذا اخذ
كل من المتبايعين حقه من صاحبه في ذلك
المجلس لم يكن هناك خوف التجاحد الذي
شرع له الكتابة فلا حاجة اليه -

کوئی عیب ہے یا نہیں اور حرام ہے عیب کا چھپانا اوس سے پس اگر
ظاہر ہو جائے بعد میں یہ بات کہ مبیع عیب دار تھی تو رد ہو جائیگی
بیع - تائید کرتی ہے اسپر وہ حدیث جو مروی ہے عائشہؓ سے کہ ایک شخص نے
خریدا ایک غلام رسول اللہ کے زمانہ میں پھر معلوم کیا اوسمیں
عیب تو واپس کر دیا اوسکو بوجہ عیب کے روایت کیا اسکو امام احمد
اور ابو داؤد نے ۔ **اور یہی** دلالت کرتا ہے یہ فرمان - جواز تحریر
پر بیع حاضر میں جو مستثنی ہے قول اللہ عز وجل الا ان تکون تجارۃ
میں یعنی دلکھو تم تحریر مگر کہ تجارت حاضرہ ہو جو دست بدست
ہوتی ہے آپسمیں پس نہیں گناہ تمپر اس بات کا کہ نہ لکھو تم اوسکو
اور یہ جواز معلوم ہوتا ہے قول اللہ عز وجل سے اور اس قسم
کی تجارت میں اسوجہ سے رخصت دی ہے کہ یہ لوگوں کے
درمیان بہت رائج ہے پس اگر اسمیں تحریر کے مکلف کیے
جاتے تو یہ اونپر شاق ہوتا اور اسوجہ سے کہ جبکہ لیلیا ہر ایک
خرید و فروخت کرنیوالے نے اپنا حق اپنے ساتھی سے اوسی
مجلس میں تو اب انکار کا خوف نہیں ہے جسکی وجہ سے مشروع ہوئی
ہے کتابت پس کوئی ضرورت نہیں ہی اوسکی ۔

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم لعك ذو خيوان الهمداني

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عک ذو خیوان ہمدانی کیلیے

کتاب لعک ذی خیوان

قال الحافظ وابن الاثير روى الشعبي عن
عامر بن شهر قال اسلم عك ذو خيوان
فقيل له انطلق الى رسول الله فخذ منه
الامان على من قبلك ومالك وكانت
له قرية بها رقيق فقدم على رسول الله
صلى الله عليه وسلم فقال يا رسول الله
ان مالك بن مرارة قدم يدعو الى الاسلام
واسلمنا ولي ارض بها رقيق فاكتب لي كتابا

کہا حافظ اور ابن اثیر نے کہ روایت کی ہے شعبی نے عامر بن
شہر سے کہا کہ اسلام لایا عک ذو خیوان پس کہا گیا اونسے کہ
جاؤ رسول اللہ کے پاس اور لو اونسے امان اون لوگوں کے
لئے جو تمہارے ساتھ ہیں اور اپنے مال کے لیے اور تھا اونکا
ایک گاؤں جسمیں ان کے غلام تھے پس آئے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اور کہا کہ اے رسول اللہ مالک
بن مرارہ آئے بلاتے تھے طرف اسلام کے پس اسلام لے آئے
ہم اور میری زمین ہے جسمیں غلام ہیں پس لکھ دیجیے مجھے فرمان پس

فكتب صلى الله عليه وسلم له كتابا نسخته بسم الله الرحمن الرحيم من محمد رسول الله لعك ذو خيوان ان كان صادقا في ارضه وماله ورقيقه فله الامان وذمة محمد صلى الله عليه وسلم وكتب مالك بن سعيد قال ابن الاثير قال عبدان (الراوي) مالك وهم والصواب خالد (اي في الكاتب) واخرجه ابوموسى وقال الحافظ رواه ابو يعلى ايضا - واخرجه محمد بن سعد في الطبقات في ترجمة عامر بن شهر هكذا سواء الا انه قال وكتب خالد بن سعيد بدل مالك

قوله ان كان صادقا - ظاهره يدل على ان عقد الامان تصح بالتعليق يعني اذا كان معلقا بالشرط مع ان الاصل في العقود عند جمهور الفقهاء انها لا تصح ولا تتم الا بالتنجيز اعني ان لا تكون معلقا بشرط ولكن هذا الامان لم يكن علقه رسول الله صلى الله عليه وسلم بشرط الصدق ولكنه بيان لامر واقعي وبيانه ان قوله صلى الله عليه وسلم ان كان صادقا يحتمل الامرين يعني ان يكون مرجع الصدق الى اسلام حامل الكتاب او الى كونه صادقا في تملكه الارض والمال والرقيق وهو الظاهر وعلى كلا التقديرين فالشرط لبيان الواقع فان كان كل امان مرتب على الاسلام فهو معلق به وان لم يبين -

لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکے لیے فرمان نسخہ اوسکا یہ ہے بسم اللہ الرحمن الرحیم (یہ فرمان ہے) محمد رسول اللہ کی جانب سے عک وخیوان کے لئے اگر ہے وہ سچا اپنی زمین میں اور اپنے مال اور غلام میں (یعنی ان چیزونکی اظہار ملکیت میں) تو اوسکے واسطے امان ہے اور ذمہ ہے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا اور لکھا مالک بن سعید نے.

کہا ابن اثیر نے کہ کہا عبدان (راوی قصہ) نے (کاتب کی بابت) کہ مالک وہم ہے اور صواب خالد ہے اور تخریج کی اسکی ابوموسی نے اور کہا حافظ نے کہ روایت کیا ہے اسکو ابویعلی نے بھی اور تخریج کی محمد بن سعد نے طبقات میں عامر بن شہر کے ترجمہ میں بالکل ایسا ہی مگر کہ کہا خالد بن سعید عوض میں مالک بن سعید کے.

قولہ ان کان صادقا. ظاہر اس قول کا دلالت کرتا ہے اس بات پر کہ عقد امان صحیح ہوجاتی ہے تعلیق سے یعنی جبکہ معلق ہو کسی شرط کے ساتھ باوجود اس کے کہ اصل عقود میں جمہور فقہا کے نزدیک یہ ہے کہ شرط کے ساتھ صحیح نہیں ہوتے. اور نہیں تمام ہوتے عقد مگر قطع کے ساتھ یعنی نہ ہو معلق کسی شرط کے ساتھ. لیکن یہ امان معلق نہیں کیا ہے اسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صدق کے شرط سے بلکہ یہ بیان ہے امر واقعی کا اور تفصیل اسکی یہ ہے کہ قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ان کان صادقا احتمال رکھتا ہے دو امروں کا یعنی یہ کہ ہو مرجع صدق کا طرف اسلام حامل کتاب کے یا طرف اس بات کے کہ سچا ہے وہ اپنی زمین اور مال اور غلام کے اظہار ملکیت میں اور یہی احتمال ظاہر ہے اور دونو تقدیروں پر یہ شرط بیان ہوگی واقع کی پس ہر وہ امان جو مرتب ہے اسلام پر پس وہ ضرور معلق ہے اوس کے ساتھ اگرچہ بیان نہ کی جاوے.

مکتوب الی عمیر ذی مران

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم الى عمير ذي مران

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمیر ذی مران کے لئے

قال الحافظ وابن الاثير اخرجه الطبراني من طريق خالد بن سعيد بن عمير عن ابيه عن جده قال جاءنا كتاب النبي صلى الله عليه وسلم بسم الله الرحمن الرحيم - من محمد رسول الله الى عمير ذي مران ومن اسلم من همدان سلام عليكم فاني احمد اليكم الله الذي لا اله الا هو اما بعد فانا بلغنا اسلامكم مقدمنا من ارض الروم فابشروا فان الله قد هداكم بهدايته وانكم اذا شهدتم ان لا اله الا الله وان محمدا رسول الله واقمتم الصلوة واعطيتم الزكوة فان لكم ذمة الله وذمة رسوله على دمائكم واموالكم وعلى ارض القوم الذين اسلمتم عليها سهلها وجبالها غير مظلومين ولا مضيق عليهم وان الصدقة لا تحل لمحمد ولا لاهل بيته وان مالك بن مرارة الرهاوي قد حفظ الغيب وادى الامانة وبلغ الرسالة فامرك به خيرا فانه منظور اليه في قومه

قال ابن الاثير اخرجه ابن منده وابو نعيم وابن عبد البر واخرجه ابن سعد في الطبقات في ترجمة عمير +

کہا حافظ اور ابن اثیر نے کہ تخریج کی ہے طبرانی نے خالد بن سعید بن عمیر کے طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ اپنے دادا سے کہا کہ آیا ہمارے پاس فرمان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ محمد رسول اللہ کی جانب سے عمیر ذی مران اور اون لوگوں کیطرف جو قبیلہ ہمدان سے اسلام لائے ہوں۔ سلام ہو تم پر پس تحقیق میں حمد بیان کرتا ہوں طرف تمہارے ایسے اللہ کی کہ نہیں ہے کوئی معبود مگر وہی بعد حمد کے دمعلوم ہو کہ ہمکو تمہارے اسلام لانے کا حال معلوم ہوا ہمارے ارض روم سے واپس آنے پر۔ پس خوشخبری حاصل کرو تحقیق اللہ نے اپنی جانب سے تم کو ہدایت کی اور جبکہ گواہی دی تم نے اس بات کی کہ نہیں ہے کوئی معبود سوائے اللہ کے اور محمد اللہ کے رسول ہیں اور نماز پڑھی اور زکوٰۃ دی تو واسطے تمہارے ذمہ اللہ کا ہے اور ذمہ ہے اوسکے رسول کا تمہاری جانوں پر اور مالوں پر اور قوم کی اوس زمین پر جسپر وہ اسلام لائے ہو تم نرم زمین وہاں کی اور پہاڑ وہاں کے نہ ظلم کیے جاوینگے وہ اور نہ تنگی ہوگی اونپر اور صدقہ نہیں حلال ہے محمد کو نہ آپ کی اہل بیت کو اور تحقیق مالک بن مرارہ رہاوی نے یاد رکھا پیغام اور ادا کی امانت اور پہونچا دی رسالت پس حکم کرتا ہوں میں تجھکو اوس سے بھلائی کرنے کا کیونکہ وہ پسندیدہ ہے اپنی قوم میں

کہا ابن اثیر نے کہ تخریج کی ہے اسکی ابن مندہ اور ابو نعیم اور ابن عبد البر نے۔ اور (نیز) تخریج کی ہے اس کی ابن سعد نے طبقات میں عمیر کے ترجمہ میں۔

المسائل المستنبطة من هذا الكتاب

وہ مسائل جو مستنبط ہوتے ہیں اس فرمان سے

قوله فابشروا۔ رتب النبی صلے اللہ علیہ وسلم الابشار علی خبر مالك بن مرارة باسلامهم فهذا دليل من قال بان خبر الأحاد يفيد اليقين وهو قول الامام احمد ابن حنبل وداؤد الظاهری وغيرهما و هذا باب جری فيه الخلاف الكثير حتى قالت طائفة منهم ان خبر الواحد يكون ناسخا للمتواتر وذلك فيما رواه البخاری ومسلم عن ابن عمر قال بينا الناس يصلون الصبح فی مسجد قباء اذ جاء رجل فقال قد انزل علے النبی صلے اللہ علیہ وسلم قرآن وقد امر ان يستقبل الكعبة فاستقبلوها فتوجهوا الى الكعبة والاكثرون علے خلاف ذلك وقالوا انه لا يفيد العلم مطلقًا۔ فمنهم الائمة الثلاثة وقيل يفيد بالقرينة وقيل لا يطرد۔

قوله ان الصدقة لا تحل۔ وهو كما روی عن ابی هريرة رضی اللہ تعالی عنه قال اخذ الحسن بن علی تمرة من تمرة الصدقة فجعلها فی فيه فقال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم كخ كخ ارم بها اما علمت انا لا ناكل الصدقة متفق عليه واكثرت الكلام فی هذه المسئلة سابقا بكتاب ذرعة بن سيف۔

قولہ فابشروا۔ مرتب کیا رسول اللہ نے حکم بشارت مالک بن مرارہ کے اون سے اسلام کی خبر دینے پر پس یہ دلیل ہے اون لوگوں کی جنہوں نے قول کہا کہ خبر واحد فائدہ دیتی ہے یقین کا اور یہی قول ہے امام احمد بن حنبل اور داؤد ظاہری وغیرہ کا اور اس باب میں بہت خلاف ہے پس کہا ایک گروہ علما نے کہ خبر واحد ناسخ ہو جاتی ہے متواتر کی اور یہ اوس حدیث میں ہے جسکو روایت کیا ہے بخاری اور مسلم نے ابن عمرؓ سے کہا کہ لوگ مسجد قبا میں صبح کی نماز پڑھ رہے تھے کہ آیا ایک آدمی اور کہا کہ نازل ہوا ہے قرآن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر اور حکم دیے گئے ہیں آپ کہ قبلہ کریں کعبہ کو پس قبلہ بنا لو تم اوسکو پس متوجہ ہو گئے وہ کعبہ کی طرف۔ اور اکثر علما اس کے خلاف ہیں اور کہا انہوں نے کہ خبر واحد مفید نہیں ہوتی علم کی بالکل ان ہی میں ائمہ ثلاثہ ہیں اور بعض نے کہا کہ مفید ہوتی ہے قرینہ کے ساتھ اور بعض نے کہا کہ لازمی نہیں ہے کبھی علم کے مفید ہے اور کبھی نہیں ۔

قولہ ان الصدقة لا تحل۔ اور وہ جیسا کہ روایت ہے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ لی حسن بن علی نے ایک کھجور صدقہ کی کھجوروں میں سے اور اپنے مونہ میں رکھ لی تو فرمایا رسول اللہ نے کخ کخ ڈالو تو اسے پھینک دے اسکو کیا تو نہیں جانتا کہ ہم نہیں کھاتے ہیں صدقہ۔ متفق علیہ۔ اور خوب بیان کیا ہے میں نے اس مسئلہ کو اس سے اول کتاب ذرعہ بن سیف میں ۔

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم لعمرو بن حزم

یہ بھی وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلعم نے عمرو بن حزم کے لیے

قال من محمد بن سعد فی الطبقات فی ترجمة محمد بن عمرو بن حزم كان رسول الله صلعم قد استعمل عمرو بن حزم على نجران اليمن فولد له هنالك على عهد رسول الله صلعم سنة عشر من الهجرة غلاما فسماه محمدا وكناه ابا سليمان وكتب بذلك الى رسول الله فكتب اليه رسول الله صلى الله عليه وسلم ان سمه محمدا واكنه ابا عبد الملك ففعل

محمد بن سعد نے طبقات میں محمد بن عمرو بن حزم کے ترجمہ میں کہا کہ رسول اللہ نے عمرو بن حزم کو عامل بنایا تھا نجران یمن پر پس وہیں رسول اللہ کے زمانہ میں اون کے ایک لڑکا پیدا ہوا سنہ ہجری میں اونہوں نے اوسکا نام محمد رکھا اور کنیت ابو سلیمان اور لکھا اس کی بابت رسول اللہ کو پس آپ نے اونکو تحریر فرمایا کہ نام رکھو اوسکا محمد اور کنیت ابا عبد الملک پس کیا ایسا ہی +

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم لعمرو بن حزم حين بعثه الى اليمن

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرو بن حزم کے لئے جبکہ بھیجا اون کو یمن کی طرف

ذكر السيوطى فى الدر المنثور انه اخرج البيهقى فى الدلائل عن ابى بكر بن محمد بن عمرو بن حزم قال هذا كتاب رسول الله صلى الله عليه وسلم عندنا الذى كتبه لعمرو بن حزم حين بعثه الى اليمن يفقه اهلها ويعلمهم السنة ويأخذ صدقاتهم فكتب -

بسم الله الرحمن الرحيم هذا كتاب من الله ورسوله يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَوْفُوا بِالْعُقُودِ أُحِلَّتْ لَكُمْ بَهِيمَةُ الْأَنْعَامِ إِلَّا مَا يُتْلَى عَلَيْكُمْ غَيْرَ مُحِلِّي الصَّيْدِ وَأَنْتُمْ حُرُمٌ إِنَّ اللَّهَ يَحْكُمُ مَا يُرِيدُ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تُحِلُّوا شَعَائِرَ اللَّهِ وَلَا الشَّهْرَ الْحَرَامَ وَلَا الْهَدْيَ وَلَا الْقَلَائِدَ وَلَا آمِّينَ الْبَيْتَ الْحَرَامَ

ذکر کیا ہے سیوطی نے درمنثور میں کہ تخریج کی ہے بیہقی نے دلائل میں ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم سے کہا کہ یہ فرمان ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہمارے پاس جو لکھا تھا آپنے عمرو بن حزم کے لیے جبکہ بھیجا تھا اونکو یمن کی طرف تاکہ سکھائے وہاں والوں کو مسائل اور طریقہ سنت کا اور لے اون کے صدقات پس لکھا آپ نے کہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ فرمان ہے اللہ اور اوسکے رسول کا اے لوگو جو ایمان لائے ہو پورا کرو عہد حلال کیے گئے تمہارے لیے چوپائے چگنے والے تمہارے لیے مگر جو پڑھی جاتی ہی اوپر تمہارے نہ حلال جاننے والا شکار کو اور تم احرام باندھے ہو تحقیق اللہ حکم کرتا ہے جو چاہتا ہے۔ ای لوگو جو ایمان لائے ہو مت بیحرمت کرو اللہ کی نشانیوں کو اور نہ مہینوں حرام کو اور نہ وہ جانور جو نیاز کعبہ کے ہو اور نہ اون جانور کو جو گلے میں پٹہ ڈالکے لیجاویں کعبہ کو اور نہ قصد کرنیوالوں گھر حرمت والے کو

يَبْتَغُوْنَ فَضْلاً مِّنْ رَّبِّهِمْ وَرِضْوَانًا وَ
اِذَا حَلَلْتُمْ فَاصْطَادُوْا وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَاٰنُ
قَوْمٍ اَنْ صَدُّوْكُمْ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اَنْ
تَعْتَدُوْا وَتَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى ص وَلَا
تَعَاوَنُوْا عَلَى الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ ص وَاتَّقُوا
اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ٥ حُرِّمَتْ
عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةُ وَالدَّمُ وَلَحْمُ الْخِنْزِيْرِ وَمَا
اُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهٖ وَالْمُنْخَنِقَةُ وَالْمَوْقُوْذَةُ
وَالْمُتَرَدِّيَةُ وَالنَّطِيْحَةُ وَمَا اَكَلَ السَّبُعُ اِلَّا
مَا ذَكَّيْتُمْ قف وَمَا ذُبِحَ عَلَى النُّصُبِ وَاَنْ
تَسْتَقْسِمُوْا بِالْاَزْلَامِ ط ذٰلِكُمْ فِسْقٌ ط
اَلْيَوْمَ يَئِسَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ دِيْنِكُمْ
فَلَا تَخْشَوْهُمْ وَاخْشَوْنِ ط اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ
لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ
لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا فَمَنِ اضْطُرَّ فِيْ مَخْمَصَةٍ
غَيْرَ مُتَجَانِفٍ لِّاِثْمٍ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ
يَسْئَلُوْنَكَ مَاذَا اُحِلَّ لَهُمْ قُلْ اُحِلَّ لَكُمُ
الطَّيِّبٰتُ لا وَمَا عَلَّمْتُمْ مِّنَ الْجَوَارِحِ مُكَلِّبِيْنَ
تُعَلِّمُوْنَهُنَّ مِمَّا عَلَّمَكُمُ اللّٰهُ فَكُلُوْا مِمَّا
اَمْسَكْنَ عَلَيْكُمْ وَاذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهِ ص
وَاتَّقُوا اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ٥ هٰذَا
منهاج رسول الله لعمرو بن حزم حين بعثه
الى اليمن امره بتقوى الله في امره كله
فَاِنَّ اللّٰهَ مَعَ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا وَّالَّذِيْنَ هُمْ
مُّحْسِنُوْنَ - وامره ان ياخذ الحق كما
امره الله تعالى وان يبشر الناس بالخير
ويامرهم به ويعلم الناس القران ويفقههم

کہ چاہتے ہیں فضل اپنے پروردگار کا اور رضامندی اور جب حلال
ہو تم تو شکار کر لو تم۔ اور نہ باعث ہو تم کو دشمنی کسی قوم کی اسواسطے
کہ روکا تم کو مسجد حرام سے اس بات پر کہ حد سے نکل جاؤ تم اور مددگاری
کرو بھلائی اور پرہیزگاری پر اور مت مددگاری کرو گناہ اور تعدی
پر۔ اور ڈرو اللہ سے تحقیق اللہ سخت عذاب کرنیوالا ہے۔
حرام کیا گیا تم پر مردار اور خون اور گوشت سور کا اور جو پکارا
جاوے غیر اللہ کے واسطے اور گلا گھونٹے ہوئے اور لاٹھی
سے مارے ہوئے اور بلندی سے گرے ہوئے اور سینگ
مارے ہوئے اور وہ جسکو کھایا ہو درندہ نے مگر جو ذبح کر لو تم۔
اور جو ذبح کی گئی ہو اوپر تہانوں کے اور یہ کہ قسمت معلوم کرو
ساتھ تیروں کے۔ یہ فسق ہے۔ اب نا امید ہو گئے وہ لوگ
جو کافر ہیں تمہارے دین سے پس مت ڈرو اونسے اور ڈرو
مجھ سے۔ آج کے دن کامل کیا مینے تمہارے واسطے تمہارا
دین اور پوری کی تم پر نعمت اپنی اور پسند کیا تمہارے واسطے
دین اسلام۔ پس جو بیبس ہو جائے بھوک میں نہ جھکنے والا
ہو طرف گناہ کے پس تحقیق اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔
پوچھتے ہیں تجھ سے کہ کیا چیز حلال ہے اونکے لیے کہہ کہ حلال
کی گئی ہیں تمہارے واسطے پاکیزہ چیزیں۔ اور جو سکھاؤ تم زخم دینے
والوں کو شکار کرنیوالے۔ سکھاتے ہو تم اونکو وہ چیز کہ سکھایا ہے
تم کو اللہ نے۔ پس کھاؤ اوس میں سے جو پکڑ رکھیں تمہارے لئے اور یاد
کرو نام اللہ کا اوسپر۔ اور ڈرو اللہ سے تحقیق اللہ جلد حساب لینے
والا ہے۔ یہ عہد ہے رسول اللہ کیجانب سے عمرو بن حزم کے لیے
جبکہ بھیجا اونکو یمن کیطرف۔ حکم کیا آپنے اونکو اللہ سے ڈرنیکا اپنے
ہر کام میں کیونکہ اللہ اون لوگوں کے ساتھ ہے جو ڈریں اور اون
لوگوں کے ساتھ ہے جو نیکوکار ہیں اور
حکم کیا اونکو لین اوسنے حق جیسا کہ فرض کیا ہے اونکو اللہ نے اور یہ بات
کا کہ خوشخبری دیں لوگونکو بھلائی کی اور حکم دیں اونکو بھلائی کا اور

فيه وينهى الناس ان لا يمس القرآن احد
الا وهو طاهر ويخبر الناس بالذي لهم والذي
عليهم ويلين لهم في الحق وليشتد عليهم
في الظلم فان الله كره الظلم ونهى عنه فقال الا
لَعْنَةُ اللهِ عَلَى الظَّالِمِيْنَ - ويبشر الناس
بالجنة وبعملها وينذر الناس النار وعملها
ويتالف الناس حتى يتفقهوا في الدين ويعلم
الناس معالم الحج وسننه وفرائضه وما امر
الله به في الحج الاكبر والحج الاصغر فالحج الاكبر
الحج الاكبر والحج الاصغر العمرة وينهى الناس
ان يصلي احد في ثوب واحد صغير الا ان
يكون واسعا فيخالف بين طرفيه على عاتقيه
وينهى ان يحتبي الرجل في ثوب واحد ويفضي
بفرجه الى السماء ولا يعقص احد شعر
راسه اذا صلى في قفاه وينهى اذا كان بين الناس
هيج ان يدعو بدعوى القبائل والعشائر
وليكن دعاءهم الى الله تعالى وحده لا شريك
له فمن لم يدع الى الله تعالى دعوى القبائل
والعشائر فليعطفوا بالسيف حتى يدعو
الى الله تعالى وحده لا شريك له ويامر
الناس باسباغ الوضوء وجوههم وايديهم
الى المرافق وارجلهم الى الكعبين ويمسحوا
برؤسهم كما امرهم الله تعالى وامره بالصلوة
لوقتها واتمام الركوع والخشوع وان يغلس
بالصبح ويهجر بالهاجرة حين تزيغ الشمس و
صلوة العصر والشمس حية بالارض والمغرب
حين يقبل الليل ولا يوخر المغرب حتى

سکہاویں لوگوں کو قرآن اور سمجہدار کریں اونکو اوسمیں اور منع
کریں لوگوں کو کہ نہ چھوے کوئی قرآن کو مگر کہ وہ پاک ہو اور
خبر دے لوگوں کو اون کے فائدہ اور ضرر کی اور چاہیے کہ نرمی
کرے اونپر حق میں اور سختی کرے ظلم میں اسوجہ سے کہ اللہ
برا جانتا ہے ظلم کو اور منع کیا ہے اللہ نے اوس سے پس
فرمایا کہ لعنت ہے اللہ کی ظالموں پر اور بشارت دے
لوگوں کو جنت اور اوس کے کام کی اور ڈراوے لوگوں
کو دوزخ اور اوس کے کام سے۔ اور مہربانی کرے لوگوں
کے ساتھ یہانتک کہ سمجہدار ہوجاویں وہ دین میں اور سکہاوے
لوگوں کو احکام حج اور اوسکے سنن اور فرائض اور جو چیز
جسکا حکم دیا ہے اللہ نے حج اکبر اور حج اصغر میں پس
حج اکبر تو حج اکبر ہی ہے اور حج اصغر عمرہ ہے اور منع
کرے لوگوں کو اس بات سے کہ نماز پڑہے کوئی ایک ایسے
چھوٹے کپڑے میں جو وسیع نہو کہ اوس کے دونو سرے
اپنے دونو کندہوں پر ڈال لے اور منع کرے اس بات
سے کہ پہنے کپڑا اسطرح پر کہ ستر عورت اوسکی آسمان کی
جانب کھلی ہوئی ہو۔ اور نہ چونٹا باندہے کوئی اپنے سر کے
بالوں کا جبکہ نماز پڑہے اپنی گدی میں اور منع کرے اس بات
سے جبکہ لوگوں میں شورش ہو تو فریادرسی کریں قبائل کو پکار
کر اور چاہیے کہ ہو پکار اونکی طرف اللہ کے جو اکیلا ہے
نہیں ہے شریک اوسکا اور جو نہ پکارلے طرف اللہ کے اور جو
کہ پکار لے ساتھ طرف قبائل اور عشائر کے تو چاہیے کہ پہیر
جاویں وہ تلوار سے یہانتک کہ ہو پکار اونکی ایسے اللہ کی طرف
جو اکیلا ہے نہیں ہے کوئی شریک اوسکا اور حکم کرے لوگوں کو وضو
کے کامل کرنیکا دہوئیں اپنے مونہ کو اور ہاتہوں کو کہنیوں تک اور
پیروں کو ٹخنوں تک اور مسح کریں اپنے سروں پر جیسا کہ حکم کیا ہے
اونکو اللہ تعالی نے اور حکم کیا اونکو نماز کا اپنے وقتوں میں اور رکوع

تبدو النجوم في السماء والعشاء اول الليل
وامره بالسعي الى الجمعة اذا نودي بها
والغسل عند الرواح اليها وامره ان ياخذ
من المغانم خمس الله وما كتب على المؤمنين
في الصدقة من العقار عشر ما سقى البعل
وسقت السماء وعلى سقي الغرب نصف العشر
وفي كل عشر من الابل شاتان وفي كل عشرين
من الابل اربع شياه وفي كل اربعين من
البقر بقرة وفي كل ثلثين من البقر تبيع
جذع او جذعة وفي كل اربعين من الغنم
سائمة شاة وانها فريضة الله التي افترض
على المؤمنين في الصدقة فمن زاد خيرا
فهو له وانه من اسلم من يهودي او نصراني
اسلاما خالصا من نفسه ودان بدين
الاسلام فانه من المسلمين له مثل الذي
لهم وعليه مثل الذي عليهم ومن كان على
نصرانية او يهودية فانه لا يفتن عنها وعلى
كل حالم ذكر او انثى حر او عبد دينار واف
او عرضه ثيابا فمن ادى ذلك فان له ذمة
الله وذمة رسوله ومن منعه فانه عدو لله و
رسوله والمؤمنين جميعا صلوات على
محمد النبي والسلام ورحمة الله وبركاته۔
كذا ذكره السيوطي في جامع الكبير في مسند
عمرو بن حزم عن ابن اسحق قال حدثني عبد
الله بن ابي بكر عن ابيه ابي بكر بن محمد بن عمرو
ابن حزم قال هذا الكتاب رسول الله [illegible]
بطوله فقال واخرجه ابن عساكر في تاريخه

اور خشوع اور خضوع کے کامل کرنیکا اور اسیا ت کا تعلیم میں پڑھیا
صبح اور جلدی پڑھیں ظہر جبکہ زائل ہوجاے سورج اور پڑھیں
نماز عصر جبکہ سورج زندہ ہو مراد یہ کہ خوب روشنی والا ہو اور مغرب
جبکہ شروع ہو شام اور نہ تاخیر کریں مغرب کی اوس وقت تک کہ تارے
نکل آویں اور عشا پڑھیں اول رات میں اور حکم کیا جلدی جانیکا نماز
جمعہ کیطرف جبکہ اذان دیجاوے اوسکی اور غسل کرنیکا وہاں جانے
وقت اور حکم کیا اون کو کہ لیں غنیمتوں میں سے خمس حصہ
اللہ کا اور وہ جو فرض ہی مومنین پر زکوۃ۔ زمینوں سے عشر اون
زمینوں کا جو سیراب ہوں سینچنے سے یا پانی پلائی جاویں
آسمان سے یعنی بارانی اور جو پلائے جائیں چرس سے اونمیں
نصف عشر ہے اور ہر دس اونٹوں میں دو بکریاں ہیں زکوۃ کی اور ہر بیس
میں چار بکریاں اور ہر چالیس گائے بیل میں ایک بقر اور ہر تیس
گائے بیل میں سے ایک تبیع جذع ہو یا جذعہ یعنی نر یا مادہ اور
ہر چالیس بکریوں جو بیڑ میں چرنیوالی ہوں ایک بکری ہی یہ
فریضہ اللہ کا جو مقرر کیا ہے اللہ نے زکوۃ کے باب میں پس
جو شخص زیادہ کرے اسمیں تو بہتر ہے اوسکے لئے۔ اور یہودی
اور نصرانی میں سے جو شخص اپنے خالص دل سے اسلام لے
آئے تو وہ مسلمانوں میں سے ہے اوس کے لئے ہی وہ نفع جو مسلمانوں کے لیے
اور اوسکے لئے ہے وہ نقصان جو مسلمانوں کے لئے ہے۔ اور جو کہ
یہودیت یا نصرانیت پر رہے تو چاہیے کہ نہ فتنہ میں ڈالا جاوے اپنے
دین سے۔ اور ہر ذی عقل مرد یا عورت پر غلام ہو یا آزاد ایک دینار
ہے کھرا جزیہ یا اوسکی قیمت کا کپڑا پس جو شخص کہ ادا کرے اسکو تو
واسطے اوسکے ذمہ ہی اللہ اور اوسکے رسول کا اور جو شخص کہ روکے
اسکو پس تحقیق وہ دشمن ہی اللہ اور اوسکے رسول کا اور سب مسلمانوں
کا درود نازل ہوں نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر اور سلام اور رحمت اللہ کی
اور برکتیں [illegible] ذکر کیا اسکو سیوطی نے جامع کبیر [illegible]
حزم کی مسند میں بروایت ابن اسحق کہا حدیث بیان کی [illegible]

وقال هذا منقطع ثم رواه من وجه آخر عن
عبد الله عن ابيه عن جده عمرو بن حزم
متصلا - **اقول** ورواه النسائي مختصرا
من طرق عديدة عن ابن شهاب قال
قرأت كتاب رسول الله صلى الله عليه وسلم
الذي كتب لعمرو بن حزم حين بعثه على
نجران وكان الكتاب عند ابي بكر بن حزم
فكتب صلى الله عليه وسلم هذا بيان من
الله ورسوله يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اَوْفُوْا
بِالْعُقُوْدِ - وكتب الآيات منها حتى بلغ اِنَّ
اللهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ - ثم كتب هذا الكتاب
الجراح في النفس مائة من الابل وفي العين
خمسون وفي اليد خمسون وفي الرجل
خمسون وفي المامومة ثلث الدية وفي
الجائفة ثلث الدية وفي المنقلة خمس
عشرة فريضة وفي الاصابع عشر عشر و
في الاسنان خمس خمس وفي الموضحة
خمس - واخرجه ايضا من طريق مالك
عن عبد الله بن ابي بكر بن محمد بن عمرو
ابن حزم عن ابيه قال الكتاب الذي كتبه
رسول الله صلى الله عليه وسلم لعمرو بن
حزم في العقول ان في نفس مائة من الابل
وفي الانف اذا جدع مائة من الابل
وفي المامومة ثلث النفس وفي الجائفة
مثلها - **تنبيه** - فهذا الكتاب هو
الذي وهم فيه النسائي وغيره من ارباب
السير والحديث وزعموا ان الكتاب الذي

ابی بکر نے اپنے باپ سے روایت کر کے کہا کہ ہذا کتاب رسول اللہ یہ حدیث
کہا کہ تخریج کی اسکی ابن عساکر نے اپنی تاریخ میں اور کہا یہ سند منقطع ہے پھر
روایت کیا اوسکو دوسرے طریقہ سے عبد اللہ سے وہ روایت کرتے ہیں
اپنے باپ سے وہ اپنے دادا عمرو بن حزم سے بسند متصل **کہتا ہوں** کہ
روایت کیا اسکو نسائی نے مختصر چند طریقوں سے ابن شہاب سے کہا کہ پڑھا
مینے فرمان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جو لکھا تھا عمرو بن حزم کیلئے
جبکہ بھیجا اونکو نجران اور تھا وہ فرمان ابی بکر بن حزم کے پاس پس
لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بیان ہے اللہ اور اوس
کے رسول کیجانب سے اے لوگو جو ایمان لائے پورا کرو عہدوں کو
اور لکھیں آیتیں یہانتک کہ پہونچے آپ اِنَّ اللهَ سَرِيْعُ الْحِسَاب
تک - پھر لکھا یہ کتاب ہے دربیان احکام قصاص کی - جان
کے بدلہ میں سو اونٹ ہیں اور ایک آنکھ کے پچاس اور ایک ہاتھ کے
پچاس اور ایک پاؤں کے پچاس - اور زخم مامومہ میں ثلث دیت
ہے اور زخم جائفہ میں ثلث دیت ہے اور ہڈی کے ہلنے ہوئے کی
دیت پندرہ اونٹ اور انگلیوں میں دس دس اور دانتوں میں پانچ
پانچ - اور زخم موضحہ میں پانچ اونٹ - اور یہی تخریج کی ہے مالک کے طریقہ
سے جو روایت کرتے ہیں عبد اللہ بن ابی بکر بن محمد بن عمرو بن
حزم سے وہ اپنے باپ سے کہا کہ وہ فرمان جو لکھا تھا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرو بن حزم کو دیتوں میں کہ جان کے
بدلہ میں سو اونٹ ہیں اور ناک جب جڑ سے کاٹ لیجاوے
تو اوس کی دیت سو اونٹ ہیں - پوری دیت کی تہائی اور جائفہ
کی دیت مثل اوس کے -
تنبیہ پس یہ فرمان وہ ہے جسمیں وہم ہوا ہے نسائی رحمہ اللہ
اور اون کے سوا ارباب سیر اور اصحاب حدیث کو اور گمان
کیا ہے کہ وہ فرمان جو بھیجا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے اہل یمن کو وہ وہی فرمان ہے جو لکھا تھا عمرو بن حزم
کے لئے اور ایسا نہیں ہے بلکہ ہم نے اوس ذکر کر دیا ہے

بعثه رسول الله صلے الله علیه وسلم الی
اهل الیمن هو الکتاب الذی کتب لعمرو بن
حزم ولیس کذلک بل قد اسبقنا ان الکتاب
الذی کتبه لعمرو بن حزم الذی وصاه فیه و
بین فیه احکام الاسلام غیر الکتاب
الذی ارسله لاهل الیمن ومنشأ الوهم هو
ان رسول الله صلے الله وسلم کتب هذین
الکتابین ودفعهما لعمرو بن حزم حین بعثه
الی الیمن فکانت الکتابة وقعت فی حین
واحد وانما یشهد علے ما فصلناه سیاق
الکتابین وکفی به شهیدا - ثم اعلم
ان النسائی زاد فی روایة کتاب الجراح
ایضا فی هذا الکتاب ولم یروه السیوطی
فی روایة ابن عساکر فهذا زیادة من
الترمذی -

کہ وہ فرمان جو لکھا تھا رسول اللہ نے عمرو بن حزم کو جسمیں
وصیت کی تھی اون کو اور بیان کیے تھے احکام اسلام
کے وہ غیر ہے اوس فرمان کا جو بھیجا تھا رسول اللہ نے
اہل یمن کو اور منشاء وہم کا یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے لکھے دونو فرمان اور دیے تھے وہ دونو
عمرو بن حزم کو جبکہ بھیجا تھا اونکو یمن کی طرف۔
پس لکھے گئے تھے دونو ایک ہی وقت میں۔ اور گواہ
ہے ہمارے اس بیان کا کہ وہ دونو علحدہ علحدہ ہیں
طرز اون دونو تحریروں کا اور یہ کافی گواہ ہے۔
پھر جان تو کہ نسائی نے زائد کیا ہے اپنی روایت میں
کتاب الجراح کو بھی اِس فرمان میں اور نہیں روایت
کیا اِسکو سیوطی نے ابن عساکر کی روایت میں پس یہ
زیادتی ہے ترمذی کی ؛

غرائب مافی هذا الکتاب

شرح اون لغات کی جو اِس فرمان میں آئی ہیں

بهیمة - بهمة صغیر ولد الضأن والانعام
کلها بهیمة لانها استبهمت عن الکلام -
منخنقة - یقال خنقه ای عصر حلقه
وترقوته - موقوذة - الوقذ الضرب
المثقل والکسر یقال وقذ النفاق ای کسره
ودفعه - متردیة من الردی وهو
الهلاک - نصب هو بضم المعجمة
وسکونها حجر کانوا ینصبونه فی الجاهلیة
ویتخذونه صنما فیعبدونه وجمعه انصاب

بہیمتہ بہمتہ بھیڑ کا چھوٹا بچہ۔ اور چوپائے سب بہیمہ ہیں
کیونکہ مبہم ہیں وہ کلام کرنے سے۔
منخنقہ بولا جاتا ہے خَنَقَہٗ یعنی بھینچ ڈالا اوسکا حلق اور
زخرہ۔ موقوذہ۔ وقذ بھاری اور وزن دار چیز کی چوٹ
اور توڑ ڈالنا بولا جاتا ہے وقذ النفاق یعنی توڑ ڈالا اوسکو اور
کھو دیا اوسکو۔ متردیہ مشتق ہے ردی سے جس کے
معنی ہلاک کرنے کے ہیں۔ نُصُب بضم [illegible] اور
سکون بھی۔ وہ پتھر جسکو گاڑ لیتے تھے زمانہ جاہلیت اور [illegible]
بت بناکر اوسکی پوجا کرتے تھے۔ اور [illegible]

وقيل حجر ينصبونه فيذبحون عليه والمآل واحد **ازلام** جمع الزلم بفتح معجمة وضمها وفتح اللام وهي قداح كتب فيها افعل ولا تفعل ولا شئ في الجاهلية اذا اراد منهم سفرا او امرا اخرج منها زلما فان خرج الامر يفعل وان خرج النهي امتنع وان خرج لا شئ اعاد الاخراج **يحتبي** نهي عن الاحتباء في ثوب واحد هو ان يضم رجليه الى بطنه بثوب يجمعها به مع ظهره ويشده عليها وقد يكون باليدين فيقال رأيته محتبيًا بيديه هو ان يجلس بحيث يكون ركبتاه منصوبتان وبطنا قدميه موضوعين على الارض ويداه موضوعتين على ساقيه ووجه المنع انه ربما تحرك او تحرك الثوب فتبدو عورته **يعقص** العقص جمع الشعر وسط راسه او لف ذوائبه حول راسه كفعل النساء **غلس** ظلمة آخر الليل اختلط بضوء الصبح **يهجر الهاجرة** التهجير التبكير الى كل شئ والمبادرة اليه وصلوة الهجير والهاجرة هي صلوة الظهر **تزيغ** لا تزغ اي يميل عن الايمان ويقال زاغ عن الطريق اي عدل عنه **عقار** جاء في الحديث من باع دارا او عقارا بالفتح [illegible] والنخل والارض ونحوها ومنه فرد عليهم ذراريهم وعقار بيوتهم اراد اراضيهم وقيل متاع بيوتهم وادواته واوانيه وقيل

کہا وہ بہتر کہ گاڑتے تھے اوسکو اور قربانی کرتے تھے اوسپر اور مقصود واحد ہے **ازلام** جمع زلم کی بفتح زا معجمہ اور ضمہ اوسکا اور فتح لام کا۔ اور وہ تیر ہوتے تھے جنمیں لکھا ہوتا تھا۔ افعل کر۔ ولا تفعل نکر۔ ولا شئ کچھہ نہیں۔ زمانہ جاہلیت میں جبکہ ارادہ کرتے تھے سفر کا یا کسی کام کا تو نکالتے تھے اونمیں سے ایک تیر پس اگر نکل آتا حکم تو کرتا وہ کام اور اگر نکلتی نہی تو رکجاتا اوس سے اور اگر نکلتا لا شئ۔ تو پہر تیر نکالا جاتا تھا **یحتبی** منع کیا ہے احتبا سے ایک کپڑے میں اور معنے اوس کے یہ ہیں کہ ملا وے اپنے پاؤں اپنے پیٹ سے ساتھ ایک کپڑے کے مع اپنے پیٹھ کے اور باندہے اوس کپڑے کو اوسپر اور کبھی ہوتا ہے احتبا ہاتوں سے پس بولا جاتا ہے کہ رأیتہ محتبیًا بیدیہ۔ اور وہ یہ ہے کہ بیٹھے اسطرح کہ ہوں اوس کے دونو گھٹنے کہڑے اور تلوے زمین پر ہوں اور دونو ہاتھ رکھے ہوں پنڈلیوں پر اور وجہ ممانعت کی یہ ہے کہ بسا اوقات ایسا ہوگا کہ حرکت کرے وہ شخص یا حرکت کرے کپڑا تو کھل جائیگا ستر اوسکا **یعقص** عقص جمع کرنا بالوں کا وسط سر میں یا گوندہنا کچیوں کا گرد سر کے مثل عورتوں کے **غلس** اندھیری آخر شب کی جو ملجاوے صبح کی روشنی کے ساتھ **یہجر الہاجرۃ**۔ تہجیر سبقت اور مبادرت کرنا ہر شئے کیطرف اور صلوۃ الہجیر اور صلوۃ الہاجرۃ۔ سے مراد نماز ظہر۔ **تزیغ** بولا جاتا ہے لا تزغ قلبی یعنی مائل کرے اوسکو ایمان سے اور بولا جاتا ہے زاغ عن الطریق یعنی پہر گیا راستہ سے **عقار** حدیث میں آیا ہے کہ من باع دارا او عقارا بفتح [illegible] وہ سچے گھر یا عقار مکانات اور کھجوریں اور زمین اور مثل اس کے اور اسی سے ہے فرد علیہم یعنی واپس کرشتہ اونکو اونکی اولاد اور سامان گھر ونکی عقار مراد اونکی زمین اور کہا گیا ہے کہ اونکے گھروںکی پونجی اور اوس کے

متاعہ الذی یبتذل فی الاعیاد وقیل العقار الارض ومایتصل بہا ومنہ خیر المال العقر بالضم وقیل بالفتح اصل کل شئ وقیل اصل مال لہ نماء - لکن ھنا المراد منہ الارض حیث یعلم مما بعدہ - **غرب** - بفتح المعجمۃ وسکون المھملۃ ھو الدلو العظیمۃ تتخذ من جلد ثور - **تبیع** - ولد البقرۃ اول سنۃ - **حالم** ای الجزیۃ علی کل بالغ احتلم او لم یحتلم **راف** - یقال کان فاہ یرف ای تبرق اسنانہ من رف البرق اذا تلألأ - **المامومۃ** - والآمۃ شجۃ بلغت ام الراس - **والجائفۃ** ھی طعنۃ تنفذ الی الجوف والمراد بالجوف کل مالہ قوۃ محیلۃ کالبطن والدماغ - **الموضحۃ** - ھی الطعنۃ التی توضح ای تظھر العظم -

برتن اور سامان۔ اور کہا گیا کہ وہ سامان جسکا استعمال موسم عید پر کیا جاتا ہے۔ اور کہا گیا ہے کہ عقار کے معنی زمین کے ہیں اور جو اوس کے متعلق ہو اور اسی سے ہے خیر المال العُقر بضم عین اور بعض نے کہا بفتح العین۔ اصل ہر شئی کی۔ اور کہا گیا ہے کہ اصل وہ مال جسکے لئے نمو ہو لیکن مراد اس سے اس فرمانمیں زمین ہے جیسا کہ معلوم ہوتا ہے اس کے مابعد سے **غرب** بفتح غین معجمہ اور سکون راء مہملہ۔ وہ بڑا ڈول جو بنایا جاتا ہے بیل کی ثابت کھال سے **تبیع** گائے کا بچہ اول سال کا۔ **حالم** یعنی جزیہ ہے ہر بالغ پر خواہ وہ محتلم ہو یا نہو۔ **راف** بولا جاتا ہے کَانَ فَاہُ یَرِفُّ یعنی چمکتے ہیں دانت اوس کے مشتق ہے رَفَّ الْبَرْقُ سے بولا جاتا ہے جبکہ بجلی چمکے۔ **ماموم** اور آمہ وہ زخم جو وسط دماغ تک پہونچے۔ **جائفہ** وہ زخم جو نفوذ کر جائے جوف تک اور مراد جوف سے وہ جگہ ہے جسمیں قوت مغیرہ ہو جیسے پیٹ اور دماغ۔ **موضحہ** وہ زخم جو ہڈی کو ظاہر کر دے

المسائل المستنبطۃ من ھذا الکتاب

وہ مسائل جو مستنبط ہوتے ہیں اس فرمان سے

قولہ تعالیٰ اوفوا بالعقود - فیہ دلیل علی انہ لا خیار فی مجلس البیع وان العقد یلزم ویثبت بلا خیار وھو مذھب ابی حنیفۃ ومالک رحمہما اللہ وخالفہما الشافعی واحمد وغیرھما والحجۃ لہم فی ذلک ماثبت فی الصحیحین عن ابن عمر رض قال اذا تبایع الرجلان فکل واحد منہما بالخیار مالم یتفرقا وقالوا ان ھذا صریح فی اثبات خیار

قولہ تعالیٰ اوفوا بالعقود۔ اسمیں دلیل ہے اس بات پر کہ خیار نہیں ہے بیع کی مجلس میں اور اس بات پر کہ لازم اور ثابت ہو جاتی ہے عقد بغیر خیار کے اور یہی مذہب ہے امام ابو حنیفہ اور امام مالک رحمہما اللہ کا اور مخالفت کی ہے اون دونو کی امام شافعی و امام احمد وغیرہ نے حجت انکی وہ حدیث ہے جو مروی ہے صحیحین میں ابن عمر رض سے کہا جبکہ بیع و شرا کریں دو شخص پس ہر ایک کو اونمیں سے خیار ہے یعنی قبول اور فسخ کا اجبتک کہ وہ علیحدہ نہوں اور کہا اونہوں نے کہ یہ صریح ہے

المجلس المتعقب لعقد البيع وليس هذا منافياً للزوم العقد بل هو من مقتضياته شرعاً فالتزامه من تمام الوفاء بالعقود والجواب عن الحنفية والمالكية ان المراد بالافتراق فی حدیث ابن عمر الافتراق بالقول لا بالابدان والدليل عليه ما رواه النسائی والحاکم والبیهقی عن سمرة ان النبی صلی الله علیه وسلم قال البیّعان بالخیار حتی یتفرقا او یاخذ کل واحد منهما من البیع ما هوی ویتخایران ثلث مرات ویؤیده قوله تعالی واَشْهِدُوْا اِذَا تَبَايَعْتُمْ فامر سبحانه بتوثق الشهادة فلو شهد فی المجلس فبقاء الخیار ینافی التوثق۔

قوله تعالی احلت لکم بهیمة الانعام البهیمة کل حی لا یمیز وقیل کل ذات اربع قوائم الا زواج الثمانیة والحق به الظبی والبقر الوحش ونحوهما مما یماثل الانعام فی الاجزاء وعدم الانیاب فلو بقیت علی عمومها لکان اولی لیکون استثناء قوله تعالی الا ما یتلی علیکم تحریمه فی آیة التحریم کذا فی التفسیر الاحمدی۔ **قوله تعالی اذا حللتم فاصطادوا** یدل علی ان الاصطیاد للمحرم حرام مادام محرما لکن هذا فی صید البر خاصة واما فی صید البحر فلا انه حلال لقوله تعالی اُحِلَّ لَكُمْ صَيْدُ الْبَحْرِ وَطَعَامُهٗ مَتَاعًا لَّكُمْ وَلِلسَّيَّارَةِ وَحُرِّمَ عَلَيْكُمْ صَيْدُ الْبَرِّ مَا دُمْتُمْ حُرُمًا ۔ وَاتَّقُوا اللّٰهَ

خیار مجلس کے اثبات میں جو ہوتا ہے عقد بیع کے بعد اور نہیں ہے یہ منافی لزوم عقد کو بلکہ مقتضیات عقد سے ہے شرعاً پس التزام خیار کا اتمام وفاء عقد سے ہے (جسکی تاکید ہے آیت میں) اور جواب حنفیہ اور مالکیہ کی جانب سے یہ ہے کہ مراد افتراق سے ابن عمرؓ کی حدیث میں افتراق بالقول ہے نہ افتراق بالابدان (یعنی اونکی گفتگو ختم ہو جائے نہ یہ کہ وہ جدا ہو جاویں) اور دلیل اس پر وہ حدیث ہے جسکو روایت کیا ہے نسائی اور حاکم اور بیہقی نے سمرہ رضؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ دونو بیع و شرا کرنیوالے مختار ہیں جب تک کہ وہ جدا نہ ہو جاویں یا لیلے ہر ایک اونمیں سے بیع میں سے وہ چیز جو اوسکو پسند ہو۔ اور خیار ہے اونکو تین مرتبہ اور تائید کی قول اللہ عزوجل کا واَشْهِدُوْا ہے یعنی گواہ بنالو جبکہ خرید فروخت کرو تم پس حکم کیا ہے اللہ عزوجل نے گواہی کی مضبوطی کا عقد کیلئے پس اگر گواہی ہو جائے مجلس میں تو اب باقی رہنا خیار کا منافی ہے اس گواہی کے توثق کو **قولہ تعالی** احلت لکم بهیمة الانعام بہیمہ ہر ذی حیات بے سمجھ ہے اور بعض نے کہا ہے کہ ہر چوپایہ اور وہ آٹھ جوڑ ہیں اور ملا دی گئی ہیں اوسکے ساتھ ہرن اور نیل گاؤ وغیرہ جو مشابہ ہیں چوپایوں کے اعضاء میں اور اس بات میں کہ اون کے انیاب نہو اور وہ دانت جسکو کچلی کہتے ہیں اور جو بہائم کے ہوتا ہے پس اگر باقی رہتا بہیمہ عموم پر تو بہتر ہوتا تاکہ ہو جاتی استثنیٰ قول اللہ عزوجل الا ما یتلی علیکم میں استثناء متصل جو اصل ہے استثنیٰ میں یعنی حلال کیے گئے تمہارے لیے تمام بہائم چوپایہ مگر جنکی تحریم بیان کی گئی تمہیں آیت تحریم میں ایسا ہی ہے تفسیر احمدی میں **قولہ تعالی** اذا حللتم فاصطادوا۔ یہ قول دلالت کرتا ہے اس بات پر کہ شکار کھیلنا محرم کو حرام ہے جبتک کہ وہ احرام میں ہے لیکن یہ خشکی کے شکار کے بارے میں ہے لیکن دریا کا شکار پس حلال ہے بوجہ قول اللہ عزوجل کے اُحِلَّ لَكُمْ صَيْدُ الْبَحْرِ یعنی حلال کیا

الذی الیہ تحشرون ـ ھکذا فسرہ فی التفسیر الاحمدی ـ

قولہ وما علمتم من الجوارح

المراد من الجوارح کواسب الصید من سباع البہائم والطیر کالکلب والفھد والعقاب والصقر والبازی وغیر ذلک من ذی ناب او مخلب وھو قول الجمھور والائمۃ الاربعۃ منھم وحجتہم ما روی عن ابن عمر رض قال ما صاد من الطیر البازات وغیرھا فما ادرکت فھو لک والا فلا تطعمہ وقد روی عن مجاھد وغیرہ انھم کرھوا صید الطیر کلہ وقالوا ان المراد بالجوارح ھی الکلاب المعلمۃ واستثنی الامام احمد صید الکلب الاسود لانہ عندہ مما یجب قتلہ ولا یحل اقتناءہ ـ من تفسیر ابن کثیر مختصرًا ـ

قولہ وینھی ان یحتبی ـ وقد صح فیما رواہ جابر رض عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یحتبی الرجل فی ثوب واحد کاشفا عن فرجہ رواہ مسلم ـ

قولہ ولا یعقص احد شعر اسمہ ـ عن ابی رافع قال نھی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان یصلی الرجل ورأسہ معقوص رواہ احمد و ابن ماجۃ وغیرہ والحکمۃ فی ذلک ان الشعر یسجد معہ حین سجد وروی ابن ابی شیبۃ فی مصنفہ باسناد صحیح عن ابن

میں شکار خشکی کا جبتک کہ تم محرم ہو ـ اور ڈرو اللہ جس کی طرف تمہا حشر ہوگا ـ اسیطرح تفسیر کی ہے اس مقام کی تفسیر احمدی میں ـ

قولہ تعالیٰ وما علمتم من الجوارح ـ مراد جوارح سے شکار کرنیوالے جانور ہیں درندہ ـ چوپایہ اور پرند ـ جیسے کتا اور چیتا اور عقاب او شکرہ اور باز وغیرہ جو ذی ناب ہوں (وہ دانت جو ایسے بہائم کے ہوتا ہے) یا جو چنگل سے شکار کریں اور یہی قول ہے جمہور کا انہیں ہی ائمہ اربعہ ہیں حجت انکی وہ حدیث ہے جو مروی ہے ابن عمر رض سے کہا کہ وہ جسکو شکار کریں پرند جیسے باز وغیرہ پس جسکو پاوے تو (یعنی ذبح کیلئے) تو وہ واسطے تیرے ہے ورنہ مت کہا تو اوسکو اور روایت ہے مجاہد وغیرہ سے کہ اونہوں نے مکروہ جانا سب پرندوں کا شکار ـ اور کہا کہ مراد جوارح سے صرف تعلیم یافتہ کتے ہیں اور استثنی کیا امام احمد نے کالے کتے کا شکار اس وجہ سے کہ اونکے نزدیک وہ ان جانوروں میں سے ہے جسکا مار ڈالنا واجب ہے اور جائز نہیں ہے اوسکا پالنا ـ تفسیر ابن کثیر مختصر ـ

قولہ وینھی ان یحتبی صحیح حدیث میں آیا ہے بروایت جابر رض وہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ احتبا کرے کوئی ایک کپڑے میں کہ کھولنے والا ہو اپنے ستر کا ـ روایت کیا اسکو مسلم نے ـ

قولہ ولا یعقص احد شعر راسہ ـ روایت ہے ابی رافع سے کہا کہ منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے کہ نماز پڑھے کوئی شخص اور اوسکا سر گوندھا ہوا ہو روایت کیا اسکو احمد اور ابن ماجہ وغیرہ نے اور حکمت اس میں یہ ہے کہ بال سجدہ کرتے ہیں اُس کے ساتھہ جب وہ سجدہ کرتا ہے اور روایت کیا ابن ابی شیبہ نے اپنے مصنف میں صحیح اسناد کے ساتھہ ابن مسعود رض سے کہ وہ گئے ایک

مسعود انه دخل المسجد فرای فیه رجلا
یصلی عاقصا شعره فلما انصرف قال عبدالله
اذا صلیت فلا تعقص شعرك فان شعرك
تسجد معك ولك بكل شعرة اجر فقال
الرجل انی اخاف ان یتترب قال تتریبه
خیر لك - قال العراقی هو مختص بالرجال
دون النساء لان شعرهن عورة یجب
سترة فی الصلوة - **قوله یامر الناس**
باسباغ الوضوء - ای ابلغوا مواضعه
وادوا كل عضو حقه وقد ورد فی الحدیث
بصیغة الامر - روی النسائی عن ابن
عمر عن النبی صلے الله علیه وسلم قال اسبغ
الوضوء وعن لقیط بن صبرة مرفوعا
اسبغ الوضوء وخلل بین الاصابع وبالغ
فی الاستنشاق الا ان تكون صائما - رواه
احمد وابوداود والترمذی وقال حسن
صحیح - **قوله وایدیهم الی المرافق**
قال الله تعالی وَاَیدِیَكُمْ اِلَی الْمَرَافِقِ - وفی
حدیث عثمان رضی الله عنه البخاری و
مسلم ان النبی صلعم غسل یدیه الی
المرفقین ثلث مرات وهو بفتح المیم وا
كسر الفاء وعكسه ایضا لغتان وقد ذهب
علماء الامة الی وجوب غسلها وخالفهم
زفر وابوبكر بن داود الظاهری واستدلوا
بما رواه الدار قطنی والبیهقی من حدیث
جابر رض مرفوعا ان النبی صلے الله علیه وسلم
ادار الماء الی مرفقیه ثم قال هذا وضوء

مسجد میں پس دیکھا وہاں ایک شخص کہ جو نماز پڑھ رہا تھا اپنے
بالوں کو گوندھکر جبکہ وہ فارغ ہوا تو کہا ابن مسعود نے کہ
جب تو نماز پڑھا کرے تو مت گوندھا کر اپنے بالوں کو اس
وجہ سے کہ تیرے بال سجدہ کرتے ہیں تیرے ساتھ اور
واسطے تیرے ہر بال کے عوض ثواب ہے پس کہا اوس
شخص نے کہ ڈرتا ہوں میں اسسے کہ وہ مٹی میں بھر جاوینگے جواب دیا ابن
مسعود نے کہ اونکا مٹی میں بھرنا بہتر ہے تیرے لیئے کہا عراقی
نے کہ یہ حکم مخصوص ہے مردوں کے ساتھہ نہ عورتوں کے ساتھہ کیونکہ اونکے
بال ستر ہیں واجب ہے اونکا چھپانا نماز میں **قولہ** یامر الناس باسباغ
الوضوء یعنی پہونچاؤ پانی مواضع وضو پر اور پورا کرو حق ہر عضو
کا اور آیا ہے حدیث میں امر کے صیغہ کے ساتھہ روایت کی
ہے نسائی نے ابن عمر سے وہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا کامل کر تو وضو اور روایت ہے
لقیط بن صبرہ سے مرفوع کہ کامل کر تو وضو اور خلال کر انگلیوں کے
درمیان اور مبالغہ کر ناک میں پانی ڈالنے میں مگر کہ ہو تو روزہ دار
روایت کیا اسکو امام احمد اور ابوداؤد اور ترمذی نے اور کہا کہ
حسن ہے اور صحیح ہے - **قولہ** وایدیہم الی المرافق کہا اللہ عزوجل
نے دہوؤ تم اپنے ہاتھہ کہنیوں تک - **عثمان** رض کی حدیث
میں ہے جسکو تخریج کیا ہے بخاری اور مسلم نے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے دہوئے اپنے ہاتھ کہنیوں تک تین
مرتبہ اور مرفق بفتح میم وکسر فا اور اسکا عکس بھی دو لغت
ہیں - اور گئے ہیں علماء امت اس بات کی طرف کہ اونکا
دہونا واجب ہے اور مخالفت کی ہے اونکی زفر اور ابوبکر
بن داؤد ظاہری نے اور استدلال لاتے ہیں اوس حدیث
سے جسکو روایت کیا ہے دار قطنی اور بیہقی نے جابر رض سے
مرفوع کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پہونچایا پانی کہنیوں
تک پھر فرمایا کہ یہ وہ وضو ہے کہ نہیں مقبول کرتا اللہ نماز

لايقبل الله الصلوة الا به - وفيه القاسم
ابن محمد بن عبد الله بن محمد بن عبد الله
وهو متروك ولكن وثقه ابن حبان والحديث
ضعفه المنذري وابن الجوزي وابن
الصلاح والنووي وغيرهم واستدلوا
ايضا بما رواه مسلم من حديث ابي هريرة
انه توضأ حتى اشرع في العضد ثم قال
هكذا رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم
ولكن فيه انه لا يدل على الوجوب وروى
الدار قطني عن عثمان رض فغسل وجهه و
يديه حتى مس اطراف العضدين وفي
اسناده ابن اسحق المدلس وقد عنعن
وفي حديث ابي هريرة انه غسل يده
اليمنى حتى اشرع في العضد ثم غسل يده
اليسرى حتى اشرع في العضد - الحديث
رواه مسلم وهذا ايضا لا يدل على الوجوب

قوله امسحوا برؤسكم اختلف العلماء
في مسح الراس فقال الشافعي وعطاء
بتثليث المسح متمسكه حديث ابي هريرة
اخرجه الشيخان انه توضأ مرة مرة و
مرتين مرتين وثلثا ثلثا - وحديث
عثمان رض الذي اخرجه مسلم وابوداود
انه توضأ بالمقاعد فقال الا اريكم وضوء
رسول الله صلى الله عليه وسلم فتوضأ ثلثا
ثلثا - قال ابوداود صحيح - وصححه ابن
خزيمة - والوضوء شامل للغسل والمسح
بقياس المسح على الغسل - وجوابه ان

مگر اس کے ساتھہ اور اسکی سند میں قاسم بن محمد بن عبد اللہ
بن محمد بن عبد اللہ ہیں جو متروک ہیں یعنی اونکی حدیث نہیں لیجاتی
لیکن ثقہ کہا ہے انکو ابن حبان نے اور حدیث کی تضعیف
کی ہے منذری اور ابن جوزی اور ابن صلاح اور نووی
وغیرہ نے اور بہی استدلال لائے ہیں اوس حدیث
سے جسکو روایت کیا ہے مسلم نے ابی ہریرہ رض سے کہ انہوں نے
وضو کیا یہانتک کہ شروع کیا بازو سے پہر کہا اسیطرح دیکھا میں نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو - لیکن اسمیں یہ بات ہے کہ یہ وجوب
پر دلالت نہیں کرتی - اور روایت کیا ہے دار قطنی نے عثمان سے پس
دہویا اپنا موںہ اور دونوں ہاتہہ یہانتک کہ مس کیا اطراف دونوں
بازوؤں کو اور اسکی اسناد میں ابن اسحق ہے جو مدلس ہے اور
روایت کیا ہے اس حدیث کو بلفظ عنعن اور جو مدلس مقبول نہیں
ہے اور حدیث ابی ہریرہ میں ہے کہ دہویا اونہوں نے
اپنے سیدہے ہاتہہ کو یہانتک کہ شروع کیا بازو سے پہر دہویا
الٹا ہاتہہ یہانتک کہ شروع کیا بازو سے روایت کیا اسکو مسلم
نے - اور یہ بہی نہیں دلالت کرتی وجوب پر

قولہ امسحوا برؤسکم - اختلاف کیا ہے علماء نے مسح راس میں
پس کہا امام شافعی اور عطاء نے کہ مسح تین مرتبہ ہے اور دلیل
اونکی حدیث ابی ہریرہ کی ہے جسکو تخریج کیا ہے شیخین نے
کہ وضو کیا ایک ایک مرتبہ - اور دو دو مرتبہ - اور تین تین مرتبہ
اور دلیل اونکی حدیث عثمان رض کی جسکو تخریج کیا ہے مسلم
اور ابو داؤد نے کہ وضو کیا اونہوں نے مقاعد میں پھر کہا
کہ کیا نہیں دکھاؤں میں تم کو وضو رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کا پس وضو کیا تین تین مرتبہ - کہا ابو داؤد نے کہ صحیح ہے
اور تصحیح کی ہے اس کی ابن خزیمہ نے اور وضو شامل ہے
غسل کو اور مسح کو بوجہ قیاس کرنے مسح کے غسل پر اور جواب
اوسکا یہ ہے کہ قول اونکا توضأ ثلثا ثلثا تو محمول ہے اوپر

قولہ توضأ ثلثا ثلثا یحتمل والاحادیث الصحیحۃ
التی جاءت فی عدم تکرار المسح عین المراد
بہ وبین ان التثلیث باعتبار الغالب من
الاعضاء ومخصوص بالاعضاء المغسولۃ
وبناء المسح علی التخفیف فقیاسہ علی الغسل
وبناءہ علی الاکمال والاسباغ قیاس مع
الفارق قال ابوداؤد واحادیث عثمان
رضی اللہ عنہ وھی صحاح الباب کلھا
دالۃ علی ان مسح الراس مرۃ واحدۃ وبہ
قال ابوحنیفۃ - **قولہ ان یغلس
بالصبح** اختلفت الامۃ فی ان الاسفار
افضل ام التغلیس فذھب مالک والشافعی
واحمد واسحق والاوزاعی وداؤد الظاھری
والطبری الی ان التغلیس افضل وان
الاسفار غیر مندوب واحتجوا باحادیث
التغلیس فمنھا مارواہ البخاری وغیرہ
عن عائشۃ فی حدیث صلوۃ الفجر لا
یعرف بعضھن بعضا من الغلس وغیر
ذلک من الاحادیث سیما حدیث ابن مسعود
انہ قال فی حدیث الاوقات الخمسۃ - ثم
کانت صلوتہ بعد ذلک التغلیس - و
ذھب ابوحنیفۃ والثوری والحسن وھو
مروی عن علی وابن مسعود ان الاسفار
افضل وحجتھم مارواہ رافع بن خدیج
مرفوعا اسفروا بالفجر فانہ اعظم للاجر
رواہ وصححہ جمع من المحدثین ولفظ النسائی
اسفروا بصلوۃ الصبح حتی یری القوم مواقع

احادیث صحیح جو آئی ہیں عدم تکرار مسح میں متعین ہے مراد اس
سے اور ظاہر ہے کہ تثلیث باعتبار غالب اعضاء کے ہے
اور مخصوص ہے اون اعضاء کے ساتھ جو دھوئے جاتے
ہیں اور بنیاد مسح کی تخفیف پر ہے پس قیاس مسح کا غسل
پر اور بنا کرنا اکمال اور اسباغ پر قیاس مع الفارق ہے کہا
ابوداؤد نے کہ احادیث عثمان رض کی جو سب صحیح ہیں اس باب
میں وہ سب دال ہیں اس امر پر کہ مسح راس کا ایک مرتبہ
ہے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا۔ **قولہ ان یغلس بالصبح**
اختلاف کیا ہے امت نے اس بات میں کہ اسفار افضل
ہے یا تغلیس پس امام مالک اور امام احمد اور امام شافعی
اور اوزاعی اور داؤد ظاہری اور اسحق اور طبری کا مذہب
تو یہ ہے کہ تغلیس افضل ہے اور اسفار غیر مندوب اور
حجت اونکی وہ حدیثیں ہیں جو تغلیس کی بابت آئی ہیں اونمیں
سے وہ حدیث ہے جسکو روایت کیا ہے بخاری وغیرہ
نے عائشہ رض سے نماز فجر کی حدیث میں کہ نہیں پہچانتی تھیں
بعض عورتیں بعض کو بوجہ اندھیرے صبح کے اور اس کے
سوا حدیثیں خاصکر وہ حدیث جو مروی ہے ابن مسعود سے کہ کہا
اونہوں نے اوقات نماز خمسہ کی حدیث میں کہ پھر تھی
نماز رسول اللہ کی بعد اس کے تغلیس میں یعنی آپ نے
ہمیشہ اسی وقت پڑھی اور مذہب امام ابوحنیفہ اور ثوری اور حسن
کا اور یہی مروی ہے حضرت علی اور ابن مسعود سے کہ اسفار
افضل ہے اور حجت اونکی وہ حدیث ہے جو مروی ہے رافع
بن خدیج سے مرفوع۔ کہ اسفار کرو نماز فجر میں کیونکہ
زائد ہے اجر کے لئے روایت کیا اور تصحیح کی اس کی
ایک جماعت محدثین نے اور لفظ نسائی کے یہ ہیں
کہ اسفار کرو نماز صبح میں یہاں تک کہ دیکھے قوم اپنے تیر
گرنے کی جگہ اور جواب دیا ہے تغلیس کی حدیث کا

نبلهم واجابوا عن حديث التغليس انه تقرر في الاصول ان الخطاب للامة لا يعارضه فعل النبي صلى الله عليه وسلم في حقها وامرنا بالاتباع بقوله في مثل ذلك لا بفعله **قوله يهجر بالهاجرة حين تزيغ الشمس** اختلف العلماء في ان صلوة الظهر في اول الوقت افضل مطلقا او في سواء ايام شدة الحر فالشافعي ومن قال كقوله ذهبوا الى افضليته في اول الوقت مطلقا وخالفهم الجمهور وخصوا بما عدا شدة الحر وحجة الشافعي الاحاديث الواردة في افضلية اول الوقت كما يدل عليه هذا الكتاب وملازمة النبي صلعم صلوة الظهر اذا زالت الشمس. واما دليل الجمهور فما روى عن ابي ذر قال كنا مع النبي صلى الله عليه وسلم في سفر فاراد المؤذن ان يؤذن بالظهر فقال ابرد ثم اراد ان يؤذن فقال له ابرد حتى رأينا فيئ التلول فقال النبي صلى الله عليه وسلم ان شدة الحر من فيح جهنم فاذا اشتد الحر فابردوا بالصلوة متفق عليه واجابوا عن احاديث الواردة في فضل اول الوقت بالتخصيص بحديث الابراد هذا وبما روى عن انس قال كان صلعم

کہ اصول میں یہ ثابت ہو چکا ہے کہ خطاب امت کو نہیں معارض ہوتا ہے فعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا امت کے حق میں۔ اور حکم دیا ہے ہمکو اپنے قول کے اتباع کا ایسی صورتوں میں نہ اتباع فعل کا۔

قولہ یہجر بالہاجرۃ حین تزیغ الشمس۔ اختلاف کیا ہے علما نے نماز ظہر میں کہ اول وقت اوسمیں افضل ہے مطلقا خواہ موسم شدت گرمی کا ہو پس امام شافعی اور جس نے اون کے موافق قول کیا ہے اس بات کی طرف گئے ہیں کہ افضلیت اوس کی اول وقت ہے مطلقا خواہ کوئی موسم ہو مخالفت کی ہے انکی جمہور نے اور خاص کیا ہے افضلیت اول وقت کو شدۃ گرمی کے سوا اور حجت امام شافعی کی وہ حدیثیں ہیں جو آئی ہیں اول وقت کی فضیلت میں جیسے کہ دلالت کرتا ہے اسی پر یہ فرمان۔ اور ہمیشہ پڑہنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نماز ظہر جبکہ ڈہل جائے سورج۔ لیکن دلیل جمہور کی وہ حدیث ہے جو روایت ہے ابو ذر سے کہا کہ تھے ہم رسول اللہ کے ساتھ سفر میں پس ارادہ کیا موذن نے کہ اذان دے ظہر کی آپ نے فرمایا ابرد یعنی ٹہنڈ ہونے دے پہر ارادہ کیا اذان دے پہر فرمایا ابرد یہانتک کہ دیکھا ہم نے ٹیلہ کے سایہ کو پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ شدت گرمی جہنم کی لپٹ ہے پس جب گرمی سخت ہو تو ابراد کرو تم نماز میں متفق علیہ اور جواب دیا ہے جمہور نے اون حدیثوں کا جو اول وقت کی فضیلت میں آئیں تخصیص د موسم کے ساتہ بوجہ اس حدیث ابراد کے اور بوجہ اوس حدیث کے جو مروی ہے انس سے کہا نماز پڑہتے تھے رسول اللہ ظہر کی نماز جاڑوں میں اور نہیں جانتے ہم کہ جو حصہ دن کا گذر جاتا تھا وہ زائد ہوتا تھا یا وہ جو باقی رہتا تھا یعنی ٹہیک نصف النہار پر

يصلى الظهر في ايام الشتاء وما ادري
اما ذهب من النهار اكثر او ما بقي منه
قوله والعصر والشمس حية
اي صافية اللون لم يتغير وقد فسره
قوله صلى الله عليه وسلم في حديث
مسلم وقت صلوة العصر ما لم يصفر
الشمس ويسقط قرنها الاول **قوله
والمغرب حين يقبل الليل**
اختلف العلماء في اول وقت المغرب
فقال بعضهم ان اول وقته حين سقوط
قرص الشمس بكماله وهو قول الجمهور
وقيل برؤية الكواكب واحتجوا بحديث
ابي بصرة قال صلى بنا رسول الله
صلى الله عليه وسلم العصر بالمخمص
وقال ان هذه الصلوة عرضت على من
كان قبلكم فضيعوها ومن حافظ
عليها كان له اجره مرتين ولا صلوة
بعدها حتى يطلع الشاهد والشاهد
النجم رواه مسلم والنسائي واجاب عنه
الجمهور بان قوله الشاهد النجم مدرج
وليس بمرفوع وان صح فالمراد بالشاهد
ظلمة الليل هو ايضا روى ابو ايوب
بادروا بالصلوة المغرب قبل طلوع
النجم رواه الامام احمد وغيره
قوله ولا يؤخر المغرب
وهو المروي عن عقبة بن عامر لا تزال
امتي بخير ما لم يؤخر المغرب حتى تشتبك النجوم

قوله والعصر والشمس حية یعنی صاف رنگ والا نہیں تغیر ہوتا
تھا اوس میں اور تفسیر اسکی قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے
حدیث مسلم میں کہ وقت نماز عصر کا جب تک ہے کہ نہ پیلا پڑے
آفتاب اور نہ گر جائے اوسکا اول کنارہ۔
قوله والمغرب حين يقبل الليل۔ اختلاف کیا ہے علما نے
اول وقت مغرب میں پس کہا بعض نے کہ اوسکا اول وقت
اوس وقت ہے جبکہ آفتاب کی پوری ٹکیہ ڈوب جائے اور یہی
قول جمہور علما کا ہے اور بعض نے کہا کہ اوسکا اول وقت
ستارہ دیکھنے پر ہے اور حجت لائے ہیں وہ حدیث ابی بصرہ
سے کہا کہ نماز پڑھائی ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر
کی مخمص (نام مقام) میں اور کہا کہ یہ نماز پیش کی گئی تم سے
اول کی امتوں پر پس ضائع کر دیا اونہوں نے اوسکو اور
جو شخص کہ حفاظت کرے گا اوس کی ہوگا اوسکو اجر دوہرا
اور نہیں نماز ہے بعد اس کے یہانتک کہ نکلے شاہد اور شاہد
ستارہ ہے روایت کیا اسکو مسلم اور نسائی نے اور جواب دیا
اسکا جمہور نے اس طور سے کہ قوله الشاهد النجم۔ مدرج ہے
اور مرفوع نہیں ہے اور اگر ثابت بھی ہو جاوے تو مراد شاہد
سے ظلمت لیل ہے اور یہی روایت ہے ابو ایوب سے کہا کہ
جلدی کرو نماز مغرب میں قبل طلوع نجم کے روایت کیا اسکو
امام احمد وغیرہ نے۔
قوله ولا يؤخر المغرب۔ اور یہی مروی ہے عقبہ بن عامر سے
کہ ہمیشہ رہیگی میری امت بھلائی پر جب تک کہ نہ دیر کرے گی
(نماز) مغرب میں یہانتک کہ روشن ہو جاویں سب ستارے
روایت کیا اسکو امام احمد و ابو داؤد نے اور اختلاف کیا
ہے علما نے آخر وقت مغرب میں پس کہا امام شافعی نے
ایک روایت میں کہ وقت مغرب کا وہ ہے کہ جب غائب ہو جاوے
سورج وقت واحد ہے نہیں جائز ہے نماز اوس کے بعد

رواه احمد وابوداود واختلفوا فی اٰخر
وقتها فقال الشافعی فی روایة عنه ان
وقت المغرب حین تغیب الشمس وقتا
واحدا لا صلوة بعدها وحجته ما رواه
جابر رض فی حدیث جبرئیل علیه السلام
انه جاء النبی صلعم فقال قم فصلّ فی
فصلی المغرب حین وجبت الشمس ثم
صلی ثانی الیوم وقتا واحدا لم یزل
عنه رواه احمد والنسائی والترمذی
وقال الجمهور ان اٰخر وقتها عند سقوط
الشفق لحدیث ابی موسی عن النبی صلعم
فیما اتاه سائل یسئله عن مواقیت الصلوة
وفیه ثم اخر المغرب حتی کان عند سقوط
الشفق۔ **قوله والعشاء اول**
اللیل یؤیده ما روی عن عائشة
قالت کانوا یصلون العتمة فیما بین ان
یغیب الشفق الی ثلث اللیل الاول واختلف
العلماء فی امتداد وقته فقال بعضهم
الی ثلث اللیل وحجتهم حدیث جبرئیل
وقال بعضهم الی نصف اللیل واحتجوا
بحدیث عبد الله بن عمر مرفوعا وقت
صلوة العشاء الی نصف اللیل رواه
احمد ومسلم والنسائی وقال بعضهم
الی الفجر والدلیل حدیث ابی قتادة
عند مسلم وفیه لیس فی النوم
تفریط وانما التفریط علی من لم یصل
الصلوة حتی یجئ وقت الصلوة الاخری

اور حجت اونکی وہ حدیث ہے جسکو روایت کیا جابر رض حدیث جبرئیل علیہ السلام
کی کہ وہ آئے رسول اللہ کے پاس اور کہا کہ اٹھیے اور نماز پڑھیے
مجھے پس نماز پڑھی مغرب کی جبکہ ڈوب گیا سورج [illegible]
پڑھی دوسرے دن اوسی وقت نہیں تجاوز کیا اوس [illegible]
روایت کیا اس کو امام احمد اور نسائی اور ترمذی نے اور کہا جمہور
نے کہ آخر وقت مغرب کا شفق کے جاتے رہنے تک ہے
بوجہ حدیث ابوموسیٰ رض کے کہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ سے
کہ آیا آپ کے پاس ایک شخص جو دریافت کرتا تھا نماز کے وقت
اور اوسمیں ہے. پھر تاخیر کی مغرب میں یہانتک کہ ہوا شفق کے
جاتے رہنے کا وقت.

قوله والعشاء اول اللیل. تائید کرتی ہے اس کی وہ حدیث
جو مروی ہے عائشہ رض کہا کہ نماز عشا پڑھتے تھے وہ شفق کے
غائب ہونے کے بعد رات کے اول کے تہائی حصہ کے
اندر اور اختلاف کیا ہے علماء نے اوس کے وقت کے
اختتام میں پس کہا بعض نے کہ تہائی رات تک اور حجت
اونکی وہی حدیث جبرئیل ؑ کی ہے اور کہا بعض نے آدھی
رات تک اور حجت اونکی حدیث عبد اللہ بن عمر کی ہے
مرفوع کہ وقت نماز عشا کا آدھی رات تک ہے روایت
کیا اسکو امام احمد اور نسائی اور مسلم نے اور کہا بعض نے
فجر تک اور دلیل اونکی حدیث ابی قتادہ کی ہے بروایت
مسلم اور اوسمیں ہے کہ نہیں نیند میں زیادتی۔ زیادتی
تو اوس شخص پر ہے جو نماز نہ پڑھے یہانتک کہ آجاوے
دوسری نماز کا وقت.

قوله والغسل عند الرواح الیها. کیا واجب ہے غسل
یوم جمعہ یا نہیں پس کہا بعض علما نے کہ ہاں یعنی واجب
ہے اور وہ ایک گروہ ہے صحابہ اور غیر صحابہ کا اونمیں سے
ابوہریرہ اور عمار اور حسن اور مالک وغیرہم ہیں بیانکیا ہے

قولہ والغسل عند الرواح الیہا - ھل یجب غسل یوم الجمعۃ ام لا قال بعضہم نعم ھم طائفۃ من الصحابۃ وغیرھم منہم ابو ھریرۃ وعمار والحسن ومالک وعمر حکاہ ابن حزم وقال الجمھور یستحب وحجتھم حدیث عکرمۃ رواہ ابو داؤد عن عکرمۃ ان ناسا من اھل العراق جاؤا فقالوا لابن عباس اتری الغسل من یوم الجمعۃ واجبا قال لا ولکنہ اطھر وخیر من اغتسل ومن لم یغتسل فلیس علیہ بواجب - الحدیث بطولہ - قال ابن دقیق العید فی مثل ھذا دلیل علی تعلیق الامر بالغسل بالمجیئ الی الجمعۃ واستدل بہ مالک فی انہ یعتبر ان یکون الغسل متصلا بالذھاب ووافقہ الاوزاعی واللیث وقال الجمھور یجزئ من الفجر وحجتھم ایضا حدیث عکرمۃ -

اِس کو ابن حزم نے اور کہا جمہور علما نے کہ مستحب ہے حجت اونکی حدیث عکرمہؓ کی ہے روایت کیا ہے اوس کو ابوداؤد نے عکرمہ سے کہ کچھ لوگ عراق کے آئے اور کہا ابن عباس سے کیا آپ کے نزدیک غسل یوم جمعہ واجب ہے آپ نے جواب دیا کہ نہیں. پاکیزگی ہے اور جو غسل کرے تو اچھا ہے اور جو نہ کرے تو اوس پر واجب نہیں ہے۔ الحدیث کہا ابن دقیق العید نے ایسی حدیثوں میں دلیل ہے حکم غسل کی تعلیق پر جمعہ کو جانے کے وقت (یعنی جاتے وقت غسل چاہیئے) اور استدلال لائے ہیں امام مالک اس سے اس بات پر کہ معتبر ہے یہ بات کہ غسل متصل ہوجانے کے ساتھ اور موافقت کی ہے اونکی اوزاعی اور لیث نے اور کہا جمہور نے کہ کافی ہوگا غسل فجر سے اور حجت اون کی حدیث عکرمہ کی ہے +

ھذا ما کتبہ صلی اللہ علیہ وسلم فی الصدقات وکان عند عمر فاشتہر باسمہ

یہ تحریر لکھی رسول اللہ نے صدقات کے بیان میں اور تھی یہ حضرت عمرؓ کے پاس مشہور ہوئی آپ کے نام سے

کتاب الصدقات عند عمر رض

وھذا الکتاب لم یکن النبی صلی اللہ علیہ وسلم کتبہ لعمر - وانما اشتہر باسمہ لانہ قرنہ بسیفہ فوجدوہ بعد وفاتہ رضی اللہ عنہ فاشتہر باسمہ کما رواہ الدارمی واخرجہ ابوداؤد والترمذی والحاکم والامام احمد کلہم من طریق

اور اس تحریر کو نہیں لکھا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمرؓ کے لئے اور اون کے نام سے اس وجہ سے مشہور ہوگئی ہے کہ رکھ لیا اسکو اونھوں نے اپنی تلوار میں پس پایا لوگوں نے اسکو آپکی وفات کے بعد پس مشہور ہوگئی آپکے نام سے جیسا کہ روایت کیا ہے اسکو دارمی نے اور تخریج کی ہے ابوداؤد اور ترمذی اور حاکم اور امام احمدؒ سب نے سفیان بن حسین کے طریقہ سے وہ

سفیان بن حسین عن الزهری عن
سالم عن ابیه قال کتب رسول الله
صلی الله علیه وسلم کتاب الصدقة
لم یخرج الی عماله حتی قبض فقرنه بسیفه
فعمل به ابوبکر حتی قبض ثم عمل به
عمر حتی قبض فکان فیه ۔
فی خمس من الابل شاة وفی عشر
شاتان وفی خمس عشرة ثلاث شیاه
وفی عشرین اربع شیاه وفی خمس و
عشرین ابنة مخاض الی خمس
وثلثین فان زادت واحدة ففیها
ابنة لبون الی خمس واربعین فاذا
زادت واحدة ففیها حقة الی ستین
فاذا زادت واحدة ففیها جذعة
الی خمس وسبعین فاذا زادت
واحدة ففیها ابنتا لبون الی تسعین
فاذا زادت واحدة ففیها حقتان
الی عشرین ومائة فان کانت الابل
اکثر من ذلك ففی کل خمسین حقة
وفی کل اربعین ابنة لبون وفی
الغنم فی کل اربعین شاة شاةٌ الی
عشرین ومائة فان زادت واحدة
فشاتان الی مائتین فان زادت
علی المائتین ففیها ثلاث شیاه
الی ثلثمائة فان کانت الغنم اکثر من
ذلك ففی کل مائة شاة شاةٌ
لیس فیها شیئ حتی تبلغ المائة ولا

روایت کرتے ہیں زہری سے وہ سالم سے وہ اپنے
باپ سے کہا کہ لکھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کتاب
الصدقہ نہیں جاری کیا اوسکو اپنے عاملون کی طرف یہانتک
کہ آپکی وفات ہوگئی اور رکھ لیا تھا اسکو اپنی تلوار میں پس عمل
کیا اُسپر ابوبکرؓ نے یہانتک کہ آپکی وفات ہوئی پھر عمل کیا اوپر
حضرت عمرؓ نے یہانتک کہ آپکی وفات ہوئی پس تحریر تھا اوسمیں کہ
پانچ اونٹوں میں زکوۃ کی ایک بکری ہے اور دس میں دو بکریاں
اور پندرہ میں تین بکریاں اور بیس میں چار بکریاں اور پچیس میں
بنت مخاض پینتیس تک پس اگر زائد ہوجاوے اوس سے
ایک بھی تو پھر اس میں بنت لبون ہے پینتالیس تک ۔
پس جبکہ زائد ہوجاوے ایک بھی تو اوس میں حقہ ہے
ساٹھ تک پس جبکہ زائد ہوجاوے ایک بھی تو اوس میں
جذعہ ہے پچھتر تک پس جبکہ زائد ہوجاوے ایک بھی
تو اوس میں دو بنت لبون ہیں نوے تک پس جب زائد
ہوجاوے ایک بھی تو اوس میں دو حقہ ہیں ایک سو بیس تک
پس اگر ہوں اونٹ اس سے بھی زائد تو ہر پچاس میں ایک
حقہ اور ہر چالیس میں ایک بنت لبون ۔
اور بکریوں میں ہر چالیس بکریوں میں ایک بکری ایک سو
بیس تک اگر زائد ہوجاوے ایک بھی تو دو بکریاں دو سو
تک پس اگر زائد ہوجاوے دو سو پر ایک بھی تو اوس میں
تین بکریاں ہیں تین سو تک ۔
پس اگر ہوں بکریاں اس سے بھی زائد تو ہر سو بکریوں میں
ایک بکری ہے نہیں ہے اون میں کچھ جب تک کہ تعداد
سو تک پوری ہو اور نہ جدا کیا جاوے مال مجتمع اور نہ
جمع کیا جاوے مال متفرق زکوۃ کے خوف سے اور
جو مال کہ دو شریکوں کا ہو تو رجوع کرلیں وہ آپس میں برابر اور
نہ لیا جائے زکوۃ میں بوڑھا اور نہ عیب دار ۔

بفرق بين مجتمع ولا يجمع بين متفرق مخافة الصدقة وما كان من خليطين فانهما يتراجعان بينهما بالسوية ولا يوخذ في الصدقة هرمة ولا ذات عيب -

اعلم ان الكتاب الذى كان رسول الله صلى الله عليه وسلم كتبه لابى بكر الصديق رضى الله عنه غير هذا الكتاب وان كان ابوبكر الصديق عمل بهذا ايضا فلا يلزم من هذا اتحادهما فكان هو غيره كما يدل عليه الروايات وتغاير الفاظهما - كذا قال الزرقانى فى شرح المواهب - ولما استوفيت الكلام فى كتاب ابى بكر الصديق بيان المسائل المستنبطة من باب الزكوة وغيره وشرح الالفاظ الغريبة الواردة فى الحديث استغنيت من تكرارها ههنا +

جان تو کہ۔ وہ تحریر جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کے لئے لکھی تھی (جبکو ہم اوپر لکھ آئے) وہ اس تحریر سے علیحدہ تھی اگرچہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اسپر بھی عمل کیا ہے پس نہیں لازم آتا اس سے ایک ہونا دونو تحریروں کا پس تھی وہ اس کے علیحدہ جیسا کہ دلالت کرتی ہیں اوس پر روایتیں اور اُن دونو کے الفاظ کا فرق۔ اسیطرح بیان کیا ہے زرقانی نے شرح مواہب میں اور جبکہ ابوبکر رضی اللہ عنہ والی تحریر میں زکوٰۃ وغیرہ کے مسائل اور لغات غریبہ کی شرح میں نے خوب اچھی طرح بیان کردی ہے تو اس جگہ اوس کے تکرار کی ضرورت نہیں سمجھی

✤ ✤ ✤

✤ ✤

✤

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم لعمائر كلب مع قطن بن حارثة

یہ وہ فرمان ہے جسکو لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمائر کلب کے لئے قطن بن حارثہ کے ہمراہ۔

مکتوب بنام عمائر کلب.

اخرج هشام بن الكلبى قال حدثنا ابى عن ابراهيم بن سعد بن ابى وقاص ان قطن بن حارثة وفد مع قومه على النبى صلى الله عليه وسلم فاسلم وانشد النبى صلى الله عليه وسلم من قوله

تخریج کی ہے ہشام بن کلبی نے کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے میرے باپ نے ابراہیم بن سعد بن ابی وقاص سے روایت کرکے کہ قطن بن حارثہ اپنی قوم کے ہمراہ حاضر ہوئے رسول اللہ کی خدمت میں پس اسلام لائے اور تعریف کی رسول اللہ کی اپنے قول اشعار سے۔ دیکھا میں نے

اشعار

رأيتك يا خير البرية كلها + نبت قصاري (نضاري) في الارومة من كعب +
اغرّك ان البدر سنة وجهها + اذا ما بدا للناس في الحلل العصب +
اقمت سبيل الحق بعد اعوجاجها + وربيت الناس في السقاية والجدب +
ثم كتب معه كتابا لعمائر كلب نسخته
هذا الكتاب من محمد لعمائر كلب و احلافها ومن ظاهره الاسلام من غيرهم مع قطن بن الحارثة العليمي باقام الصلوة لوقتها و ايتاء الزكوة لحقها في شدة عقدها و وفاء عهدها بمحضر من الشهود المسلمين منهم دحية بن خليفة الكلبي و سعد بن عبادة وعبد الله ابن انيس ـ عليهم من الهمولة الراعية البساط الظآر من كل خمسين ناقة غير ذات عوار و الحمولة المائرة لهم طاغية و في الشوي الوري مسنة حامل او حائل ـ و فيما سقى الجدول من العين المعين العشر و في العثري شطره بقيمة الامين لا يزاد عليهم وظيفة و لا يفرق ـ شهد على ذلك الله و رسوله وكتب ثابت بن قيس ابن شماس ـ تنبيه ـ قال الحافظ

آپ کو اے خیر مخلوقات بالکل ـ حجت بینہ غایت درجہ پر ـ قبیلہ کعب کی نسل میں ـ
آپ عزیز تر ہیں کہ روشن کر دیا چاند کے چہرہ کو ـ
جبکہ ظاہر ہوئے آپ لوگوں کے سامنے سرداری لباس میں ـ
قائم کیا آپ نے حق کا راستہ بعد اوس کے ٹیڑہا ہو جانیکے اور پالا آپ نے لوگوں کو سمت اور قحط سالی میں ـ
پھر لکھا رسول اللہ نے اون کے ساتھہ فرمان قبائل کلب کو نسخہ اوسکا یہ ہے کہ ـ یہ فرمان ہے محمدؐ کی جانب سے قبائل کلب اور اون کے ہم عہدون اور اون لوگون کی طرف جنکو اسلام اون کے ساتھہ جمع کر دے قطن بن حارثہ کی ہمراہ نماز کو اپنی اوقات پر ادا کرنے اور زکوۃ کو حق شرعی کے موافق دینے کی بابتہ باستواری عقد و وفاء عہد اور لکھا گیا ہے اسلمان گواہوں کے روبرو اون میں سے دحیہ کلبی اور سعد بن عبادہ اور عبد اللہ بن انیس ہیں ـ
اون پر زکوۃ فرض ہے اپنے بچوں کے ساتھہ چراگاہ کے چرنے والے اونٹوں میں اور اون اونٹوں میں جن کے بچے مر جاویں اور وہ دوسرے کے بچوں پر مانوس کر لئے جاویں ہر پچاس پر ایک ناقہ بے عیب ـ اور اونکی باربرداری کے اونٹوں میں زکوۃ نہ لیجا وے اور بکریوں میں دوسالہ بکری خواہ گابھن ہو یا نہو ـ اور اوس زمین میں جو نہر سے پلائی جاوے زکوۃ کا دسواں حصہ ہے اور بارانی میں اوسکا نصف ـ عادل مبصر کے تخمینہ کے موافق اس سے زائد اونپر کوئی وظیفہ مقرر نہ کیا جاوے ـ
دیہ معاہدہ جسپر عہد کیا ہے اللہ اور اوسکے رسول نے اور لکھا ثابت بن قیس بن شماس نے تنبیہ کہا حافظ نے

وقد سماه ابن سعد حارثة بن قطن بدل قطن بن حارثة۔

کہ نام بتایا ہے انکا ابن سعد نے حارثہ بن قطن بجائے قطن بن حارثہ کے۔

غرائب ما فی هذا الکتاب

شرح اون لغات کی جو اس فرمان میں آئی ہیں

الثبت ۔ الحجة البینة **قصار** ۔ المنتهی ۔ **الارومة** ۔ الاصل **سنة** ۔ ای اضاء ۔ **العصب** هو السید المطاع ۔ **ظارة** ۔ ای جمعه ۔ **همولة** بفتح الهاء المهملة هی الراعیة الماشیة فی المرعی المباح **ابساط** ۔ الناقة التی ترعی ولدها معها ۔ **ظار** ۔ بکسر الظاء المعجمة هی الناقة تألف بولد غیرها **حمولة** هی الحاملة للحوائج ۔ **المائرة** هی الحاملة للمیرة وهی الطعام **طاغیة** ۔ بالطاء المهملة والغین المعجمة ای خارجة عن حساب الزکوة ۔ **الشوی** ۔ بشد الیاء التحتانیة جمع شاة ۔ **الوری** بشد الیاء ۔ السمینة +

اقول یشتمل هذا الکتاب علی مسائل من ابواب الصلوة والزکوة وغیرها واذ قد فصلناها فیما سبق من الکتب اغنانا عن اعادته وتکریره هنا +

الثبت ۔ دلیل ظاہر ۔ **قصار** ۔ منتہی ۔ **الارومة** ۔ اصل **سنه** ۔ یعنی چمکا ۔ **العصب** اوس کے معنی ہیں وہ سردار جس کی تابعداری کیجاوے **ظارہ** یعنی جمع کیا اوسکو **ہمولة** بفتح ہا مہملہ بمعنی چرنیوالے جانور ۔ حلال وجائز سبزہ میں۔
ابساط وہ اونٹنی جس کے بچے اوس کے ساتھ چریں **ظار** بکسر ظا معجمہ وہ اونٹنی جو مالوف کرلیجاوے دوسرے کے بچہ پر ۔ **حمولة** وہ اونٹ جو بار برداری ضروریات کے کام آئیں ۔ **المائرہ** ۔ وہ اونٹ جو غلہ کا بوجھ لے جانے کے کام آویں۔
طاغیة ۔ طا مہملہ اور غین معجمہ ۔ یعنی خارج ہیں حساب زکوۃ سے۔
الشوی ۔ یا تحتانیہ مشدد ۔ جمع ہے شاۃ کی ۔ بکری ۔ **الوری** ۔ بہ تشدید یا تحتانیہ ۔ موٹی۔
کہتا ہوں میں کہ شامل ہے یہ فرمان نماز اور زکوۃ وغیرہ کے مسائل پر اور چونکہ ان کا ہم نے اس سے اول کے فرمانوں میں ذکر کر دیا ہے تو ضرورت نہیں سمجھی اوس کے مکرر ذکر کی۔

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم لعمرو بن مرة الجهنى ولقومه

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلعم نے عمرو بن مرہ جہنی اور اون کی قوم کے لئے

عن عمرو بن مرة الجهنى قال خرجنا
حجاجا فى الجاهلية فى جماعة من
قومى فرأيت فى المنام وانا بمكة
نورا ساطعا من الكعبة حتى اضاء لى
جبل يثرب واشعر جهينة وسمعت
صوتا فى النور وهو يقول انقشعت
الظلماء وسطع الضياء وبعث خاتم الانبياء
ثم اضاء لى اضاءة اخرى حتى نظرت الى
قصور الحيرة وابيض المدائن وسمعت
صوتا فى النور وهو يقول ظهر الاسلام
وكسرت الاصنام ووصلت الارحام
فانتبهت فزعا فقلت لقومى ليحدثن فى
هذا الحى من قريش حدثا واخبرتهم بما
رأيت فلما انتهيت الى بلادنا جاء
الخبر ان رجلا يقال له احمد قد
بعث فخرجت حتى اتيته واخبرته
بما رأيت فقال يا عمرو بن مرة
انا النبى المرسل الى العباد كافة
ادعوهم الى الاسلام وامرهم بحقن
الدماء وصلة الارحام وعبادة
الله وحده ورفض الاصنام وبحج
البيت وصيام شهر رمضان شهر
من اثنى عشر شهرا فمن اجاب فله
الجنة ومن عصى فله النار فآمن عمرو

روایت ہے عمرو بن مرہ جہنی سے کہا کہ نکلے ہم جاہلیت
کے زمانہ میں اپنی قوم کے ایک گروہ کے ساتھ بہ نیت
حج۔ پس میں نے خواب میں دیکھا اور میں مکہ میں تھا کہ
ایک نور بلند ہوا کعبہ سے یہاں تک کہ روشن ہو گئے میرے
لیے مدینہ کے پہاڑ اور جہینہ کا اشعر (پہاڑ کا نام ہے)
اور سنا مینے ایک آواز اوس نور میں سے کہ کہتا تھا
باقی رہی اندھیری اور چمکی روشنی اور مبعوث ہوئے
خاتم الانبیاء۔ پھر روشنی ہوئی میرے لئے دوسری مرتبہ
یہاں تک کہ دیکھا مینے حیرہ کے محلوں اور مداین کے قصر سفید
کی طرف اور سنا مینے ایک آواز نور میں سے جو کہتا تھا کہ ظاہر
ہو گیا اسلام اور ٹوٹ گئے بت اور صلہ رحمی ہونے لگی پس جاگا
میں گھبرا کر اور مینے اپنی قوم سے کہا کہ ضرور اس قبیلہ قریش
میں کوئی نئی بات ہو دیگی اور خبر دی مینے انکو اپنے خواب
کی پس جب ہم اپنے شہر واپس پہونچے تو خبر آئی کہ ایک آدمی
جسکا نام احمد ہے مبعوث ہوا ہے۔ پس نکلا میں حتی کہ حاضر
ہوا آپکی خدمت میں اور اپنے خواب سے آپکو مطلع کیا فرمایا آپنے
کہ اے عمرو بن مرہ میں نبی ہوں بھیجا گیا ہوں تمام مخلوق کیطرف
بلاتا ہوں اونکو اسلام کیطرف اور حکم کرتا ہوں میں اونکو خون ناحق
سے رکنے کا اور صلہ رحمی اور ایک اللہ کی عبادت کرنے
اور بتوں کے چھوڑنے اور حج کرنے اور بارہ ماہ میں سے
رمضان کے ایک مہینہ کے روزہ رکھنے کا۔ پس جس
شخص نے قبول کیا تو اوس کے لیئے جنت ہے اور
جس نے نافرمانی کی اوس کے لئے دوزخ ہے پس
ایمان لے آئے [illegible] سکے۔

۵۲ ھذا ما کتبہ صلعم لعمرو بن مرۃ الجھنی ولقومہ

يومنك الله من حر جهنم فقلت اشهد
ان لا اله الا الله وانك رسول الله
امنت بكل ما جئت به من حلال
وحرام ثم انشدته ابياتا قلتها حين
سمعت به وكان لنا صنم وكان ابي
سادنه فكسرته ثم لحقت بالنبي صلعم
وانا اقول -

اشعار

شهدت بان الله حق وانني
لآلهة الاحجار لا شك تارك
وشمرت عن ساقي الازار مهاجرا
اجوب اليك الوعث بعد الدكادك
لاصحب خير الناس نفسا ووالدا
رسول مليك الناس فوق الحبائك

قال النبي صلى الله عليه وسلم مرحبا
بك يا عمرو فقلت بابي انت وامي
ابعث بي الى قومي لعل الله ان يمن
بي عليهم كما من بك علي قال فبعثني
فقال عليك بالرفق والقول السديد
ولا تكن فظا ولا متكبرا ولا حسودا
فاتيت قومي فقلت يا بني رفاعة بل
يا معشر جهينة اني رسول رسول الله صلى
الله عليه وسلم اليكم ادعوكم الى الاسلام
وامركم بحقن الدماء وصلة الرحم و
عبادة الله وحده ورفض الاصنام
وبحج البيت وصيام شهر رمضان من
اثني عشر شهرا فمن اجاب فله الجنة

پس میں نے کہا گواہی دیتا ہوں میں کہ نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ اور آپ اللہ کے رسول ہیں ایمان لایا میں تمام اون حلال وحرام کے احکام پر جو آپ لائے ہیں پھر پڑھے مینے وہ شعر جو مینے آپ کی خبر سُنکر کہے تھے۔ اور ہمارا ایک بت تہا جس کا متولی میرا باپ تہا پس توڑ ڈالا میں نے اوسے پھر آگیا میں رسول اللہ کی خدمت میں اور میں کہہ رہا تہا

شعر

گواہی دیتا ہوں میں کہ اللہ حق ہے اور میں۔
پتھروں کے معبودوں کو ضرور چھوڑ دوں گا
اور مضبوط ارادہ کر لیا میں نے ہجرت کا۔
قطع کر رہا ہوں میں طرف تیرے مصائب سفر کو بعد ریتلے
ٹیلوں کے۔ تاکہ ساتھی بنوں میں اوسکا جو بہتر ہے لوگوں سے
بالذات وبالنسب۔ جو رسول ہے اللہ کا آسمانوں پر۔

فرمایا رسول اللہ صلعم نے مرحبا یا عمرو۔ میں نے عرض کی کہ میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں مجھے میری قوم کی طرف بھیجے۔ شاید اللہ اونپر میری وجہ سے احسان کرے جیسے کہ مجھپر آپکی وجہ سے احسان کیا۔ کہا عمرو نے پس بھیجا مجھے آپ نے اور فرمایا نرمی کر اور نرم باتیں کر اور مت ہو سخت اور نہ متکبر اور نہ حاسد۔ پس آیا میں اپنی قوم کے پاس اور کہا میں نے اے بنی رفاعہ بلکہ اے معشر جہینہ میں رسول اللہ کا قاصد ہوں تمہاری طرف بلاتا ہوں میں تم کو اسلام کی طرف اور حکم کرتا ہوں تم کو خونِ ناحق سے رکنے کا۔ اور صلہ رحمی اور ایک اللہ کی عبادت اور بتوں کے چھوڑنے اور کعبہ کا حج کرنے اور بارہ مہینوں میں سے رمضان کے روزہ رکھنے کا پس جس نے قبول کیا اوسکے لیے جنت ہے

ومن عصى فله النار - يا معشر جهينة
ان الله جعلكم خيار من انتم منه و
بغض اليكم فى جاهليتكم ما حبب لى
فيكم من العرب فانهم كانوا يجمعون
بين الاختين و الغزاة فى الشهر
الحرام ويخلف الرجل على امرأة
ابيه فاجيبوا هذا النبى المرسل
من بنى لوئى بن غالب تنالوا شرف
الدنيا وكرامة الأخرة فما جاء لى
الا رجل فقال يا عمرو بن مرة
امرّ الله عيشك اتامرنا برفض الهتنا
وان نفرق جمعنا وان نفارق دين
آبائنا الشم العلى الى ما يدعونا
اليه هذا القرشى من اهل تهامة
لا حبا ولا كرامة ثم انشأ الخبيث
يقول - شعر

ان ابن مرة قد اتى بمقالة +
ليست مقالة من يريد صلاحا +
انى لاحسب قوله و فعاله +
يوما وان طال الزمان ذباحا +
ليسفه الاشياخ ممن قد مضى +
من رام ذلك لا اصاب فلاحا +

قال عمرو الكاذب منى و منك
امرّ الله عيشه و ابكم لسانه و اكمه
اسنانه قال فوالله مامات حتى
سقط فوه وعمى وخرف وكان لا يجد
طعم الطعام فخرج عمرو ومن اسلم

اور جس نے نافرمانی کی اوس کے لیئے دوزخ ہے۔
اے معشر جہینہ تحقیق اللہ نے کیا ہے تمکو بہتر اون میں
جنمیں سے تم ہو اور مبغوض کیا طرف تمہارے تمہاری جاہلیت
کے زمانہ میں بھی۔ اوس چیز کو جو محبوب ہے تمہارے سوا
اور عربوں کے لئے کیونکہ وہ نکاح میں جمع کرتے ہیں دو
بہنوں کو اور لڑتے ہیں شہر حرام میں اور شادی کر لیتا ہو
مرد اپنے باپ کی بیوی سے پس قبول کرو حکم اس
نبی مرسل کا جو بنی لوئی بن غالب میں کا ہے پاؤگے
تم بزرگی دنیا کی اور کرامت آخرت کی پس نہیں آیا
میرے پاس مگر ایک آدمی پس کہا کہ اے عمرو بن مرہ
تلخ کرے اللہ تیری زندگی کو کیا حکم کرتا ہے تو ہمکو ہمارے
معبودوں کے چھوڑنے کا اور یہ کہ علحدہ ہو جائیں ہم
جماعت سے اور چھوڑیں اپنے باپ دادا کا دین جو
بلند و برتر ہے اور آویں طرف اوس دین کے جس
کی طرف اہل تہامہ کا یہ قرشی بلاتا ہے۔ نہ پسندیدہ ہو وہ
اور نہ بزرگی ہو اوسے پھر خبیث یہ شعر پڑھنے لگا کہ
ابن مرہ ایسی بات لیکر آیا جو اصلاح چاہنے والے کی سی
بات نہیں ہے میں اوس کے قول و فعل کو گمان کرتا ہوں
کہ ایکدن مغلوب ہوگا اگرچہ ایک عرصہ کے بعد ہو۔ تاکہ
بیوقوف کردے اون بزرگوں کو جو پہلے گذر گئے ہیں
جو شخص کہ اس کی اطاعت کریگا نہیں پہونچیگا فلاح کو۔
کہا عمرو نے جو شخص جھوٹا ہو خواہ ہماری جانب کا یا
تیری جانب کا تو تلخ کرے اللہ اوس کی زندگی اور
گونگی کرے اوس کی زبان اور گرا دے اوس کے
دانت کہا پس قسم اللہ کی نہیں مرا وہ حتی کہ گر گئے
اوس کے سارے دانت اور اندھا ہو گیا سٹھیا
گیا تھا اور کھانیکا مزہ نہیں معلوم کر سکتا تھا پس نکلا عمرو

من قومه حتى اتوا النبي صلى الله عليه وسلم فحياهم ورحب بهم وكتب لهم كتابا هذه نسخته ـ

بسم الله الرحمن الرحيم ـ هذا كتاب من الله العزيز على لسان رسوله بحق صادق وكتاب ناطق مع عمرو ابن مرة لجهينة بن زيد ـ ان لكم بطون الارض وسهولها وتلاع الاودية وظهورها على ان ترعوا نباتها وتشربوا ماءها على ان تودوا الخمس وفي التيعة والصريمة شاتان اذا اجتمعتا فان فرقتا فشاة شاة ليس على اهل المثيرة صدقة ولا على الواردة لبقة والله شهيد على ما بيننا ومن حضر من المسلمين كتاب قيس بن شماس ـ

اورده في كنز العمال وقال اخرجه الروياني وابن عساكر في تاريخه ـ

اون لوگوں کو ساتھہ لیکر جو اوس کی قوم میں سے اسلام لائے یہانتک کہ آئے رسول اللہ کی خدمت میں پس مرحبا کہا آپنے اونکو اور لکھا اونکے لیے فرمان جسکا نسخہ یہ ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ فرمان ہے اللہ بزرگ کی جانب سے اوس کے رسول کی زبان پر محکم کیا گیا حق صادق اور کتاب ناطق کے ساتھہ عمرو بن مرہ کے ساتھ جہینہ بن زید کے لئے۔ تمہارے لئے پست اور نشیب کی زمینیں ہیں اور ٹیلہ جنگلوں کے اور بلند زمین کہ چراؤ تم اپنے جانوروں کو اوسکا گھاس اور پیو تم اوسکا پانی اس شرط پر کہ ادا کرو تم زکوۃ اور پنجگانہ نماز پڑھو۔ اور پانچ اونٹوں اور چالیس بکریوں اور اسیطرح اکیس اکیس سے لیکر دو سو بکریوں تک دو بکریاں ہیں جبکہ جمع ہوں ایک شخص کے پاس پس اگر جدا جدا کر لیجاویں تو ایک ایک بکری ہے کھیتی کے جانوروں پر زکوۃ نہیں ہے۔ اور نہ گھر کے پلے ہوئے جانوروں کو زکوۃ کے جانوروں میں ملایا جائے اور اللہ اور مسلمان جو موجود تھے گواہ ہیں اللہ ہے تمہارے درمیان کے معاہدہ پر یہ تحریر ہو قیس بن شماس کی بیان کیا ہو اسکو کنز العمال میں اور کہا کہ تخریج کی ہو اسکی رویانی اور ابن عساکر نے اپنی تاریخ میں۔

الغرائب منه

اشعر ـ هو اسم جبل ـ تقشعت ـ يقال تقشع السحاب اى تصدع وتقلع وكذا اقشع وتقشعت الريح ـ حقن ـ يقال حقن له دمه اذا منعه من قتله ـ سادن ـ سدانة الكعبة خدمتها ومن تولى امرها وفتح

اشعر ایک پہاڑ کا نام ہے تقشعت ـ تقشع السحاب یعنی ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا اور الگ ہو گیا اقشع اور تقشعت الریح حقن بولا جاتا ہے حقن له دمه جبکہ منع کرے کسی کو کسی کے قتل سے۔

سادن سدانة الكعبة خدام اوس کے۔ اور جو شخص کروالی ہو اوس کے امر اور اوسکا دروازہ کھولنے

بابها واغلاقه سدن فهو
سادن جمعه سدنة - اجوب
من الجوب وهو القطع - الوعث
الرمل ويشتد المشي فيه ومنه
وعثاء السفر اى شدته ومشقته
دكادك - واحده دكدك
يقال سهلٌ ودكدكٌ هى ما تلبد
من الرمل بالارض ولم يرتفع
كثيرا - حبائك جمع حبيكة يعنى
الطريق يعنى بها السموات لان فيها
طرق النجوم كذا فسر هذا فى مجمع
البحار - الشم - من الشمم وهو
ارتفاع قصبة الانف واشراف
الارنبة كناية عن الرفعة والشرف
ذباحا - يقال ذبح اذا طأطأ راسه
كناية عن الخفض والذل - تلاع
هى مسائل الماء من علو الى سفل
جمع تلعة وقيل من الاضداد يقع
على ما انحدر من الارض واشرف
منها - النيعة - هى اسم لادنى ما
تجب فيه الزكوة من الحيوان
كالخمس من الابل والاربعين من
الغنم - الصرمة - مصغر الصرمة
هو القطيع من الابل والغنم قيل من
العشرين الى الثلثين والاربعين
والمراد هنا من الغنم مائة واحدى
وعشرون شاة الى المائتين - المشيرة

اور بند کرنے کا پس وہ سادن ہے اور اوس کی
جمع سدنة - اجوب مشتق ہے جوب بمعنی قطع سے
الوعث ریت اور سخت ہوتا ہے چلنا اوس میں
اور اسی سے ہے وعثاء السفر یعنی سفر کی شدت
اور مشقت۔
دکادک اسکا واحد دکدک ہے بولا جاتا ہے
سہلٌ ودکدکٌ وہ ریتہ جو برابر ہو زمین سے اور بہت
اونچا نہ ہو۔
حبائک جمع ہے حبیکہ کی راستہ مراد شاعر کی
اس جگہ آسمان ہے کیونکہ اوس میں راستہ ہوتے
ہیں تاروں کے۔ اسیطرح تفسیر کی ہے اس مصرع کی
مجمع البحار میں الشم مشتق ہے شمم سے جس کے معنی ناک
کی ڈنڈی کے اونچا ہونے کے ہیں اور اس سے
کنایہ ہے رفعت اور بزرگی سے۔
ذباحا بولا جاتا ہے ذبح جبکہ جھکا دے اپنا سر کنایہ ہی
پستی اور ذلت سے - تلاع پانی بہنے کی جگہ
بلندی سے پستی کی طرف جمع ہے تلعة کی اور بعض
نے کہا کہ یہ لغات اضداد سے ہے اطلاق کیا جاتا
ہے پست زمین پر بھی اور بلند زمین پر بھی - النیعة
ادنی وہ نصاب جس پر زکوٰۃ آتی ہے جیسے کہ
اونٹ میں پانچ اور بکریوں میں چالیس۔
الصرمة تصغیر ہے صرمہ کی اونٹ اور بکریوں
کا گلہ کہا گیا ہے کہ وہ بیس سے لیکر تیس اور
چالیس تک ہے اور مراد یہاں بکریوں سے ایک سو
اکیس سے لیکر دو سو تک ہیں۔
المشیرة یعنی مشیر
اور وہ مشتق ہے [illegible] سے مراد

بقر الحرث - **الوارِدة** - من الورود علے الماء اراد بها ما يحبس في البيت من المواشي فلا تكون سائمة - **لبقة** اللبق الخلط يعني لا يخلط الوارِدة بالسائمة في الزكوة -

وہ جانور جو گھر رکھے جاویں اور جنگل کے چرنیوالے نہ ہوں۔
لبقة لبق کے معنی ملانے کے ہیں یعنی نہ ملائے جاویں گھر کے پلے ہوئے جانور زکوۃ کے جانوروں کے ساتھہ۔

هذا عهد بين المهاجرين والانصار وادع فيه يهود وعاهدهم واقرهم علے دينهم وشرط واشترط لهم

یہ معاہدہ ہوا آپسمیں درمیان مہاجرین وانصار کے اور درمیان یہود کے اس امر پر کہ وہ اپنے دین پر قائم رہیں اور چند شرطیں کیں

عهد بين المهاجرين والانصار

بسم الله الرحمن الرحيم - هذا كتاب من محمد النبي صلے الله عليه وسلم بين المؤمنين والمسلمين من قريش ويثرب ومن تبعهم فلحق بهم وجاهد معهم انهم امةٌ واحدةٌ من دون الناس - المهاجرون من قريش علے ربعتهم يتعاقلون بينهم وهم يفدون عانيهم بالمعروف والقسط بين المؤمنين وبنو عوف علے ربعتهم يتعاقلون معاقلهم الاولى وكل طائفة تفدى عانيها بالمعروف والقسط بين المؤمنين وبنو ساعدة علے ربعتهم يتعاقلون معاقلهم الاولى وكل طائفة منهم تفدى عانيها بالمعروف والقسط بين المؤمنين وبنو الحرث علے ربعتهم يتعاقلون معاقلهم الاولى وكل طائفة تفدى عانيها بالمعروف والقسط بين المؤمنين وبنو جشم علے ربعتهم يتعاقلون معاقلهم الاولى

بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ تحریر ہے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب سے آپسمیں درمیان مومنوں اور مسلمانوں کے اور قریش مکہ اور اہل مدینہ میں اور وہ لوگ جنہوں نے اون کی پیروی کرلی ہے اور ان میں ملگئے ہیں اور اون کے ساتھہ ملکر جہاد کیا ہے اس اقرار پر کہ یہ سب ایک گروہ ہیں اور لوگوں کے مقابلہ میں۔ قریش کے مہاجر اپنی سابق حالت پر رہیں کہ دیتوں کا معاملہ آپسمیں بدستور سابق رکھیں اور اپنے قیدیوں کا فدیہ دیں ایسے مال سے جو ساتھہ خوبی اور انصاف کے ہو درمیان مسلمانوں کے اور بنو عوف اپنی اصلی حالت پر رہیں کہ دیتوں کا معاملہ آپسمیں بدستور سابق دیتوں کے رکھیں اور ہر گروہ انکا اپنے قیدیوں کا فدیہ دے ایسے مال سے جو ساتھہ بھلائی اور انصاف کے ہو درمیان مسلمانوں کے۔ اور بنو ساعدہ اپنی اصلی حالت پر رہیں دیتوں کا معاملہ بدستور سابق رکھیں اور انکا ہر گروہ اپنے قیدیوں کا فدیہ بھلائی اور انصاف بین المومنین کے ساتھہ ادا کرے اور بنو حارث اپنی حالت پر رہیں کہ دیتوں کا معاملہ آپسمیں بدستور سابق رکھیں اور اونکا ہر گروہ اپنے قیدیوں کا فدیہ خوبی اور انصاف بین المومنین کے ساتھہ ادا کرے اور بنو جشم اپنی

وكل طائفة منهم تفدي عانيها
بالمعروف والقسط بين المؤمنين
وبنو عمرو بن عوف على ربعتهم
يتعاقلون معاقلهم الاولى وكل
طائفة تفدي عانيها بالمعروف
والقسط بين المؤمنين وبنو النبيت
على ربعتهم يتعاقلون معاقلهم الاولى
وكل طائفة تفدي عانيها بالمعروف
والقسط بين المؤمنين وبنو الاوس
على ربعتهم يتعاقلون معاقلهم الاولى
وكل طائفة تفدي عانيها بالمعروف
والقسط بين المؤمنين وان المؤمنين
لا يتركون مفرحا بينهم ان يعطوه
بالمعروف في فداء او عقل وان
لا يحالف مؤمن مولى مؤمن دونه وان
المؤمنين المتقين على من بغى
منهم او ابتغى دسيعة ظلما او اثم
او عدوان او فساد بين المؤمنين و
ان ايديهم عليه جميعا ولو كان
ولد احدهم ولا يقتل مؤمن مؤمنا
في كافر ولا ينصر كافر على مؤمن وان
ذمة الله واحدة يجير عليهم ادناهم
وان المؤمنين بعضهم موالي بعض
دون الناس وانه من تبعنا من يهود
فان له النصر والاسوة غير مظلومين
ولا متناصر عليهم وان سلم المؤمنين
واحدة لا يسالم مؤمن دون مؤمن

اصلی حالت پر رہیں کہ معاملہ دیتوں کا بدستور سابق آپسمیں
رکھیں اور ہر گروہ اونکا اپنے قیدیونکا فدیہ خوبی اور انصاف
بین المومنین کے ساتھہ ادا کرے اور بنو عمرو بن عوف اپنی اصلی
حالت پر رہیں معاملات دیت بدستور سابق آپسمیں رکھیں اور ہر گروہ
اونکا اپنے قیدیوں کا فدیہ خوبی اور انصاف بین المومنین کے
ساتھہ ادا کرے اور بنو نبیت اپنی اصلی حالت پر رہیں کہ دیتونکا
معاملہ آپسمین بدستور سابق رکھیں اور ہر گروہ اونکا اپنے قیدیونکا
فدیہ خوبی اور انصاف بین المومنین کے ساتھہ ادا کرے اور بنو
اوس اپنی سابق حالت پر رہیں کہ دیتونکا معاملہ آپسمیں بدستور
سابق رکھیں اور ہر گروہ اونکا اپنے قیدیونکا فدیہ خوبی اور
انصاف بین المومنین کے ساتھہ ادا کرے اور اس امر پر کہ
مسلمان نہ چھوڑیں آپسمیں کسیکو مصیبت زدہ بلکہ دین اوسکو
کچھہ مال خیر خواہی کے ساتھہ فدیہ دینے میں یا دیت دینے میں
اور کوئی مسلمان کے غلام آزاد کیے ہوئے کی مخالفت نہ کرے
داوسکو حقیر جانکر، اور اس بات پر کہ مسلمان پرہیزگار مدد کریں اوس
شخص کی جسپر کسی نے بغاوت کی ہو یا طلب کیا ہو مال ظلم سے
یا گناہ یا فساد کی رو سے درمیان مومنین کے اور اس امر پر کہ
اون سب کی مدد کا ہاتھہ اوسپر ہوگا اگرچہ وہ ظالم انمیں سے کسی کی
اولاد ہو۔ اور اس امر پر کہ نہ قتل کرے مومن مومن کو بعوض کافر کے
اور نہ مدد کرے کافر کی مومن کے مقابلہ میں اور اس امر پر کہ ذمہ
اللہ کا ایک ہی پناہ دیجاوے اونپر اونکے ادنی کو۔ اور اس امر
پر کہ مسلمان آپسمیں ایک دوسرے کے دوست ہیں دوسروں کے
مقابلہ میں۔ اور اس امر پر کہ جو شخص کہ یہود میں سے ہماری پیروی کرے
تو اوسکے لئے ہماری جانب سے مدد ہے اور غمخواری ایسی حالت میں کہ
نہ ظلم کیا جاویگا اور نہ اونپر کسیکو مدد دیجاوے گی اور اس امر پر کہ
مصالحت مومنین کی ایک ہے نہ صلح کرے کوئی مومن بغیر شمول
دوسرے مومن کے جہاد فی سبیل اللہ میں مگر ایسے امر پر جو

في قتال في سبيل الله الا على سواء
وعدل بينهم وان كل غازية غزت
معنا تعقب بعضها بعضا وان المؤمنين
يبئ بعضهم على بعض بما نال دماءهم
في سبيل الله وان المؤمنين المتقين
على احسن هدى واقومه وانه لا
يجير مشرك مالا لقريش ولا نفسا
ولا يحول دونه على مؤمن وانه من
اعتبط مومنا قتلا عن بينة فانه قود
به الا ان يرضى ولي المقتول وان المؤمنين
عليه كافة ولا يحل لهم الا قيام عليه
وانه لا يحل لمؤمن اقر بما في هذه
الصحيفة وآمن بالله واليوم الآخر
ان ينصر محدثا ولا يؤويه وانه من
نصره او آواه فان عليه لعنة الله و
غضبه يوم القيمة لا يؤخذ منه
صرف ولا عدل وانكم مهما اختلفتم
فيه من شئ فان مرده الى الله و
الى محمد رسول الله صلى الله عليه
وسلم وان اليهود ينفقون مع
المؤمنين ما داموا محاربين وان
يهود بني عوف امة مع المؤمنين
لليهود دينهم وللمسلمين دينهم و
مواليهم وانفسهم الا من ظلم واثم
فانه لا يوتغ الا نفسه واهل بيته
وان ليهود بني النجار مثل ما ليهود
بني عوف وان ليهود بني الحرث مثل

برابری اور عدل کہتا ہو مسلمانوں میں اور جو جماعت ایک بار
لڑ چکے ہمارے ساتھ تو دوسری جماعت بھیجی جاوے دینی نوبت
بہ نوبت جماعتیں مسلمانوں کے جہاد کیلئے جاتی رہیں اور اس امر پر کہ
مسلمان آپس میں چشم پوشی کریں اوس چیز پر کہ جو اونکو مصیبت پہونچی
اللہ کے راستہ میں۔ اور اس امر پر کہ متقی مومن اچھی سیرت اور مستقیم
خصلت پر رہیں اور نہ پناہ دے کوئی مشرک قریش کے مال اور
جان کو اور نہ حائل ہو مومن کے مقابلہ میں اور جو شخص کہ مار ڈالے
کسی مومن کو جسکا ثبوت گواہوں سے ہوجائے تو اوسکا قصاص
لیا جاوے مگر کہ راضی ہوجائیں مقتول کے رشتہ دار اور مسلمان
رہیں سب اس عہد پر ثابت رہیں نہیں جائز ہے اونکو مگر پابندی
اس عہد کی اور اس بات پر کہ نہیں جائز ہے مسلمان کو جو اقرار
کرے اون باتوں کا جو اس صحیفہ میں ہیں اور ایمان لاوے
اللہ اور یوم قیامت پر کہ مدد کرے مدعی کی اور پناہ دے
اوسکو اور تحقیق جو مدد کریگا مدعی کی یا پناہ دے گا تو اوسپر
لعنت ہے اللہ کی اور غضب اوسکا ہے قیامت کے دن نہ
قبول کیا جاویگا اوس سے فدیہ اور نہ توبہ اور جب تم اختلاف
کرو کسی امر میں تو رجوع کرو اوسکو اللہ اور محمد رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کی طرف اور اس امر پر کہ یہود مسلمانوں کے برابر مالی
عوض دیں جبتک کہ وہ لڑتے رہیں اور اس امر پر کہ یہود بنی
عوف مسلمانوں کی ایک گروہ شمار کیے جاوینگے یہود اپنے دین پر
رہیں اور مسلمان اپنے دین پر خود اور اونکے موالی مگر جو زیادتی
کرے یا گناہ کرے پس وہ نہیں ہلاک کریگا مگر اپنی جان کو اور
اپنے اہل بیت کو اور بنی نجار کے یہود کے ساتھ وہی
معاملہ ہے جو یہود بنی عوف کے ساتھ ہے اور یہود بنی
حارث کے لیے بھی وہی معاہدہ ہے جو یہود بنی عوف کے
لیے ہے اور یہود بنی ساعدہ کے لئے وہی معاہدہ ہے
جو یہود بنی عوف کے لئے ہے اور یہود بنی جشم کے لئے

مالیهود بنی العوف وان لیهود بنی
ساعدة مثل مالیهود بنی عوف
وان لیهود بنی جشم مثل مالیهود
بنی عوف وان لیهود بنی الاوس
مثل مالیهود بنی عوف وان
لیهود بنی ثعلبة مثل مالیهود
بنی عوف الا من ظلم واثم فانه
لا یوتغ الا نفسه واهل بیته وان
جفنة بطن من ثعلبة کانفسهم
وان لبنی الشطنة مثل مالیهود
بنی عوف وان البر دون الاثم وان
موالی ثعلبة کانفسهم وان بطانة
یهود کانفسهم وانه لا یخرج منهم
احد الا باذن محمد صلی الله علیه
وسلم وانه لا ینحجز علی ثار جرح وانه
من فتك فبنفسه فتك واهل
بیته الا من ظلم وان الله علی ابر هذا
وان علی الیهود نفقتهم وعلی المسلمین
نفقتهم وان بینهم النصر علی من حارب
اهل هذه الصحیفة وان بینهم
النصح والنصیحة والبر دون الاثم
وانه لم یاثم امرأ بحلیفه وان النصر
للمظلوم وان الیهود ینفقون مع
المؤمنین ماداموا محاربین وان
یثرب حرام جوفها لاهل هذه الصحیفة
وان الجار کالنفس غیر مضار ولا اثم
وانه لا تجار حرمة الا باذن اهلها وانه

وہی معاہدہ ہے جو یہود بنی عوف کے لئے ہے اور یہود
بنی اوس کے لئے وہی معاہدہ ہے جو یہود بنی عوف کے
لئے ہے اور یہود بنی ثعلبہ کے لئے وہی عہد ہے جو یہود
بنی عوف کے لئے ہے مگر جو ظلم کرے یا گناہ کرے پس وہ
نہیں ہلاک کرے گا مگر اپنی جان کو اور اپنی اہل بیت کو اور
تحقیق قبیلہ جفنہ ثعلبہ کے قبائل میں شمار کیا جاوے.
اور بنی شطنہ کے لئے وہ معاہدہ ہے جو یہود بنی عوف
کے لئے ہے نیکوکاری بدکاری کے حکم میں نہیں
رکھی جاوے گی اور قبیلہ ثعلبہ کے موالی مثل ثعلبہ
کے شمار ہونگی اور حلیف یہود کے مثل یہود کے
شمار کئے جاوینگے اور نہیں نکلے گا اون میں سے
کوئی مگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اجازت سے اور نہ
حائل آئیں گے کسی زخم کے قصاص پر اور جو شخص
کہ بدعہدی کرے گا پس اوس نے اپنے نفس کے
ساتھ بدعہدی کی گو مظلوم. اور اللہ مددگار اس صحیفہ
کے پورا کرنے والے کا ہے اور یہود پر نفقہ اونکا ہے
اور مسلمانوں پر نفقہ اونکا ہے اور اس میں اون کو
مدد دینا ہوگی اوس شخص کے مقابلہ جو اس صحیفہ کے
معاہدین سے لڑے اور آپس میں بھلائی اور خیر خواہی کریں
اور نیکی کو گناہ کے برابر نہ سمجھیں اور مرد گنہگار نہ سمجھا
جاوے اپنے حلیف کی بدکاری سے اور مظلوم کی مدد
کی جاوے اور یہود مالی صرفہ دیں مسلمانوں کے ساتھ
جب تک کہ وہ لڑیں اور وسط یثرب حرم ہے اس
صحیفہ والوں کے لئے اور پڑوسی مثل اپنے سمجھا جاوے
نہ ضرر دیا جاوے اور نہ گنہگار سمجھا جاوے. اور نہ پناہ
دیا جاوے کسی کے آبرو کو مگر اوس کے اہل کے اذن
سے اور اس امر پر کہ جب جو کوئی حادثہ اس صحیفہ کے

ما كان بين اهل هذه الصحيفة من
حدث او اشتجار يخاف فساده فان
مرده الى الله عز وجل والى محمد
رسول الله صلى الله عليه وسلم و
ان الله على اتقى ما فى هذه الصحيفة
وابره وانه لا تجار قريش ولا من نصرها
وان بينهم النصر على من دهم يثرب و
اذا دعوا الى صلح يصالحونه ويلبسونه
فانهم يصالحونه ويلبسونه وانهم اذا
دعوا الى مثل ذلك فانه لهم على
المؤمنين الا من حارب فى الدين
على كل اناس حصتهم من جانبهم
الذى قبلهم وان يهود الاوس
مواليهم وانفسهم على مثل
ما لاهل هذه الصحيفة مع البر
المحض من اهل هذه الصحيفة
وان البر دون الاثم لا يكسب
كاسب الا على نفسه وان الله على
اصدق ما فى هذه الصحيفة و
ابره وانه لا يحول هذا الكتاب
دون ظالم او آثم وانه من
خرج آمن ومن قعد آمن بالمدينة
الا من ظلم او اثم وان الله جار
لمن بر واتقى ومحمد رسول الله
صلى الله عليه وسلم +

معاہدین میں یا کوئی اختلاف ہو جس میں فساد کا اندیشہ
ہو پس رجوع کیا جاوے اوسکا طرف اللہ عز وجل
اور محمد رسول اللہ صلعم کے اور اللہ تعالیٰ رضامند ہے
اوس شخص سے جو پورا کرنے والا ہے اس صحیفہ کا اور
نہ پناہ دیے جاویں قریش اور نہ اونکے مددگار اور
آپہیں مدد کریں مقابلہ میں اوس شخص کے جو حملہ کرے
یثرب پر۔ جبکہ وہ بلائے جائیں طرف کسی صلح کے کہ مصالحت
کریں اور مل لیں تو چاہیے کہ صلح کریں اور مل لیں۔ اور جب
وہ صلح وغیرہ کی طرف بلائے جائیں تو مسلمانوں پر
اون کی مددگاری ہے مگر جو شخص کہ دین میں لڑے
اور ہر آدمی پر حصہ رسد واجب ہے اپنے اپنے
گنہگار اور اسیر کا حساب جو اون میں سے ہے اور
یہود اوس موالی اور خود اوسی معاہدہ پر ہیں جو اس
صحیفہ والوں سے کیا گیا ہے پوری وفاداری کے
ساتھہ اس صحیفہ والوں سے اور نیکوکاری مثل
بدکاری کے شمار نہیں کی جاوے گی۔
نہیں گناہ کمائے گا کوئی مگر اپنی جان پر اور اللہ تعالیٰ
خوش ہے اس صحیفہ میں سچے رہنے والے سے
اور یہ کتاب حائل نہیں ہوگی ظالم اور گنہگار کے
لئے اور جو شخص کہ مدینہ سے جائے یا وہاں
آئے امن میں ہے مگر ظالم یا گنہگار۔
اور تحقیق اللہ پناہ دینے والا ہے اوس شخص
کا جو شخص کہ وفاداری کرے اور پرہیزگار رہے
اور محمد رسول اللہ بھی۔

غرائب ما فی هذا الکتاب

وہ لغات جو اس فرمان میں آئے ہیں

رابعہ - ویروی - علی رباعتہم من ربع ای ثبت دررباعۃ الرجل وربعتہ شانہ وحالہ التی ھو رابع ای ثابت علیھا فالمراد انہم علی امرہم الذی کانوا علیہ من قبل **یتعاقلون** العقل الدیۃ واصلہ ان من یقتل یجمع الدیۃ من الاھل فیعقلھا بفناء اولیاء المقتول ای یشدھا فی عقلھا لیصلھا الیھم ویقبضوھا منہ یقال عقل البعیر عقلا والعاقلۃ العصبۃ والاقارب من قبل الاب الذین یاتون دیۃ قتیل - **المعاقل** جمع معقلۃ وھی الدیۃ یقال بنو فلان علی معاقلھم التی کانوا علیھا والمراد یکونون علی ما کانوا علیہ من قبل فی اخذ الدیات واعطائھا **عانیھم** - العانی ھو الاسیر وکل من ذل واستکان وخضع فقد عنی یعنی ومنہ حدیث فک العانۃ وفکہ تخلیصہ بفداء ونحوہ من ایدی الکفار **قولہ بالقسط** - ای بالعدل فالعطف تفسیری - **قولہ مخرجا** قیل ھو القتیل یوجد بفلاۃ ولا یکون قریبا من قریۃ فانہ یودی

ربع اور ایک روایت ہے علی رباعتہم مشتق ربع سے یعنی ثابت رہے۔ اور رباعۃ الرجل اور ربعۃ الرجل۔ اوسکا حال اور اوس کی شان۔ التی ہو رابع یعنی جسپر وہ ثابت ہے۔ پس مراد یہ ہے کہ وہ اپنے اس امر پر رہیں جسپر تھے اس سے اول۔ **یتعاقلون** عقل یعنی دیت۔ اور اصل معنی یہ ہیں کہ جو شخص کہ مار ڈالا جائے تو جمع کی جاتی ہے دیت اوس کے اہل سے۔ پس دیت دیجاتی ہے اوس اولیاء مقتول کو یعنی باندھا جاتا ہے اوسکو تاکہ پہونچا دیا جاوے اون کی طرف اور ادا کریں وہ دیت اوس سے بولا جاتا ہے عقل البعیر عقلا۔ اور عاقلہ کے معنی ہیں عصبہ اور رشتہ دار باپ کی جانب سے جو دیتے ہیں دیت قتیل کی **المعاقل** جمع معقلۃ کی جس کے معنی دیت کے ہیں بولا جاتا ہے بنو فلان علی معاقلہم التی کانوا علیہا۔ اور مراد اس سے یہ ہے کہ رہیں وہ اوسی حالت پر جسپر تھے اس سے اول۔ دیتیں لینے اور اوس کے دینے میں

عانیہم۔ عانی یعنی قیدی۔ اور ہر وہ شخص جو ذلیل ہو اور عاجز ہو پس بولا جاتا ہے عنی یعنی۔ اور اسی سے ہے حدیث فک العانۃ کی۔ اور فک اوسکا یعنی چھڑانا فدیہ دے کر کفار کے ہاتھ سے۔

قولہ بالقسط یعنی عدل کے ساتھ پس عطف تفسیری ہے۔ قولہ مخرجا کہا گیا ہے کہ وہ قتیل جو پڑا ہو جنگل میں اور نہ ہو قریب آبادی کے پس ادا کی جاوے گی دیت اوس کی بیت المال سے اور نہیں

من بيت المال ولا يبطل دمه وقيل
من لا عشيرة له وقيل هو بالهاء
المهملة وهو المثقل بحق دية او
فداء او غرم - **قوله وسيعة**
من الدسع وهو الدفع والمراد انه
طلب دفعا على سبيل الظلم فاضافه
اليه وهو اضافة بمعنى من ويجوز ان
يراد بالدسيعة العطية اى ابتغى منهم
ان يدفعوا اليه على وجه ظلمهم
اى كونهم مظلومين او اضافها الى
ظلمه لانه سبب دفعهم لها - **قوله**
يجبر - من جبر العظم المكسورة
وفى الحديث واجبرنى وفى حديث
اخر واجبرهم من جبرة الوهن
اذا اصلحته وجبرة المصيبة اذا فعلت
معصاحبها ما ينساها به وسددت
عليه ما ذهب منه او عوضته عنه
قوله اعتبط - الاعتباط فى الاصل
الموت بغير علة يقال مات عبطة
اى شابا صحيحا وعبطت الناقة
ذبحتها من غير مرض والمراد من
قتله بلا جناية ولا جريرة - **قوله**
لا يوتغ من وتغ وتغا واوتغه غيره
اى هلكه او اهلكه ومنه حديث
الامارة حتى يكون عمله هو الذى
يطلقه او يوتغه اى يهلكه - **قوله**
بطانة يهود - بطانة الرجل

باطل ہوگا اوسکا خون اور بعض نے اس کے معنے کہے
ہیں کہ وہ مقتول جس کے کنبے والے نہ ہوں۔ اور بعض
نے کہا ہے کہ وہ ہا مہملہ سے ہے جس کے معنی ہیں
وہ قیدی جو دیت یا فدیہ یا قرض کی وجہ سے قید ہو **قولہ**
وسیعۃ۔ مشتق ہے دسع سے جس کے معنی دفع کرنے
کے ہیں اور مراد اس سے یہ ہے کہ وہ طلب کرے
علی سبیل الظلم۔ پس اضافت کی اوس کی طرف اور وہ
اضافت بمعنی من ہے۔ اور جائز ہے کہ مراد دسیعۃ سے
عطیہ ہو یعنی چاہا جاوے اون سے کہ دیں وہ اونکو
عطیہ اونکے ظلم کے طریقہ پر یعنی ہوں وہ مظلوم۔ یا اضافت
کی ہے اوسکی یعنی اوسکا ظلم اسوجہ سے وہ سبب اوس عطیہ کے
دینے کا اونکو **قولہ** یجبر مشتق ہے جبر العظم المکسورہ سے یعنی جوڑنا
ٹوٹی ہوئی ہڈی کا اور حدیث میں ہے واجبرنی۔ اور دوسری
حدیث میں ہے کہ واجبرہم۔ مشتق ہے جبرۃ الوہن سے
جبکہ درست کردے تو اوسکو اور جبرۃ المصیبۃ سے جبکہ
مصیبت زدہ کے ساتھ ایسا کام کرے جس سے وہ
اپنی مصیبت بھول جائے اور دیدے تو اوسکو وہ چیز
جو جاتی رہی ہو اوس سے یا عوض کردے اوسکا **قولہ**
اعتبط۔ اعتباط کے اصل معنی ہیں مرنا بغیر بیماری کے۔ بولا جاتا
ہے مات عبطۃ لے جوان تندرست اور بولا جاتا ہے عبطت
الناقۃ یعنی ذبح کیا میں نے اوسکو بغیر بیماری کے اور مراد
مار ڈالنا ہے بے گناہ اور بے قصور۔ **قولہ** لا یوتغ مشتق
ہے وتغ وتغا و اوتغہ غیرہ سے یعنی ہلاک کیا اوسکو یا
مروا ڈالا اوسکو اور اسی سے ہے حدیث امارۃ کی کہ
یہاں تک کہ ہو اوسکا کام ہلاک کردے اوسکو۔
قولہ بطانۃ یہود۔ بطانۃ الرجل۔ ہم صحبت اوس شخص کے
اور رازدار اوس کے اور دخیل اوس کے کاموں میں

جلساءه وصاحب سره وداخلة امره الذی یشاوره فی احواله ومنه حدیث ما من نبی ولا خلیفة الا کانت له بطانتان **قوله لا ینجز** - الانجاز الحیلولة **والثار** القصاص **والفتك** الغدر والخدعة - **قوله اشتجار** - وهو المنازعة ومنه المشاجرة -

وفی هذا الکتاب مسائل کثیرة کل فصل منها مسئلة وهذه الصحیفة یدل علی ان یجوز اصطلاح المؤمنین مع الکفار اذا اصطلحوا المؤمنین بعضهم مع بعض -

وہ جن سے مشورہ لے اپنے احوال میں اور اِسی سے وہ حدیث کہ نہیں ہے کوئی نبی اور نہ کوئی خلیفہ مگر کہ اوس کے دو بطانہ ہوتی ہیں دو وزیر مشیر۔ **قولہ لا ینجز** انحجاز حائل ہو جانا۔ **ثار** - قصاص - اور **فتک** - غدر اور مکر۔ **قولہ اشتجار** - جھگڑا کرنا اور اِسی سے مشاجرت۔

اور اِس فرمان میں مسائل بہت ہیں ہر جملہ اوسکا مسئلہ ہے اور یہ صحیفہ دلالت کرتا ہے اِس بات پر کہ جبکہ مسلمان باہم صلح کریں تو جائز ہے صلح کر لینا اوسی صلح میں کفار کے ساتھ۔

هذا ما کتبه صلی الله علیه وسلم لضجیع بن عبد الله البکائی

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ نے ضجیع بن عبد اللہ بکائی کو

ذکر الحافظ واخرج ابن الاثیر فقال انبأنا یحیی بن محمود اذنا باسناده الی ابن ابی عاصم قال حدثنا الحسن بن علی قال حدثنا الفضل بن دکین قال اخرج الینا عبد الملک بن عطاء البکائی کتابا من النبی صلی الله علیه وسلم فقال اکتبوه ولم یمل علینا وزعمان ایمن بنت الضجیع حدثته به فاذا فیه -

هذا کتاب من محمد رسول الله صلی الله علیه وسلم للضجیع ومن تبعه من اسلم واقام الصلوة واتی الزکوة

ذکر کیا حافظ نے اور تخریج کی ابن اثیر نے پس کہا کہ خبر دی ہمکو یحیی بن محمود نے سنا کر اپنی سند سے جو پہونچتی ہے ابن ابی عاصم تک کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے حسن بن علی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے فضل بن دکین نے کہا کہ نکالی ہمارے لئے عبد الملک بن عطاء بکائی نے ایک تحریر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پس کہا کہ لکھوا وسکو اور نہیں پڑھا اوسکو ہم پر اور گمان کیا اوسنے کہ ایمن بنت الضجیع نے حدیث بیان کی اوس کی تو اوس میں تھا کہ۔

یہ فرمان ہے محمد رسول اللہ کا ضجیع اور اوس شخص کے واسطے جو پیروی کرے اوس کی مسلمان اور نماز پڑھے اور زکوۃ دے اور اطاعت کرے اللہ اور

واطاع الله ورسوله واعطى من المغانم
خمس الله ونصر نبي الله واشهد على
اسلامه وفارق المشركين فانه آمن
بامان الله وامان محمد صلى الله عليه وسلم
قال الحافظ ورواه ابن شاهين من
طريق عبد الرحيم بن زيد البارقي
عن عقبة بن وهب البكائي عن الصحيح
نحوه واشار ابن الكلبي الى هذا الحديث
فقال وفد الى النبي صلى الله عليه وسلم
فكتب له كتابا وهو عندهم۔

اوس کے رسول کی اور دے خمس حصہ مال غنیمت
کا اور مدد کرے اللہ کے نبی کی اور گواہ بنائے وسکو
اپنے اسلام پر اور علیحدہ ہے مشرکین سے پس وہ امن
میں اللہ کی اور امن میں ہے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی
کہا حافظ نے اور روایت کیا اسکو ابن شاہین نے
عبد الرحیم بن زید بارقی کے طریقہ سے وہ روایت
کرتے ہیں عقبہ بن وہب بکائی سے وہ صحیح سے مثل اس
کے۔ اور اشارہ کیا ابن کلبی نے اس حدیث کی طرف پس
کہا کہ آئے وہ صحیح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس
پس لکھا اونکے لیے فرمان اور وہ اونکے پاس ہے۔

کتاب الی فروہ بن عمرو

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم لفروة بن عمرو الجذامي وكان عاملا في الروم من قيصر

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ نے فروہ بن عمرو جذامی کو جو عامل تھے روم میں قیصر کی جانب سے

قال الحافظ ساق ابن سعد عن الواقدي
عن معمر وغيره عن الزهري عن
عبيد الله عن ابن عباس وساق من
طريق اخرى عن اربعة من الصحابة
قالوا ان رسول الله صلى الله عليه
وسلم لما رجع من الحديبية في ذي
الحجة سنة ست ارسل رسله الى
الملوك يدعوهم الى الاسلام
فذكر القصة وفيها قال وكان فروة
عاملا لقيصر على عمان من البلقاء
فكتب فروة الى رسول الله صلى الله عليه
وسلم باسلامه وارسل اليه
هدية مع رجل من قومه يقال
له مسعود بن سعد فقرأ رسول الله

کہا حافظ نے کہ بیان کیا ہے ابن سعد نے واقدی سے
وہ روایت کرتے ہیں معمر وغیرہ سے وہ زہری سے
وہ عبید اللہ سے وہ ابن عباس سے۔ اور بیان کی
دوسرے طریقہ سے چار صحابہ سے روایت کرکے کہا
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جبکہ لوٹے حدیبیہ سے
سنہ ۶ ہجری میں تو بھیجے آپ نے قاصد بادشاہوں
کے پاس جو اونکو دعوت اسلام کرتے تھے۔ پس
ذکر کیا قصہ۔ اور اوس میں کہا کہ فروہ عامل تھے
قیصر کے عمان پر جو بلقاء کے توابع سے ہے پس
لکھی فروہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے
اسلام کی خبر اور بھیجا آپ کو ہدیہ اپنی قوم کے ایک
شخص کے ساتھ جس کا نام مسعود بن سعد تھا پس
پڑھا رسول اللہ نے اونکا خط اور قبول کیا اونکا
ہدیہ اور انعام دیا اون کے قاصد کو پانچ سو درہم

صلے اللہ علیہ وسلم کتابہ وقبل هدیته واجاز رسوله خمسمأة درهم - انتهى وذکر صاحب المصباح ایضا هذه القصة بروایة ابن الجوزی عن رامل بن عمرو الجذامی وقال فیه اسلم فروة وبعث الیه صلے اللہ علیه وسلم بغلة بیضاء وفرس وحمار واثواب وقباء سندس فکتب الیه رسول اللہ صلے اللہ علیه وسلم -

من محمد رسول اللہ الی فروة بن عمرو

اما بعد فقد قدم علینا رسولك وبلغ ما ارسلت به وخبر عما قبلکم واتانا باسلامك فان اللہ قد هداك بهداه -

وبلغ ملك الروم اسلام فروة فدعاه وقال له ارجع من دینك قال لا افارق دین محمد صلے اللہ علیه وسلم وانك تعلم ان عیسے قد بشر به فحبسه ثم اخرجه فصلبه -

انتهى اور ذکر کیا صاحب مصباح نے بھی اس قصہ کو بروایت ابن جوزی رامل بن عمرو جذامی سے اور کہا اوس میں کہ اسلام لائے فروہ اور بھیجا رسول اللہ کو ایک سپید خچر اور ایک گھوڑا اور گدھا اور کپڑے اور ایک سندس کی قبا پس لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکو کہ

فرمان ہے محمد رسول اللہ کی جانب سے فروہ بن عمرو کی طرف۔

حمد بعد اس کے معلوم ہو کہ آیا ہمارے پاس تمہارا قاصد اور پہونچی وہ چیز جو بھیجی تو نے اور خبر دی تمہارے حالات کی اور خبر دی تمہارے اسلام کی پس اللہ نے ہدایت کی ہے تجھکو اپنی جانب سے۔

اور خبر پہونچی قیصر روم کو فروہ کے اسلام کی پس بلایا اوسکو اور کہا لوٹ جا اپنے دین سے کہا کہ نہیں چھوڑوں گا دین محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا اور تحقیق تو جانتا ہے کہ عیسی علیہ السلام نے خوشخبری دی تھی انکی - پس قید کر دیا ان کو پھر سولی دیدی۔

هذا ما کتبه صلے اللہ علیه وسلم الی قیس بن مالك الارحبی

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قیس بن مالک ارحبی کو

قال الحافظ وابن الاثیر اخرج ابن منده من طریق عمرو بن یحیے بن عمرو بن سلمة الهمدانی قال حدثنی ابی عن ابیه عن جده ان رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم کتب الی قیس بن مالك الارحبی

کہا حافظ اور ابن اثیر نے کہ تخریج کیا ہے ابن مندہ نے عمرو بن یحیی بن عمرو بن سلمہ ہمدانی کے طریقہ سے کہا کہ حدیث بیان کی مجھ سے میرے باپ نے اپنے باپ سے روایت کر کے وہ روایت کرتے ہیں اپنے دادا سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمان لکھا قیس بن مالک ارحبی کی طرف کہ

سلام عليك اما بعد فاني استعملتك
على قومك عربهم وحمورهم ومواليهم
واقطعتك من ذرة نسار مائتي صاع
ومن زبيب خيوان مائتي صاع جار
ذلك لك ولعقبك من بعدك ابداً ابداً ابداً
قال الحافظ وهو طرف من الذي اخرجه
ابن شاهين من طريق المنذر بن
محمد البابوسي قال حدثنا ابي وحسين
ابن محمد عن هشام بن الكلبي بسنده
وفيه - انه رجع الى النبي صلى الله
عليه وسلم قيس بان قومه قد اسلموا
فقال نعم وافد القوم واشار باصبعه
اليه وكتب عهده على قومه همدان
عربها ومواليها وخلائطها ان
يسمعوا له ويطيعوا وان لهم ذمة
الله ما اقاموا الصلوة وآتوا الزكوة
واطعمه ثلثمائة فرق جارية ابدا من
مال الله عز وجل -
كذا ذكره الزرقاني في وفد همدان
وقال لا منافاة بين هذا وبين
ما روى في هذا الوفد ان امر
عليهم مالك بن نمط واستعمل على
من اسلم من قومه لاحتمال انه
شرك مع قيس بعد ذلك مالك
ابن نمط - حمورهم - جاء في الحديث
بعثت الى الاحمر والاسود اى العجم
والعرب لان الغالب على العجم الحمرة

سلام ہو تجھ پر بعد حمد کے معلوم ہو کہ عامل بنایا میں نے
تجھکو تیری قوم پر عرب عجم موالی وغیرہ پر اور مقرر کیا
میں نے تیرے لیے نسار کی جوار میں سے دو سو صاع اور
خیوان کے انگوروں میں سے دو سو صاع۔ جو جاری رہیں
گے تیرے لئے اور تیرے بعد تیری اولاد کے لئے
ہمیشہ ہمیشہ ہمیشہ۔ کہا حافظ نے کہ وہ ایک ٹکڑا ہے اوس
حدیث کا جسکی تخریج کی ہے ابن شاہین نے منذر بن محمد
بابوسی کے طریقہ سے کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے میرے
باپ اور حسین بن محمد نے ہشام بن کلبی سے روایت کرکے
اپنی سند سے اور اوس میں ہے کہ لوٹے قیس رسول اللہ کی
خدمت میں اس خبر کے ساتھ کہ اونکی قوم اسلام لے
آئی آپ نے فرمایا کہ اچھا ہے ایلچی قوم کا اور اشارہ
کیا اپنی انگلی سے انکی طرف اور لکھا اونکے لئے عہد اونکی
قوم ہمدان پر وہاں کے عرب اور موالی اور خلائط وغیرہ
کے لئے کہ مانیں اونکا حکم اور طاعت کریں اور یہ کہ اون
کے لئے ذمہ اللہ کا ہے جبتک کہ وہ نماز پڑھیں اور زکوۃ دیں
اور دیئے جاویں تین سو فرق (پیمانہ) جو جاری رہیں گے
اللہ عز وجل کے مال سے۔
اسیطرح ذکر کیا ہے اسکو زرقانی نے وفد ہمدان میں اور کہا
کہ کوئی منافات نہیں ہے اسکے درمیان میں اور اوس
حدیث کے درمیان میں جو روایت کی گئی ہے اس
وفد کے بارہ میں کہ امیر بنایا اونپر مالک بن نمط کو اور
عامل بنایا اونکو اونکی قوم کے مسلمانوں پر بوجہ احتمال اس
امر کے کہ شریک کردیا ہو بعد اسکے قیس کے ساتھ مالک بن
نمط کو۔ حمورہم حدیث میں آیا ہے کہ بعثت یعنی بھیجا
گیا میں احمر و اسود یعنی عجم اور عرب کی طرف اس وجہ
سے کہ غالب رنگ عجم میں سرخی اور سپیدی ہے۔

اور عرب میں گندم گوں ہونا۔	والبياض وعلى العرب الادمة والسمرة

هذا ما كتبه صلعم لقيلة بنت مخرمة التيمية

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ نے قیلہ بنت مخرمہ تمیمیہ کو

قال الحافظ روى الطبراني و ابن مندة من طريق عبد الله بن حسان العنبري عن صفية و دحيبة ابنتي عليبة وكانتا ربيبتي قيلة وكانت قيلة جدة ابيهما عن قيلة انها كانت تحت حبيب بن ازهر احد بني جناب فولدت نساء ثم توفي فانتزع بناتها منها اثوب بن ازهر وهو عمهن فخرجت تبتغي الصحابة الى رسول الله صلى الله عليه وسلم في اول الاسلام اي اسلام قومها فبكت جويرية منهن وهي اصغرهن حديباء كانت قد اخذتها الذمة عليها سبيج من صوف فاحتملتها معها فبينما هما يرتكبان الجمل اذ انتفجت الارنب فقالت الحديباء القصية لا والله لا نزال كعبك اعلى (من كعب اثوب) في هذا الحديث ابدا (ثم سنح الثعلب سمته اسما غير الثعلب) فقالت فيه ما قالت في الارنب فبينما هما يرتكبان الجمل اذ برك واخذته رعدة فقالت الحديباء ادركتك

کہا حافظ نے روایت کیا ہے طبرانی اور ابن مندہ نے عبد اللہ بن حسان عنبری کے طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں صفیہ اور دحیبہ سے جو بیٹی ہیں علیبہ کی اور دونو پرورش کردہ تہیں قیلہ کی اور تہیں قیلہ ان کے باپ کی نانی وہ روایت کرتی ہیں قیلہ سے کہ وہ منکوحہ تہیں حبیب بن ازہر کی جو ایک شخص تہے بنی جناب کے۔ پس پیدا ہوئیں ان کے لڑکیاں پہر مر گئے ان کے خاوند اور چہین لیں انکی بیٹیاں ان سے اثوب بن ازہر نے جو انکا (لڑکیوں کا) چچا تہا پس نکلیں یہ رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہونے کی غرض سے اپنی قوم کے شروع اسلام کے زمانہ میں۔ پس روئی ایک لڑکی ان میں سے اور وہ سب سے چہوٹی تہی حدیبا سے لیا تہا اوسپر ذمہ۔ اوسپر ایک قمیص تہا صوف کا پس ساتہ لے لیا اوسکو۔ جبکہ وہ سوار ہوتی تہیں اونٹ پر تو بہاگا ایک خرگوش پس کہا حدیبا نے کہ اسکے پیچہے لگ جاؤ قسم اللہ کی ہمیشہ ہم بلند رہیں گے اثوب سے اس معاملہ میں۔ پہر ظاہر ہوئی لومڑی جس کا نام اوس نے ثعلب کے سوا کچہہ اور لیا تہا۔ پس کہا اس کے بارہ میں بہی وہی جو کہا تہا خرگوش کے بارہ میں۔ پس وہ سوار ہوتی تہیں اونٹ پر کہ وہ بیٹہہ گیا اور اوسکو کپکپی لگ گئی پس کہا حدیبا نے قسم ہے تمہیں مصیبت [illegible] لی بادے گی [illegible]

والامانة اخذت (اثوب) قال فقلت
واضطررت اليها ويحك ما اصنع
قالت قلبي ثيابك ظهورها لبطونها
وتدحرجي ظهرك لبطنك و قلبي
احلاس جملك ثم خلعت سبيجها
فقلبتها ثم تدحرجت ظهرها
لبطنها ففعلت ما امرته به فانتفض
الجمل فقام (فناخ وباخ) فقالت
اعيدي عليه (اذانك) ففعلت ثم
خايرتد فاذا اثوب يسعى على آثارنا
بالسيف صلتا فوالينا الى رجواء ضخم
فداراه حيث القى الجمل الى رواق
البيت الاوسط وكان جملا ذلولا
ثم اقتحمت داخله فادركني اثوب
بالسيف فاصابت (ظبية طائفة)
من فروتية فقال القي الى ابنة اخي
يادبار فرمت بها اليه فجعلها على
منكبيه وذهب بها فكنت اعلم به
من اهل البيت مضيت الى اخت
لي ناكح في بني شيبان ابتغي الصحابة
الى رسول الله صلى الله عليه وسلم
فبينا انا عنده ذات ليلة من الليالي
تحسب انى نائمة اذجاء زوجها من
السامر فقال وابيك لقد وجدت
لقيلة صاحب صدق فقالت اختي
من هو قال هو حريب بن حسان
الشيباني (عاويا) ذا اصباح وافد بكرين

سینے اور مضطر ہوئی میں اوس کی طرف کہ خرابی
ہو تیری اب میں کیا کروں کہا کہ اپنے کپڑے اُلٹے
کرلے اور زمین پر لوٹ پوٹ۔ اور اپنے اونٹ کا تیرو
اُلٹا کردے پھر اوتارا اوس نے اپنا قمیص پس اُلٹا
کرلیا اوسے پھر زمین پر لوٹی قیلہ کہتی ہیں پس کیا میں نے
جس کا اوس نے مجھے حکم دیا تھا پس اٹھا اونٹ اور
کھڑا ہوا۔ پھر لوٹ گیا۔ پس کہا حدیبا نے پھر لوٹا اوسی
بات کو جو تیرے علم میں ہے پھر میں نے وہی کیا پھر
وہ دوڑنے لگا پس ناگہاں اثوب دوڑتا آتا تھا ہمارے
پیچھے ننگی تلوار پس پوشیدہ ہو گئیں وہ دونوں ایک بڑے
غار کی طرف۔ پس گھوما اوس غار کے گرد اور بٹھا دیا
اونٹ اوس کھو کے وسط میں اور اونٹ شائستہ تھا
پس گھس گئی میں غار کے اندر تو پالیا مجھے اثوب نے
تلوار کے ساتھ۔

پس کہا کہ دیدے مجھے میرے بھائی کی بیٹی
اے دبار۔ پس پھینکدیا میں نے اوسکو اوسکی طرف
پس اوس کو کندھے پر بٹھایا اور لیگیا پس میں زائد
جانتی تھی اوس کا حال اہل بیت میں سے پس گئی میں
میری بہن کے پاس جس کا نکاح ہوا تھا بنی شیبان
میں جانا چاہتی تھی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کی خدمت میں پس میں ایک رات ایسی لیٹی ہوئی تھی
کہ گویا میں سوتی ہوں کہ آیا اوس کا خاوند جانوروں
کی چراگاہ سے۔ اور کہا قسم تیرے باپ کی پالیا میں نے
قیلہ کے لئے سچا دوست۔ میری بہن نے پوچھا وہ کون
ہے کہا وہ حریب بن حسان شیبانی ہے۔ جو اعلان
کے ساتھ جارہا ہے۔
ایلچی بنکر قوم بکر بن وائل کا۔ کہا میری بہن نے۔ خرابی ہو

وائل فقالت اختى الويل لى لا تخبر
بهذا اختى فيذهب معا في بكر بن
وائل (من سمع الارض و بصرها)
ليس معها من قومها رجل قال لا اذكرنه
لها قالت وانا غير ذاكرة لهذا فغدوت
فشددت على جملي وسمعت قائلا
يقول - فنشدت عنه فوجدته
غير بعيد وسالته الصحبة فقال نعم
وكرامة (وركابه مناخة) عنده فخرجنا
معه صاحب صدق حتى قدمنا على
رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو
يصلى بالناس صلوة الغداة قد اقيمت
حين شق الفجر والنجوم شابكة في
السماء والرجال لا تكاد تعارف مع
ظلمة الليل فصففت مع الرجال
وانا امرأة حديثة عهد بالجاهلية
فقال لى الرجل الذى يليني من
الصف امرأة انت ام رجل فقلت
لا بل امرأة فقال انك كدت
تفتنيني في الصلوة فصلى وراءك
في النساء فاذا صف من النساء
قد حدث عند الحجرات لم اكن
رأيته حيث دخلت فكنت معهن
فلما طلعت الشمس دنوت فكنت
اذا رأيت رجلا ذا رداء وذا قشر
طمح اليه بصرى لارى رسول الله
صلى الله عليه وسلم فوق الناس فلما

میری مت خبر کرنا اس کی میری بہن کو پس چلی جاویگی
وہ اخی بکر بن وائل کے ساتھہ (قولہ من سمع الارض یعنی
اسکو مخفی رکہہ کہ زمین کے کان بھی نہ سنیں) نہیں ہوگا
اوس کی قوم میں سے کوئی کہا نہیں ذکر کیا ہے مینے
اوس سے کہا کہ میری بہن نے کہ اور میں بھی نہیں
ذکر کروں گی اسکا اوس سے پس صبح کی میں نے اور
کاٹھی کسی اپنے اونٹ پر اور سُنا میں نے ایک کہنے
والے کو جو کہہ رہا تہا پس تلاش کیا میں نے اسکو
پس پایا میں نے اوسکو قریب اور سوال کیا میں نے
اوس سے ہمراہی کا اقرار کیا اور کہا مرحبا ساتھہ چلنا ساتھہ
ٹہرنا مراد ہمراہی اپنے ساتھہ ا پس ہم اوس سچے دوست
کے ہمراہ چلے یہانتک کہ آئے ہم رسول اللہ کے
پاس اور آپ لوگوں کو صبح کی نماز پڑہا رہے تھے اور
کہڑی ہوئی تہی نماز جبکہ صبح نکل چکی تہی اور ستارے
پہیلے ہوئے تھے آسمان میں اور لوگ پہچانے نہیں جاتے
تھے رات کے اندھیرے کی وجہ سے. پس میں اوس
کی صف میں کھڑی ہوگئی اور میں ایسی عورت تہی جو
جدید اسلام لائی تھی پس پوچھا مجھے اوس شخص نے
جو میرے برابر صف میں تہا کہ تو عورت ہے یا مرد
مینے کہا نہیں بلکہ عورت ہوں تو اوس نے کہا کہ تو نے
میری نماز ہی خراب کی تہی نماز پڑہہ اپنے پیچھے عورتوں
میں رجیب توجہ کی میں نے (تو پیدا ہوگئی تھی ایک صف
حجروں کے نزدیک جس کو مینے داخل ہوتے وقت
نہیں دیکھا تہا پس رہی میں اون عورتوں کے ساتھہ یہاں تک جب
طلوع ہوا شمس تو قریب ہوئی میں پس جب دیکھتی تھی میں کسی
شخص صاحب لباس کو تو جاتی تھی میری نظر اوسکی طرف
تاکہ دیکھوں میں رسول اللہ صلعم کو اور لوگوں سے اول پس

ارتفع الشمس جاء رجل فقال
السلام عليك يا رسول الله فقال
وعليك السلام ورحمة الله وعليه
اسمال مليتين قد كانتا بزعفران
وقد نفضتا ومعه عسيب نخلة قد
غير خوصيتين من اعلاه وهو
قاعد القرفصاء فلما رأيت رسول
الله صلى الله عليه وسلم المتخشع في
الجلسة ارعدت من الفرق فقال
لي جليسه يا رسول الله ارعدت
المسكينة فقال بيده ولم ينظر
الي وانا عند ظهره يا مسكينة عليك
السكينة فلما قالها اذهب الله ما
كان في قلبي من الرعب وتقدم
صاحبي فبايعه على الاسلام وعلى
قومه ثم قال يا رسول الله اكتب
بيننا وبين تميم بالدهناء لا يجاوزها
علينا الا مسافر او مجاور فقال اكتب
له يا غلام بالدهناء فلما رأيته قد
امر له بها شخص بي وهي وطني و
داري فقلت يا رسول انه لم
يسألك السوية في الارض اذا
سألك انما هذه الدهناء مقيد
الجمل ومرعى الغنم ونساء بني
تميم وابناءها وراء ذلك فقال
امسك يا غلام صدقت المسكينة
المسلم اخو المسلم يسعهما الماء

جب آفتاب بلند ہوا تو ایک آدمی آیا اور کہا السلام علیک
یا رسول اللہ پس فرمایا وعلیک السلام ورحمۃ اللہ اور
آپ بوسیدہ کپڑے پہنے ہوئے تھے جو دو ازاریں
تھیں زعفرانی رنگ کی جنکا رنگ اوڑ گیا تھا۔ آپ کے
ہاتھ میں جنگل کی کھجور کی لکڑی تھی اوپر سے دو شاخی۔
اور آپ پنڈلیوں کے گرد ہاتھوں کا حلقہ کیے ہوئے
بیٹھے تھے۔ پس جبکہ دیکھا میں نے رسول اللہ کو اس
تخشع کے ساتھ جلسہ میں تو کانپ گئی میں خوف سے پس
کہا میری باجنہ اون کے ساتھی نے کہ یا رسول اللہ فرزدہ
ہوگئی مسکینہ پس اشارہ کیا اپنے ہاتھ سے اور نہیں
دیکھا میری طرف اور میں آپ کے پیٹھ کے پیچھے تھی
فرمایا اے مسکینہ تجھپر نازل ہو سکینہ جب آپ نے
یہ فرمایا تو کھو دیا اللہ نے وہ رعب جو میرے دل میں
تھا اور بڑھا میرا ساتھی پس بیعت کی آپ سے اسلام
پر اور اپنی قوم پر پھر کہا کہ اے رسول اللہ لکھیے
ہمارے اور بنی تمیم کے نزدیک دہنار نہ تجاوز کرے
ہم پر کوئی مگر مسافر یا گذرنے والا فرمایا آپ نے
لکھ اوس کے لیئے اے لڑکے دہنار۔ پس جب
دیکھا مینے کہ حکم دیدیا اوس کے لئے دہنار کا تو ناگوار
ہوا یہ مجھے کیونکہ وہ میرا گھر اور میرا وطن تھا پس
کہا میں نے یا رسول اللہ اس نے آپ سے نہیں
کا سوال کرنے میں انصاف کو ملحوظ نہیں رکھا۔ دہنار
اونٹوں کے بیٹھنے کی جگہ اور بکریوں کی چراگاہ ہے
اور دہنار بنی تمیم اور اون کی اولاد اوس کے پاس
رہتی ہیں فرمایا آپ نے ٹھہر جا او غلام۔ سچ بولا
مسکینہ نے۔ ہر مسلمان مسلمان کا بھائی ہے۔ شریک
ہیں وہ پانی اور شجر میں اور اعانت کریں ایک دوسرے

والشجر ويتعاونان على الفتان
فلما رأى حريب انه قد حيل
دون كتابه ضرب بيده احدهما
على الاخرى فقال كنت انا وانت
كما قال (حتفها تحمل ضان بأظلافها)
فقلت انا والله ما علمت ان كنت
لدليلا في الظلماء جوادا لدى الرحل

کی فتنوں پر پس جب دیکھا حریب نے کہ حائل
آگئی میں اوس کی تحریر میں اپنا ایک ہاتھہ دوسرے
پر مارا اور کہا کہ

عفيفا عن الرفقة حتى قدمنا على
رسول الله صلى الله عليه وسلم و
لكن لا تلمني ان اسأل حظي اذا
سألت حظك فقال وما حظك في
الدهناء لا ابا لك فقلت مقيد
جملي يسأله يحمل امرأتك فقال
لا جرم اني اشهد رسول الله صلى
الله عليه وسلم اني لا ازال لك اخاما
حييت (اذ اثنيت) على هذا عنده
فقلت اما اذ ابدأتها فلن اضيعها

یہانتک کہ آئے ہم رسول اللہ کی خدمت
میں۔ لیکن مت ملامت کر تو مجھے اِس بات پر کہ مانگوں
میں اپنا حصہ جبکہ مانگا تو نے اپنا حصہ کہا اوس نے
کہ تیرا باپ مرے تیرا کیا حصہ ہے دہنا میں پس
میں نے کہا کہ میرے اونٹوں کے بیٹھنے کی جگہ ہے
پس کہا کہ گواہ کرتا ہوں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کو کہ تیرا بھائی رہوں گا جب تک کہ میں جیوں اگر
تو اسے چھوڑ دے گی۔ میں نے کہا کہ جب تو نے
اُسے شروع کیا ہے تو میں ہرگز اوسکو نہیں چھوڑوں
گی۔ پس فرمایا رسول اللہ نے

فقال صلى الله عليه وسلم ايلام اهل
ودان يفصل الخطة وينظر من وراء
الحجرة قال فبكيت فقلت والله يا
رسول الله لقد كنت (ولد احراماً)
فقاتل معك يوم الربذة ثم ذهب
عيري من خيبر فاصابته حماها فمات
فقال والذي نفس محمد بيده لو
لم تكوني مسكينة لجررناك على وجهك
(انتغلب) احد ان تصاحب صويحبته
في الدنيا معروفا فاذا حال بينه و

پس فرمایا رسول اللہ نے قسم اوس ذات کی
کہ محمد کا نفس اوس کے ہاتھہ میں ہے اگر نہ ہوتی
تو مسکینہ تو ہم تجھے مونہہ کے بل گھسیٹتے

بينه من هو اولى به استرجع ثم قال
رب انسنى ما امضيت واعنى على
ما ابقيت فوالذى نفس محمد بيدہ
ان احدا كن لتبكى (فتستعبد) اليه
صويحبته فيا عباد الله لا تعذبوا
اخوانكم ثم كتب لها فى قطعة اديم احمر
لقيلة والنسوة بنات قيلة بان لا
يظلمن حقا و لا يكرهن على منكر وكل
مومن مسلم لهن نصير احسن ولا تسئ
هذا ما اخرجه ابن مندة بطوله وقد
رواه ابوداؤد فى كتاب القطائع
والترمذى فى كتاب الآداب من
طريق عبد الله بن حسان طرفا
منه واخرجه الامام احمد من
طريق عاصم بن بهدلة عن ابى
وائل عن الحارث بن حسان البكرى
قال مررت بعجوز بالربذة
الحديث بطوله (العجوز هى قيلة)

یا عباد اللہ مت ستاؤ اپنے بھائیوں کو۔
پھر لکھا قیلہ کے لئے سرخ ادھوڑی کے ٹکڑے میں
کہ یہ تحریر ہے قیلہ اور عورتوں کے لئے جو قیلہ کی
لڑکیاں ہیں اس بات کی کہ نہیں ظلم کی جاویگی کسی
حق کی بابتہ اور نہ مجبور کی جاویں بری بات پر اور ہر
مومن مسلمان اونکا مددگار ہے۔ نیکی کر اور برائی نہ کر۔ اس
مطول قصہ کی تخریج کی ہے ابن مندہ نے اور روایت
کیا ہے اسکو ابوداؤد نے کتاب القطائع میں اور ترمذی
نے کتاب الآداب میں اوس کا ایک ٹکڑا عبداللہ بن
حسان کے طریقہ سے تخریج کیا اور تخریج کیا اس کو
امام احمد نے عاصم بن بہدلہ کے طریقہ سے وہ روایت
کرتے ہیں ابی وائل سے وہ حارث بن حسان بکری سے
کہا کہ گذرا میں ایک بڑھیا پر ربذہ میں۔ الحدیث
(وہ بڑھیا قیلہ تھیں)

غرائب ما فى هذا الحديث

قوله سبيج - هو تصغير سبيج
كرغيف قميص بالفارسية وقيل
ثوب صوف اسود - قوله انتجت
معناه وثبت اى ظهرت - قوله
القصة - القص تتبع الاثر منه
قوله تعالى فقالت لاخته قصيه

وكانت العرب يتفاولون بالارنب فلذلك قالت القصة اى نتبع آثارها سنح - اى ظهر - حلس - كساء على ظهر البعير تحت القتب ديّار - الدير خان النصارى و صاحبها الديار - كانه سمّيها بتعييره فى دينه - السامر - يقال سمر الماشية النبات اى رعته - قوله ذا قشر - القشر بالكسر ما يلبس وجمعه قشور - قوله طمح اليه بصرى - يقال طمح بصره اليه - اى ارتفع - اسمال - يقال سمل الثوب سمولا اخلق فهو ثوب اسمال - مليتين - مليئة تصغير ملاءة وهى الازار - قوله قد نفضتا - اى نصالون صبغهما ولم يبق الا الاثر - قرفصاء - هى جلسة المحتبى بيديه - قوله شخص بى - يقال شخص به كخنى اى اتاه امر ازعجه - اقول

هذا الكتاب لله فى تسمية اهل الجنة واهل النار

یہ تحریر ہے اللہ کی جانب سے جسمیں تعین ہے نام بنام اہل جنت اور اہل نار کے

ذكر فى جامع الازهر وكنز العمال عن ابن عباس قال خرج النبى صلى الله عليه وسلم فسمع ناسا من اصحابه يذكرون القدر فقال انكم قد اخذتم

ذکر کیا جامع ازہر اور کنز العمال میں ابن عباس رضی سے روایت کرکے کہ کہا برآمد ہوئے ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پس سنا لوگوں کو اپنے اصحاب میں سے کہ ذکر کرتے ہیں قدر کا تو فرمایا کہ اختیار کی ہیں تم نے

فی شیتین بعید تی الغور فیہما ہلک اہل الکتاب من قبلکم ولقد اخرج یوما کتابا فقال وھو یقرأہ۔
ھذا کتاب من الرحمن الرحیم فیہ تسمیۃ اہل النار باسمائہم واسماء آبائھم وقبائلہم وعشائرھم مجمل علے آخرہ لا ینقص منہم فریق فی الجنۃ وفریق فی السعیر۔
ثم اخرج کتابا اٰخر فقص اعلیہم۔ کتاب من الرحمن الرحیم فیہ تسمیۃ اہل الجنۃ باسمائہم واسماء اٰبائہم وقبائلہم وعشائرھم مجمل علے اٰخرہ لاینقص منہم احد فریق فی الجنۃ وفریق فی السعیر۔
واخرج الطبرانی فی الکبیر عن ابی الدرداء وواصلۃ وابی امامۃ قالوا خرج علینا النبی صلے اللہ علیہ وسلم ونحن نتذاکر القدر فقال مہ مہ اتقوا اللہ وادیان عمیقان قعیران مظلمان لا تھیجوا علے انفسکم وھج النار۔
بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ ھذا کتاب من اللہ الرحمن الرحیم باسماء اہل النار واسماء اٰبائھم وامہاتھم وعشائرھم فرغ ربکم فرغ ربکم فرغ ربکم اعددت ابلغت انی قد انذرت۔
واخرج البزار عن ابن عمر۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ ھذا کتاب من اللہ الرحمن الرحیم

ایسی دو گھاٹیاں (یعنی قضا و قدر) جو بہت گہری ہیں ہلاک ہوگئے انہیں تم سے اول اہل کتاب پھر نکالی ایک روز ایک تحریر اور فرمایا اور آپ اوسکو پڑہتے جاتے تھے کہ یہ تحریر ہے رحمن اور رحیم کی جانب سے جسمیں تعیین ہے اہل نار کی اون کے نام اور اون کے باپ عشائر و قبائل کے ناموں کے ساتھہ۔ مہر کردیگئی ہے اس کے ختم پر نہیں کم ہوگا اوسمیں سے ایک گروہ جنت میں ہے اور ایک گروہ دوزخ میں۔
پھر نکالی دوسری کتاب اور پڑہی اون پر کہ تحریر ہے رحمن اور رحیم کی جانب سے جس میں تعیین اہل جنت کی ہے اون کے ناموں اور اون کے باپ اور قبائل اور عشائر کے ناموں کے ساتھہ۔ مہر کردیگئی ہے اس کے آخر میں نہیں کم ہوگا اوس سے کوئی ایک گروہ جنت میں اور ایک گروہ دوزخ میں۔
اور تخریج کی ہے طبرانی نے کبیر میں ابی درداء اور واصلہ اور ابی امامہ رضی اللہ عنہم سے کہا کہ آئے ہمارے پاس رسول اللہ اور ہم ذکر کررہے تھے قدر کا فرمایا مہ مہ (کلمہ توبیخ) دو نالی ہیں گہری (یعنی قضا و قدر) جنمیں نہ پانی ہے نہ سایہ اور تاریک نہ بھڑکاؤ اپنی جانوں پر آگ کے شعلہ۔
بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ یہ تحریر ہے اللہ رحمن رحیم کی جانب سے اہل نار اور اون کے والدین اور اون کے قبائل کے ناموں کی۔ فارغ ہوگیا تمہارا رب فارغ ہوگیا تمہارا رب۔ فارغ ہوگیا تمہارا رب۔ بیان کردیا میں نے اور پہونچا دیا اور ڈرا دیا۔
اور تخریج کی ہے بزار نے ابن عمر سے بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ تحریر ہے اللہ رحمن اور رحیم کی جانب سے

ایضاً [illegible] الطبرانی ۱۲ ایضاً [illegible] البزار ۱۲

فیہ اهل الجنة باعدادهم واسمائهم احسابهم مجمل علیهم الی یوم القیمة لاینقص منهم احد ولا یزاد فیهم احد وقد یسلك بالسعید طریق الشقاء حتی یقال هو منهم ما اشتبه بهم ثم یزال الی سعادته قبل موته ولو بفواق ناقة - العمل بخواتمه - قاله ثلثا - وفی اسناده عبد الله بن میمون القداح ضعیف وقال البزار هو صالح الحدیث وبقیة رجاله رجال الصحیح -

جنمیں اہل جنت ہیں گنتی وار اور اون کے نام اور اُن کے حسب - مہر کر دگئی ہے اون پر قیامت تک نہیں کم ہوگا اونمیں سے کوئی نہ زائد ہوگا اونمیں کوئی اور کبھی اختیار کرتا ہے نیک بخت (ازلی) طریقہ بدبختی کا یہانتک کہ کہا جاتا ہے کہ یہ اونمیں سے ہی ہے کس قدر مشابہ ہے اونسے پھر مرنے سے پہلے اپنی (مقدر شدہ) سعادت کی طرف لوٹ آتا ہے اگرچہ عمل (کا نتیجہ) انجام پر ہے - فرمایا اسکو تین مرتبہ - اور اس کی اسناد میں عبد اللہ بن میمون قداح ضعیف ہے اور کہا بزار نے وہ صالح ہے حدیث کے لئے اور باقی راوی اوس کے رجال صحیحین کے ہیں +

کتاب من الله لاهل الجنة

خدا کا فرمان جنتیوں کے لئے

عن انس لایدخل الجنة احد الا بجواز -

بسم الله الرحمن الرحیم - هذا الکتاب من الله لفلان بن فلان ادخلوه جنة عالیة قطوفها دانیة - التخریج اورده فی کنز العمال وقال اخرجه عبد الرزاق وابن المنذر والشیرازی فی الالقاب واخرجه الطبرانی وابن مردویه والخطیب عن سلمان -

روایت ہے حضرت انس سے کہ نہیں داخل ہوگا کوئی جنت میں مگر ساتھ برکت اللہ کے

بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ تحریر ہے اللہ کی جانب سے فلان بن فلان کے لئے داخل کرو اس کو ایسی جنت میں جس کے پھلوں کے خوشے قریب ہیں - تخریج - بیان کیا ہے اس کو کنز العمال میں اور کہا کہ تخریج کی ہے اس کی عبد الرزاق اور ابن منذر نے اور شیرازی نے القاب میں اور تخریج کی ہے اس کی طبرانی اور ابن مردویہ اور خطیب نے سلمان سے -

کتاب من الله فی لوح المحفوظ

خدا کا فرمان لوح محفوظ میں

عن ابی امامة ان اول شیء کتبه الله

روایت ہے ابی امامہ سے کہ اللہ نے سب سے اول

في اللوح المحفوظ -

بسم الله الرحمن الرحيم - اني انا الله لا اله الا انا لا شريك لي انه من استسلم لقضائي وصبر على بلائي ورضي بحكمي كتبته صديقا وبعثته مع الصديقين يوم القيمة -

اورده في كنز العمال قال واخرجه ابن النجار عن علي رضي الله عنه -

لوح محفوظ میں لکھا تھا کہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم میں اللہ ہوں نہیں ہے کوئی معبود مگر میں۔ نہیں ہے کوئی شریک میرا۔ جو کہ مطیع ہوا میرے نوشتہ کا اور صبر کیا میری بلا پر اور راضی ہوا میرے حکم پر لکھوں گا میں اوسکو صدیق اور اوٹھاؤں گا اوسکو صدیقین کے ساتھہ قیامت کے دن۔

بیان کیا اسکو کنز العمال میں اور کہا کہ تخریج کی ہے اس کی ابن النجار نے علی رضی اللہ عنہ سے۔

هذا كتابه صلى الله عليه وسلم الى كسرى ملك الفارس

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ نے کسریٰ بادشاہ فارس کو

ذكر المواهب لفظه فيما اخرجه الواقدي وقال في مصباح المضي ان نسخته عند ابن الجوزي هكذا -

بسم الله الرحمن الرحيم - من محمد رسول الله الى كسرى عظيم فارس سلام على من اتبع الهدى وامن بالله ورسوله وشهد ان لا اله الا الله وان محمدا عبده ورسوله ادعوك بداعية الاسلام فاني رسول الله الى الناس كافة لانذر من كان حيا ويحق القول على الكافرين اسلم تسلم فان توليت فعليك اثم المجوس - اخرج البخاري من حديث ابن عباس انه صلى الله عليه وسلم بعث بكتابه الى كسرى مع عبد الله بن حذافة السهمي وامره ان يدفعه

ذکر کیا ہے صاحب مواہب نے اوس کے الفاظ کا بہ تخریج واقدی اور کہا مصباح المضی میں کہ نسخہ اوسکا ابن الجوزی کے نزدیک اس طرح ہے کہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم (فرمان ہے) محمد رسول اللہ کی جانب سے کسریٰ بادشاہ فارس کی طرف۔ سلام ہو اوس شخص پر جو پیروی کرے ہدایت کی اور ایمان لائے اللہ اور اوس کے رسول پر اور گواہی دے اس بات کی کہ نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ اور اس بات کی کہ محمد اللہ کے رسول ہیں۔ بلاتا ہوں میں تجھکو دعوت اسلام کی طرف کیونکہ میں رسول ہوں اللہ کا تمام مخلوق کی طرف تاکہ ڈراؤں میں اون لوگوں کو جو زندہ ہیں (یعنی زندہ ہے دل اونکا مراد یہ کہ اصلاح پذیر اور قابل قبول اسلام ہے) اور ثابت ہو جاوے حجت کافروں پر۔ اسلام سے آ سلامت رہیگا تو اگر انکار کیا تو نے تو تجھی پر ہوگا گناہ مجوس کا بھی تخریج کی ہے بخاری نے ابن عباس سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسریٰ کے پاس اپنا فرمان لیکر عبداللہ بن حذافہ

الی عظیم البحرین فدفعه عظیم البحرین
الی کسری فلما قرأه مزقه فدعا علیهم
رسول الله صلی الله علیه وسلم ان یمزقوا
کل ممزق وهکذا ذکره محمد بن سعد
فی الطبقات فی ترجمة عبد الله بن
حذافة قال اخبرنا یعقوب بن
ابراهیم بن سعد الزهری عن
ابیه عن صالح بن کیسان قال
قال ابن شهاب اخبرنی عبید الله
بن عبد الله بن عتبة ان ابن عباس
اخبره ان رسول الله صلعم بعث
بکتابه الی کسری مع عبد الله بن
حذافة السهمی امره ان یدفعه الی عظیم
البحرین فدفعه عظیم البحرین الی کسری فلما
قرأه خرقه قال ابن شهاب فحسبت
ان المسیب قال فدعا علیهم رسول
الله صلعم ان یمزقوا کل ممزق +
وقیل بعث الکتاب مع عمر بن
الخطاب رض اخرجه ابن عدی بسند
ضعیف عن ابن عباس رض قال الحافظ
فان ثبت فلعله کتب الی ملك فارس
مرتین - **اقول** - ویؤیده روایة
الخطیب عن ابی معشر الذی اورده
فی جمع الجوامع وفیه ذکر الکتاب
بلفظ اخر من هذا فنسخته هکذا -
بسم الله الرحمن الرحیم - من محمد
رسول الله الی کسری عظیم فارس

سہمی کو بھیجا اور حکم دیا اونکو وہ حاکم بحرین (منذر بن ساوے)
کو دیدیں پس پہونچا دیا حاکم بحرین نے وہ فرمان کسری کی
طرف. جب اوس نے نامہ مبارک پڑہا تو پہاڑ ڈالا پس دعا
کی آپ نے اوس کے لئے. بایں لفظ کہ ٹکڑے ٹکڑے
کئے جاویں وہ اور اسیطرح ذکر کیا ہے محمد بن سعد نے
طبقات میں عبد اللہ بن حذافہ کے ترجمہ میں کہا کہ خبر دی
ہم کو یعقوب بن ابراہیم بن سعد زہری نے اپنے باپ سے
وہ روایت کرتے ہیں صالح بن کیسان سے کہا کہ کہا
ابن شہاب نے کہ خبر دی مجھکو عبید اللہ بن عبد اللہ
بن عتبہ نے کہ ابن عباس رض نے خبر دی اونکو کہ رسول اللہ
صلعم نے اپنا فرمان لیکر کسری کی طرف عبد اللہ
بن حذافہ سہمی کو بھیجا اور حکم دیا اونکو کہ دیدیں وہ فرمان
حاکم بحرین کو پس پہونچا دیا اوسکو حاکم بحرین نے
کسری کے پاس پس جب کسری نے اوسکو پڑہا تو
پہاڑ ڈالا. کہا ابن شہاب نے کہ میرا خیال ہے کہ
مسیب نے کہا کہ بد دعا کی رسول اللہ نے اون کے
لئے کہ وہ ٹکڑے ٹکڑے کئے جاویں۔
اور بعض نے کہا ہے کہ بھیجا یہ فرمان عمر بن خطاب رض
کے ہاتھ. تخریج کی ہے اس کی ابن عدی نے ضعیف
سند کے ساتھ ابن عباس رض سے کہا حافظ نے اگر یہ
ثابت ہو جاوے تو شاید رسول اللہ نے لکھا فرمان
شاہ فارس کو دو مرتبہ **کہتا** ہوں میں کہ تائید کرتی ہے
اس قول کی روایت خطیب کی ابو معشر سے جسکو ذکر
کیا ہے جمع الجوامع میں اور اوس میں ذکر فرمان کا ہے
الفاظ کے تغیر کے ساتھ بہ نسبت اس نامہ کی اور نسخہ اوسکا
اسطرح ہے کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم فرمان ہے
رسول اللہ کی جانب سے کسری بادشاہ فارس کی طرف

ان اسلم تسلم من شهد شهادتنا واستقبل قبلتنا واکل ذبیحتنا فله ذمة الله وذمة رسوله۔

وفی روایة عمرو بن شبة انه بعثه مع خنیس بن حذافة ۔ اخو عبد الله وهو غلط فانه مات باحد و بعث الرسل فی سنة سبع انتهی قد ذکرت کتاب کسری الی باذان فی امره صلے الله علیه وسلم و قصته مضی فی اسم باذان۔

یہ کہ اسلام لے آسلامت رہیگا تو جس شخص نے قبول کی ہماری شہادت یعنی کلمہ توحید و اقرار رسالت اور مؤنہ کیا ہمارے قبلہ کی طرف اور کھایا ہمارا ذبح کیا ہوا پس اوسکے واسطے پناہ اللہ کی ہے اور اُسکے رسول کی اور عمرو بن شبہ کی روایت میں ہے کہ بہیجا یہ فرمان خنیس بن حذافہ عبد اللہ کے بہائی کے ہمراہ اور یہ غلط ہے اسوجہ سے کہ اونہوں نے وفات پائی ہے احد میں اور قاصد بہیجے گئے سنہ ہجری میں انتہی ۔ اور ذکر کردیا ہے مینے وہ نامہ جو کسری نے باذان کو لکہا تہا رسول اللہ کے بارہ میں اور اوسکے متعلق سب قصہ باذان کے نام میں

هذا ما کتبه صلعم الی ماعز بن ماعز البکائی

فرمان بنام ماعز بن ماعز بکائی

اخرجه ابن سعد فی الطبقات فقال اخبرنا موسی بن اسمعیل قال سمعت الجعد بن عبد الرحمن یقول ان عبد الله بن ماعز حدثه ان ماعزا اتی النبی صلے الله علیه وسلم فکتب له کتابا۔ ان ماعز البکائی اسلم آخر قومه وانه لا یجنی علیه الا یده۔ قال ابن الاثیر فی الاسد روی حدیثه احمد بن اسحق بن صالح عن ابی سلمة موسی بن اسمعیل عن الجنید بن القاسم عن الجعید ابن عبد الرحمن ان عبد الله بن ماعز حدثه ان ماعز الی النبی صلعم ۔ فذکر قال واخرجه ابن مندة وابو نعیم۔

تخریج کی ہے ابن سعد نے طبقات میں پس کہا کہ خبر دی ہمکو موسی بن اسمٰعیل نے کہا کہ سنا میں نے جعد بن عبد الرحمن سے کہتے تہے کہ عبد اللہ بن ماعز نے اوسنے حدیث بیان کی کہ ماعز آئے رسول اللہ کی خدمت میں پس لکہا آپنے اون کے لئے فرمان کہ ماعز بکائی اسلام لائے اپنی قوم کے آخر میں اور نہیں گنا کرے گا اوپر مگر اوسکا ہاتہہ یعنی وہ صرف اپنے ہر قصور میں پکڑے جائینگے کہا ابن اثیر نے اسد الغابہ میں کہ روایت کیا ہے اوس کی حدیث کو احمد بن اسحق بن صالح نے ابی سلمہ موسی ابن اسمٰعیل سے وہ روایت کرتے ہیں جنید بن القاسم سے اور وہ جعید بن عبد الرحمن سے کہ عبد اللہ بن ماعز نے حدیث بیان کی اونسے کہ ماعز آئے رسول اللہ کی خدمت میں پس ذکر کیا کہا اور تخریج کی ہے ابن مندہ اور ابو نعیم نے۔

هذا ما کتبه صلی اللہ علیه وسلم لمالک بن احمر

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مالک بن احمر کو

بسم الله الرحمن الرحیم ۔ هذا کتاب
من محمد رسول الله لمالک بن احمر
ولمن تبعه من المسلمین امان لهم
ما اقاموا الصلوة واتوا الزکوة واتبعوا
المسلمین وجانبوا المشرکین وادّوا
الخمس من المغنم وسهم الغارمین و
سهم کذا و سهم کذا فهم امنون
بامان الله وامان محمد رسول الله
ذکره فی جامع الزهر وقال اخرجه
الطبرانی فی الاوسط وفیه سعید
ابن منصور الخزامی لم اقف له علی
ترجمة واخرجه ابن الاثیر قال
اخبرنا ابو موسی اذنا قال اخبرنا
الحسن بن احمد قال اخبرنا ابو نعیم
قال اخبرنا سلیمان بن احمد فی الاوسط
قال اخبرنا محمد بن هارون قال
حدثنا صفوان بن صالح قال حدثنا
ابو الولید بن مسلم قال حدثنا
سعید بن منصور الخزامی عن جده
مالک بن احمر انه لما بلغه قدوم
رسول الله صلی الله علیه وسلم وفد
الیه فقبل اسلامه وسأله ان یکتب
له کتابا یدعو الی الاسلام
فکتب له فی رقعة من ادم ۔ فذکر

بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ فرمان ہے محمد رسول اللہ
کا مالک بن احمر اور اون لوگوں کے واسطے جو اوس کے
مطیع ہیں مسلمان۔ امان ہے اون کے لئے جب تک
کہ وہ نماز پڑھیں اور زکوۃ دیں اور اطاعت کریں مسلمانوں
کی اور علحدہ رہیں مشرکین سے اور ادا کریں خمس مال
غنیمت میں سے اور حصہ غارمین کا اور فلان اور فلان
کا حصہ۔ پس وہ امن میں اللہ کے اور اُس کے
رسول محمدؐ کے۔

ذکر کیا اِس کو جامع ازہر میں اور کہا کہ تخریج کی ہے
اس کی طبرانی نے اوسط میں اور اوس کی سند میں
سعید بن منصور حزامی ہیں جن کے ترجمہ پر میں واقف
نہیں ہوا اور تخریج کی ہے اِس کی ابن اثیر نے کہا کہ
خبر دی ہمکو ابو موسیٰ نے سنا کر کہا خبر دی ہمکو حسن بن احمد
نے کہا کہ خبر دی ہمکو ابو نعیم نے کہا کہ خبر دی ہمکو سلیمان
بن احمد نے اوسط میں کہا کہ خبر دی ہم کو محمدؐ بن ہارون
نے کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے صفوان بن صالح نے
کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے ولید بن مسلم نے کہا کہ
حدیث بیان کی ہم سے سعید بن منصور حزامی نے
اپنے دادا مالک بن احمر سے روایت کرکے کہ
جب اونکو رسول اللہ کا تشریف لانا معلوم ہوا تو
حاضر خدمت ہوئے قبول کیا آپ نے اونکا اسلام
سوال کیا رسول اللہ سے کہ اونکو ایک فرمان
لکھدیں۔ آپ نے ایک ادہوڑی کے ٹکڑے
پر لکھدیا۔ پس ذکر کیے لفظ فرمان کے مثل مذکورہ بالا۔

الكتاب بلفظ المذكور وقال ايضًا
رواه يزيد بن عبد ربه او ابن
عبد الله الحمصي عن الوليد قال
حدثني سعيد بن منصور بن مخرز
بن مالك بن احمر العوفي ثم الجذامي
او الخزامي عن جده انه لما بلغه مقدم
رسول الله صلى الله عليه وسلم
تبوك فذكر الحديث وقال اخرجه
ابو عمر وابو موسى وقال الحافظ
اخرجه ابن شاهين بطريق يزيد بن
عبد ربه انه لما بلغهم مقدم النبي صلى الله
عليه وسلم تبوك وفد اليه مالك
ابن احمر فاسلم وسأل ان يكتب له
كتابا فكتب له في رقعة من ادم قال
الوليد فسألت سعيد بن منصور
ان يقرأني الكتاب فذكر كبره وضعف
بصره وقال ابو ايوب بن محرز بن
منصور بن محرز فسل عنه فلقيته
فاخرج لي رقعة من ادم عرضها
اربعة اصابع وطولها قدر شبر قد
انماح ما فيها فقرأ علي ابو ايوب -
بسم الله الرحمن الرحيم هذا كتاب
من محمد رسول الله الى ابن عمر
ومن تبعه من المسلمين - فذكر
الكتاب بمثل لفظ ابن اثير قال و
كذا اخرجه البغوي من طريق هارون
ابن عمرو المخزومي عن الوليد وقال لا

اور ابن اثیر نے بہی کہا ہے کہ روایت کیا اسکو یزید بن
عبد ربہ یا ابن عبد اللہ حمصی نے ولید سے روایت
کرکے کہا ولید نے کہ حدیث بیان کی مجھسے سعید بن منصور
بن محرز بن مالک بن احمر عوفی نے اپنے دادا سے کہ
جب خبر پہونچی مالک کو رسول اللہ کے تبوک میں
تشریف لانے کی پس ذکر کیا حدیث کو۔ اور کہا کہ
تخریج کی ہے اس کی ابو عمر اور ابو موسی نے۔ اور کہا
حافظ نے کہ تخریج کی ہے اس کی ابن شاہین نے یزید
بن عبد ربہ کے طریقہ سے کہ جبکہ خبر پہونچی اون کو
رسول اللہ کے تبوک میں آنے کی تو حاضر ہوئے
آپ کی خدمت میں مالک بن احمر پس اسلام لے
آئے اور خواہش کی رسول اللہ سے کہ لکھدیں
اون کے لئے ایک فرمان پس لکہا آپ نے ایک
ادہوڑی کے ٹکڑے میں. کہا ولید نے پس سوال
کیا میں نے سعید بن منصور سے کہ سنائے مجھکو وہ فرمان تو
عذر کیا اپنے بڑھاپے اور بینائی کم ہونیکا. اور کہا کہ سوال
کر اسکا ابو ایوب بن محرز بن منصور بن محرز سے پس ملا
میں اوس سے تو نکالا میرے لئے ایک ادہوڑی کا ٹکڑا
جسکا عرض چار انگل اور طول تقریبا ایک بالشت تہا.
تحقیق مٹ گیا تہا اوس میں کا لکہا ہوا پس سنایا مجھکو
ابو ایوب نے۔
بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ یہ خط ہے محمد رسول اللہ کی
جانب سے ابن عمر کے لئے اور اوس شخص کے لئے
جو پیروی کرے اوسکی مسلمانوں میں سے پس ذکر
کیا فرمان بمثل ابن اثیر کے اور کہا ویسیہی تخریج کی ہے
اس کی بغوی نے ہارون بن عمرو مخزومی کے طریقہ سے و
روایت کرتے ہیں ولید سے۔ اور کہا کہ نہیں جانتا میں

اعلم بهذا الاسناد غير هذا واخرجه
الطبراني في الاوسط من طريق صفوان
بن صالح عن الوليد وساقه كله مدرجا
غير مفصل كما فصله يزيد بن عبد
ربه **قلت** والتوفيق بين الروايتين
في اسم المكتوب اليه ان يقال يحتمل
ان يكون ابن عمر كنية لمالك بن احمر
والله اعلم۔

قوله وسهم الغارمين اصل الغرم
في اللغة ما يشق على النفس وسمي الدين
غرما لكونه شاقا على الانسان
والمراد بالغارمين المديونون وهم
قسمان قسم ادانوا لانفسهم في غير
معصية فيعطون من مال الصدقات
بقدر ديونهم اذا لم يكن بهم مال يفي
بديونهم فان كان عندهم وفاء فلا
يعطون وقسم ادانوا في المعروف
واصلاح ذات البين فيعطون
من مال الصدقات ما يقضون به
ديونهم وان كانوا اغنياء لما روي عن
عطاء بن يسار ان رسول الله صلى الله
عليه وسلم قال لا تحل الصدقة لغني
الا لخمسة لغاز في سبيل الله
او لعامل عليها او لغارم او لرجل
اشتراها بماله او لرجل كان له جار
مسكين فتصدق على المسكين فاهدى
المسكين للغني اخرجه ابو داود مرسلا

اس سند سے سوائے اس فرمان کے۔ اور تخریج کی ہے
اسکی طبرانی نے اوسط میں صفوان بن صالح کے طریقہ سے
وہ روایت کرتے ہیں ولید سے اور بیان کیا اوس سب
کو مدرج غیر مفصل جیسے کہ بیان کیا ہے اسکو یزید بن عبدربہ
نے **کہتا ہوں** میں کہ اور توفیق درفع تعارض کی دونو
روایتوں میں مکتوب الیہ کے نام کی بابت یہ کہ کہا جائے
کہ احتمال ہے کہ ابن عمر کنیت ہو مالک بن احمر کی
واللہ اعلم۔

قولہ وسہم الغارمین۔ اصل معنے غرم کے لغت میں وہ
ہیں جو شاق ہو نفس پر اور نام رکھا گیا قرض کا دین بوجہ
شاق ہونے اوس کے انسان پر اور مراد غارمین سے
قرضدار ہیں اور وہ دو قسم ہیں ایک قسم جو قرضدار ہو جاویں
اپنے نفس کے لئے معصیت میں صرف کئے بغیر پس دیئے
جاویں وہ مال زکوۃ سے اونکے قرضہ کے موافق جبکہ نہ ہو
اونکے پاس اسقدر مال کہ کافی ہو اونکے قرضہ میں پس اگر
اونکے پاس اتنا ہو تو نہ دیا جائے۔ اور ایک قسم وہ ہے
کہ قرضدار ہو جاویں نیکی کے مصرفوں اور آپس کے اصلاح
کرنے میں پس دیئے جاویں زکوۃ کے مال میں سے
اسقدر کہ ادا کریں اوس سے قرض اپنا اگرچہ وہ غنی ہوں
بوجہ اوس حدیث کے جو مروی ہے عطاء بن یسار سے کہ
رسول اللہ نے فرمایا کہ نہیں حلال ہے صدقہ غنی کو مگر پانچ
شخصوں کو لڑنے والا اللہ کے راستہ میں یا عامل ہو یا
قرضدار یا غازی فی سبیل اللہ یا قیدی کی اعانت کیا وے
اوس کی اور اوس شخص کو جسکا پڑوسی مسکین ہو پس صدقہ کے
تو بھیجے وہ مسکین غنی کو تخریج کی ہے اسکی ابو داود
نے مرسل اس وجہ سے کہ عطاء نے نہیں پایا نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کو اور روایت کیا اس کو معمر نے زید بن

(ون عطاء لم يدرك النبي صلى الله عليه وسلم ورواه معمر عن زيد بن اسلم عن عطاء بن يسار عن ابي سعيد الخدري عن النبي صلى الله عليه وسلم متصلا بمعناه امامن كان في معصية فلا يعط من الصدقات۔

اسلم سے وہ روایت کرتے ہیں عطار بن یسار سے وہ ابوسعید خدری سے وہ نبی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے متصل اسی معنی میں لیکن اگر قرض معصیت میں ہو تو چاہیے کہ نہ دے اوس کو صدقات میں سے۔

هذا ماكتبه صلى الله عليه وسلم لمالك بن عبيد الخسحاس (بمهملات) الخشخاش (بمعجمات)

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مالک بن عبید خسحاس کو (بمہملات الخشخاش بالمعجمات)

نوٹ: بنی مالک بن عبید الخسحاس

قال الحافظ وابن الاثير اخرج ابو نعيم وابن منداة من طريق الحصين بن ابي الحر عن ابيه مالك وعميه قيس و عبيد انهم اتو النبي صلى الله عليه وسلم يشكوا اليه رجل من بني فهم فكتب لهم النبي صلى الله عليه وسلم هذا الكتاب من محمد رسول الله لمالك وعبيد وقيس بني الخسحاس انكم امنون مسلمون على دمائكم واموالكم لا تؤاخذون بجريرة غيركم ولا يجني عليكم الا ايديكم۔

کہا حافظ اور ابن اثیر نے کہ تخریج کی ہے ابونعیم اور ابن مندہ نے حصین بن ابی حر کے طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے اور اپنے چچاؤں سے جو قیس اور عبید ہیں کہ وہ آئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس شکایت کرتے تھے آپ سے بنی فہم کے ایک شخص کی پس لکھا اونکے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمان ہے محمد رسول اللہ کا مالک اور عبید اور قیس بنی خسحاس کیلئے کہ وہ امن میں ہیں مسلمان ہیں (امن میں ہیں) اپنی جانوں اور مالوں پر نہیں مواخذہ کیے جاوینگے دوسروں کے گناہوں پر اور نہ گناہ کرینگے تم پر مگر ہاتھ تمہارے۔

قال ابن حجر الخشخاش (بمعجمات) قال ورأيته في نسخة معتمدة من كتاب ابن شاهين بالمهملات۔

کہا ابن حجر نے الخشخاش (بالمعجمات) کہا اور دیکھا میں نے ابن شاہین کی کتاب کے معتبر نسخہ میں (مہملات) کے ساتھ۔

قوله ولا تؤاخذون - هذا يدل على ان الكافر الحربي يؤخذ بجريرة غيره فلو جنا احد من الكفار على المسلمين ثم اخذ غيره منهم واسر يؤاخذ هذا

قولہ ولا تؤاخذون - یہ دلالت کرتا ہے اس بات پر کہ کافر حربی مواخذہ کیا جاسکے دوسرے کے گناہ میں جیسے کہ اگر گناہ کرے کوئی کافروں میں سے مسلمانوں پر پھر قید کر لیا جاوے ایکے سوا کوئی اور اونمیں سے تو مواخذہ کیا جاوے

المأسور على تلك الجناية - | اُس قیدی سے اُس جنایت کے عوض -

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم لمجاعة بن مرارة السلمى

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجاعہ بن مرارہ سلمی کو

اخرج ابو داؤد فی بیان مواضع قسم الخمس وسهم ذی القربى فقال حدثنا محمد بن عيسى قال حدثنا عنبسة بن عبد الواحد القرشي قال ابو جعفر ابو عيسى كنا نقول له من الابدال قبل ان نسمع ان الابدال من الموالى قال حدثني دخيل بن اياس بن نوح بن مجاعة عن هلال بن سراج بن مجاعة عن ابيه عن جده مجاعة انه اتى النبى صلى الله عليه وسلم يطلب دية اخيه قتلته بنو سدوس من بنى ذهل فقال النبى صلى الله عليه وسلم لو كنت جاعلاً لمشرك دية جعلت لاخيك ولكن ساعطيك منه عقبى فكتب له النبى صلى الله عليه وسلم بمائة من الابل من اول خمس يخرج من مشركى بنى ذهل فاخذ طائفة منها واسلمت بنو ذهل فطلبها بعد مجاعة الى ابى بكر واتاه بكتاب النبى صلى الله عليه وسلم فكتب له ابو بكر باثنى عشر الف صاع من صدقة اليمامة اربعة آلاف

تخریج کی ہے ابو داؤد نے خمس غنیمت اور ذوی القربیٰ کے حصونکی تقسیم کے ذکر میں پس کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے محمد بن عیسیٰ نے کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے عنبسہ بن عبد الواحد نے کہا ابو جعفر ابو عیسیٰ نے کہ ہم اوسکو ابدال میں سے شمار کرتے تھے پہلے اس سے کہ سنا ہم نے کہ ابدال موالی میں سے ہوتے ہیں کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے دخیل بن ایاس بن نوح بن مجاعہ نے ہلال بن سراج بن مجاعہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ اپنے دادا مجاعہ سے کہ وہ آئے رسول اللہ کی خدمت میں مانگتے تھے اپنے بھائی کی دیت جسکو مار ڈالا تھا بنو سدوس نے جو بنی ذہل میں سے ہیں پس کہا رسول اللہ نے اگر دیتا میں کسی مشرک کی دیت تو دیتا میں تیرے بھائی کی لیکن دونگا میں تجھکو اوسکا عوض پس لکھا رسول اللہ نے اوس کے لئے سو اونٹ اول اوس خمس کی غنیمت میں سے جو نکلے بنی ذہل کے مشرکین کے مال سے پس کچھہ تو اوس میں سے وصول کیا اور اسلام لائے بنو ذہل. پس مانگا بعد میں مجاعہ نے ابی بکر رض سے اور لائے اون کے پاس فرمان رسول اللہ کا پس لکھی اون کے لئے ابو بکر نے دو ہزار صاع یمامہ کے صدقہ میں سے چار ہزار صاع گیہوں اور چار ہزار جو اور چار ہزار صاع کھجوریں - اور تھا اوس فرمان میں کہ -

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم - یہ فرمان ہے محمد نبی کا

بزار بعة آلاف شعير واربعة آلاف تمر وكان في كتاب النبي صلى الله عليه وسلم۔

بسم الله الرحمن الرحيم هذا كتاب من محمد النبي لمجاعة بن مرارة من بني سلمى اني اعطيته مائة من الابل من اول خمس يخرج من مشركي بني ذهل عقبة من اخيه۔

قوله عقبة من اخيه - هذا يدل على انه يجوز للامام ان يعطى من الخمس عوض الدية اذا لم تكن الواقعة ما تحمل الدية ولهذا كان النبي صلى الله عليه وسلم وعد به ولكن ما فات الوفاء في عهده صلى الله عليه وسلم فوفى به ابو بكر رضي الله عنه من بيت المال۔

مجاعہ بن مرارہ کے لئے جو بنی سلمی میں سے ہے کر دیئے میں نے اوسکو سو اونٹ اول مال غنیمت سے جو نکلے بنی ذہل کے مشرکین کے مال میں سے عیوض میں اوس کے بہائی کے۔

قولہ عقبۃ من اخیہ۔ یہ دلالت کرتا ہے اس بات پر کہ امام کو جائز ہے کہ دے مال خمس میں سے عیوض دیت کا جبکہ ایسا واقعہ ہو جس میں دیت کسی پہ نہ پڑسکے۔ اور اسی لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وعدہ کیا تہا اوسکا لیکن نہیں وقت آیا اوس کے پورا ہونے کا رسول اللہ کے زمانہ میں پس پورا کیا اوسکو ابوبکر رضی اللہ عنہ نے بیت المال میں سے

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم ايضا لمجاعة بن مرارة السلمي

یہ فرمان بہی لکہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجاعہ بن مرارہ سلمی کو

قال الحافظ اخرج البغوي عن زياد ابن ايوب عن عنبسة بن عبد الواحد عن الرحيل بن اياس عن عمه هلال بن سراج عن ابيه سراج بن مجاعة قال اعطى النبي صلى الله عليه وسلم لمجاعة ارضا باليمامة يقال له الغورة وكتب له بذلك كتابا من محمد رسول الله لمجاعة بن مرارة من بني سلمى

کہا حافظ نے کہ تخریج کی ہے بغوی نے زیاد بن ایوب سے وہ روایت کرتے ہیں عنبسہ بن عبد الواحد سے وہ رحیل بن ایاس سے وہ اپنے چچا ہلال بن سراج سے وہ اپنے باپ سراج بن مجاعہ سے کہاکہ دی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجاعہ کو زمین یمامہ میں جسکو غورہ کہتے تہے اور لکہا اس بابتہ اون کے لیئے ایک فرمان۔ (فرمان ہے) محمد رسول اللہ کی جانب سے مجاعہ بن مرارہ سلمی کے لئے۔ دیا میں نے

۹۲ کتاب مجاعة

انی اعطیته الغورة فمن حاجة بها
فلیأتنی - وقال ایضا اخرجه الطبرانی
وابن مندة ایضا من طریق هلال بن
سراج بن مجاعة عن ابیه وذکر الحدیث
وفیه انی اعطیتك ارض کذا وکذا
وفیه - وکتبه یزید - قال الحافظ
یحتمل ان یکون یزید بن سفیان فانه
کان یکتب للنبی صلی الله علیه وسلم
وذکره هذا ابن الاثیر وابن عبد
البر ایضا -

اونکو غورہ پس جو جھگڑا کرے اونسے اس بارہ
میں تو چاہیے کہ آئیں وہ ہمارے پاس اور یہی کہا
کہ تخریج کی ہے اس کی طبرانی اور ابن مندہ نے
بھی ہلال بن سراج بن مجاعہ سے وہ روایت کرتے
ہیں اپنے باپ سے اور ذکر کیا حدیث کو اور اوس
میں ہے کہ دی میں نے تجھکو فلاں اور فلاں زمین
اور اوسمیں ہے کہ۔ اور لکھا اسکو یزید نے۔ کہا حافظ نے کہ
احتمال ہے کہ ہو وہ یزید بن سفیان اس وجہ سے کہ وہ
کاتب تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور ذکر کیا اسکو
ابن اثیر اور ابن عبد البر نے بھی۔

هذا ما کتب صلی الله علیه وسلم لمسیلمة الکذاب

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ نے مسیلمہ کذاب کو

ذکر فی المواهب وزاد المعاد وسیرة
المحمدیة نقلوا عن ابن اسحق ان
وفد بنی حنیفة اتوا رسول الله صلی
الله علیه وسلم وخلفوا مسیلمة فی
رحالهم فلما اسلموا ذکروا له مکانه
فقالوا یا رسول الله انا خلفنا صاحبنا
فی رحالنا ورکابنا یحفظها لنا فامر له
رسول الله صلی الله علیه وسلم بما
امر به القوم وقال لهم انه لیس بشرکم
مکانا یحفظ ضیعتکم ثم انصرفوا فلما
قدموا الیمامة ارتد عدو الله دینا
وقال انی شرکت معه فی الامر ثم جعل
یسجع السجعات مضاهاة للقرآن وا
کتب الی النبی صلی الله علیه وسلم

ذکر کیا مواہب اور زاد المعاد اور سیرۃ محمدیہ میں نقل کرکے
ابن اسحق سے کہ وفد بنی حنیفہ آئے رسول اللہ کی خدمت
میں اور چھوڑ دیا مسیلمہ کو اپنے سامان میں — پس جب
اسلام لائے تو ذکر کیا اونہوں نے اوسکا اور کہا اے
رسول اللہ ہم نے چھوڑ دیا ہے اپنے ایک ساتھی کو
اپنے سامان اور اونٹوں میں کہ حفاظت کر رہا ہے
اونکی پس حکم دیا رسول اللہ نے اوس کے لئے وہ جسکا
حکم دیا تھا قوم کو اور فرمایا کہ نہیں ہے وہ تم میں سے
برا حفاظت کر رہا ہے تمہارے سامان کی۔ پھر لوٹ آئے
وہ جب یمامہ میں پہونچے تو مرتد ہو گیا عدو اللہ
دین سے اور کہا کہ میں شریک کردیا گیا ہوں اون کے
ساتھ امر نبوت میں پھر قافیہ بندی کرنے لگا قرآن کے
مقابلہ کے لئے اور لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کی طرف کہ۔

کتاب الکذاب الی رسول اللہ

من مسیلمة رسول الله الی محمد رسول الله اما بعد فانی اشرکت معك فی الامر و ان لنا نصف الامر ولقریش نصف الامر ولکن قریشا قوما یعتدون فکتب رسول الله صلی الله علیه وسلم الیه فی جواب کتابه ۔

جواب صلعم الیہ

بسم الله الرحمن الرحیم ۔ من محمد رسول الله الی مسیلمة الکذاب سلام علی من اتبع الهدی اما بعد فان الارض لله یورثها من یشاء من عباده والعاقبة للمتقین

قال فی جمع الجوامع واخرجه الطبرانی عن نعیم بن مسعود وذکر فی مصباح المضئ انه قال ابن سعد وکتب رسول الله الیه وکان فیه ۔

لفظ الکذاب بروایۃ ابن سعد

بلغنی کتابك الکذب والافك والافتراء علی الله ۔

ورد فی الصحیحین مکالمته صلی الله علیه وسلم ایاه **فان قیل** کیف یجمع خبر ابن اسحق مع هذا الحدیث الصحیح **فالجواب** ان المصیر الی ما فی الصحیح اولی ویحتمل ان یکون ان مسیلمة قدم مرتین الاولی کان تابعا وکان رئیس بنی حنیفة غیره وهذا اقام فی حفظ رحالهم ومرة متبوعا وفیها خاطبه النبی صلی الله علیه وسلم والقصة واحدة وکانت اقامته

(خط ہے مسیلمہ رسول اللہ کی جانب سے محمد رسول اللہ کی جانب بعد اس کے (معلوم ہوکہ) شریک کردیا گیا ہوں میں تمہارے ساتھہ امر نبوت میں تحقیق واسطے ہمارے نصف حکومت ہے اور نصف واسطے قریش کے ۔ لیکن قریش ایسی قوم ہے جو حد سے تجاوز کرتی ہے پس اوس کے جواب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمان لکہا کہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم فرمان ہے محمد رسول اللہ کی جانب سے مسیلمہ کذاب کی طرف ۔ سلام ہو اوس شخص پر جو پیروی کرے ہدایت کی بعد حمد کے (معلوم ہوکہ) زمین اللہ کی ہے مالک کرے گا جسکو چاہیگا اپنے بندوں میں سے اور انجام واسطے پرہیزگاروں کے ہے ۔

کہا جمع الجوامع میں اور تخریج کی ہے اس کی طبرانی نے نعیم بن مسعود سے اور ذکر کیا ہے مصباح المضئ میں کہ کہا ابن سعد نے اور لکہا رسول اللہ نے اوسکی طرف اور تہا اوس میں کہ

مجھے پہونچا تیرا خط جس میں جہوٹ اور تہمت اور بہتان ہے اللہ پر ۔

اور ذکر ہے صحیحین میں اوس کے ساتھہ رسول اللہ کی گفتگو کرنے کا **پس** اگر کہا جائے کہ کیسے جمع ہوگی خبر ابن اسحق کی اِس حدیث صحیح کے ساتھہ **تو جواب** یہ ہے کہ جو صحیح بخاری میں ہے اوسکا اختیار اولی ہے اور احتمال ہے کہ آیا ہو مسیلمہ دو مرتبہ اول تو تابع ہوکر جبکہ تہا سردار بنی حنیفہ کا کوئی اور اوس کے سوا ۔ اور اسی وجہ سے رہگیا تہا وہ اون کے سامان کی حفاظت کے لیے اور ایک مرتبہ آیا تہا سردار بنکر اور اوسی دفعہ گفتگو کی اوس سے رسول اللہ نے ۔ یا قصہ ایک ہی ہے اور تہا اوسکا سامان پر رہنا عمداً بوجہ بڑا جاننے اس

في رحالهم باختياره استكباره ان
يحضر مجلس النبي صلى الله عليه وسلم
وعامله صلى الله عليه وسلم معاملة الكرام
على عادته فاراد استيلافه
بالقول حيث قال ليس بشركم مكانا
وبالفعل حيث اعطاه مثل ما اعطى
قومه فلما لم يفد توجه بنفسه اليه
ليقيم عليه الحجة - هذا قاله الحافظ
ويستفاد من هذه القصة ان الامام
ياتي بنفسه الى من قدم يريد لقاءه
من الكفار اذا تعين ذلك طريقا
لمصلحة المسلمين -

امر کے کہ آئے وہ رسول اللہ کی مجلس میں - اور
معاملہ کیا رسول اللہ نے اوس کے ساتھہ معاملہ
کرام کا اپنی عادت کے موافق پس ارادہ کیا اوس
کی تالیف کا اپنے قول لیس بشرکم مکانا سے اور اپنے
فعل سے باینطور کہ دیا اوسکو جو کچھہ کہ دیا اوس کی
قوم کو - پس جبکہ نہیں فائدہ دیا اس بات نے تو بہ
نفس نفیس خود آپ اوس کے پاس تشریف لے گئے
تاکہ اوسپر حجت قائم ہو - بیان کیا ہے اسکو حافظ نے
اور **معلوم** ہوتا ہے اس قصہ سے یہہ کہ امام کو
اون کفار کے پاس جو اوس سے ملنے آویں خود جانا
چاہیے جبکہ اس کی ضرورت ہو بوجہ مسلمانوں کی
کسی مصلحت کے -

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم لمصعب بن زبير

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ نے مصعب بن زبیر کو

ذكر في سيرة المحمدية اخرج
الدار قطني عن ابن عباس قال
اذن النبي صلى الله عليه وسلم بالجمعة
قبل ان يهاجر ولم يستطع ان يجمع
بمكة فكتب الى مصعب بن عمير -
اما بعد فانظر اليوم الذي يجهر فيه
اليهود بالزبور فاجمعوا نساءكم
وابناءكم فاذا مال النهار عن شطره
عند الزوال من يوم الجمعة فتقربوا
الى الله بركعتين -

ذکر کیا ہے سیرۃ محمدیہ میں کہ تخریج کی ہے دار قطنی
نے ابن عباس سے کہا کہ اجازت دیئے گئے رسول اللہ
جمعہ کی ہجرت کرنے سے اول - اور قدرت نہیں
تھی اس کی کہ جمعہ کریں مکہ میں بوجہ غلبہ کفار کے تو لکھا
آپ نے مصعب بن عمیر کو -
اما بعد کے پس خیال رکھہ اوس دن کا جس میں
زور سے پڑھتے ہیں یہود زبور - پس جمع کرو تم اپنی
عورتوں اور بچوں کو - پس جبکہ دن ڈہل جاوے
زوال کے وقت جمعہ کے دن تو تقرب حاصل کرو
طرف اللہ کے دو رکعتوں سے *

۹۵ [illegible] مطرف بن کاہن

هذا ما كتبه صلے الله عليه وسلم لمطرف بن كاهن الباهلی

یہ وہ فرمان ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لکھا مطرف بن کاہن باہلی کو

قال الحافظ اخرج ابن شاهين فقال قال عمرو بن مالك قالا خبرنا المنذر قال حدثنا الحسين بن محمد ابن علے قال حدثنا علے بن محمد المدائنی عن ابی معشر عن يزيد بن رومان عن محمد بن اسحٰق عن شيوخه قالوا وفد مطرف بن الكاهن الباهلے احد بنی قريظ علے رسول الله صلے الله عليه وسلم بعد الفتح فقال يا رسول الله اسلمنا للاسلام وشهدنا دين الله فی سمواته وانه لا اله الا هو وصدقناك واسنا بكل ما قلت فاكتب لنا كتابا فكتب له -

من محمد رسول الله لمطرف بن كاهن ولمن سكن بيته من باهلة ان من احيا ارضا مواتا فيها مراح الانعام فهی له وعليه فی كل ثلثين من البقر فارض وفی كل اربعين الغنم عتود وفی كل خمس من الابل مسنة - قال ذكره ابو احمد العسكری والرشاطی واورده ابن الاثير منسوبا الی ابی احمد العسكری -

اللغات

مراح - بالضم موضع تاوی اليه الماشية ليلا - **فارض** - المسنة

کہا حافظ نے کہ تخریج کی ہے ابن شاہین نے پس کہا کہ کہا عمرو بن مالک نے کہ خبر دی ہمکو منذر نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حسین بن محمد بن علی نے کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے علی بن محمد مدائنی نے ابی معشر سے اونہوں نے یزید بن رومان سے اونہوں نے محمد بن اسحٰق سے اونہوں نے اپنے شیوخ سے کہا اونہوں نے کہ مطرف بن کاہن باہلی جو بنی قریظہ میں سے تھے آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں فتح مکہ کے بعد پس کہا کہ اے رسول اللہ اسلام لائے ہم اور گواہی دی ہم نے اللہ کے دین کی جو اپنے آسمانوں میں ہے اور اس بات کی نہیں ہے کوئی معبود اوس کے سوا اور تصدیق کی ہم نے آپ کی اور ہر اوس بات کی جو آپنے فرمائی پس فرمان لکھدیجئے ہم کو پس لکھا رسول اللہ نے اونکے لئے کہ یہ فرمان ہے محمد رسول اللہ کی جانب سے مطرف بن کاہن کے لئے اور اوس کے اہل بیت کے لئے جو قبیلہ باہلہ کے ہوں کہ جو شخص کاشت کرے پڑتی زمین جسمیں ٹھیک ہو چوپایوں کی تو وہ اوسکو معاف ہے اور اوسپر زکوٰۃ کی ہر تیس ابقر میں ایک فارض ہے اور ہر چالیس غنم میں ایک عتود اور ہر پانچ اونٹوں میں ایک مسنہ کہا اور ذکر کیا اسکو ابو احمد عسکری نے اور رشاطی نے اور بیان کیا اسکو ابن اثیر نے ابی احمد عسکری کی طرف منسوب کرکے

شرح لغات

مراح. بالضم. وہ جگہ جہاں ٹھکانا پکڑیں جانور رات کو. **فارض** مسنہ اونٹ کا۔

من الابل - **عتود** - هی الصغیر من اولاد المعز - اذا قوی ورعی واتی علیہ حول - **مسنۃ** - تقع علی البقرۃ والشاۃ معناہ طلوع سنہا فی السنۃ الثالثۃ -

عتود چھوٹا بچہ بکری کا جبکہ قوی ہو جائے اور چرنے لگے اور اوس پر ایک سال گذر جائے **مسنہ** اس کا اطلاق آتا ہے گائے بیل اور بکری پر معنی اس کے - وہ جو داخل ہو جائے تیسرے سال میں۔

المسائل المستنبطۃ من ہذا الکتاب

وہ مسائل جو اس فرمان سے ماخوذ ہوتے ہیں

قولہ من احیا ارضا - الارض المیتۃ ہی التی لم تعمر - شبہت عمارتہا بالحیاۃ وتعطیلہا بالموت والاحیاء ان یعمل شخص الی ارض لم یتقدم ملک علیہا لاحد فیحییہا بالسقی او الزرع او الغرس او البناء فتصیر بذلک ملکہ والکتاب یدل علیہ وہو قول الجمہور ولکن قال ابوحنیفۃ لابد من اذن الامام وقال مالک یحتاج الی اذن فیما قرب مما لاہل القریۃ الیہ حاجۃ من مرعی ونحوہ ویؤیدہ ہذا الکتاب - **قولہ فی کل ثلثین** ہذا یدل علی ان نصاب البقر ثلثون والغنم اربعون والابل خمس - اما نصاب الغنم والابل فلا خلاف فیہ واما البقر فحکی عن ابن جریر الطبری انہ قال صح الاجماع المتیقن المقطوع بہ الذی لا اختلاف

قولہ من احیا ارضا۔ ارض میتہ وہ زمین جو آباد نہ ہو۔ تشبیہ دیگئی اوس کی آبادی زندگی سے اور اوس کا بیکار رہنا موت سے۔ اور احیاء یہ ہے کہ عمل کرے کوئی شخص ایسی زمین میں جو کسی کی ملک نہ ہو پس زندہ کرے اوسکو پانی پلاکر کھیتی کرکے یا پیڑ لگاکر یا مکان بناکر تو ہو جاوے گی اس وجہ سے وہ اوس کی ملک اور یہ فرمان دلالت کرتا ہے اوپر اوسکے یہی قول ہے جمہور کا۔ لیکن کہا ابوحنیفہ نے کہ ضرور ہے اجازت امام کی اور کہا امام مالک نے کہ ضرور ہے اون اہل دیہ کی اجازت جنکو ضرورت ہو اس زمین کی چرائی وغیرہ کے لیے۔ اور تائید کرتا ہے اس کی یہ فرمان۔ **قولہ فی کل ثلثین**۔ یہ قول دلالت کرتا ہے اس امر پر کہ نصاب بقر کا تیس راس ہیں اور غنم کے چالیس۔ اور اونٹ کے پانچ۔ بکری اور اونٹ کے نصاب میں تو اختلاف نہیں ہے۔ لیکن نصاب بقر کا۔ پس حکایت کی گئی ہے ابن جریر طبری سے کہ اوسنے کہا کہ اجماع صحیح اور متیقن ہو چکا ہے جس میں اختلاف نہیں ہے کہ ہر پچاس بقر میں زکوٰۃ کا ایک بقر ہے اور اعتراض کیا ہے اسپر صاحب امام نے

فيه ان في كل خمسين بقرة بقرة وتعقبه صاحب الامام بحديث عمرو ابن حزم الطويل في الديات وغيرها فان فيه في كل ثلثين جاموسة تبيع جذع اوجذعة وحكي ايضا عن ابن عبد البر انه قال في الاستذكار لاخلاف بين العلماء ان السنة في زكوة البقر ما في حديث معاذ قال بعثني رسول الله صلى الله عليه وسلم الى اليمن وامرني ان اخذ من كل ثلثين من البقر تبيعة او تبيعا رواه اصحاب الخمسة يعني مسلم واصحاب السنن - قال عبد الحق ليس في نصاب البقر حديث متفق على صحته ولكن حديث معاذ صححه ابن حبان والدار قطني والحاكم وصحح ايضا من رواية ابي وائل عن مسروق عن معاذ ويقال ان مسروقا لم يسمع من معاذ وقد بالغ ابن حزم في تقرير ذلك وقال ابن القطان هو على الاحتمال وينبغي ان نحكم لحديثه بالاتصال على راي الجمهور - وقال ابن عبد البر في التمهيد اسناده متصل صحيح ثابت ووهم عبد الحق فقال ان مسروقا لم يلق معاذا وهذا مما لا اعلم فيه لاحد مخالفة وان تعطي هذا العدد في نصاب البقر ثلثون -

عمرو بن حزم کی طویل حدیث سے جو دیات وغیرہ میں ہے اور اوس میں ہے کہ ہر تیس بقر پر ایک تبیع جذع خواہ نر ہو یا مادہ۔ اور ابن عبد البر سے بہی حکایت کی گئی ہے کہ اوس نے استذکار میں کہا کہ علماء میں اس بات میں خلاف نہیں ہے کہ سنت زکوۃ بقر میں وہ ہے جو مذکور ہے حدیث معاذ میں کہ بہیجا مجھکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یمن کی طرف اور حکم دیا مجھکو کہ لوں میں ہر تیس بقر پر زکوۃ ایک تبیع نر یا مادہ روایت کیا اسکو مسلم اور اصحاب سنن نے۔
کہا عبد الحق نے کہ نصاب بقر کے بارہ میں ایسی کوئی حدیث نہیں ہے جس کی صحت پر اتفاق ہو۔ لیکن حدیث معاذ کی تصحیح کی ہے اس کی ابن حبان اور دار قطنی اور حاکم نے اور بہی تصحیح کی ہے روایت ابی وائل سے وہ روایت کرتے ہیں مسروق سے وہ معاذ سے۔ اور کہا جاتا ہے مسروق نے نہیں سُنا معاذ سے اور ابن حزم نے اس کے اثبات میں مبالغہ کیا ہے اور کہا ابن قطان نے کہ یہ بات (سماع مسروق عن معاذ) محتمل ہے اور لائق یہ ہے کہ حکم کیا جاوے اتصال سند کا جمہور کی رای کے موافق۔ اور کہا ابن عبد البر نے تمہید میں کہ اوس کی اسناد متصل ہے صحیح ہے ثابت ہے اور وہم ہوا ہے عبد الحق کو میں کہا اوس نے کہ مسروق نہیں ملا معاذ سے اور یہ ایسا امر ہے کہ نہیں معلوم مجھے اس میں کسی کا خلاف پس ثابت ہوگیا کہ نصاب بقر کا تیس ہے +

هذا ما كتبه صلی الله عليه وسلم لمطرف بن بهصل ربالموحدة وقيل بالنون)

يہ وہ فرمان ہے جو لکہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مطرف بن بہصل کو

قال الحافظ اخرج البغوی وابن السكن وابن ابی عاصم من طريق الجنيد بن امين بن ذروة بن نضلة بن طريف ابن نهصل الحرمازی عن ابيه عن جده نضلة - وفی رواية البغوی حدثنی ابی امين قال حدثنی ابی ذروة عن ابی نضلة عن رجل منهم يقال له الاعشی واسمه عبد الله بن اعور كانت عنده امرأة منهم يقال لها معاذة - فخرج ميّار الاهله من هجر فهربت امرأته من بعده ونشزت عليه وعاذت برجل منهم يقال له مطرف ابن بهصل فاتاه وقال يا ابن عم عندك امرأتی فادفعها الیّ قال ليست عندی ولو كانت عندی ما دفعتها اليك وكان مطرف اعز منه فخرج حتی اتی النبی صلی الله عليه وسلم فعاذبه وانشاء يقول -

اشعار

يا مالك الناس وديان العرب +
اليك اشكو ذربة من الذرب +
كالظبية الشغباء فی ظل السرب +
خرجت ابغيها الطعام فی رجب +
فنزعتنی بنزاع وهرب +

کہا حافظ نے کہ تخریج کی ہے بغوی نے اور ابن سکن اور ابن ابی عاصم نے جنید بن امین بن ذروہ بن نضلہ بن طریف بن نہصل حرمازی کے طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ اپنے دادا نضلہ سے - اور بغوی کی روایت میں ہے کہ حدیث بیان کی مجہہ سے میرے باپ امین نے کہا کہ حدیث بیان کی مجہہ سے میرے باپ ذروہ نے ابی نضلہ سے وہ روایت کرتے ہیں ایک شخص سے جو اون ہی میں سے ہے کہا جاتا تہا اوسکو اعشی اور اوسکا نام عبد اللہ بن اعور تہا - اوس کی ایک عورت تہی جس کا نام معاذہ تہا - پس گیا وہ اپنے اہل وعیال کے لئے غلہ خریدنے ہجر سے پس بہاگ گئی اوس کی بیوی اوس کے بعد اور نافرمان ہوگئی اور پناہ پکڑی ایک شخص کی جسکا نام مطرف بن بہصل تہا پس آیا اعشی اوس کے پاس اور کہا اے میرے چچا کے بیٹے تیرے پاس میری بیوی ہے اوسکو میرے سپرد کر دے جواب دیا کہ میرے پاس نہیں ہے اور اگر ہوتی جب بہی تجہے نہیں دیتا - اور تہا مطرف زائد عزت دار بہ نسبت اعشی کے - پس نکلا اعشی یہانتک کہ حاضر ہوا رسول اللہ کی خدمت میں اور استغاثہ کیا آپ سے اور پڑہنے لگا اشعار

اے مالک لوگوں کے اور دین دار ترین عرب + میں آپسے شکایت کرتا ہوں ایک بدزبان عورت کی + جو مثل اوس ہرنی کے ہے جو شریر ہو ہرنوں کی ڈار میں + گیا میں کہانا لینے کو اوس کے رجب میں + پس لڑی مجہہ سے اور بہاگ گئی -

اختلفت العهد ولطت بالذنب
وردتنی بین عصب ینتسب
وهن شر غالب لمن غلب
فجعل النبی صلی الله علیه وسلم یتکر
وهن شر غالب لمن غلب
فکتب النبی صلی الله علیه وسلم
الی مطرف بن نهصل ۔

بدعہدی کی اور دم دبا کر بھاگ گئی۔ اور ہلاکت میں ڈال دیا مجھکو درمیان شریف نسب کے۔ اور عورتیں بڑا غالب شر ہیں اوس شخص کے لئے جو اون پر غلبہ چاہے۔ پس رسول اللہ تکرار فرماتے اِس مصرعہ کی۔ "وھن شر غالب لمن غلب" پس لکھا رسول اللہ نے مطرف بن بہصل کی طرف (فرمان) کہ

انظر امرأة هذه معاذة ۔ فادفعها الیه فلما قرئ علیه الکتاب قال یا معاذة هذا کتاب رسول الله صلی الله علیه وسلم فیك فانا دافعك الیه فقالت خذ لی علیه العهد والمیثاق وذمة نبیه ان لا یعاقبنی فیما صنعت فاخذ لها و دفعها مطرف الیه فقال فی ذلك شعرًا

مہلت دی اِس کی بیوی معاذہ کو پس سپرد کردے اوسکو اسکے۔ پس جبکہ پڑھا گیا اوسپر یہ فرمان تو کہا کہ اے معاذہ یہ فرمان ہے رسول اللہ کا تیرے بارہ میں اور اب میں دیدونگا تجھے اوسکو۔ پس جواب دیا اوس نے کہ اوس سے عہد و میثاق اور اوس کے نبی کا ذمہ لیلے کہ مجھے سزا نہ دے اِس امر کی جو میں نے کیا ہے پس عہد لیا اوس کے لئے اور سپرد کردیا مطرف نے اوسکو پس کہے اِس بارہ میں شعر

لعمرك ما حبی معاذة بالذی
یغیره الواشی ولا قدم العهد
ولا سوء ما جاءت به اذ ازالها
غواة رجال اذ ینادونها بعدی

قسم تیری عمر کی نہیں ہے میری محبت معاذہ سے۔
ایسی جسکو بدل دے کوئی عیب لگانیوالا یا قدامت عہد کی
اور نہ وہ برائی جو اوس نے کی ہے جبکہ بہکادیں اوسکو
بہکانے والے مرد جبکہ پکارتے ہیں اوسکو میرے بعد

قال الحافظ واخرجه احمد وابن ابی خیثمة وابن شاهین وغیرهم من طریق ابی معشر عن الصدقة ابن طیسلة قال حدثنی ابی والحی عن اعشی بن مازن قال اتیت رسول الله صلی الله علیه وسلم ۔ الحدیث

کہا حافظ نے اور تخریج کی اس کی احمد اور ابن ابی خیثمہ اور ابن شاہین وغیرہ نے ابی معشر کے طریقہ سے جو روایت کرتے ہیں صدقہ بن طیسلہ سے کہا کہ حدیث بیان کی مجھ سے میرے باپ نے اور اہل قبیلہ نے اعشی بن مازن سے کہا کہ آیا میں رسول اللہ کے پاس۔ الحدیث

وقال ایضا راوی حدیثه عبد الله

اور بھی کہا کہ روایت کیا اوس کی حدیث کو عبداللہ

ابن احمد فی زیادات المسند
من طریق عوف بن کہمس بن الحسن
عن صدقة عن طیسلة قال
حدثنی معوذة بن ثعلبة المازنی
والحی بعده قالوا احدثنا الاعشی
قال اتیت رسول الله صلی الله علیه
وسلم۔ الحدیث۔ وروی عن صدقة
عن ثعلبة بن معوذة عن الاعشی و
عن صدقة عن بقیة عن ثعلبة
عن الاعشی وروی عنه طیسلة
ابن صدقة قال حدثنی ابی واخی
عن الاعشی واخرجه ابن الاثیر
فقال اخبرنا ابو الفضل المنصور بن
ابی عبد الله الطبری باسناده الی
ابی یعلی احمد بن علی بن المثنی
قال حدثنا المقدمی قال حدثنا
ابو معشر یوسف عن یزید قال
حدثنی صدقة بن طیسلة قال
حدثنی معوذة بن ثعلبة المازنی
قال حدثنی الاعشی المازنی قال
اتیت النبی صلی الله علیه وسلم فذکر القصة
وھکذا سواء اخرجه محمد بن سعد فی
الطبقات فی ترجمة الاعشی قال
اخبرنا ابراهیم بن محمد بن عرعرة
ابن البرند القرشی قال اخبرنی یوسف
ابن یزید ابو معشر البراء قال حدثنی
طیسلة المازنی قال حدثنی ابی والحی

بن احمد نے زیادات مسند میں عوف بن کہمس بن
حسن کے طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں صدقہ
سے وہ طیسلہ سے کہاکہ حدیث بیان کی مجھہ سے
معوذہ بن ثعلبہ مازنی نے اور اوس کے بعد اہل قبیلہ
نے کہا اونہوں نے کہ حدیث بیان کی ہم سے اعشی
نے کہاکہ آیا میں رسول اللہ کی خدمت میں الحدیث
اور روایت کی گئی ہے صدقہ سے وہ روایت کرتے
ہیں ثعلبہ بن معوذہ سے وہ اعشی سے اور روایت
ہے صدقہ سے وہ روایت کرتے ہیں بقیہ سے وہ
ثعلبہ سے وہ اعشی سے اور روایت کی اوس سے طیسلہ
بن صدقہ نے کہا حدیث بیان کی مجھہ سے میرے باپ
اور بھائی نے اعشی سے روایت کرکے اور تخریج کی
اس کی ابن اثیر نے پس کہاکہ خبر دی ہمکو ابو الفضل منصور
بن ابی عبد اللہ طبری نے اپنی سند سے جو پہونچتی ہے
ابو یعلی احمد بن علی بن المثنی کی طرف کہاکہ حدیث بیان
کی مجھہ سے مقدمی نے کہاکہ حدیث بیان کی ہم سے
ابو معشر یوسف نے یزید سے کہاکہ حدیث بیان کی
مجھہ سے صدقہ بن طیسلہ نے کہاکہ حدیث بیان کی
مجھہ سے معوذہ بن ثعلبہ مازنی نے کہاکہ حدیث
بیان کی مجھہ سے اعشی مازنی نے کہاکہ آیا میں رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پس ذکر کیا قصہ اور بالکل اسی طرح
تخریج کی ہے اس کی محمد بن سعد نے طبقات میں اعشی
کے ترجمہ میں کہاکہ خبر دی ہمکو ابراہیم بن محمد بن عرعرہ
بن برند قرشی نے کہاکہ خبر دی مجھے یوسف بن یزید ابو معشر
براء نے کہاکہ حدیث بیان کی مجھہ سے طیسلہ مازنی نے
کہاکہ حدیث بیان کی مجھسے میرے باپ اور قبیلہ والوں
نے اعشی بن مازن سے کہاکہ آیا میں رسول اللہ کی

عن اعشے بن مازن قال اتیت النبی صلعم۔ فذکر۔ ثم اسند فقال اخبرنا احمد بن محمد بن انس قال اخبرنا ابوحفص الصیرفی عمرو بن علے قال حدثنی عبید بن عبد الرحمن بن عبید الحنفے قال حدثنی الجنید بن امین ابن ذراوۃ بن نضلۃ بن طریف بن نهصل الحرمازی عن ابیه عن جدہ نضلۃ ان رجلا منهم یقال له الاعشی۔ فذکر القصۃ بطوله۔

خدمت میں۔ پس ذکر کیا۔ پھر سند بیان کی اور کہا کہ خبر دی ہمکو احمد بن محمد بن انس نے کہا کہ خبر دی ہمکو ابوحفص صیرفی عمرو بن علی نے کہا کہ حدیث بیان کی مجھہ سے عبید بن عبد الرحمن بن عبید حنفی نے کہا کہ حدیث بیان کی مجھہ سے جنید بن امین بن ذروۃ بن نضلہ بن طریف بن نہصل حرمازی نے اپنے باپ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے دادا نضلہ سے کہ ایک شخص اون ہیں سے جس کا نام اعشی تہا۔ پس ذکر کیا پورا قصہ۔

هذا ما کتبه النبی صلی الله علیه وسلم لمعد یکرب بن ابرهة

یہ وہ فرمان ہے جو لکہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے معدیکرب بن ابرہہ کو

ذکر فی مصباح المضے ولم اجد فیما سواہ انه قال ابن سعد وکتب رسول الله صلے الله علیه وسلم لمعد یکرب بن ابرهة ان له ما اسلم علیه ارض خولان افاد ان ارض الحربی یجوز للامام ان یتصرف فیه ویملکه غیرہ۔

ذکر کیا ہے مصباح المضی میں اور نہیں پایا میں نے اوس کے سوا کہ کہا ابن سعد نے اور لکہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے معدیکرب بن ابرہہ کو کہ واسطے اوسکے معاف ہے ارض خولان کی وہ زمین جسپر وہ اسلام لایا ہے۔ **فائدہ** دیا اس فرمان نے اس امر کا کہ حربی کی زمین میں امام کو جائز ہے کہ تصرف کرے اوسمیں اور مالک کرے اور کسیکو

هذا ما کتبه النبے صلی الله علیه وسلم لمعاذ بن جبل رض

یہ وہ فرمان ہے جو لکہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے معاذ بن جبل رض کو

قال الحافظ اخرجہ ابن السکن والطبرانی من طریق سیف بن عمر وعن سهل ابن یوسف بن سهل عن ابیه عن عبید بن صخر عن صخر وکان ممن بعثه النبے صلے الله علیه وسلم مع

کہا حافظ نے کہ تخریج کی ابن سکن اور طبرانی نے سیف بن عمرو کے طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں عمرو سے وہ سہل بن یوسف بن سہل سے وہ اپنے باپ سے وہ عبید بن صخر سے وہ صخر سے اور تہے یہ اون لوگوں میں جنکو بہیجا تہا رسول اللہ نے عمال یمن کے ہمراہ کہ فرمان

شکتاب لمعدیکرب بن ابرہہ

شکتاب لمعاذ بن جبل رض

عمال اليمن ان النبي صلى الله عليه وسلم
كتب الى معاذ بن جبل رضي الله تعالى عنه -
انى عرفت بلاءك في الدين والذى من
مالك حتى ركبك الدين وقد
طيبت لك الهدية فان اهدى لك
شئ فاقبله -

قوله فاقبله - هذا يدل على ان
ما اهدى له رضي الله عنه فكان له
حلالا ويرده ما رواه احمد والطبراني
عن ابي حميد الساعدي قال قال
رسول الله صلى الله عليه وسلم هدايا
العمال غلول - وما روى عن بريدة
مرفوعا من استعملناه على عمل
فرزقناه رزقا فما اخذه بعد فهو
غلول - ولعل الحلة كانت خاصة
لمعاذ رضي الله عنه لمصلحة كانت
عنده صلى الله عليه وسلم في امره
او الحكم عام لجميع المسلمين و
يؤيد هذا ما رواه ابو داؤد عن
عمر رضي الله عنه - رفعه - اذا
اعطيت شيئا من غير ان تسئل
فكل وتصدق - ويمكن التوفيق
ان في حديث عمر رضي الله عنه
كانت عمالة التي رزقها الامام
وقدرها للعاملين والاحاديث
التي فيها النهي محمولة على الهدايا
والتحف والله اعلم -

لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے معاذ بن جبل
رضی اللہ عنہ کی طرف کہ
پہچانا مینے یعنی جانتا ہوں میں مصیبت تیری دین کے
بارہ میں اور وہ جو کہ خرچ ہوا تیرا مال حتی کہ غالب آگیا تجہپر
تیرا دین اور حلال کر دیا آپ مینے تیرے لئے ہدیہ پس اگر
کوئی چیز تجھے ہدیہ دیجا وے تو قبول کر تو اوسکو۔

قولہ فاقبلہ یہ فرمان دلالت کرتا ہے اِس بات پر کہ جو
چیز ہدیہ دیجاوے حضرت معاذ کو تو حلال ہوگی اونکیں
اور رد کرتی ہے اسکو وہ حدیث جو مروی ہے احمد اور
طبرانی سے بروایت ابی حمید ساعدی کہا فرمایا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ہدیہ لینا عاملوں کا غلول ہی
(یعنی اوس کے حکم میں ہے) اور وہ حدیث جو مروی ہی
بریرہ سے مرفوع کہ جس شخص کو کہ ہم عامل بنادیں اور
اوسکا روزینہ مقرر کریں تو اس کے بعد جو کچھ لیگا وہ غلول
ہے (یعنی اوس کے حکم میں) اور شاید حلت خاص ہو
معاذ رضی اللہ عنہ کے لئے بوجہ کسی مصلحت کے جو
رسول اللہ کے ذہن میں تھی۔ اونکی بابتہ یا حکم حلت کا
عام ہے جمیع مؤمنین کے لئے اور تائید اسکی کی
وہ حدیث ہے جو مروی ہے عمرؓ سے۔ مرفوع۔
جبکہ دیا جاوے تجکو کوئی چیز بے مانگے تو کہا اور صدقہ
کر اور ممکن ہے توفیق اِس طور سے کہ حدیث
عمرؓ کی تو محمول ہو اوس روزینہ پر جو مقرر کر دے
امام عاملوں کے لئے۔
اور وہ حدیثیں جس میں وارد ہے نہی محمول ہوں تحفوں
اور ہدیوں پر واللہ اعلم۔

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم ايضاً لمعاذ ابن جبل رضـ حين توفي ابنه

یہ فرمان بھی لکھا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے معاذ بن جبل کو جبکہ اونکا بیٹا مرگیا تھا

۱۹۹ کتاب ایضاً الی معاذ بن جبل رض

بسم الله الرحمن الرحيم - من محمد
رسول الله الى معاذ بن جبل سلام
عليك فاني احمد اليك الله الذي
لا اله الا هو - اما بعد فاعظم الله لك
الاجر والهمك الصبر ورزقنا واياك
الشكر فان انفسنا واموالنا واهلنا
من مواهب الله وعواريه المستودعة
متع الله به في غبطة وسرور وقبضه
منك باجر كثير - الصلوة والرحمة
والهدى - فان احتبسه فاصبر
ويحبط جزعك اجرك فتندم واعلم
ان الجزع لا يرد ميتا ولا يدفع حزنا
وما هو نازل فكان قد والسلام -
ذكره في جامع الزهر وقال اخرجه
الطبراني في الكبير والاوسط - واخرجه
الحاكم في المستدرك فقال حدثنا
ابو علي الحسين بن علي الحافظ
قال اخبرنا الحسين بن عبد الله
ابن يزيد القطان قال حدثنا عمرو
بن بكر السكسكي قال حدثنا مجاشع
ابن عمرو الاسدي قال حدثنا
الليث بن سعد عن عاصم بن عمر بن
قتادة عن محمود بن لبيد عن معاذ
بن جبل - فذكر الحديث - وقال

لفظ الکتاب علی تخریج الحاکم والطبرانی وغیرہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم (فرمان ہے دتعزیت نامہ)
محمد رسول اللہ کی جانب سے معاذ بن جبل کی طرف
سلام ہو تجھپر پس حمد بیان کرتا ہوں میں طرف تیرے
ایسے اللہ کی کہ اوس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے
بعد حمد کے معلوم ہو کہ اللہ تیرا اجر بڑہائے اور تیرے
دل میں صبر ڈالے - اور توفیق دے ہمکو اور تجھکو شکر
کی پس تحقیق ہماری جانیں اور مال اور اہل اللہ کے عطیات
میں سے ہیں اور اوس کی مستعار امانتیں ہیں فائدہ مند کیا
اللہ نے ہم کو اوس کے ساتھ بحالت سرور وغبطہ (یعنی
ایسی حالت میں کہ لوگ ہم پر اوسکی وجہ سے رشک کریں)
اور لیلیا اوسکو تجھہ سے اجر کثیر کے عوض (اختیار کر تو) نماز
اور رحمت اور ہدایت - پس اگر لیلیا ہے تجھسے اوسکو تو
صبر کر اور گھیر لیگا تیرا رنج وغم تیرے ثواب کو پس نادم ہوگا
تو - اور جان لے تو کہ رونا دھونا نہیں لوٹائیگا مردہ کو اور نہ دفع
کریگا غم کو اور جو کچھہ کہ ہونیوالا ہے وہ ضرور ہوگا والسلام -
ذکر کیا اسکو جامع ازہر میں اور کہا کہ تخریج کی ہے اس کی طبرانی
نے کبیر اور اوسط میں - اور تخریج کی ہے اس کی حاکم نے
مستدرک میں اور کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو علی حسین بن علی
حافظ نے کہا کہ خبر دی ہمکو حسین بن عبد اللہ بن یزید قطان
نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عمرو بن بکر سکسکی نے کہا حدیث
بیان کی ہم سے مجاشع بن عمرو اسدی نے کہا کہ حدیث بیان کی ہم
سے لیث بن سعد نے عاصم بن عمر بن قتادہ سے روایت
کرکے وہ روایت کرتے ہیں محمود بن لبید سے وہ معاذ بن جبل
رضی اللہ عنہ سے پس ذکر کیا حدیث کو اور کہا کہ غریب ہے

غريب حسن الا ان مجاشع بن عمرو
ليس من شرط هذا الكتاب واخرجه
ابو نعيم في الحلية باختلاف يسير
فقال حدثنا ابو علي محمد احمد بن
الحسن قال قال احمد بن محمد بن
الجعد حدثنا حفص بن عمرو المقرئ
قال حدثنا عبد الله بن عبد الرحمن
القرشي عن محمد بن سعيد عن
عبادة بن نسي عن عبد الرحمن بن
الغنم قال شهدت مع معاذ بن جبل
حين اصيب ولده ووجده عليه
فبلغ ذلك النبي صلى الله عليه وسلم
فكتب اليه -

بسم الله الرحمن الرحيم - من محمد
رسول الله الى معاذ بن جبل سلام
عليك فاني احمد اليك الله الذي لا اله الا هو
اما بعد فاعظم الله لك الاجر والهمك
الصبر ورزقنا واياك الشكر -
ان انفسنا واهلينا واموالنا واولادنا
من مواهب الله عز وجل الهنية
وعواريه المستودعة يمتع بها الى
اجل معلوم ويقبض لوقت معلوم
ثم افترض علينا الشكر اذا اعطى والصبر
اذا ابتلى فكان ابنك من مواهب
الله الهنية وعواريه المستودعة متعك
به من غبطة وسرور وقبضه منك
باجر كثير - الصلاة والرحمة ان

حسن ہے مگر مجاشع بن عمرو نہیں ہیں اِس کتاب کی شرط
کے موافق اور تخریج کی اِس کی ابونعیم نے حلیہ میں تھوڑے
اختلاف سے پس کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے ابو علی محمد احمد
بن حسن نے کہا کہ کہا احمد بن محمد بن جعد نے کہ حدیث بیان کی
ہم سے حفص بن عمرو مقری نے کہا کہ حدیث بیان
کی ہم سے عبد اللہ بن عبد الرحمٰن قرشی نے محمد بن
سعید سے روایت کر کے وہ روایت کرتے ہیں عبادہ
بن نسی سے وہ عبد الرحمٰن بن غنم سے کہ تھا میں معاذ
بن جبل کے ہمراہ جبکہ وفات ہوئی اون کے بیٹے
کی اور وہ اوس کے غم میں تھے پس خبر پہونچی
اِس بات کی رسول اللہ کو پس لکھا آپ نے اون
کی طرف کہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم تعزیت نامہ ہے محمد رسول اللہ
کی جانب سے معاذ بن جبل کی طرف سلام ہو تجھ پر بس حمد کرتا ہوں
تیری طرف ایسے اللہ کی کہ نہیں ہے کوئی معبود مگر وہی
بعد حمد کے پس بڑہائے اللہ تیرا اجر اور ڈالے تیرے
دل میں صبر اور توفیق دے ہمکو اور تجھکو شکر کی
پس تحقیق ہماری جانیں اور مال اور اہل و اولاد اللہ کے
عمدہ عطیات میں سے ہیں اور اوس کی مستعار امانتیں
ہیں۔ فائدہ مند کرتا ہے اوس کے ساتھ وقت مقررہ
تک اور لے لیتا ہے وقت معین پر پھر فرض کی ہم پر شکر
کرنا جبکہ عطا کرے اور صبر کرنا جبکہ مبتلا کرے۔
(مصیبت میں) اور تھا تیرا بیٹا اللہ کی عمدہ عطیات اور
اوس کی مستعار امانتوں میں سے۔ فائدہ مند کیا تجھکو
اوس کے ساتھ بحالت سرور و غبطہ اور لیلیا اوسکو
تجھ سے اجر کثیر کے عوض۔ لازم کر تو اپنے پر صلوۃ اور
رحمت۔ اگر صبر کرے تو اور طلب ثواب کرے تو تو نہ

کتاب معاذ تخریج ابو نعیم فی الحلیۃ

صبرت واحتسبت فلا تجمعن
عليك يا معاذ خصلتين فتحبط لك
اجرك فتندم على ما فاتك فلو قدمت
على ثواب مصيبتك علمت ان المصيبة
قد قصرت فى جنب الثواب فينجز
من الله موعده وليذهب اسفك
ما هو نازل فكان قد والسلام۔
وقال ايضا حدثنا مجاشع بن عمرو بن
حسان قال حدثنا الليث بن سعد
عن عاصم بن عمر بن قتادة عن محمود
ابن لبيد عن معاذ بن جبل انه مات
ابن له فكتب اليه رسول الله صلى
الله عليه وسلم يعزيه بابنه۔ فكتب له
بسم الله الرحمن الرحيم۔ من محمد
رسول الله الى معاذ بن جبل فذكر
مثل حديث محمد بن سعيد عن عبادة
وراوى من حديث ابن جريج عن
ابى الزبير عن جابر نحوه وكل هذه
الروايات ضعيفة لا تثبت فان وفات
ابن معاذ كانت بعد وفات النبى صلى
الله عليه وسلم بسنين وانما كتب اليه
بعض الصحابة فوهم الراوى فنسبها
اليه صلى الله عليه وسلم وكان معاذ
اعظم واجل ان يجزع ويغلبه الجزع
عن الاستسلام بل الصحيح ما رواه
الحارث بن عميرة وابو منيب الجرشى
من الاستسلام واصطباره عند

جمع کر تو اے معاذ اپنے پر دو خصلتین (یعنی جزع فزع اور عدم
صبر) پس کھو دے گا تو اپنے اجر کو پھر نادم ہوگا اوسپر
جسکو تونے فوت کر دیا پس اگر تو مطلع ہو جاوے اپنی مصیبت
کے ثواب پر تو جان لیگا اس بات کو کہ مصیبت کم ہے
ثواب کے مقابلہ میں۔ پس پورا پائیگا تو اللہ کا وعدہ اور چاہیے
کہ جاتا رہے تیرا غم اور جو کچھ کہ ہونیوالا ہے وہ تو ضرور
ہوگا۔ والسلام۔
اور یہی کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے مجاشع بن عمر بن حسان
نے کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے لیث بن سعد نے عاصم
بن عمر بن قتادہ سے روایت کرکے وہ روایت کرتے
ہیں محمود بن لبید سے وہ معاذ بن جبل سے کہ اوسکا ایک
بیٹا مر گیا پس لکھا رسول اللہ نے اونکو نامہ جس میں تعزیت
کرتے تھے اون کے بیٹے کی پس لکھا رسول اللہ نے اون کے لیے
بسم اللہ الرحمن الرحیم (تعزیت نامہ ہے) محمد رسول اللہ
کی طرف سے معاذ بن جبل کی طرف۔ پس ذکر کی مثل حدیث
محمد بن سعید کے وہ روایت کرتے ہیں عبادہ سے اور
روایت کی حدیث ابن جریج سے وہ روایت کرتے ہیں
ابی زبیر سے وہ جابر سے مثل اس کے اور یہ سب روایتیں
ضعیف ہیں ثابت نہیں ہیں۔ اس وجہ سے کہ وفات
ابن معاذ کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی چند سالوں
بعد ہوئی ہے۔ ولکھا اوس کی طرف بعض صحابہ نے پس
وہم کیا راوی نے اور نسبت کر دی اوس کی رسول اللہ
کی طرف اور تھے معاذ اعظم اور اجل اس امر سے
کہ جزع فزع کرتے اور اون سے اسلام پر غالب
ہو جاتی جزع فزع۔ بل صحیح وہ ہے جسکو روایت کیا
ہے حارث بن عمیرہ نے اور ابو منیب جرشی نے اون
کا اسلام اور اونکا صبر اون کے بیٹے کے مرتے وقت

وفات ابنه ولا يعلم لمعاذ غيبة في
حياته صلى الله عليه وسلم الا الى
اليمن فقدم بعد وفاته صلى الله عليه
وسلم - وليس محمد بن سعيد ولا
مجاشع ممن يعتمد روايتهما ومفاريدها
انتهى كلام ابي نعيم - وذكره ابن الجوزي
في الموضوعات في باب التعزية فقال
اخبرنا ابو غالب محمد بن الحسن الماوردي
وابو سعد احمد بن محمد البغدادي
قالا اخبرنا المطهر بن عبد الواحد قال
اخبرنا ابو جعفر بن المرزبان قال اخبرنا
محمد بن ابراهيم الحزوري قال حدثنا
عبد الله بن عبد الرحمن بن غنم قال
اصيب معاذ بولده فذكر مثل حديث
ابو نعيم بلفظه - وقال هذا حديث
موضوع ومحمد سعيد هو الكذاب
الوضاع الذي صلب في الزندقة وقد
ذكرت القدح فيه في مواضع - وقد
روى هذا الحديث المجاشع عن عمر
عن عمرو بن حسان عن الليث عن
عاصم بن محمد عن محمود بن لبيد
عن معاذ مثله - قال ابن حبان يضع
الحديث لا يحل ذكره الا بالقدح وقد
رواه اسحق من نجيب عن عطاء عن
ابن عباس قال كتب رسول الله الى
معاذ وهو باليمن من محمد رسول
الله الى معاذ فذكر نحوه مختصرا وقال

اور نہیں معلوم ہوتا معاذ کا علحدہ رہنا رسول اللہ کی
زندگی میں آپ کی خدمت سے مگر یمن کی طرف پس آئے
وہاں سے بعد وفات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے۔ اور محمد بن سعید اور مجاشع اون لوگوں میں نہیں ہیں
جن کی روایتیں اور مفاریدقابل استناد ہوں۔ ختم ہوا
کلام ابونعیم کا۔ اور ذکر کیا اسکو ابن جوزی نے موضوعات
میں باب تعزیتہ میں پس کہا کہ خبر دی ہمکو ابو غالب محمد بن
حسن ماوردی اور ابو سعد احمد بن محمد بغدادی نے کہا اون
دونوں نے کہ خبر دی ہمکو مطہر بن عبد الواحد نے کہا کہ خبر
دی ہمکو ابو جعفر بن مرزبان نے کہا کہ خبر دی ہمکو محمد بن
ابراہیم حزوری نے کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے
عبد اللہ بن عبد الرحمن بن غنم نے کہا کہ وفات ہوئی
حضرت معاذ کے بیٹے کی۔ پس ذکر کیا حدیث کو مثل
لفظ ابونعیم کے۔ اور کہا کہ یہ حدیث موضوع ہے
اور محمد سعید کذاب وضاع ہے جو سولی دیا گیا ہے
زندیق ہونے کی وجہ سے اور ذکر کیا ہے میں نے
اس میں اعتراض چند جگہ۔ اور روایت کیا اس
حدیث کو مجاشع نے عمر سے وہ روایت کرتے ہیں
عمرو بن حسان سے وہ لیث سے وہ عاصم بن محمد سے
وہ محمود بن لبید سے وہ معاذ سے مثل اس کے۔
کہا ابن حبان نے کہ وضع کرتا ہے حدیث کو نہیں جائز
ہے اوسکا ذکر مگر اعتراض کے ساتھ۔ اور روایت
کیا ہے اسکو اسحق نے نجیب سے وہ روایت کرتے
ہیں عطاء سے وہ ابن عباس سے کہ کہا لکھا رسول اللہ
نے نامہ معاذ کی طرف اور وہ یمن میں تھے محمد رسول اللہ
کی جانب سے معاذ کی طرف۔ پس ذکر کیا مثل اوس
کے مختصر اور کہا کہ اسحق معروف ہے کذب اور حدیث

اسحق معروف بالکذب و وضع الحدیث وکل ھذہ الروایات باطلۃ انما کانت وفاۃ ابن معاذ فی سنۃ الطاعون سنۃ ثمانی عشر بعد موت رسول اللہ بسبع سنین وانما کتب الیہ بعض الصحابۃ تعزیۃ - انتہی کلام ابن الجوزی و ذکر فی اللآلی المصنوعۃ - اخرج الخطیب قال اخبرنا ابو القاسم طلحۃ بن علی بن الصقر الکنانی قال حدثنا ابو سلیمان محمد بن الحسین بن علی الحرانی قال حدثنا النعمان ابن مدرک قال حدثنا محمد بن بشیر البغدادی قال حدثنا اسحق بن نجیب عن عطاء عن ابن عباس قال کتب النبی صلی اللہ علیہ وسلم الی معاذ بن جبل وھو والی بالیمن -

من محمد رسول اللہ الی معاذ بن جبل سلام علیک فانی احمد الیک اللہ الذی لا الہ الا ھو - اما بعد فان ابنک فلانا قد توفی فی یوم کذا وکذا فاعظم اللہ لک الاجر والھمک الصبر ورزقک الصبر عند البلاء والشکر عند الرخاء - انفسنا واموالنا واھلونا من مواھب اللہ الھنیۃ وعواریہ المستودعۃ یمتعنا بھا الی اجل معدود ویقبضھا لوقت معلوم وحقہ علینا ھنالک اذا ابلانا الصبر فعلیک بتقوی اللہ وحسن العزاء فان الحزن لا یرد میتا ولا یوخر

وضع کرنے میں۔ اور یہ سب روایتیں باطل ہیں کیونکہ ابن معاذ کی وفات ہوئی ہے سن طاعون میں جو ۱۸ ہجری میں رسول اللہ کی وفات کے سات برس بعد، اور لکھا تھا یہ اون کو بعض صحابہ نے بغرض تعزیت۔ ختم ہوا کلام ابن جوزی کا۔ اور ذکر کیا ہے لآلی مصنوعہ میں کہ تخریج کی ہے خطیب نے کہا کہ خبر دی ہم کو ابو قاسم طلحہ بن علی بن صقر کنانی نے کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے ابو سلیمان محمد بن حسین بن علی حرانی نے کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے نعمان بن مدرک نے کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے محمد بن بشیر بغدادی نے کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے اسحق بن نجیب نے عطاء سے روایت کر کے وہ روایت کرتے ہیں ابن عباس سے کہا کہ لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے معاذ بن جبل کی طرف (تعزیت نامہ) اور وہ والی تھے یمن کے۔

(تعزیت نامہ یہ ہے) محمد رسول اللہ کی جانب سے معاذ بن جبل کی طرف سلام ہو تجھ پر پس میں حمد بیان کرتا ہوں طرف تیرے اللہ کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ بعد حمد کے پس تحقیق تیرا فلاں لڑکا فلاں روز مر گیا پس بڑھائے اللہ تیرا اجر اور تیرے دل میں صبر ڈالے اور توفیق دے تجھکو بلا پہونچنے کے وقت صبر کرنے کی اور آسائش کے وقت شکر کرنے کی۔ ہماری جانیں اور ہمارے مال اور اہل اللہ کی عمدہ عطیات اور اوس کی مستعار امانتوں میں سے ہیں نفع حاصل کراتا ہے اللہ ان سے ہم کو ایک خاص وقت تک اور لے لیتا ہے وقت معین پر۔ اور حق اوسکا ہم پر جبکہ مبتلا کرے ہمکو (مصیبت میں) صبر کرنا ہے پس لازم کر تو اپنے پر اللہ کا خوف اور اچھی تعزیت اسوجہ سے

اجلاً وان الاسف لا یرد ما هو نازل
بالعباد قال موضوع واسحٰق بن نجیح
کذاب انتهی ما قاله الخطیب و قد
اخرج هذا الحدیث الامام محمد بن
ابی داؤد الاصبهانی (هو ابو داؤد الظاهری)
فی کتاب الزهرة قال حدثنا القاضی
ابراهیم بن العاصم قال حدثنا سلیمان
ابن عمرو - ابو داؤد النخعی عن مهاجر بن
ابی الحسن الشامی عن عبد الرحمن بن
تمیم عن معاذ بن جبل - الحدیث واخرج
الفقیه ابو اللیث فی تنبیه الغافلین
اسنده من طریق سلیمان بن عمرو عن
مجاهد بن الحسن عن عبد الرحمن بن
غنم عن معاذ بن جبل قال مات ابن
لی فکتب الیٰ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
من محمد رسول اللہ الی معاذ بن جبل
وساق الحدیث بلفظ ابی نعیم واخرج
الوکیع فی کتاب الغرا قال حدثنی ابو
اسمعیل بن ابراهیم بن الحسن بن علی
ابن ابی طالب قال حدثنی عمی قال
حدثنی اسحٰق بن جعفر بن محمد [illegible]
الامام الباقر محمد بن علی بن الحسین عن
ابیه عن جده ان ابناً لمعاذ بن جبل
هلک فجزع علیه جزعاً شدیداً فکتب
الیه رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
[illegible]
[illegible]

کہ غم نہیں لوٹائیگا مردہ کو اور نہ دو خبر کرے گا موت کو اور
افسوس کرنا نہیں دکرے گا اوس چیز کو جو ہو نیوالی ہے
بندوں کے ساتھ کہا موضوع ہے اور اسحٰق بن نجیح کذاب
ہے ختم ہوا قول خطیب۔ اور تخریج کی ہے اِس کی امام محمد
بن ابو داؤد اصبہانی نے (یعنی ابو داؤد ظاہری) کتاب
الزہرہ میں کہا حدیث بیان کی ہم سے قاضی ابراہیم
بن عاصم نے کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے سلیمان بن عمرو
ابو داؤد نخعی نے مہاجر بن ابی حسن شامی سے روایت کرکے
وہ روایت کرتے ہیں عبد الرحمن بن تمیم سے وہ معاذ
بن جبل سے۔ الحدیث۔ اور تخریج کی ہے فقیہ ابو اللیث
نے تنبیہ الغافلین میں سند بیان کی ہے اس کی سلیمان
بن عمرو کے طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں مجاہد بن
حسن سے وہ عبد الرحمن بن غنم سے وہ معاذ بن جبل سے
کہا کہ مر گیا میرا بیٹا پس لکھا نامہ میری طرف رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے محمد رسول اللہ کی جانب سے
معاذ بن جبل کی طرف۔ اور بیان کی حدیث بلفظ ابو نعیم۔
اور تخریج کی ہے وکیع نے کتاب الغرا میں کہا کہ حدیث
بیان کی مجھ سے ابو اسمٰعیل بن ابراہیم بن حسن بن علی
بن ابی طالب نے کہا کہ حدیث بیان کی مجھ سے میرے
چچا نے کہا کہ حدیث بیان کی مجھ سے اسحٰق بن جعفر بن محمد
نے [illegible] یہ محمد امام باقر محمد بن علی بن حسین ہیں اپنے باپ سے
روایت کرکے وہ روایت کرتے ہیں اپنے دادا سے کہ
معاذ بن جبلؓ کا ایک لڑکا مر گیا پھر آپ نے بہت غم
کیا پس لکھا اونکی طرف تعزیت نامہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے بعد حمد کے پس تحقیق ہماری جانیں اور
ہمارے مال اور اہل [illegible]
اوس کی [illegible] سے ہیں۔ الحدیث۔

المستودعة - الحديث **تفصيل الكلام**
والحاصل - ان هذا الحديث مروى
عن عدة من الصحابة منهم معاذ بن جبل
وابن عباس وجابر وعبد الرحمن بن غنم
رضى الله عنهم - فاما رواية معاذ فمن
طريق مجاشع عن الليث عن عاصم عن
محمود بن لبيد عن معاذ - وهذا عند
ابى نعيم والحاكم - ومن طريق سليمان
ابن عمرو النخعى عن مجاهد عن عبد الرحمن
ابن غنم عن معاذ بن جبل عند ابى الليث
السمرقندى - واما رواية ابن عباس
فمن طريق اسحق بن نجيح عن عطاء عن
ابن عباس عند الخطيب واما رواية
جابر فمن طريق ابن جريج عن ابى الزبير
عن جابر عند ابى نعيم - واما رواية عبد
الرحمن بن غنم فمن طريق محمد بن
سعيد عن عبادة بن نسى عن عبد
الرحمن بن غنم - فرواية معاذ قال ابن
الجوزى موضوع لكون راويه محمد بن
سعيد وضاعا ورواية ابن عباس قال
ايضا موضوع لكون راويه اسحق وضاعا
ورواية جابر فضعفه ايضا ابن الجوزى
وابو نعيم لكون وفات ابن معاذ بعد
وفات النبى صلے الله عليه وسلم و
رواية ابن غنم فلكونه من رواية محمد
ابن سعيد الوضاع - **اقول** - له شاهد
حسن وهو طريق اهل البيت عند

تفصیل کلام اور خلاصہ اوسکا یہ ہے کہ یہ حدیث
مروی ہے چند صحابہ سے جن میں سے معاذ بن جبل
اور ابن عباسؓ اور جابرؓ اور عبد الرحمنؓ بن غنم ہیں۔
لیکن روایت حضرت معاذ کی پس مروی ہے بطریق
مجاشع وہ روایت کرتے ہیں لیث سے وہ عاصم سے
وہ محمود بن لبید سے وہ معاذ سے۔ اور یہ سند ہے
ابی نعیم اور حاکم کے نزدیک۔ اور مروی ہے بطریق
سلیمان بن عمرو النخعی وہ روایت کرتے ہیں مجاہد سے وہ
عبد الرحمن بن غنم سے وہ معاذ بن جبل سے یہ سند ہے
ابو لیث سمرقندی کے نزدیک۔
لیکن روایت ابن عباس کی پس مروی ہے بطریق اسحق
بن نجیح وہ روایت کرتے ہیں عطاء سے وہ ابن عباس سے
خطیب کے نزدیک لیکن روایت جابر پس ابی نعیم کے
نزدیک مروی ہے بطریق ابن جریج وہ روایت کرتے
ہیں ابی زبیر سے وہ جابر سے لیکن روایت عبد الرحمن
بن غنم کی پس مروی ہے بطریق محمد بن سعید وہ روایت کرتے
ہیں عبادہ بن نسی سے وہ عبد الرحمن بن غنم سے پس روایت
حضرت معاذ کی تو کہا ابن جوزی نے کہ **موضوع** ہے
بوجہ ہونے اوس کے راوی محمد بن سعید کے واضع اور
روایت ابن عباسؓ کی بھی موضوع ہے بوجہ ہونے
اوس کے راوی اسحق کے واضع الحدیث اور روایت حضرت
جابر کی پس تضعیف کی ہے اوس کی بھی ابن جوزی اور
ابو نعیم نے اس وجہ سے کہ حضرت معاذ کے بیٹے کی وفات
رسول اللہ کی وفات کے بعد ہوئی ہے اور روایت
عبد الرحمن بن غنم کی ضعیف ہے بوجہ ہونے اوس کے
راوی محمد بن سعید کے واضع کہتا ہوں میں کہ اس
حدیث کے لئے شاہد ہے حسن اور وہ طریقہ اہل بیت کا

كما رويناه وقد افاد ان للحديث اصلا لان الامام باقر ثقة مكثر في رواية الحديث تابعي يروي عن جابر وابن عمر وابي سعيد وغيرهم من الصحابة وزمانه مقدم على عهد الوضاعين المذكورين فروايته يدل على ان الحديث قد وجد قبل زمان الوضاعين واما ما قال ابن الجوزي وابو نعيم ان وفات ابن معاذ انما كان بعد النبي صلى الله عليه وسلم فيمكن ان ابن معاذ الذي توفي بعد النبي صلى الله عليه وسلم كان غير ابن معاذ الذي عزّى فيه النبي صلى الله عليه وسلم فانه لم يسم في حديث التعزية ذلك الابن المسمى وقد صرح فيما سبق من الروايات ان ذلك وقع حين كون معاذ باليمن في عهده صلى الله عليه وسلم واما الذي توفي بعد النبي صلى الله عليه وسلم فهو عبد الرحمن ابن معاذ توفي مطعونا مع معاذ والله اعلم

وکیع کے نزدیک جیسکہ ہم نے روایت کیا اور فائدہ دیا اوس نے اس امر کا کہ اس حدیث کی اصل ضرور ہے اس لئے کہ امام باقر ثقہ ہیں کثرت سے حدیث کی روایت کرتے ہیں تابعی ہیں روایت کرتے ہیں حضرت جابر۔ ابن عمر اور ابی سعید وغیرہ سے اور اون کا زمانہ اون واضعین حدیث کے زمانہ سے متقدم ہے جنکا ذکر کیا گیا پس اون کی روایت دلالت کرتی ہے اس بات پر کہ اس حدیث کا وجود وضاعین کے زمانہ سے اول ہی تہا لیکن جو کچھ کہ کہا ہی ابن جوزی اور ابو نعیم نے کہ وفات ابن معاذ کی بعد وفات رسول اللہ کے ہوئی ہے تو اسکا جواب یہ ہے کہ ممکن ہے کہ وہ معاذ کے بیٹے جو رسول اللہ کے بعد مرے ہیں دوسرے ہوں اور تھے جن کے بارہ میں رسول اللہ نے تعزیت لکہی کیونکہ حدیث تعزیت میں آپ نے اونکا نام نہیں لیا ہے اور مذکورہ روایات میں تصریح کر دیگئی ہے کہ یہ قصہ اوس وقت کا ہے جبکہ رسول اللہ کے زمانہ میں حضرت معاذ یمن میں تہے لیکن آپکے وہ صاحبزادے جنکا انتقال رسول اللہ کے بعد ہوا ہے اونکا نام عبد الرحمن بن معاذ ہے جو طاعون زدہ ہوکر حضرت معاذ کے ساتھ مرے ہیں۔ واللہ اعلم

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم الى المقوقس عظيم القبط صاحب مصر

وہ فرمان جو رسول اللہ نے لکہا مقوقس سردار قبط حاکم مصر کو

ذكر صاحب مصباح المضئ ناقلا عن كتاب فتوح المصر والمغرب لابي القاسم عبد الرحمن بن عبد الله القرشي المصري صاحب الشافعي قال لما كانت سنة ست من مهاجرة رسول الله ورجعت

صاحب مصباح المضئ نے کتاب فتوح المصر والشام سے جو ابو القاسم عبد الرحمن بن عبد اللہ قرشی مصری شاگرد امام شافعی کی تصنیف ہے نقل کر کے لکہا ہے کہ جبکہ سنہ ۶ ہجری شروع ہوا اور رسول اللہ حدیبیہ سے لوٹے تو آپ نے قاصد بہیجے بادشاہوں کی طرف بہر کہا

الحديبية بعث الى الملوك ثم قال حدثنا
ابن مردويه قال حدثنا عبد الله بن
وهب قال اخبرني يونس بن يزيد عن
ابن شهاب قال حدثني عبد الرحمن بن
عبد القاري ان رسول الله صلى الله
عليه وسلم قام ذات يوم على المنبر
فحمد الله واثنى عليه ثم قال اما بعد
فاني اريد ان ابعث بعضكم الى ملوك
العجم فلا تختلفوا على كما اختلفت بنو
اسرائيل على عيسى قال المهاجرون
يا رسول الله والله لا نختلف عليك
في شيء ابدا فمرنا وابعثنا فبعث حاطب
ابن ابي بلتعة الى مقوقس بكتابه قال
الحافظ اسم المقوقس جريج (مصغرا)
ابن مينا - ونسخة الكتاب هكذا -
من محمد رسول الله وفي رواية عبد الله
ورسوله الى المقوقس عظيم القبط سلام
على من اتبع الهدى اما بعد فاني ادعوك
بدعاية الاسلام اسلم تسلم يؤتيك الله
اجرك مرتين فان توليت فعليك اثم
القبط - يَا اَهْلَ الْكِتَابِ تَعَالَوْا اِلٰى كَلِمَةٍ
سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ اَنْ لَا نَعْبُدَ اِلَّا اللّٰهَ
وَلَا نُشْرِكَ بِهٖ شَيْئًا وَّلَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا
اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ - فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُوْلُوا
اشْهَدُوْا بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ -
فمضى حاطب بكتابه صلى الله عليه وسلم
ولما انتهى الى اسكندرية وجد المقوقس

کہ حدیث بیان کی ہم سے ابن مردویہ نے کہا کہ حدیث
بیان کی ہم سے عبد اللہ بن وہب نے کہا کہ خبر دی مجھکو
یونس بن یزید نے ابن شہاب سے روایت کرکے کہا کہ حدیث
بیان کی مجھ سے عبد الرحمن بن عبد القاری نے کہ رسول اللہ
ایک روز ممبر پر کھڑے ہوئے پس اللہ کی حمد وثنا بیان
کی پھر فرمایا کہ میرا ارادہ ہے کہ تم میں سے بعض کو ملوک
عجم کی طرف بھیجوں پس مت اختلاف کرنا مجھپر جیسے کہ
اختلاف کیا بنی اسرائیل نے عیسیٰ پر کہا مہاجرین نے
کہ یا رسول اللہ قسم اللہ کی کہ نہیں اختلاف کرینگے ہم
آپ پر کسی امر میں کبھی پس حکم دیجئے ہم کو اور
بھیجئے ہم کو پس بھیجی حاطب بن ابی بلتعہ کو مقوقس کی
طرف اپنا فرمان لیکر
کہا حافظ نے کہ مقوقس کا نام جریج (بوزن تصغیر) ابن
مینا تھا۔ اور نسخہ فرمان کا یہ ہے کہ۔
(فرمان ہے محمد رسول اللہ کی جانب سے اور ایک روایت
میں ہے کہ اللہ کے بندہ اور اوس کے رسول کی جانب
سے مقوقس سردار قبط کی جانب۔ سلام ہو اوس شخص پر جو
پیروی کرے ہدایت کی بعد حمد پس تحقیق بلاتا ہوں میں
تجھکو دعوت اسلام کی طرف اسلام لے آ سلامت رہیگا
دیگا تجھکو اللہ دوہرا ثواب پس اگر انکار کریگا تو تجھی پر
ہوگا گناہ گروہ قبط کا۔ اے اہل کتاب آؤ ایسے کلمہ کی
طرف جو برابر ہے ہم میں اور تم میں کہ نہیں عبادت کریں
ہم مگر اللہ کی اور نہیں شریک کریں اوس کے ساتھ کسی کو
اور نہ بناویں آپس میں بعض بعض کو صاحب اللہ کے سوا پس
اگر اعراض کریں وہ تو کہدو تم کہ گواہ رہو اس بات پر کہ ہم مسلمان
ہیں پس گئے حاطب رسول اللہ کا فرمان لیکر اور جب اسکندریہ
پہونچے تو پایا مقوقس کو ایک [illegible]

فی مجلس مشرف علی البحر فرکب
سفینۃً وحاذی مجلسہ واشار بالکتاب
الیہ فامر باحضارہ بین یدیہ فلما جیئ
بہ دفع الیہ الکتاب فقرأہ وقال ما
منعہ ان کان نبیا ان یدعو علی
من خالفہ فیسلط علیہ فقال حاطب
ما منع عیسی ان یدعو علی من خالفہ
ان یسلط علیہ فسکت فقال حاطب
انہ کان قبلک رجل یزعم انہ رب
الاعلی فاخذہ اللہ نکال الآخرۃ والاولی
فاعتبر بغیرک ولا یعتبر غیرک بک
قال ان لنا دینا لن ندعہ الا لما ھو خیر
منہ فقال حاطب ندعوک الی دین
اللہ وھو الاسلام الکافی بہ اللہ فان ھذا
النبی دعا الناس فکان اشدھم قریش
واعداھم لہ یھود واقرب منہ النصاری
ولعمری ما بشارۃ موسی بعیسی الا کبشارۃ
عیسی بمحمد وما دعائنا ایاک الی القرآن
الا کدعائک اھل التوراۃ الی الانجیل
وکل نبی ادرک قوما فھم من امتہ علیھم
ان یطیعوہ وانت ممن ادرک ھذا
النبی ولسنا ننھاک من دین المسیح ولکن
نامرک بہ فقال المقوقس انی نظرت
فی امر ھذا النبی فوجدتہ لا یامر بمزھود
فیہ ولا ینھی عن مرغوب فیہ ولم اجدہ
بالساحر الضال ولا الکاھن الکاذب
ووجدت معہ آیۃ النبوۃ باخراج الخباء

پر تہا پس سوار ہوئے کشتی میں اور اوس کے مقابل
ہوئے اور اشارہ کیا اوس کی طرف نامہ مبارک کا پس
حکم دیا ان کے حاضر کرنے کا پس جبکہ یہ وہاں لیجائے
گئے تو دیا اوسکو فرمان پس پڑھا اوسکو اور کہا کہ اگر وہ
نبی ہیں تو کونسی بات منع کرتی ہے اونکو کہ اپنے مخالفوں کے
لئے بددعا کریں پس مسلط ہوجائیں اونپر تو کہا حاطب نے
کہ کس چیز نے منع کیا تہا عیسیٰ علیہ السلام کو کہ بددعا کرتے
آپ اپنے مخالفوں پر پس مسلط ہوجاتے اونپر پس چپ
ہوگیا تو کہا حاطب نے کہ تجہسے پہلے ایک شخص تہا جو
گمان کرتا تہا کہ وہ معبود اعلیٰ ہے پس پکڑ لیا اوسکو اللہ
نے آخرت کے عذاب میں پس عبرت حاصل کر تو غیر سے
اور موقع مت دے اس بات کا کہ کوئی اور عبرت
حاصل کرے تجہسے. کہا کہ ہمارا دین ہے جسکو ہم نہیں
چہوڑینگے مگر اوس سے بہتر کے عوض تو کہا حاطب نے
کہ بلاتے ہیں ہم تہکو اللہ کے دین کی طرف جو اسلام ہی
مددگار ہے اوسکا اللہ پس تحقیق اس نبی نے بلایا لوگوں
کو پس تہے سب سے زائد سخت قریش اور اوس کے سب سے
زائد دشمن یہود اور سب سے زائد مائل اون کی طرف نصاریٰ
اور قسم میری عمر کی کہ نہیں ہے بشارت دینا موسیٰ کا عیسیٰ
کی بابت مگر کہ مثل بشارت عیسیٰ کی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے
لئے اور دعوت ہماری تجہکو قرآن کی طرف ایسی ہی ہے جیسی کہ
دعوت تیری اہل تورات کو انجیل کی طرف اور جو نبی کہ پالے
زمانہ کسی قوم کا پس وہ اوس کی امت میں ہوتی ہے واجب
ہے اونپر اطاعت اوس کی اور تو اون لوگوں میں سے ہے
جنہوں نے کہ پالیا ہے زمانہ اس نبی کا اور نہیں منع کرتے
ہم تجہکو مسیح کے دین سے بلکہ حکم دیتے ہیں اسکا پس کہا
مقوقس نے کہ غور کیا مینے اس نبی کے امر میں پس پایا

والاخبار بالبحوث وسائط الى الاخبار
الواردة عليه بالنبوة واخذ كتاب
النبي صلى الله عليه وسلم فجعل في حقة
من عاج ودفعه لجارية له ثم دعا كاتبا
له يكتب بالعربية فكتب جوابه نسخته
بسم الله الرحمن الرحيم لمحمد بن
عبد الله من المقوقس عظيم القبط
سلام عليك اما بعد فقد قرأت كتابك
وفهمت ما ذكرت فيه وما تدعو اليه
وقد علمت ان نبيا قد بقي وكنت اظن
ان يخرج من الشام وقد اكرمت رسولك
وبعثت اليك بجاريتين لهما مكان
من القبط عظيم وكسوة واهديت
اليك بغلة لتركبها والسلام
هكذا نقله في زاد المعاد وسيرة
المحمدية وذكره صاحب المواهب
ايضا - وذكر ايضا صاحب المصباح
بلفظ آخر فقال روى الواقدي بسنده
عن حميد الطويل يرفعه الى ابن
اسحق قال لما هاجر رسول الله الى
المدينة كتب الى ملوك الارض منهم
المقوقس ملك المصر وكتبه ابو بكر نسخة
بسم الله الرحمن الرحيم من محمد
رسول الله الى صاحب مصر اما بعد
فان الله ارسلني رسولا وانزل علي
قرآنا وامرني بالاعذار والانذار و
مقاتلة الكفار حتى يدينوا بديني ويدخل

كتاب المقوقس الى النبي صلى الله عليه وسلم

كتاب النبي الى المقوقس ... برواية الواقدي

سے کہ نہیں علم کرتا وہ بری باتوں کا اور نہیں منع کرتا پسندیدہ
کاموں سے اور نہیں پایا میں نے اوسکو ساحر گمراہ اور نہ
کاہن جھوٹا اور دیکھا پائی میں نے اسکے پاس علامت نبوت بذریعہ اخبار کے
اور پھر غور کرونگا میں یعنی اون خبروں پر جو وارد ہوئی
ہیں اونکی نبوت کے بارہ میں اور لیلیا فرمان رسول اللہ
کا اور اوسکو ایک ہاتھی دانت کے ڈبہ میں بند کرکے اپنی
چھوکری کو دیدیا پھر اپنے عربی لکھنے والے منشی کو بلایا پس
لکھا اوسکا جواب نسخہ اوسکا یہ ہے کہ
بسم اللہ الرحمن الرحیم (یہ خط ہے) محمد بن عبد اللہ کے
لئے مقوقس سردار قبط کیجانب سے سلام ہو آپ پر بعد اس کے
پس پڑھا میں نے آپ کا خط اور سمجھا میں نے اوسکو جسکا آپ نے اوسمیں ذکر
کیا ہے اور جسکی طرف آپ نے دعوت کی ہے اور میں جانتا ہوں
کہ ایک نبی باقی رہگیا ہے مجھے خیال تہا کہ وہ شام میں پیدا
ہوگا اور اکرام کیا میں نے آپکے قاصد کا اور بھیجتا ہوں میں آپکو دو
چھوکریاں جنکا بڑا مرتبہ ہے قبط میں اور لباس اور ہدیہ دیا میں نے آپکو
ایک خچر تاکہ آپ اوسپر سوار ہوں۔ والسلام۔
اسی طرح نقل کیا ہے اوسکو زاد المعاد اور سیرۃ محمدیہ میں اور
ذکر کیا ہے اسکو صاحب مواہب نے بھی۔ اور ذکر کیا ہے اسکو
صاحب المصباح نے دوسرے لفظوں کے ساتھ پس کہا
کہ روایت کی ہے واقدی نے اپنی سند سے حمید طویل سے مرفوع
کرتے ہیں وہ ابن اسحق کیطرف کہا کہ جبکہ ہجرت کی رسول اللہ نے
مدینہ کیطرف تو فرمان لکھے بادشاہوں کیطرف اونمیں سے
مقوقس بادشاہ مصر ہے اور لکھا تہا اسکو ابوبکر نے نسخہ اوسکا یہ ہے
کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم (فرمان ہے) محمد رسول اللہ کیجانب
سے حاکم مصر کیجانب بعد حمد کے معلوم ہو کہ تحقیق اللہ نے
بھیجا ہے مجھے رسول بناکر اور اتارا ہے مجھپر قرآن اور حکم دیا ہے مجھے
حجت قائم کرنے اور ڈرانیکا اور کفار سے لڑنیکا یہانتک کہ وہ میرے دین کو قبول کریں

الناس فی ملتی وقد دعوتك الی
الاقرار بوحدانیته فان فعلت
سعدت وان ابیت شقیت والسلام
یدل کتاب **المقوقس** علی ان
یجوز قبول الهدیة من الکافر لان
النبی صلی الله علیه وسلم قبل وقد
ورد ذلك فی احادیث الکثیرة الصحیحة
الشهیرة ویعارضها ما روی عن
عیاض بن حمار انه اهدی للنبی
صلی الله علیه وسلم هدیة اوناقة
فقال صلی الله علیه وسلم اسلمت
قال لا قال انی نهیت عن زبد المشرکین
وکذا ما روی ان عامر بن مالك الذی
یدعی ملاعب الاسنة قدم علی رسول
الله صلی الله علیه وسلم وهو مشرك
فاهدی له فقال انی لا اقبل هدیة
مشرك رواه موسی بن عقبة فی
المغازی قال الخطابی یشبه ان یکون
هذا منسوخا لانه صلی الله علیه وسلم
قبل هدیة غیر واحد من المشرکین
وقیل انما ردها لیغیظه فیحمله ذلك علی
الاسلام وقیل ردها لان الهدیة
موضعها من القلب ولا یجوز ان یمیل
الیه بقلبه فردها قطعا لسبب المیل
ولیس هذا منافیا بقبول هدیة النجاشی
واکیدر دومة والمقوقس لانهم اهل
کتاب کذا فی النهایة وجمع الطبری

کریں اور داخل ہوں لوگ میرے مذہب میں اور بلاتا
ہوں میں تجھے اللہ کی وحدانیت کے اقرار کی طرف پس اگر
قبول کیا تو نے سعادت حاصل کریگا تو اور اگر انکار کیا تو نے
تو شقی ہوگا والسلام۔ اور **دلالت** کرتا ہے یہ فرمان
اس امر پر کہ جائز ہے کافر کا ہدیہ قبول کرنا اس وجہ سے
کہ رسول اللہ نے اوسکو قبول کیا اور آیا ہے یہ بہت
سی صحیح حدیثوں میں۔
اور مخالف ہے اس کے وہ جو روایت ہے عیاض بن حمار
سے کہ اونہوں نے ہدیہ دیا رسول اللہ کو پس فرمایا
رسول اللہ نے کہ تو اسلام سے آیا ہے جواب دیا
کہ نہیں تو فرمایا کہ میں منع کیا گیا ہوں کفار کے ہدیوں
سے اور اسیطرح ہے وہ جو روایت کی گئی ہے کہ عامر
بن مالک جنکو ملاعب الاسنہ کہا جاتا تھا رسول اللہ
کے پاس آئے وہ مشرک تھے پس ہدیہ دیا آپ کو آپ
نے فرمایا کہ نہیں قبول کرتا میں ہدیہ مشرک کا۔ روایت
کیا اسکو موسی بن عقبہ نے مغازی میں کہا خطابی نے
کہ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ منسوخ ہے کیونکہ قبول کیا ہے
رسول اللہ نے بہت سے مشرکین کا ہدیہ اور بعض
نے کہا کہ رد کیا اوسکو تاکہ اس سے وہ اپنی نفس پر غیظ
کھائے پس برانگیختہ کرے یہ بات اوسکو اسلام لانے
پر اور بعض نے کہا کہ اوسکو اس وجہ سے رد کیا کہ ہدیہ کی
جگہ دل میں ہوتی ہے اور نہیں جائز ہے کہ مائل ہو کافر
کی طرف اپنے دل سے پس رد کر دیا اوسکو تاکہ قطع
ہو جائے سبب مائل ہونے کا اور یہ منافی نہیں ہے
نجاشی، اکیدر اور مقوقس وغیرہ کے ہدیہ کو قبول کرنیکے
کیونکہ وہ اہل کتاب تھے اسیطرح مذکور ہے نہایہ
میں اور جمع کیا ہے طبری نے احادیث کے درمیان

بين الاحاديث فقال الامتناع فيما
اهدى له خاصة والقبول فيما اهدى
للمسلمين وفيه نظر لان من جملة
ادلة الجواز السابقة ما وقعت الهدية
فيه له صلى الله عليه وسلم خاصة وجمع
غيره بان الامتناع في حق من يريد
بهديته التودد والموالاة والقبول في
حق من يرجى بذلك تانيسه وتاليفه
على الاسلام - قال الحافظ وهذا اقوى
من الذي قبله وقيل يمتنع ذلك لغيره
من الامراء ويجوز له خاصة وقال
بعضهم ان احاديث الجواز منسوخة
بحديث العياض عكس ما قال الخطابي
ولا يخفى ان النسخ لا يثبت بمجرد الاحتمال
وكذلك الاختصاص وقد اورد البخاري
في صحيحه حديثا استنبط منه جواز
قبول هدية الوثني ذكره في باب
قبول الهدية من المشركين من كتاب
الهبة والهدية قال الحافظ في الفتح و
فيه فساد قول من حمل رد الهدية
على الوثني دون الكتابي وذلك لان
الواهب المذكور في ذلك الحديث
وثني +

میں باینطور کہ واپس کرنا تو اون ہدیوں میں تہا جو خاص
آپ کے واسطے ہوتے تہے اور قبول اون میں تہا جو
عام مسلمانوں کے لئے تہے اور اس میں اعتراض ہے
کیونکہ مذکورہ ادلہ جواز میں وہ صورتیں بہی ہیں کہ ہدیہ دیا
گیا ہے خاص رسول اللہ کو اور وہ قبول ہوا اور جمع
کیا ہے غیر طبری نے اس طور سے کہ عدم قبول اوس
شخص کے حق میں ہے جو ارادہ کرے اپنے ہدیہ سے دوستی
اور محبت کا اور قبول اوس شخص کے حق میں ہے کہ
اُمید کی جاوے اس سے اوس کی تالیف اور [illegible]
اسلام کہا حافظ نے کہ یہ تاویل قوی ہے [illegible]
کے اور بعض نے کہا کہ منع ہے قبول ہدیہ [illegible]
امراکو اور جائز ہے آپکو [illegible]
کی حدیث منسوخ میں حضرت عیاض [illegible] سے برعکس
قول خطابی کے اور نہیں پوشیدہ [illegible] مجرد
احتمال سے نہیں ثابت ہوتا [illegible]
اور بیان کی ہے بخاری نے [illegible]
جس سے استنباط کیا ہے بت پرست کے ہدیہ قبول
کرنیکا جواز ذکر کیا ہے اوسکو باب الہبۃ والہدیہ [illegible]
قبول ہدیۃ المشرکین میں کہا حافظ نے کہ اس میں
جواب ہے اوس شخص کے قول کا جس نے محمول
کیا ہے رد ہدیہ کو بت پرست کے ہدیہ پر نہ کتابی کے
ہدیہ پر کیونکہ ہدیہ دینے والا اس حدیث میں بت پرست
ہے +

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم لمنذر بن ساوی ملک بحرین

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ نے منذر بن ساوی بادشاہ بحرین کو

ذکر صاحب المواهب انه قال الواقدی

ذکر کیا صاحب مواہب نے کہ کہا واقدی نے اپنی

باسناده عن عكرمة وذكره صاحب مصباح المضئ فقال روى صاحب الهدى المحمدى باسناده عن عكرمة انه قال وجدت كتابا فى كتب ابن عباس بعد موته فاذا فيه - بعث رسول الله صلے الله عليه وسلم العلاء الحضرمى الى المنذر بن ساوى وكتب اليه كتابا يدعوه فيه الى الاسلام وانى مع تفحصى فى تحقيق كتب ما وجدت هذه الكلمة بلفظه و[illegible] بل ذكره ابن سعد فى الطبقات فى ترجمة العلاء قال اخبرنا محمد بن عمر قال حدثنى ابو بكر بن عبد الله بن ابى سبرة عن محمد بن يوسف عن السائب بن يزيد عن العلاء الحضرمى ان رسول الله صلعم بعثه منصرفه من الجعرانة الى المنذر بن ساوى معه كتابا يدعوه فيه الى الاسلام - انتهى

سند سے بروایت عکرمہ اور ذکر کیا اسکو صاحب مصباح المضی نے پس کہا کہ روایت کی صاحب ہدی محمدی نے اپنی سند سے عکرمہ سے کہ کہا عکرمہ نے کہ پائی میںنے ایک تحریر کتب ابن عباس میں آپ کی وفات کے بعد جس میں لکھا ہوا تہا کہ بہیجا رسول اللہ نے علا حضرمی کو منذر بن ساوی کی طرف اور لکہا اوس کی طرف فرمان کہ بلاتے تہے آپ اوسکو اسلام کی طرف اور باوجود چند کتابوں میں تلاش کرنے کے مجہے اِسس فرمان کے لفظ نہیں ملے

فلما وصله الكتاب امن وكتب اليه صلے الله عليه وسلم كتابا نسخته - اما بعد يا رسول الله فانى قرأتُ كتابك على اهل البحرين فمنهم من احب الاسلام واعجبه ودخل فيه ومنهم من كرهه وبارضى يهود ومجوس فاجدث الى فى ذلك امرك

پس جبکہ پہونچی اونکو یہ خط تو ایمان لے آئے اور لکہا رسول اللہ کو خط نسخہ اوسکا یہ ہے کہ اما بعد کے یا رسول اللہ مینے سنایا آپکا فرمان [illegible] بحرین کو اور بعض نے اون میں سے [illegible] اسلام کو اوسے پسند کیا اور داخل ہو گئے اوس میں اور بعض نے مکروہ جانا - اور میرے ملک میں یہود اور مجوس ہیں پس اون کی بابت مجہے اپنا حکم دیجیے -

فكتب اليه رسول الله صلے الله عليه

پس لکہا رسول اللہ نے اون کو فرمان اس کے

وسلم كتابا في جواب ذلك -
بسم الله الرحمن الرحيم - من محمد
رسول الله الى المنذر بن ساوى
سلام عليك فاني احمد اليك الله
الذي لا اله الا هو واشهد ان لا اله
الا الله وان محمدا رسول الله اما
بعد فاني اذكرك الله عز وجل فانه
من ينصح فانما ينصح لنفسه وانه
من يطع رسلي ويتبع امرهم فقد
اطاعني ومن نصح لهم فقد نصح لي
وان رسلي قد اثنوا عليك خيرا واني
قد شفعتك في قومك فاترك
للمسلمين ما اسلموا عليه وعفوت
عن اهل الذنوب فاقبل منهم وانك
مهما تصلح فلن نعزلك عن عملك
ومن اقام على يهودية او مجوسية
فعليه الجزية -
هكذا ابهذا اللفظ في زاد المعاد
وفي سيرة المحمدية -

جواب میں کہ
بسم اللہ الرحمن الرحیم (فرمان ہے) محمد رسول اللہ
کی جانب سے منذر بن ساوے کی طرف سلام ہو تم پر
پس میں حمد کرتا ہوں طرف تمہارے ایسے اللہ کی جس
کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور گواہی دیتا ہوں کہ
نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ اور اس بات کی محمد اللہ کے
رسول ہیں بعد اس کے پس یاد دلاتا ہوں میں تجھے
اللہ کو کیونکہ جو خیر خواہی کرے پس وہ خیر خواہی کرتا ہے
اپنے نفس کی اور تحقیق جو تابعداری کرے میرے قاصدوں
کی اور اطاعت کرے اون کے حکم کی پس تحقیق اوس نے
اطاعت کی میری اور جس نے خیر خواہی کی اون کی پس
اوسنے خیر خواہی کی میری۔ اور میرے قاصدوں نے تیرے
اچھے ہونیکی تعریف کی ہے اور مینے تیری قوم کی بابتہ تیری سفارش
کو قبول کیا پس چھوڑ دے مسلمانوں کے قبضہ میں وہ چیز کہ وہ
اسلام لائے ہیں اور معاف کیا مینے خطا کاروں کو پس قبول کر تو
اونسے اسلام یا عذر گناہ) اور جبتک تو صلاحیت پر رہیگا تو ہمیں
معزول کرینگے ہم تجھے تیری حکومت سے اور جو شخص کہ قائم رہیگا
اپنی یہودیت یا مجوسیت پر تو اوسپر جزیہ ہے۔ ایسا ہی انہی
لفظوں کے ساتھ زاد المعاد میں اور سیرۃ محمدیہ میں ہے

جواب مکتوب صلعم

هذا ايضا المنذر

یہ بھی فرمان ہے بنام منذر

هذا ایضا کتاب بمنذر

ذكر الزرقاني بتخريج ابن منده
عن زيد بن اسلم عن المنذر بن
ساوى ان النبي صلى الله عليه وسلم
كتب اليه - ان افرض على كل رجل
ليس له ارض اربعة دراهم وعباءة

ذکر کیا زرقانی نے ابن مندہ کی تخریج سے وہ روایت
کرتے ہیں زید بن اسلم سے وہ منذر بن ساوے سے
کہ رسول اللہ نے (فرمان) لکھا اون کی طرف۔
کہ مقرر کرتا ہوں میں ہر اوس شخص پر جس کی زمین
نہ ہو چار درہم اور عبا (بطور) جزیہ)

هكذا ذكره الحافظ فى الاصابة۔

اسی طرح ذکر کیا ہے حافظ نے اصابہ میں۔

۱۳۲ هذا ایضا ماکتبه لمنذر فی مجوس هجر

هذا ایضا ماکتبه لمنذر فی مجوس هجر

یہ فرمان بھی لکھا گیا ہے منذر کو مجوس ہجر کے بارہ میں

قال ابن مندة وكان منذر عامل رسول الله على هجر ذكره الحافظ فى ترجمته فروى انه صلى الله عليه وسلم كتب اليه لمجوس هجر۔ اعرض عليهم الاسلام فان ابوا اخذت منهم الجزية بان لاتنكح نساءهم ولاتوكل ذبائحهم۔ هكذا ذكره الزرقانى۔

کہا ابن مندہ نے اور تھے منذر عامل رسول اللہ کے ہجر پر ذکر کیا اسکو حافظ نے اون کے نام کے ذیل میں پس روایت کی کہ فرمان لکھا اونکو رسول اللہ نے مجوس ہجر کے بارہ میں کہ پیش کر تو انپر اسلام پس اگر انکار کریں تو لے تو انسے جزیہ بایں طور کہ نکاح کیجاویں اون کی عورتیں اور نہ کھائے جاویں اون کے ذبح کردہ جانور اسیطرح ذکر کیا ہے اسکو زرقانی نے۔

۱۳۳ هذا ایضا الی المنذر بن ساوی

هذا ایضا الی المنذر

یہ فرمان بھی منذر کے نام ہے

ذكر الحافظ وابن الاثير انه اخرج الطبرانى من طريق ابى مجلز عن ابى عبيدة بن عبد الله بن مسعود رضـ عن ابيه قال كتب النبى صلى الله عليه وسلم الى المنذر بن ساوى۔

ذکر کیا حافظ اور ابن اثیر نے کہ تخریج کی ہے طبرانی نے ابی مجلز کے طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں ابی عبیدہ بن عبد اللہ بن مسعودؓ سے وہ اپنے باپ سے کہ کہا کہ لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمان ا منذر بن ساوے کی طرف۔

من صلى صلوتنا واستقبل قبلتنا واكل ذبيحتنا فذلكم المسلم له ذمة الله وذمة رسوله۔

جس شخص نے کہ ہماری نماز جیسی نماز پڑہی اور ہمارے قبلہ کی طرف مونہ کیا اور ہمارا ذبیحہ کھایا پس وہ تم سے مسلمان ہے اوس کے لیے ذمہ ہے اللہ اور اوس کے رسول کا۔ کہا ابن اثیر نے کہ تخریج کی ہے اس کی ابن مندہ اور ابونعیم نے اور ذکر کیا ہے اسکو مواہب میں بھی

قال ابن الاثير اخرجه ابن مندة وابو نعيم وذكره فى المواهب ايضا هكذا۔ **اقول** قد حررت فى اول كتابى الذى ذكرت باسمائى ما وجدت كتابا الذى كتبه رسول

ایسے ہی **کہتا** ہوں میں کہ منذر کے نام والے اول فرمان میں میں لکھہ آیا ہوں کہ نہیں پایا مینے اوس فرمان کے الفاظ کو جو رسول اللہ نے اونکو دعوت اسلام

الله صلعم اليه يدعوه فيه الى الاسلام فيحتمل ان يكون هذا و يحتمل غير هذا القول الفاظ كتابه صلى الله عليه وسلم الذي ... باسم كسرى ... فهو ايضاً الدعوة الى الاسلام ... بقيته في ... الكتاب والله اعلم

کی جانب لکھا تھا پس ممکن ہے کہ یہ فرمان وہی ہو اور تائید اس قول کی رسول اللہ کے اس فرمان کے الفاظ سے ہوتی ہے جو کسریٰ شاہ ایران کے نام بروایت ... ہے اوپر گذر چکا کیونکہ وہ بھی دعوت اسلام کی ہی بابت ہے اور اس کے الفاظ مشابہ ہیں اس فرمان کے واللہ اعلم

هذا ايضاً الى المنذر بن ساوى

یہ بھی ... منذر بن ساوی کے نام

ذكر في مصباح المضي ... صلى الله عليه وسلم كتابا الى المنذر بن ساوى ولم يذكر فيما سواه ... من الكتب نسخته اما بعد فاني قد بعثت اليك قدامة وابا هريرة فادفع اليهما ما اجتمع عندك من جزية ارضك والسلام وكتبه أبي

ذکر کیا ہے مصباح المضی میں ایک فرمان کا رسول اللہ کی جانب سے بنام منذر بن ... کی سند نہیں بیان کی اور میں نے اسکو اس کے سوا اور کسی کتاب میں دیکھا نسخہ اوس کا یہ ہے کہ بعد حمد کے پس بھیجا ہے میں نے تمہاری طرف قدامہ اور ابوہریرہ کو پس دیدو ان دونوں کو وہ مال جو تمہارے ملک کے جزیہ کا جمع ہو والسلام اور لکھا اسکو ابی نے

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم لمهاجر بن امية في وائل بن حجر

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مہاجر بن امیہ کو وائل بن حجر کے بارہ میں

قال الحافظ اخرجه الطبراني من طريق محمد بن حجر بن عبد الجبار بن وائل بن حجر عن عمه سعيد بن عبد الجبار عن ابيه عن امه ام يحيى عن وائل بن حجر قال وفدت على رسول الله صلى الله عليه وسلم فرحب بي وادنى مجلسي فلما اردت الرجوع كتب ثلث كتب كتاب خاص

کہا حافظ نے کہ تخریج کی ہے طبرانی نے محمد بن حجر بن عبد الجبار بن وائل بن حجر کے طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے چچا سعید بن عبد الجبار سے وہ اپنے باپ سے وہ اپنی ماں ام یحیی سے وہ وائل بن حجر سے کہ میں گیا رسول اللہ کی خدمت میں پس خوشی ظاہر کی آپ نے اور مجھے اپنے پاس بٹھایا پس جب میں نے واپسی کا ارادہ کیا تو مجھے تین فرمان لکھدیے ایک فرمان خاص میرے بابت تھا جس میں کہ فضیلت دی تھی مجھے میری قوم پر

۱۰۰ مکتوبه الی المنذر بن ساوی

۱۰۱ مکتوبه فی وائل الی المهاجر بن امیة

بی فضلنے فیه علے قومی - اقول و منها هذا الکتاب -

بسم الله الرحمن الرحیم من محمد رسول الله الی المهاجر بن امیة ان ... یستمع (سیستجیب) د نوفل علے الاقبال حیث کانوا من حضرموت - الحدیث - هکذا ذکره ولم اجد ه فیما سواه و هکذا ذکره صاحب سیرة المحمدیة بغیر سند -

کہتا ہوں میں کہ انہی میں سے یہ فرمان ہے -

بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ فرمان ہے محمد رسول اللہ کی جانب سے مہاجر بن امیہ کی طرف (یہ مضمون کہ) وائل کوشش کرے گا (یعنی اسلام بہا) دیا وائل نے میری تابعداری کرنا) اور نوفل سردار ہے اقبال حضرموت پر جہاں وہ ہو دل اکندیشہ -

اسی طرح ذکر کیا ہے اوسکو اور نہیں پایا میں نے اوسکو اس کے سوا اور اسیطرح ذکر کیا ہے اوسکو صاحب سیرۃ محمدیہ نے بلا سند -

هذا کتبه صلے الله علیه وسلم لمهری بن ابیض

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ نے مہری بن ابیض کو

ذکر فی سیرة الشامیة انه قال ابن سعد انه قدم وفد مهرة علیهم مهری بن ابیض علے رسول الله صلے الله علیه وسلم فعرض رسول الله صلعم علیهم الاسلام فاسلموا او کتب لهم کتابا نسخته -

بسم الله الرحمن الرحیم هذا کتاب من محمد رسول الله لمهری بن الابیض علے من امن به من بنی مهرة لا یواکلوا ولا یعرکوا وعلیهم اقامة شرائع الاسلام فمن بدل بعد حارب الله ومن امن به فله ذمة الله و ذمة رسوله - اللقطة مزادة والسارحة معداة والنعث الشیبة والرفث الفسق وکتب محمد بن مسلمة الانصاری -

ذکر کیا سیرت شامی میں کہ کہا ابن سعد نے کہ آئے قبیلہ مہرہ کے ایلچی رسول اللہ کے پاس اور ان کے امیر مہری بن ابیض تھے پس پیش کیا اون پر رسول اللہ نے اسلام پس وہ اسلام لے آئے اور لکھا رسول اللہ نے اون کو فرمان جسکا نسخہ یہ ہے کہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ فرمان ہے محمد رسول اللہ کا مہری بن ابیض کے لئے (یا یہ مضمون کہ) جو ایمان لے آویں بنی مہرہ میں سے وہ مواکلت نہ کریں اور نہ او نسے لڑائی کیجاوے اور واجب ہے اونپر قائم رکھنا شرائع اسلام کا پس جس شخص نے کہ بدلا اس کے بعد پس لڑائی کی اوس نے اللہ سے اور جو شخص کہ ایمان لایا پس واسطے اوس کے ہے ذمہ اللہ کا اور اوسکے رسول کا - لقطہ توشہ ہے راستہ چلنے والے کے لئے) اور چرنیوالے جانور معاف ہیں - اور لکھا اسکو محمد بن مسلمہ انصاری نے -

غرائب ما فی هذا الکتاب

شرح اون لغات کی جو اس فرمان میں آئی ہیں

لا یواکلوا - نهی عن المواکلة وهی ان یکون لاحد دین علی اٰخر فیهدی الیه شیئا لیوخره فکان کل منهما یوکل صاحبه - **لا یعرکوا** - من العرك ای لا یقاتلوا ومنه المعرکة - **المزادة** والمزودة - ما یجعل فیه الزاد للسفر والمراد هنا الزاد - **السارحة** والسارح والسرح سواء الماشیة - **معداة** یقال عدا علی عنه ای تجاوز والمراد انها عفو یعنی ان مواشیکم التی ترعی فی المسارح لا یوخذ عنها الزکوة - **قوله النفث الشیبة والرفث لفسق** الشیبة هو سن الشیخوخة من عمر الانسان والنفث هو کالنفخ وفی الحدیث ان روح القدس نفث فی روعی ای اوحی جبرئیل والقی من النفث ما بفم وهو شبیه بالنفخ وهو اقل من التفل لان مع التفل شیئا من الریق ومنه اعوذ بالله من نفخه ونفثه وفسر بالشعر المذموم وفی الکتاب فسر النفث بالشیبة کانه اشارة الی ما ورد فی حدیث الاستعاذة من النفث ان المراد به هو السن الذی یعرض فیه زوال العقل وسقوط

لا یواکلوا منع کیا گیا ہے مواکلت سے اور وہ یہ ہے کہ مثلاً کسی کا کسی پر قرض ہو پس ہدیہ بھیجے مقروض قرض خواہ کو تاکہ کچھ مدت بڑھا دے پس ہر ایک اون میں سے کھلاتا ہے اپنے صاحب کو **لا یعرکوا** مشتق ہے عرک سے یعنی نہ لڑیں اور اسی سے ہے معرکہ **المزادة**۔ والمزودة۔ وہ برتن جس میں سفر کے لئے توشہ رکھیں اور مراد یہاں توشہ ہے۔ **السارحة** اور السارح اور السرح سب یکساں ہیں یعنی چوپایہ **معداة** بولا جاتا ہے عدی عنہ یعنی تجاوز کیا اوس سے اور مراد یہ ہے کہ وہ معاف ہیں یعنی تمہارے وہ مویشی جو بیڑون چرتے ہیں اون کی زکوۃ نہیں لیجاویگی۔ **قوله النفث الشیبة والرفث الفسق**۔ شیبہ بڑھاپے کا زمانہ ہے انسان کی عمر میں سے اور نفث مانند معنی نفخ کے ہے حدیث شریف میں ہے کہ ان روح القدس نفث فی روعی یعنی وحی کی جبرئیل علیہ السلام نے میرے نفس میں اور منہ سے پھونک دالی اور نفث مشابہ ہے معنی میں نفخ کے اور وہ تفل سے کم ہے اس وجہ سے کہ تفل میں کچھ تھوک بھی آتا ہے یعنے تھتکارنا اور اسی سے ہے حدیث اعوذ باللہ من نفخه ونفثه۔ اور نفث شعر مذموم کے ساتھ بھی تفسیر کیے گئے ہیں اور نامہ مبارک میں نفث کی تفسیر بڑھاپے سے کی گئی گویا اشارہ ہے اوس حدیث استعاذہ کی طرف جس میں نفث کا حکم وارد ہے کہ مراد اس سے وہ عمر ہے جس میں عقل زائل ہو جاتی ہے اور قویٰ بالکل ساقط ہو جاویں خدا اللہ پناہ میں رکھے اوس سے اور لفظ شیبہ

القوی اوهو تصحیف الشعر- والرفث قال الازهری هو کل ما یریده الرجل من المرأة وفی الحدیث فلا یرفث ای لا یفحش فی الکلام فلهذا فسر بالفسق +

غلطی کتابت کی ہے یا وہ لفظ شعر کا ہے اور رفث کے معنے ازہری نے کہے ہیں کہ ہر وہ چیز جو مرد کی مراد عورت سے ہوتی ہے حدیث میں ہے فلا یرفث یعنی فاحش کلام نہ بول اسی وجہ سے اسکی تفسیر فسق سے کی گئی۔

هذا ما کتبه صلی الله علیه وسلم الی النجاشی ملك الحبشة

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ نے نجاشی بادشاہ حبشہ کی طرف

وکتب النبی صلی الله علیه وسلم الی النجاشی ذکره فی المواهب وقال الزرقانی اخرج الواقدی وروی البیهقی عن ابن اسحق ان لفظه هکذا۔

اور فرمان لکھا رسول اللہ نے نجاشی کی طرف ذکر کیا اسکو مواہب میں اور کہا زرقانی نے کہ تخریج کی ہے واقدی نے اور روایت کی ہے بیہقی نے ابن اسحق سے کہ لفظ اوس کے اس طرح ہیں کہ

بسم الله الرحمن الرحیم- من محمد رسول الله الی النجاشی ملك الحبشة اما بعد فانی احمد الیك الله الذی لا اله الا هو الملك القدوس المؤمن المهیمن واشهد ان عیسی بن مریم روح الله وکلمته القاها الی مریم البتول الطیبة الحصینة فحملت بعیسی فخلقه من روحه ونفخه کما خلق آدم بیده وانی ادعوك الی الله وحده لاشریك له والموالاة علی طاعته وان تتبعنی وتومن بالذی جاءنی فانی رسول الله وانی ادعوك وجنودك الی الله تعالی وقد بلغت ونصحت فاقبلوا نصیحتی وقد بعثت الیکم ابن عمی جعفر ومعه

بسم اللہ الرحمن الرحیم فرمان ہے محمد رسول اللہ کی جانب سے نجاشی بادشاہ حبشہ کی جانب بعد حمد کے پس تحقیق میں حمد بیان کرتا ہوں طرف تیرے ایسے اللہ کی کہ نہیں ہے کوئی معبود مگر وہی جو بادشاہ ہے بہت پاک امن دینے والا نگہبان اور گواہی دیتا ہوں کہ عیسیٰ بن مریم روح ہیں اللہ کے اور کلمہ ہیں اوسکا کہ ڈالا اوسکو طرف مریم کے جو ممتاز ہیں سب عورتوں سے بے خبر ہیں مردوں سے پس حاملہ ہوئیں وہ عیسیٰ سے پس پیدا کیا اوسکو اپنی روح سے اور اپنی پھونک سے جیسے پیدا کیا آدم کو اپنے ہاتھ سے اور بلاتا ہوں میں تجھے اللہ کیطرف جسکا کوئی شریک نہیں ہے اور اوسکی اطاعت کی طرف اور اس بات کی طرف کہ اطاعت کرے تو میری اور ایمان لائے اوس ذات پر جسنے مجھے بھیجا ہے پس تحقیق میں رسول ہوں اللہ کا اور میں بلاتا ہوں تجھے اور تیرے لشکر کو اللہ کیطرف اور تحقیق پہونچا دیا میں نے تجھے اور نصیحت کردی میں نے تجھے پس قبول کرو

نفر من المسلمین والسلام علی من اتبع الھدیٰ
وبعث رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
ھذا الکتاب مع عمرو بن امیۃ الضمری
فقال النجاشی لہ عند ما قرأ الکتاب
اشہد باللہ انہ النبی الامی الذی
ینتظرہ اھل الکتاب وان بشارۃ
موسی براکب الحمار (عیسےٰ) کبشارۃ
عیسےٰ براکب الجمل (محمد صلے اللہ
علیہ وسلم) وان العیان لیس
باشفی من الخبر عنہ ولکن عوانی من
الجیش قلیل فانظرنی حتی اکثر الاعوان
والین القلوب ثم کتب الی النبی صلے اللہ
علیہ وسلم بجواب کتابہ ۔

کتاب النجاشی الی النبی صلے اللہ علیہ وسلم

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ الی محمد رسول
اللہ من النجاشی اصحمۃ سلام علیک
یا رسول اللہ ورحمۃ وبرکات اللہ
الذی لا الہ الا ھو الذی ھدانی
للاسلام اما بعد فقد بلغنی کتابک
یا رسول اللہ فما ذکرت فی امر عیسےٰ
فورب السماء والارض ان عیسےٰ
علیہ الصلوۃ والسلام لا یزید علی
ما ذکرت ثفروقا بضم المثلثۃ والراء
المھملۃ ما بین النواۃ والقشر) انہ کما
ذکرت وقد عرفنا ما بعثت بہ الینا
فاشہد انک رسول اللہ صادقا مصدقا
وقد بایعتک و بایعت ابن عمک
واسلمت للہ رب العلمین وقد بعثت

تم میری نصیحت کو اور بھیجا ہے میں نے تمہاری طرف اپنے
چچا کے بیٹے جعفر کو اور اونکے ہمراہ چند مسلمان اور
سلام ہو اوس شخص پر جو پیروی کرے ہدایت کی اور بھیجا
رسول اللہ نے یہ فرمان عمرو بن امیہ ضمری کے ہمراہ
پس کہا اوسنے نجاشی نے جبکہ پڑھا اس فرمان کو کہ گواہ
کرتا ہوں میں اللہ کو کہ یہ وہی نبی امی ہیں جنکا انتظار کرتے
تھے اہل کتاب ۔ اور بشارت موسیٰ علیہ السلام کی
راکب الحمار کے ساتھ مثل بشارت عیسیٰ علیہ السلام کے ہے
راکب الجمل کے ساتھ اور مشاہدہ اوس خبر سے زائد
شافی وکافی نہیں ہے ۔ لیکن میرا مددگار لشکر تھوڑا ہے
پس مجھے مہلت دو کہ میں مددگار بڑھالوں اور لوگوں
کے دل نرم کرلوں پھر لکھا رسول اللہ کو آپکے فرمان کا
جواب ✦

بسم اللہ الرحمن الرحیم خط ہے محمد رسول اللہ کی
جانب نجاشی اصحمہ کی طرف سے سلام ہو آپ پر یا رسول اللہ
اور رحمت اور برکتیں ایسے اللہ کی کہ نہیں کوئی معبود مگر
وہی جس نے ہدایت کی مجھے اسلام کی ۔ بعد حمد کے پس
پہونچا میرے پاس آپ کا فرمان یا رسول اللہ پس جو کچھ
کہ ذکر کیا آپ نے عیسیٰ علیہ السلام کے بارہ میں پس قسم
رب سموات والارض کی کہ عیسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام نہیں
زائد کرتے تھے اسپر مقدار ثفروق کی بھی (ثفروق بضم ثاء
مثلثہ و راء مہملہ وہ جھلی جو گٹھلی اور چھال کے درمیان ہوتی ہے)
وہ ایسے ہی ہیں جیسا کہ آپ نے بیان کیا اور پہچانا ہم نے
اون امور کو جو آپ نے ہماری طرف بھیجے پس گواہی دیتا
ہوں میں کہ آپ اللہ کے رسول ہیں سچے اور تصدیق
کیے گئے ۔ اور بیعت کی مینے آپسے اور آپکے چچا کے بیٹے
سے اور اسلام لایا میں اللہ کیواسطے جو پالنے والا ہے تمام جہان کا

الیك بابنی وان شئت اتیتك بنفسی
فعلت فانی اشهد ان ما تقول له حق
والسلام علیك ورحمة الله وبرکاته
وهذا هو اصحمة الذی هاجر الیه
المسلمون فی رجب سنة خمس من
الهجرة وبعث صلی الله علیه وسلم الیه
عمرو بن امیة بهذا الکتاب فاسلم کما
صرحتُ سنة ست علی ید جعفر و
توفی فی رجب سنة تسع من الهجرة
ونعاه النبی صلی الله علیه وسلم یوم
توفی وصلی علیه بالمدینة۔

کا اور بھیجا ہے میں نے آپ کی طرف اپنے بیٹے کو اور
اگر آپ چاہیں گے تو میں خود آؤں گا اس وجہ سے
کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ جو کچھ آپ کہتے ہیں وہ سچ ہے
اور سلام ہو آپ پر اور رحمت اللہ کی اور برکتیں اوس
کی۔ اور یہ وہ اصحمہ ہے جس کی طرف ہجرت کی مسلمانوں
نے رجب سنہ ۵ ہجری میں اور بھیجا رسول اللہ نے
اون کی طرف عمرو بن امیہ کو یہ فرمان لیکر پس
اسلام لایا وہ جیسیکہ صراحت کی میں نے سنہ ۶
میں حضرت جعفر کے ہاتھ پر اور وفات پائی رجب سنہ ۹ ہجری
میں اور رسول اللہ نے انکی موت کی خبر دی جس روز کہ
انکا انتقال ہوا اور نماز جنازہ پڑہی انپر مدینہ میں ✦

هذا ما کتبه صلی الله علیه وسلم الی النجاشی (هذا غیر النجاشی الذی ذکرت)

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ نے نجاشی کی طرف دیا اوس کے علاوہ دوسرا نجاشی ہے جسکا ذکر کیا گیا

روی البیهقی عن ابن اسحٰق انه قال
هذا الکتاب من النبی صلی الله علیه وسلم
الی النجاشی الاصحم عظیم الحبشة سلام
علی من اتبع الهدی وآمن بالله ورسوله
وشهد ان لا اله الا الله وحده لا شریك
له لم یتخذ صاحبة ولا ولدا وان
محمدا عبده ورسوله وادعوك
بدعایة الله فانی انا رسوله فاسلم تسلم
یَا اَهْلَ الْکِتَابِ تَعَالَوْا اِلٰی کَلِمَةٍ سَوَاءٍ
بَیْنَنَا وَبَیْنَکُمْ اَنْ لَا نَعْبُدَ اِلَّا اللّٰهَ
وَلَا نُشْرِكَ بِهٖ شَیْئًا وَّلَا یَتَّخِذَ بَعْضُنَا
بَعْضًا اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۔ فَاِنْ
تَوَلَّوْا فَقُوْلُوا اشْهَدُوْا بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ

روایت کی ہے بیہقی نے ابن اسحٰق سے کہ اونہوں نے کہا کہ
یہ فرمان ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے نجاشی اصحم
سردار حبشہ کی جانب۔ سلام ہو اوس شخص پر جو پیروی کرے
ہدایت کی اور ایمان لائے اللہ اور اوس کے رسول پر
اور گواہی دی اس بات کی کہ نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ
جو اکیلا ہے اوسکا کوئی شریک نہیں ہے نہ اوس نے
کسی کو بیوی بنایا اور نہ اوسکا کوئی بیٹا ہے اور گواہی
دی اس بات کی کہ محمد اللہ کے بندہ اور اوس کے رسول
ہیں۔ بلاتا ہوں میں تجھے دعوت اللہ کی جانب پس تحقیق میں اللہ
کا رسول ہوں اسلام لے آ تو سلامت رہیگا اے اہل کتاب آؤ
ایسے کلمہ کیطرف جو برابر ہے ہمارے اور تمہارے درمیان یہ کہ
نہیں عبادت کریں ہم مگر اللہ کی اور نہیں شریک کریں ہم اوس
ساتھہ کسیکو اور نہ بنائے ہم میں سے بعض بعض کو سوا اللہ کے

فان ابیت فعلیك اثم النصارى من قومك
تنبیه - ما ورد فی الکتاب من اسم
النجاشی هذا الاصحم فقال ابن کثیر
لعله مقحم من الراوی بحسب ما فهمه
انتهی **اقول** هذا هو الصحیح فان
النجاشی الذی کتب الیه النبی صلے الله
علیه وسلم واسلم وصلے علیه النبی صلے الله
علیه وسلم یوم توفی هو غیر النجاشی
هذا الذی لم یسلم لما روی فی صحیح
مسلم عن انس رضی الله عنه ان النبی
صلے الله علیه وسلم کتب الی کسرے
والی قیصر والی النجاشی والی کل جبّار
عنید - یدعوهم الی الله ولیس بالنجاشی
الذی صلے علیه - وکذا ما قال الزهری
کانت کتبه صلے الله علیه وسلم (الی
النجاشی) واحدة وکلها فیها هذه
الآیة وهی مدنیة بلا خلاف انتهی
قال الزرقانی ومراد الزهری کتبه الی
اهل الکتاب وهم النجاشیان وهرقل
والمقوقس انتهی **اقول** قد روینا ان
کتابه صلے الله علیه وسلم الی النجاشی
اصحمة لیس فیه تلك الآیة فهذا یدل
علی ان الکتاب الاول کان قبل ذلك
الکتاب فی بدأ الاسلام عند
الهجرة الاولی - قال فی المواهب و
قد خلط بعضهم ولم یمیز بینهما
فظنهما واحدا فهذا کما ترای وقد

سوا پس اگر اعراض کریں وہ تو کہدو تم اے مسلمانو اونسے کہ
گواہ رہو تم اسبات پر کہ ہم مسلمان ہیں پس اگر انکار کریگا تو تجھی
پر ہوگا تیری قوم نصاریٰ کا گناہ بہی **تنبیہ** اس فرمان میں
جو نجاشی کے نام کے ساتھ لفظ اصحم آیا ہے تو کہا ابن کثیر نے
کہ شاید وہ زیادتی ہے راوی کی جانب سے جسطرح وہ سمجھا ہے
انتہی **کہتا ہوں** میں کہ یہی صحیح ہے کیونکہ وہ نجاشی جس
کی طرف لکھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اور وہ اسلام لایا
اور نماز جنازہ پڑہی اوسپر رسول اللہ نے جسدن کہ اونکا
انتقال ہوا وہ غیر ہیں اس نجاشی سے جو اسلام نہیں
لایا جیسیکہ روایت ہے صحیح مسلم میں انس سے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے (فرمان) لکھا کسری اور قیصر اور نجاشی
اور ہر جبار سرکش کی طرف بلاتے تہے آپ اونکو اللہ کی
طرف اور یہ نہیں ہیں وہ نجاشی جن کی نماز جنازہ پڑہی
رسول اللہ نے۔ اور اسیطرح رد ہے) وہ قول جو
کہا زہری نے کہ لکھا تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
(نجاشی کی طرف) ایک ہی مرتبہ اور اون سب ناموں میں
یہ آیت تہی (یعنی یا اہل الکتاب تعالوا) اور یہ آیت مدنی ہے
بلا خلاف انتہی قول الزہری۔ کہا زرقانی نے اور مراد زہری
کی انسے رسول اللہ کے وہ فرمان ہیں جو اہل کتاب کیطرف تہے
اور وہ دونو نجاشی اور ہرقل اور مقوقس ہیں انتہی قول الزرقانی
کہتا ہوں میں کہ ہم نے اوپر بیان کردیا ہے کہ رسول اللہ
کا وہ فرمان جو نجاشی اصحمہ کیجانب تہا اوس میں یہ آیت نہیں
ہے پس یہ بات دلالت کرتی ہے اس بات پر کہ وہ اول
والا فرمان اس سے اول ابتدائے اسلام پہلی ہجرت کے
وقت لکہا گیا تہا کہا مواہب میں کہ خلط کردیا ہے بعض
نے اور نہیں تمیز کیا ان دونو میں پس گمان کیا دونو کو ایک
ہی اور یہ باطل ہے جیسیکہ تو دیکھتا ہے اور روایت کی ہے

روی الطبرانی عن المسور قال خرج صلے الله علیه وسلم الی اصحابه فقال ان الله بعثنے للناس کافة فادوا عنے ولا تختلفوا علے فبعث عبد الله بن حذافة الی کسری وسلیطا الی هوذة والیمامة والعلاء الی المنذر بهجر وعمرو بن العاص الی جیفر وعباد ابنی الجلندی بعمان ودحیة الی قیصر وشجاع بن وهب الی ابن ابی شمر وعمرو بن امیة الی النجاشی فرجعوا جمیعا قبل وفاته صلے الله علیه وسلم غیر عمرو بن العاص - **اقول** عرف هذا ان عمرو بن امیة هو المبعوث الی النجاشیین وان الاول قد اسلم کما ثبت من صلوته صلے الله علیه وسلم علیه بعد وفاته وان الثانی هذا لم یسلم لما ثبت عن انس فی صحیح مسلم والله اعلم -

طبرانی نے مسور سے کہا نکلے رسول اللہ ایک روز اصحاب کی طرف اور فرمایا کہ اللہ نے بھیجا ہے مجھے تمام مخلوقات کی طرف پس پہونچاؤ مجھہ سے اور مت اختلاف کرو مجھپر پس بھیجا عبد اللہ بن حذافہ کو کسریٰ کیطرف اور سلیط کو ہوذہ اور یمامہ کی جانب اور علاء کو منذر کی طرف ہجر میں اور عمرو بن العاص کو جیفر و عباد کی طرف جو بیٹے ہیں جلندی کے عمان میں اور دحیہ کو قیصر کی طرف اور شجاع بن وہب کو ابن ابی شمر کی جانب اور عمرو بن امیہ کو نجاشی کی طرف پس لوٹ آئے وہ سب رسول اللہ کی وفات سے اول سوائے عمرو بن العاص کے۔ **کہتا** ہوں میں کہ معلوم ہوگئی اس سے یہ بات کہ عمرو بن امیہ ہی بھیجے گئے ہیں دونوں نجاشیوں کی جانب اور یہ کہ نجاشی اول اسلام لے آئے جیسے کہ ثابت ہے رسول اللہ کا اون پر بعد وفات نماز جنازہ پڑہنا اور یہ دوسرا اسلام نہیں لایا جیسے کہ ثابت ہے حضرت انس سے صحیح مسلم میں واللہ اعلم *

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم لنهشل بن مالك الوائلى

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہشل بن مالک وائلی کی جانب •

قال ابن الاثیر ذکره یوسف بن عمرو بن موسی بن سعید بن سلم بن قتیبة ابن مسلم بن عمرو الحصین الوائلی عن ابیه عن سلم بن قتیبة انه بلغه ان النبی صلے الله علیه وسلم کتب لنهشل کتابا - وذکر الحدیث

کہا ابن اثیر نے کہ ذکر کیا اسکو یوسف بن عمرو بن موسیٰ بن سعید بن سلم بن قتیبہ بن سلم بن عمرو الحصین الوائلی نے اپنے باپ سے روایت کرکے وہ روایت کرتے ہیں سلم بن قتیبہ سے کہ پہونچی اونکو یہ بات کہ رسول اللہ نے فرمان لکھا نہشل کی جانب اور ذکر کیا حدیث کو اور کہا کہ تخریج کی اِسکی ابن مندہ نے لیکن نہیں ذکر کیے

وقال اخرجه ابن مندة لكن لم يذكر
لفظ الكتاب فذكره صاحب مصباح
المضى ثم قال قال ابن سعد وكتب النبي
صلعم كتابا لنهشل بن مالك
الوائلي من باهلة نسخته هكذا
باسمك اللهم ـ هذا الكتاب من محمد
رسول الله صلى الله عليه وسلم
لنهشل بن مالك ومن معه من
بني وائل لمن اسلم واقام الصلوة
واتى الزكوة واطاع الله ورسوله
واعطى من المغنم خمس الله وسهم
النبي صلى الله عليه وسلم واشهد على
اسلامه وفارق المشركين فانه امن
بامان الله وبرئ اليه محمد صلى
الله عليه وسلم من الظلم كله وان
لهم ان لا يحشروا ولا يعشروا وعاملهم
من انفسهم وكتب عثمان بن عفان رض

لفظ فرمان کے پس ذکر کیا اسکو صاحب مصباح المضی نے
پس کہا کہ ابن سعد نے اور لکھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمان نہشل بن مالک وائلی کو جو قبیلہ باہلہ سے تھا نسخہ
اوسکا یہ ہے کہ
باسمک اللہم یہ فرمان ہے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کی جانب سے نہشل بن مالک اور اوس کے ساتھ
والے بنی وائل کے لئے۔ جو شخص کہ اسلام لایا اور
نماز پڑہی اور زکوۃ دی اور اطاعت کی اللہ اور اوس
کے رسول کی اور دیا مال غنیمت سے خمس حصہ اللہ کا
اور حصہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اور گواہ بنالیا
اپنے اسلام پر اور علٰحدہ ہوا مشرکین سے پس وہ اللہ
کی امن میں ہے اور بری ہیں رسول اللہ اوسپر
ظلم کرنے سے بالکل اور رعایت ہے اون کے
لئے یہ کہ نہ جمع کیے جاوینگے وہ لشکر بنانے کو
اور نہ اونسے عشر لیا جاوے گا اور حاکم اون پر اون
ہی میں سے ہی ہوگا اور لکھا اسکو عثمان بن عفان رضہ
نے +

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم لوائل بن حجر رض

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ نے وائل بن حجر رضہ کیلیے

ذكر في مصباح المضى بتخريج ابن سعد
في الطبقات ـ قال وائل بن حجر يا
رسول الله اكتب لي بارضي التي كانت
لي في الجاهلية وشهد له اقيال حمير
واقيال حضرموت ـ قال وكان
الاشعث وغيره من كندة نازعوا
وائل بن حجر في وادي لحضرموت

ذکر کیا ہے مصباح المضی میں ابن سعد کی تخریج سے
جو طبقات میں ہے۔ کہ کہا وائل بن حجر نے یا رسول اللہ
فرمان لکھدیجے میری اوس زمین کی بابتہ جو میرے
قبضہ میں تھی بزمانہ جاہلیت اور گواہی دی اون کے
لئے سرداران حمیر اور سرداران حضرموت نے
کہا اور اشعث وغیرہ نے جو بنی کندہ میں سے تھے
جھگڑا کیا تھا وائل بن حجر سے اوس وادی کے بارہ میں

مکتوب وائل بن حجر رض

فادعوه عند رسول الله صلى الله عليه وسلم فكتب بهر رسول الله لوائل بن حجر - وكان كتابه هذا كتاب من محمد رسول الله لوائل بن حجر قيل حضرموت و ذلك انك اسلمت وجعلت لك ما في يديك من الارضين والحصون وانه يوخذ منك من كل عشرة واحد ينظر في ذلك ذوا عدل وجعلت لك ان لا تظلم فيها ما قام الدين والنبي والمؤمنون عليه انصار -

جو حضرموت میں تہی پس دعوٰی رجوع کیا اونہوں نے رسول اللہ کے پاس پس لکہا اُس کی بابتہ آپ نے وائل بن حجر کے لئے۔ اور تہا آپ کے فرمان میں کہ۔
یہ فرمان ہے محمد رسول اللہ کی جانب سے وائل بن حجر سردار حضرموت کے لئے۔ اور یہ اسلئے کہ اسلام لایا تو اور بدستور تیرے قبضہ میں رکہا جو وہ جو اول تیرے قبضہ میں تہا زمین او قلعہ اور تحقیق لیا جا دے گا تجہہ ایک، غور کریں گے اِس میں مبصر صاحب عدل اور لازم کیا میں نے کہ نہ ظلم کیے جاؤ تم اوس میں جب تک کہ قائم رکہو تم دین کو۔
اور نبی اور سب مسلمان اوسپر مددگار ہیں۔

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم ايضا لوائل بن حجر

یہ فرمان بہی لکہا رسول اللہ نے وائل بن حجر کے لئے

قد ذكرت في حرف الميم في اسم مهاجر بن امية قال وائل انه كتب لي ثلث كتب كتاب فضلني فيه على قومي فهو هذا الكتاب كما ستطلع - قال صاحب مصباح المضي قصة اسلامه وقدومه على رسول الله كما قال ابن الظفر في كتاب البشر روى ان وائل بن حجر وكان ملكا مطاعا وكان له صنم من العقيق يعبده ويحبه ولم يكن يكلمه الا انه كان يرجى كلامه وكان يكثر السجود ويذبح له الذبائح يستقرب اليه فبينما

ذکر کیا میں نے حرف میم میں مہاجر بن امیہ کے نام میں کہ کہا وائل نے کہ لکہیں میرے واسطے تین کتابیں جن میں سے ایک میں فضیلت دی تہی مجہے میری قوم پر اور وہ یہی فرمان ہے جیسیکہ ابہی تجہے معلوم ہوگا بیان کیا ہے صاحب مصباح المضی نے رسول اللہ کے پاس اونکے آنے اور اسلام لانیکا قصہ بروایت ابن ظفر فی کتاب البشر دا بن ظفر اکر روایت ہے کہ وائل بن حجر جو بادشاہ اور اپنی قوم کے سردار تہے اونکا ایک بت تہا عقیق جس کی وہ عبادت کرتے اور دوست رکہتے تہے وہ کلام نہیں کرتا تہا لیکن اونکو اُمید تہی اوس کے بولنے کی۔ اوس کے سامنے بہت سجدہ کرتے اور قربانیاں کیا کرتے تہے تاکہ اوسکا تقرب حاصل کریں

کتب ایضا لوائل بن حجر

ھو نائم فی الظھیرۃ ایقظہ صوت منکر من الجذع الذی فیہ الصنم فقام و سجد بین یدیہ واذا قائل یقول

شعر

واعجبا من وائل بن حجر + یخال یدری وھو لیس یدری +
ماذا ترتجی من نحیت صخر + لیس بذی عرف ولا ذی فکر +
ولا بذی نفع ولا ضر + ولو کان ذا حجر اطاع امری +

قال فرفعت راسی ثم استویت جالسا ثم قلت لقد سمعت فماذا تامرنی بہ فقال۔

شعر

ارحل الی یثرب ذات النخل + وسر الیھا سیر المستقل +
فدن بدین الصائم المصلی + محمد الرسول خیر الرسل +

ثم خر الصنم بوجھہ فاندقت عنقہ ثم سرت الیہ حتی اتیت المدینۃ فلما رانی رسول اللہ ادنانی وبسط لی رداءہ وصعد المنبر واقامنی بین یدیہ ثم قال ایھا الناس ھذا وائل بن حجر اتاکم من ارض بعیدۃ من حضرموت راغبا فی الاسلام فقلت یا رسول اللہ بلغنی ظھورک وانا فی ملک عظیم فمنّ اللہ

ایک روز دوپہر کو وہ سو رہے تھے کہ ایک ہولناک آواز سنکر جاگے جو اوس حجرہ میں سے آتی تھی جسمیں بت تھا۔ پس یہ اُٹھے اور اوسکو سجدہ کیا تو سُنا کہ ایک کہنے والا یہ کہہ رہا تہا کہ

شعر

تعجب ہے وائل بن حجر سے۔ اوسکا گمان ہے کہ وہ سمجھتا ہے حالانکہ وہ کچھ نہیں سمجھتا۔ کیا اُمید رکھتا ہو ایک تراشے ہوئے پتھر سے۔ جس میں عقل ہے نہ سمجھ۔ اور جو نفع پہونچا سکتا ہے نہ نقصان۔ کاش کہ وائل بن حجر اطاعت کرتا میرے حکم کی۔

کہا وائل نے پس اُٹھایا مینے اپنا سر پھر بیٹھ گیا میں اور کہا مینے کہ سُن لیا مینے پس کیا حکم کرتا ہے تو مجھے تو اوسنے کہا کہ۔

شعر

جا مدینہ کی طرف جو کھجوروں والا ہے۔ مستقل ہوکر۔ پس اختیار کردیں روزہ دار اور نمازی کا۔ جو محمد ہیں بہترین رسل۔

پھر وہ بُت اوندہا گر گیا پس میں نے اوسکی گردن توڑی پھر روانہ ہوا میں یہاں تک کہ آیا میں مدینہ میں پس جبکہ دیکھا مجھے رسول اللہ نے تو قریب کیا مجھے اپنے اور میرے لیے چادر مبارک بچھا دی اور منبر پر چڑھے آپ اور مجھے اپنے سامنے کھڑا کر لیا پھر فرمایا کہ اے لوگو یہ وائل بن حجر ہے جو بہت دور سے تمہارے پاس آیا ہے اسلام کی طرف راغب ہوکر پس مینے کہا یا رسول اللہ مجھے آپکے ظہور کی خبر پہونچی اور میں بڑی حکومت میں تھا پس احسان کیا اللہ نے مجھپر کہ چھوڑ دیا مینے وہ سب اور اختیار کر لیا اللہ کا دین

على ان رفضت ذلك كله واثرت
دين الله قال صدقت اللهم بارك
فى وائل بن حجر وولده وولد
ولده انتهى وقال ابن عبد البر
قدم وائل ويكنى ابا هنيدة وكان
قيلا من اقيال حضرموت فلما
دخل عليه صلى الله عليه رحب
به وادناه من نفسه ودعى له فقال
اللهم بارك فى وائل وولده وولد
ولده - واستعمل على الاقيال
من حضرموت وكتب معه ثلث
كتب - منها هذا الكتاب الى
الاقيال العباهلة - نسخته هكذا
الى الاقيال العباهلة والارواع
المشابيب فى التيعة شاة لا مقورة
الالياط ولا ضناك وانطوا الثبجة
وفى السيوب الخمس ومن زنى مم
بكر فاصقعوه مائة واستوفضوه
عاما ومن زنى مم ثيب فضرجوه
بالاضاميم ولا توصيم فى الدين
ولا غمة فى فرائض الله وكل مسكر
حرام ووائل بن حجر يترفل على
الاقيال -

فرمایا کہ سچا ہے تو اے اللہ برکت دے وائل بن حجر
اور اوس کی اولاد اور اولاد کی اولاد میں انتہی
اور کہا ابن عبد البر نے کہ آئے وائل اور کنیت اونکی
ابا ہنیدہ تھی اور وہ ایک سردار تھے سرداران حضرموت میں سے
پس جب پہونچے رسول اللہ کے پاس تو آپ نے
خوشی ظاہر فرمائی اور اپنے قریب کیا اور دعا کی اون
کے لئے پس فرمایا کہ اے اللہ برکت دے وائل او
اوس کی اولاد اور اولاد کی اولاد میں۔ اور عامل بنایا
اونکو اقیال حضرموت پر اور لکھے اون کے لئے
تین فرمان۔
اون میں ہی سے یہ فرمان ہے مستقل سرداروں کی
طرف۔ نسخہ اوسکا یہ ہے کہ
(فرمان ہے) اپنے ملک میں رہنے والے رئیسوں اور
ذی وقار اور خوش رو سرداروں کی طرف کہ (زکوۃ کی) ہر
چالیس بکریوں میں ایک بکری ہے نہ ایسی دبلی جس کی
کہال بدن سے لگی ہو اور نہ موٹی۔ اور دو تم زکوۃ میں اوسط
مال اور معدن میں پانچواں حصہ۔
اور جو شخص کہ زنا کرے کنواری سے تو مارو اوسکو سو
کوڑے اور ایک سال کے لئے جلا وطن کردو اور جو
زنا کرے نکاح شدہ سے تو رجم کرو اوسکو پتھروں سے
اور نہیں جائز ہے سستی اور شرم اللہ کے فرائض میں
اور ہر نشہ والی چیز حرام ہے اور وائل بن حجر سردار ہیں
سب سرداروں پر۔

غرائب ما فی ہذا الکتاب

شرح اون لغات کی جو اس فرمان میں آئے ہیں

العباهلة - بباء موحدة مفتوحة

العباہلہ - بار موحدہ مفتوحہ وہ پادشاہ جو برقرار رہیں

ملوك الذين اقروا على ملكهم لا
يزالون عنه يقال عبهلت الناقة اذا
اطلقته لترعى متى شاءت - اروع
بفتح الهمزة وسكون المهملة واخره
عين مهملة السادات وقيل هو
الذى يعجبك حسنه يقال امرأة
روعاء اى حسن الوجه - مشابيب
بفتح الميم والشين المعجمة - وكسر
الموحدة ثم التحتانية الساكنة ثم
الموحدة - الرجال الذين الوانهم
بيض وشعور رؤسهم سود وقيل الاذكياء
وقيل الروسا والسادات - التيعة
قال فى النهاية اسم لادنى ما تجب
فيه الزكوة من الحيوان كالخمس
من الابل والاربعين من الغنم
وقيل الاربعون من الغنم قاله
فى الزبدة شرح الشفاء - مقورة
الالياط - الاقورار الاسترخاء
فى الجلود والالياط جمع ليط بكسر
اللام والتحتانية قشر العود شبه
به الجلد لالتزاقه باللحم المراد غير
مسترخية الجلود لهزالها - ضناك
بالكسر السمينة - انطوا - بالطاء المهملة
اى اعطوا ومنه فى القرأة الشاذة
انا انطيناك الكوثر - الثبجة - الثاء
المثلثة ثم الموحدة ثم الجيم اى
اعطوا الوسط فى الصدقة لا من

اپنے ملک پر نہ ہٹائے جاویں اوس سے بولا جاتا ہے
عبہلت الناقۃ جبکہ چھوڑ دے تو اسکو تا کہ چرتی پھرے
جہاں چاہے **اروع** بفتح ہمزہ وسکون رار مہملہ
اور آخر میں عین مہملہ سردار و بعض نے کہا کہ وہ جس کا
حسن تجھے پسند آئے بولا جاتا ہے امرأۃ روعاء یعنی
خوبصورت چہرہ والی عورت۔

مشابیب بفتح میم وشین معجمہ اور کسر بار موحدہ
پھر یار تحتانیہ ساکنہ پھر بار موحدہ۔ وہ آدمی جن کے
رنگ سپید ہوں اور بال سیاہ۔ اور بعض نے کہا
ہے کہ اذکیار۔ ذی شعور۔ اور بعض نے کہا کہ سادات
اور رؤسا۔

التیعہ کہا نہایہ میں اقل درجہ حیوانوں میں وجوب
زکوۃ کی تعداد کا جیسے کہ پانچ اونٹوں میں اور چالیس
بکریوں میں اور بعض نے کہا کہ اس کے معنی ہیں چالیس
بکریاں۔ بیان کیا ہے اسکو زبدہ شرح شفا میں۔

مقورۃ الالیاط۔ الاقورار کہال کا ڈھیلا ہونا اور
لٹک جانا اور الیاط جمع ہے لیط کی بکسر لام وسکون
تحتانیہ۔ لکڑی کا چھلکہ (چھال) تشبیہ دیگئی کہال کے
ساتھ بوجہ اوس کے التزام کے گوشت سے مراد
یہ ہے کہ دبلے پن کی وجہ سے اون کی کہالیں لٹکی
ہوئی نہ ہوں۔

ضناک۔ بالکسر موٹی۔ **انطوا**۔ طار مہملہ یعنے
دو تم۔ اور اسی سے ہے قرأۃ شاذہ میں۔ انا انطیناک الکوثر
(بجائے انا اعطیناک کے) **الثبجہ** ثار مثلثہ ثم بار
موحدہ پھر جیم یعنی دو تم مال متوسط زکوۃ میں نہ بہت
عمدہ مال اور نہ بالکل برا۔

السیبوب سین مہملہ اور یار تحتانیہ اور بار موحدہ۔

خيار المال ولا من رذالته - **السيوب**
بالسين المهملة والتحتانية والموحدة
الركاز - **قوله مم بكر فاصقعوه**
فی لغة اليمن يبدلون لام التعريف
ميما فتكون راء بكر مكسورة بلا تنوين
لان اصله من البكر فلما ابدل اللام
ميما بقيت الحركة بحالها - فاصقعوه
ای اضربوه واصل الصقع الضرب
على الراس وقيل الضرب ببطن الكف
واستوفضوه - ای غربوه
واطردوه من وفضت الابل اذا
تفرقت - **ضرجوه بالاضاميم**
ای ادموه وارجموه بالحجارة فهو
جمع اضامة - **لاتوصيم فی**
الدين - الوصم الفترة والوهن
ای لاتفتروا فی اقامة الحدود ولا
تحابوا فيها - **لاغمة فی فرائض**
الله - ای لا تستر ولا تخفی فرائضه
دفعًا للتهمة - **يترفل** - ای يتسود
ويترأس استعارة من ترفيل الثوب
وهو اسباغه واسباله - **قوله**
من زنی مم بكر فاصقعوه
مائة واستوفضوه عاما و
من زنی مم ثيب فضرجوه
بالاضاميم - ای اضربوا زانی
بكر مائة وغربوه عاما وارجموا
زانی ثيب - فاعلم ان التغريب هو

رکاز - معدن۔

قولہ مم بکر فاصقعوہ۔ لغت یمن میں بدلتے ہیں لام معرفہ
کو میم سے پس ہوگی راء بکر کی مکسور بلا تنوین کے کیونکہ
اوس کی اصل من البکر ہے پس جب بدلا لام میم سے تو
باقی رہگئی حرکت اپنے حال پر۔ فاصقعوہ۔ اے مارو تم
اوسکو۔ اصل میں صقع سر پہ مارنے کو کہتے ہیں۔ اور
بعض نے کہا کہ مارنا ہتیلی سے (یعنی تھپیڑ مارنا)
واستوفضوہ۔ یعنی جلا وطن کر دو اوسکو اور
بہگا دو۔ ماخوذ ہے وفضت الناقۃ سے بولا جاتا ہے
جبکہ وہ علیحدہ ہو جائے۔
ضرجوہ بالاضامیم۔ یعنی خون آلود کرو اوسکو اور رجم
کرو پتہروں سے پس وہ جمع ہے اضامۃ کی۔
لاتوصیم فی الدین۔ وصم سستی اور کاہلی یعنی نہ سستی
کرو اللہ کے حدود قائم کرنے میں اور نہ محبت کا
خیال کرو۔
لاغمۃ فی فرائض اللہ۔ یعنی مت چھپاؤ فرائض
اللہ کو تہمت دفع کرنے کے لیے۔
یترفل یعنی سردار ہے اور رئیس ہے۔ مشتق ہے
ترفیل الثوب سے جس کے معنے ہیں کپڑے کا لٹکانا
اور گھسیٹنا۔ (کیونکہ یہ علامت ہے سرداری کی)
قولہ من زنی یعنی جو کہ زنا کرے کنواری سے تو مارو
اوسے سو کوڑے اور جلا وطن کرو ایک سال اور جو
زنا کرے نکاح شدہ سے اوسکو رجم کرو پتہروں
سے۔ یعنی مارو کنواری سے زنا کرنے والے کے
سو کوڑے اور جلا وطن کر دو اوسکو ایک سال اور
رجم کرو منکوحہ کے زانی کو۔ پس جان تو کہ تغریب کے
معنی ہیں نکال دینا زانی کو اپنی جگہ سے ایک سال کے

نفی الزانی عن محله سنة والیه ذهب
الشافعی ومالك وغیرهما واقل
مایطلق علیه اسم الغربة قیل
هو مسافة قصر - وحکی فی البحر
عن علی وزید بن علی والصادق
والناصر فی احد قولیه ان التغریب
هو حبس سنة واجیب عنه بانه
مخالف لوضع التغریب - کیف وقد
شهر الاول من الصحابة الذین هم
اعرف لمقاصد الشارع فقد غرب
عمر رض من المدینة الی الشام و
غرب عثمان الی مصر وابن عمر امته
الی فدك - واختلف العلماء فی
وجوب نفی الزانی البکر وعدم وجوبه
فادعی محمد بن نصر فی کتاب
الاجماع الاتفاق علی وجوب نفی
الزانی البکر الا عند الکوفیین قال
ابن منذر قسم رسول الله صلی الله
علیه وسلم فی قصة العسیف انه
یقضی بکتاب الله تعم ثم قال انه
علیه جلد مائة وتغریب عام وهو
هو المبین لکتاب الله تعم وخطب
عمر بذلك علی رؤس المنابر
وعمل به الخلفاء الراشدون ولم
ینکره احد فکان اجماعا وقد حکی
القول بذلك صاحب البحر عن
الخلفاء الاربعة وزید بن علی

لئے اور یہی مذہب ہے امام شافعی اور امام مالک
وغیرہ کا اور اقل مدت جسپر غربت کا اطلاق آسکتا ہے
کہا گیا ہے کہ وہ اوسقدر مسافت ہے جسمیں نماز
قصر پڑہی جاوے۔ اور نقل کیا ہے بحر میں علی اور
زید بن علی اور صادق سے اور ناصر کے ایک قول
کی روسے کہ تغریب کے معنی ہیں قید کرنا ایک سال
اور جواب دیا گیا ہے اس کا اس طور سے کہ یہ
مخالف ہے وضع تغریب کے اور کیسے صحیح ہو یہ قول
جبکہ قول اول مشہور ہے صحابہ رضی اللہ عنہم سے جو
زائد سمجھتے تھے مقاصد رسول اللہ کے اور شہر بدر کیا
ہے حضرت عمرؓ نے مدینہ سے شام کی طرف اور حضرت
عثمان نے مصر کی طرف اور ابن عمرؓ نے اپنی چھوکری
کو فدک کی طرف اور اختلاف کیا علماء نے کنواری کے
زانی کو شہر بدر کرنے کے وجوب اور عدم وجوب میں
پس دعوی کیا ہے محمد بن نصر نے کتاب الاجماع
میں زانی بکر کے شہر بدر کرنے پر اتفاق علماء کا مگر کوفیین
کے نزدیک کہا ابن منذر نے کہ قسم کہائی تھی رسول اللہ
نے قصہ عسیف میں کہ آپ حکم کرینگے کتاب اللہ کے
موافق۔ پھر فرمایا کہ اسپر سو کوڑے ہیں اور ایک
سال کے لئے جلاوطنی اور یہی ظاہر ہے کتاب اللہ
سے اور خطبہ پڑہا اسپر حضرت عمر نے بر سر ممبر اور
عمل کیا اسپر خلفاء راشدین نے اور نہیں انکار
کیا اوسکا کسی نے پس ہوگیا اجماع اور اسی قول کو
حکایت کیا ہے صاحب بحر نے خلفاء اربعہ اور زید
بن علی اور صادق اور ابن ابی لیلے اور ثوری اور
امام مالک اور امام شافعی اور امام احمد اور اسحق
اور امام یحیی وغیرہ کا اور ایک قول کی روسے یہی

والصادق وابن ابی لیلے والثوری و
مالك والشافعي واحمد واسحق
والامام يحيي واحد قولى الناصر
وحكے عن القاسمية وابی حنيفة
وحماد ان التغريب والحبس غير
واجبين واستدل لهم بقوله اِذ لم
يذكرا فی اٰية الجلد وبقوله صلے الله
عليه وسلم اذا زنت امة احدكم
فليجلدها۔ الحديث وظاهر احاديث
التغريب انه ثابت فی الذكر والانثے
واليه ذهب الشافعي وقال مالك
والاوزاعی لا تغريب علے المرأة
لانها عورة وهو مروی عن امير
المؤمنين علے رض وظاهرها انه لا
فرق بين الحر والعبد واليه ذهب
الثوری وداؤد والطبری والشافعی
فی قول له والامام يحيى۔ وقد ذهب
بعضهم الى انه ينصف فی حق الامة
والعبد قياسا علے الحد وهو قياس
صحيح وفی قول للشافعی انه لا ينصف
فيهما وذهب مالك واحمد بن حنبل
واسحق والشافعی فی قول له وهو
مروی عن الحسن الى انه لا تغريب
للرق واستدلوا بحديث اذا زنت امة
احدكم المتقدم۔ واما فی زانی
الثيب فالرجم مجمع عليه وحكے
فی البحر عن الخوارج انه غير واجب

مذہب ہے ناصر کا اور حکایت کی گئی قاسمیۃ اور امام ابوحنیفہ اور حماد سے یہ کہ جلاوطنی اور حبس دونو غیر واجب ہیں اور استدلال اونکا قول اللہ کا ہے آیۃ جلد میں کہ اذلم یُذکرا۔ اور قول رسول اللہ کا اِذا زنت الخ یعنی جب زنا کرے تم میں سے کسی کی چھوکری تو چاہیئے کہ کوڑے مارے اُسے الحدیث۔

اور ظاہر اُن سب احادیث کا جو جلاوطنی کی بابتہ ہیں دال ہے اِس امر پر کہ وہ ثابت ہے مرد وعورت سب کے حق میں اور یہ مذہب ہے امام شافعی کا اور کہا امام مالک اور اوزاعی نے کہ نہیں ہے جلاوطنی عورت کے لئے کیونکہ اوس کے لئے ستر ضروری ہے اور یہی مروی ہے امیر المومنین علی رضؓ سے۔ اور نیز ظاہر احادیث مذکورہ دال ہے اِس امر پر کہ کوئی فرق نہیں اِس حکم میں حر اور عبد کا اور یہی مذہب ہے ثوری اور داؤد اور طبری اور امام شافعی کا ایک قول کی رو سے اور امام یحیی کا۔

اور بعض کا مذہب ہے کہ یہ سزا نصف کیجاوے چھوکری اور غلام کے حق میں۔ قیاس کیا ہے حدود پر اور یہ قیاس صحیح ہے اور امام شافعی کا ایک قول ہے کہ ان دونو کے حق میں بھی تنصیف نہ کی جاوے۔ اور گئے ہیں امام مالک اور امام احمد اور اسحق اور امام شافعی ایک قول میں اور یہی مروی ہے حسن بصری سے کہ غلام کیلئے جلاوطنی نہین ہے۔ اور استدلال لائے ہیں حدیث اِذا زنت سے جو اوپر گذر گئی۔

لیکن زانی منکوحہ کے بارہ میں پس رجم ہے باتفاق علماء اور نقل کیا ہے بحر میں خوارج سے کہ وہ غیر واجب ہے۔ اور اسیطرح نقل کیا ہے

وكذلك حكاه عنهم ايضا ابن العربي
وحكاه ايضا عن بعض المعتزلة
كالنظام واصحابه ولا مستند لهم
الا انه لم يذكر في القرآن وهذا باطل
فانه قد ثبت بالسنة المتواترة المجمع
عليها وايضا هو ثابت بنص القرآن
لحديث عمر عند الجماعة انه قال
كان مما انزل على رسول الله صلى
الله عليه وسلم اية الرجم فقرأناها
ووعيناها ورجم رسول الله صلى الله
عليه وسلم ورجمنا بعده ونسخ
التلاوة لا يستلزم نسخ الحكم كما
اخرجه ابوداود من حديث ابن
عباس وقد اخرج احمد والطبراني
في الكبير من حديث ابي امامة بن
سهل عن خالته العجماء ان فيما
انزل الله من القرآن - ان الشيخ
والشيخة اذا زنيا فارجموهما
البتة بما قضيا من اللذة واخرجه
ابن حبان في صحيحه من حديث
ابي بن كعب بلفظ كانت سورة
الاحزاب توازي سورة البقرة
وكان فيها اية الرجم - الشيخ والشيخة
الحديث وقيل يجمع الجلد مع الرجم
ذهب اليه جماعة من العلماء منهم
العترة واحمد واسحق وداود
الظاهري وابن المنذر وذهب مالك

اونسے ابن عربی نے بھی اور یہی منقول ہے بعض
معتزلہ سے جیسے نظام اور اوس کے اصحاب اور کوئی سند
نہیں ہے اونکی مگر یہ کہ نہیں ذکر کیا گیا اسکا قرآن میں
اور یہ باطل ہے کیونکہ وہ ثابت ہے سنت متواترہ سے
جسپر اتفاق ہے علماء کا۔ اور بھی یہ ثابت ہے نص
قرآن سے بوجہ حدیث عمرؓ کے جس کی تخریج
کی ہے سب اصحاب سنن نے کہ اونہوں نے کہا
کہ آیت رجم اون آیتوں میں سے ہے جو اُتریں رسول اللہ
پر پس پڑھا ہم نے اوسکو اور یاد رکھا ہم نے اوسکو اور
رجم کیا رسول اللہ نے اور رجم کیا ہم نے آپ کے
بعد اور نسخ تلاوت کا نہیں لازم ہے نسخ حکم کو جیسے کہ
تخریج کی ابوداؤد نے حدیث ابن عباس سے اور
تخریج کی ہے امام احمد اور طبرانی نے کبیر میں حدیث
ابی امامہ بن سہل سے وہ روایت کرتے ہیں اپنی خالہ
عجماء سے کہ اللہ نے جو قرآن اُتارا ہے اوسی میں
سے ہے یہ آیت کہ ان الشیخ والشیخۃ الخ کہ بوڑھا اور
بوڑھیا جبکہ زنا کریں تو رجم کرو دونوں کو ضرور اوس کے
عوض میں جو حاصل کی ہے اونہوں نے لذت اور تخریج
کی ہے اس کی ابن حبان نے اپنی صحیح میں ابی بن
کعب کی حدیث سے کہ سورہ احزاب برابر تھی سورۂ
بقر کے اور تھی اوس میں آیت رجم کی کہ الشیخ والشیخۃ
الحدیث۔

اور بعض نے کہا ہے کہ جمع کیا جاوے کوڑے مارنا
بھی رجم کے ساتھ گئی ہے اس کی طرف ایک جماعت
علماء کی اون ہی میں سے عترت ہیں اور امام احمد اور
اسحق اور داؤد ظاہری اور ابن منذر اور گئے ہیں امام
مالک اور حنفیہ اور شافعیہ اور جمہور علماء اس بات کی

والحنفية والشافعية وجمهور العلماء الى انه لا يجلد بل يرجم فقط وهو مروي عن احمد بن حنبل وتمسكوا بحديث سمرة في انه صلى الله عليه وسلم لم يجلد ماعزا بل اقتصر على رجمه قالوا وهو متاخر عن احاديث الجلد فيكون ناسخا۔

طرف کہ کوڑے نہیں مارے جاویں بلکہ صرف رجم کی جاوے فقط اور یہی مروی ہے امام احمد بن حنبل سے اور استدلال لائے ہیں وہ سمرہ کی حدیث سے کہ رسول اللہ نے نہیں کوڑے مارے ماعز کو بلکہ اقتصار کیا اوس کے رجم پر کہا علمائنے اور یہ قصہ متاخر ہے احادیث جلد سے ۔ کوڑے مارنا پس ہوگا یہ ناسخ ۔

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم لوفد غامد وهم عشرة

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ نے وفد غامد کو اور وہ دس آدمی تھے

قال في زاد المعاد قال الواقدي وقدم على رسول الله صلى الله عليه وسلم وفد غامد سنة عشر وهم عشرة فنزلوا ببقيع الغرقد وهو يومئذ اثل ثم انطلقوا الى رسول الله صلى الله عليه وسلم وخلفوا عند رحالهم احدثهم سنا فنام عنه واتى سارق فسرق عيبة لاحدهم فيها اثواب له وانتهى القوم الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فسلموا عليه واقروا له بالاسلام وكتب لهم كتابا فلم يذكر لفظه وقال لهم من خلفتم في رحالكم قالوا احدثنا سنا يا رسول الله قال فانه قد نام عن متاعكم حتى اتى آت فاخذ عيبة احدكم فقال رجل من القوم ما لاحد من القوم عيبة غيري فقال صلى

ذکر کیا زاد المعاد میں کہ کہا واقدی نے کہ آئے رسول اللہ کے پاس سنہ ۱۰ ہجری میں قبیلہ غامد کے ایلچی اور وہ دس آدمی تھے پس اترے وہ بقیع غرقد میں اور وہاں آجکل جھاؤ کی جھاڑی ہے۔ پھر گئے وہ رسول اللہ کی خدمت میں اور چھوڑ دیا اپنے سامان میں انہوں میں سے سب چھوٹی عمر والے کو پس سو گیا وہ اور آیا چور پس چرالی اونمیں سے ایک کی گٹھڑی جس میں اوس کے کپڑے تھے اور پہونچے وہ سب رسول اللہ کے پاس پس سلام کیا آپ کو اور اقرار کیا اسلام کا اور لکھا رسول اللہ نے اون کے لیے فرمان پس نہیں ذکر کیے اُس کے لفظ۔

اور پوچھا اونسے رسول اللہ نے کس کو چھوڑا ہے تم نے اپنے سامان میں کہا ہم میں سے چھوٹی عمر والے کو یا رسول اللہ آپ نے فرمایا کہ وہ سو گیا تمہارے سامان سے اور ایک چور آیا جو تم میں سے ایک شخص کی گٹھڑی لے گیا اون میں سے ایک شخص نے کہا کہ میرے سوا کسی کی گٹھڑی نہیں ہے پس فرمایا

الله علیه وسلم قد اخذت وردت
الی موضعها فرجع القوم سراعا
حتی اتوا رواحلهم فسالوا عن صاحبهم
الخبر قال فرغت من نومی ففقدت
العیبة فقمت فی طلبها فاذا رجل قد
کان قاعدا فلما رآنی صار یعدو
منی فلما انتهیت الی حیث انتهی
فاذا اثر حفر واذا هو قد غیب
العیبة فاستخرجتها قالوا نشهد انه
رسول الله قد اخبرنا باخذها وانها
قد ردت فرجعوا الیه صلی الله علیه
وسلم واخبروه وجاء الغلام الذی
خلفوه فاسلم وامر النبی صلی الله
علیه وسلم ابی بن کعب فعلمهم
قرآنا واجازهم کما یجیز الوفود وانصرفوا

قال ابن الاثیر فی ترجمة عمیر
ابن الحارث الازدی انه روی
ابن شاهین باسناده عن اسمعیل
ابن خالد الازدی عن ابیه عن
حضیرة بن عبد الله عن ابی الظبیان
عمیر بن الحارث الازدی انه اتی النبی
صلی الله علیه وسلم فی نفر من قومه
منهم حجر بن المرقع وابو سبرة و
مخنف وعبد الله ابنا سلیم وعبد
شمس بن عفیف سماه النبی صلی الله
علیه وسلم عبد الله وجندب بن زهیر
وجندب بن کعب والحارث بن الحارث

رسول اللہ نے لیلی گئی وہ گٹھری اور اپنی جگہ واپس
لائی گئی پس لوٹے وہ سب جلدی سے یہانتک کہ پہونچے
اپنے مقام پر پس پوچھا اپنے ساتھی سے حال کہا کہ
جب میں اپنی نیند سے جاگا تو گٹھری کو گما ہوا پایا
میں اوسے ڈہونڈنے چلا تو ایک شخص بیٹھا ہوا تہا
جب اوس نے مجھے دیکھا تو بہاگ گیا جب میں ہاں
پہونچا جہاں وہ بیٹھا تہا تو مینے گٹھری کا نشان دیکھا
جہاں اوس نے وہ گٹھری چھپادی تھی پس نکالا مینے
اوسکو کہا اون سب نے کہ گواہی دیتے ہیں ہم کہ وہ
رسول ہیں اللہ کے خبر دی تھی اونہوں نے اوس
کے لیئے جانے کی اور یہ کہ وہ لوٹا لیگئی پس لوٹے وہ
سب رسول اللہ کی طرف اور خبر دی اونکو اور آیا وہ
لڑکا جسکو اونہوں نے پیچھے چھوڑ دیا تہا پس اسلام
لایا وہ اور حکم دیا رسول اللہ نے ابی بن کعب کو پس
سکہایا اونکو قرآن اور انعام دیا آپ نے اونکو جیسے کہ دیا
کرتے تھے قاصدوں کو اور لوٹ گئے وہ سب کہا ابن
اثیر نے عمیر بن حارث ازدی کے ترجمہ میں کہ روایت
کی ہے ابن شاہین نے اپنی سند سے آسمیل بن خالد
ازدی سے روایت کرکے وہ روایت کرتے ہیں اپنے
باپ سے وہ حضیرہ بن عبد اللہ سے وہ ابی الظبیان
عمیر بن حارث ازدی سے کہ وہ آئے رسول اللہ کی
خدمت میں اپنی قوم کے چند لوگوں کے ساتھ اون
میں سے حجر بن مرقع تھے اور ابوسبرہ اور مخنف اور
عبد اللہ بن سلیم اور عبد شمس بن عفیف جن کا نام
رکھا رسول اللہ نے عبد اللہ اور جندب بن زہیر
اور جندب بن کعب اور حارث بن حارث اور زہیر
بن محشی اور حارث بن عامر پس کہا رسول اللہ نے

بن الحارث وزهير بن الحشي والحارث بن عامر فكتب النبي صلى الله عليه وسلم لهم كتابا۔
اما بعد فمن اسلم من غامد فله ما للمسلم حرم ماله ودمه ولا يعشر ولا يحشر۔ واخرج ابو موسى لا يحشروا ولا يعشروا وله ما اسلم من ارضه - اقول هذا هو الكتاب الذي ذكر قصته في زاد المعاد ولم يذكر لفظه لانه صلى الله عليه وسلم سمى في كتابه هذا قبيلة غامد وعادتهم ان يفدون عليه مرة واحدة وايضا اصحاب الوفد ههنا عشرة كما قاله صاحب زاد المعاد والله اعلم۔

اون کے لیے فرمان۔
بعد حمد کے پس جو اسلام لائے قبیلہ غامد میں سے پس اوس کے لیے ہیں وہ منافع جو مسلمان کے لیے ہیں حرام ہے اوسکا مال اور اوس کی جان نہ عشر لیا جائے اور نہ جمع کیا جائے لشکر بنانے کو اور تخریج کی ابو موسیٰ نے۔ لا یحشروا الخ۔ بلفظ جمع اور معاف ہے اوس کو وہ زمین جو اسلام لانے وقت اوس کے قبضہ میں تھی۔
کہتا ہوں میں کہ یہ وہی فرمان ہے جسکا قصہ زاد المعاد میں مذکور ہے لیکن اوس کے الفاظ کا ذکر نہیں ہے کیونکہ رسول اللہ نے نام لیا ہے اپنے فرمان میں قبیلۂ غامد کا اور عادت عرب کی یہ تھی کہ ایک قبیلہ کے ایک ہی مرتبہ آتے تھے اور نیز اصحاب وفد اس قصہ میں بھی دس ہی ہیں۔
جیسے کہ کہا ہے صاحب زاد المعاد نے واللہ اعلم۔

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم لوفد ثقيف

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ نے وفد ثقیف کو

ذكر في المواهب وقدوم عليه صلى الله عليه وسلم وفد ثقيف بعد قدومه من تبوك وكان من امرهم انه صلى الله عليه وسلم لما انصرف من الطائف قيل له يا رسول الله ادع على ثقيف فقال اللهم اهد ثقيفا وائت بهم ولما انصرف عنهم اتبع اثره عروة بن مسعود حتى ادركه فاسلم وسأله ان يرجع الى قومه

ذکر کیا مواہب میں کہ آئے رسول اللہ کی خدمت میں وفد ثقیف آپ کے تبوک سے واپسی کے بعد اور اون کا قصہ اس طرح ہے کہ جب رسول اللہ لوٹے طائف سے تو آپ سے عرض کی گئی کہ یا رسول اللہ بد دعا کیجے ثقیف کے لیے پس کہا کہ اے اللہ ہدایت کر قبیلہ ثقیف کو اور لا اونکو یعنی اسلام لانے کی غرض سے اپس جبکہ لوٹے وہانسے تو آپ کے پیچھے چلے عروہ بن مسعود یہانتک کہ آپ کو پالیا پس اسلام لائے اور پوچھا آپ سے کہ لوٹ جاویں اپنی قوم کی طرف اسلام سے کر پس جب اونپر ظاہر ہوئے

بالاسلام فلما اشرف لهم على
علية وقد دعاهم الى الاسلام
واظهر لهم دينه رموه بالنبل
من كل وجه فاصابه سهم فقتله ثم
اقام ثقيف بعد قتله اشهرا ثم انهم
استمروا فيما بينهم ورأوا انهم لا طاقة
لهم بحرب من حولهم من العرب وقد
بايعوا واسلموا فاجمعوا ان يرسلوا
اليه صلى الله عليه وسلم فبعثوا
عبد يا ليل بن عمرو بن عمير ومعه
اثنان من الاحلاف الحكم بن عمرو
وشرحبيل بن غيلان وثلثة من
بني مالك عثمان بن ابي العاص
واوس بن عوف ونمير بن جرشة
فلما قدموا ضرب عليهم قبة من
ناحية المسجد وكان خالد بن سعيد
بن العاص هو الذي يمشي بينهم
وبين رسول الله صلى الله عليه وسلم
حتى اسلموا واكتتبوا كتابهم وكان
خالد هو الذي كتبه وكان فيما
سئلوا رسول الله ان يدع لهم الطاغية
وهي اللات لا يهدمها ثلث سنين
فابى صلى الله عليه وسلم عليهم الا
ان يبعث ابا سفيان بن حرب والمغيرة
ابن شعبة يهدمانها وكان فيما سألوا
ان يعفيهم من الصلوة فقال صلى
الله عليه وسلم لا خير في دين لا صلوة

ایک جہروکے سے اور بلایا اونکو اسلام کی طرف اور
ظاہر کیا اونپر اپنا دین تو اونہوں نے تیر مارے یہانتک
کہ انکو ایک تیر لگا جس سے وفات ہوئی۔ پھر چند ماہ ان
کے قتل کے بعد ثقیف بدستور اپنی حالت پر رہے
پھر جب اونہوں نے دیکھا کہ اون کے گرداگرد جو عرب
کہ ہیں اور جو اسلام لے آئے ہیں اور جنہوں نے کہ
بیعت کرلی ہے اون سے لڑنے کی ان میں طاقت
نہیں ہے تو اتفاق کیا اس بات پر کہ بھیجیں قاصد
رسول اللہ کی طرف پس بھیجا عبد یالیل بن عمرو بن عمیر
کو اور اون کے ساتھ دو آدمی اپنے حلیفوں میں سے
حکم بن عمرو اور شرحبیل بن غیلان اور تین آدمی قبیلہ
بنی مالک سے عثمان بن ابی العاص اور اوس بن عوف
اور نمیر بن جرشہ۔ پس جب یہ آئے تو ان کے لئے
مسجد میں خیمہ کھڑا کیا گیا اور تھے خالد بن العاص جو
درمیانی تھے گفتگو میں رسول اللہ اور اون کے
درمیان۔ یہانتک کہ وہ اسلام لائے اور فرمان لکھوانا
چاہا اور خالد نے ہی یہ فرمان لکھا تھا۔ اور اونہوں نے
جو رسول اللہ سے چاہا تھا اون میں سے یہ بھی تھا کہ اونکا
بت لات تین سال تک اون کے لیے رہنے دیں
اور اوسکو توڑیں نہیں پس انکار کیا رسول اللہ نے
مگر یہ کہ بھیجیں ابو سفیان بن حرب اور مغیرہ بن شعبہ کو
اوس کے توڑنے کے لیے اور یہ خواہش کی تھی کہ
نماز اونکو معاف کردیں پس فرمایا رسول اللہ نے
نہیں ہے بھلائی اوس دین میں جس میں نماز نہیں ہے
پس جب وہ اسلام لائے اور اون کے لیے فرمان
لکھا گیا تو امیر بنایا اونپر عثمان بن ابی العاص کو جو سب
سے چھوٹے تھے لیکن قرآن سیکھنے اور اسلام کی

فيه فلما اسلموا وكتب لهم الكتاب
امر عليهم عثمان بن ابی العاص وكان
من احدثهم سنا لكنه كان من
احرصهم على التفقه فی الاسلام و
تعلم القرآن فرجعوا الى بلادهم
ومعهم ابو سفيان بن حرب والمغيرة
بن شعبة لهدم الطاغية فلما دخل
المغيرة عليها علاها يضربها بالمعول
وخرج نساء ثقيف حسرا يبكين
عليها واخذ المغيرة بعد ان كسرها
مالها وحليها وكان كتاب رسول الله
صلعم۔

بسم الله الرحمن الرحيم من محمد
رسول الله صلى الله عليه وسلم الى
المؤمنين ان عضاه وج وصيده
حرام۔ لا يعضد من وجد يفعل
شيئا من ذلك فانه يجلد وتنزع
ثيابه فان تعدى ذلك فانه يوخذ
فيبلغ النبي محمدا صلى الله عليه وسلم
وهذا امر النبي محمد رسول الله و
كتب خالد بن سعيد بامر محمد بن
عبد الله فلا يتعداه احد فيظلم
نفسه فيما امر به محمد رسول الله۔
هكذا ذكره الشيخ الدحلان فی سيرته
وغير واحد من اصحاب السير هكذا
وله ذكر فی طبقات محمد بن سعد
فی ترجمة[م] خالد بن سعيد بن العاص

معلومات حاصل کرنے میں سب سے زائد حریص تھے
پس واپس ہوئے وہ اون کے ہمراہ ابوسفیان بن حرب
اور مغیرہ بن شعبہ تھے بت توڑنے کے لیے پس جب
مغیرہ وہاں گئے تو مارا اوسکو تیر اور ثقیف کی عورتیں
اوسپر افسوس کرکے روتی تھیں اور مغیرہ نے
اوس کو توڑنے کے بعد اوس کا مال اور زیور لیلیا۔ اور تھا
رسول اللہ کے فرمان میں کہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ (یہ فرمان ہے) محمد رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کا مومنین کی طرف۔ خار دار درخت
وادی وج کے اور وہاں کا شکار حرام ہے نہ کاٹا جائے
کچھ۔ جو شخص کہ ان امور منہی عنہ کا مرتکب پایا جائے
تو چاہیے کہ اوسے کوڑے مارے جاویں اور چھین
لیے جائیں اوس کے کپڑے اور جو حجت کرے اس
بارہ میں پس اوس کو پکڑ لیا جائے اور پہونچایا جائے
محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں۔
یہ حکم ہے محمد رسول اللہ کا۔ اور لکھا ہے اسکو خالد
بن سعید نے محمد بن عبد اللہ کے حکم سے۔ پس
چاہیئے کہ نہ ظلم کرے کوئی اپنے نفس پر اوس چیز میں
جس کی بابت حکم کیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے۔

اسی طرح ذکر کیا ہے اسکو شیخ الدحلان نے اپنی سیرت
میں اور بہت سے اصحاب سیر نے بھی اسیطرح ذکر
کیا ہے۔ اور اس کا ذکر ہے محمد بن سعد کے طبقات
میں عثمان بن ابی العاص کے ترجمہ میں جن کو اونپر امیر بنایا
تھا اور وہ سب سے چھوٹے تھے اور خالد بن سعید بن العاص کے ترجمہ
میں سے کہا کہ خبر دی ہم کو محمد بن عمر نے کہا کہ
حدیث بیان کی مجھ سے جعفر بن محمد بن خالد

[م] عثمان بن ابی العاص وقد امره عليهم وكان احدثهم سنا و م

فقال اخبرنا محمد بن عمر قال حدثني جعفر بن محمد بن خالد عن محمد بن عبد الله بن عمرو بن عثمان بن عفان قال اقام خالد بعد ان قدم من ارض الحبشة مع رسول الله صلعم بالمدينة وكان يكتب له وهو الذي كتب كتابا لوفد الثقيف وهو الذي مشى في الصلح بينهم وبين رسول الله صلعم -

عضاه - بمهملة مكسورة ثم معجمة وآخره هاء لا تاء شجر ذي شوك -

وج بفتح الواو وشد الجيم واد بالطائف لا بلد به وغلط الجوهري حيث قاله بلد كذا في القاموس -

نے محمد بن عبد اللہ بن عمرو بن عثمان بن عفان سے روایت کرکے کہا کہ خالد حبشہ کی واپسی کے بعد رسول اللہ کے پاس ٹھہرے مدینہ میں اور وہ آپ کے کاتب تھے۔

اور وہی ہیں جنہوں نے وفد ثقیف کا فرمان لکھا اور یہی اون کے اور رسول اللہ کے درمیان ثالث تھے صلح کی گفتگو میں۔

عضاہ۔ عین مہملہ مکسورہ پھر ضاد معجمہ اور آخر میں ہاء ہوز نہ تاء فوقانیہ۔ ایک درخت کانٹوں دار۔

وج۔ بفتح واو اور تشدید جیم ایک طائف کے جنگل کا نام ہے نہ شہر کا اور غلطی کھائی ہے جوہری نے کہ کہا ہے اوسکو شہر۔ اسی طرح ہے قاموس میں۔

المسائل

مسائل

قوله وضرب عليهم قبة في المسجد - يفيد جواز انزال المشرك في المسجد لا سيما اذا كان يرجو اسلامه وتمكينه من سماع القرآن ومشاهدة اهل الاسلام وعبادتهم **قوله امر عليهم** يستفاد منه ان المستحق للامارة القوم وامامتهم افضلهم واعلمهم بكتاب الله وافقههم واحرصهم في دينه ولو كان من احدثهم سنا -

قوله الا ان يبعث ابا سفيان

قولہ وضرب علیہم قبة فی المسجد۔ فائدہ دیا اس قول نے اس بات کا کہ جائز ہے مشرک کا اُتارنا مسجد میں خاصکر جبکہ اُمید ہو اوس کے اسلام لانے کی اور اس بات کی کہ جگہ پکڑے گا اسلام اوس کے دل میں قرآن کے سننے اور اہل اسلام اور اون کی عبادات کے دیکھنے سے۔ **قولہ** امر علیہم۔ معلوم ہوتی ہے اس سے یہ بات کہ مستحق امارت قوم کے لئے وہ ہے جو اون میں سب سے زائد جاننے والا اور سمجھنے والا ہو کتاب اللہ کو اور حریص ہو دین میں۔ اگرچہ عمر میں سب سے چھوٹا ہو۔

قولہ الا ان یبعث ابا سفیان۔ فائدہ دیا اس نے مواضع الشرک کے گرائے جانے کے جواز کا۔ وہ جو بنائے

يفيد جواز هدم مواضع الشرك اللتي تتخذ بيوتا للطواغيت وهدمها احب الى الله ورسوله وانفع للاسلام والمسلمين وهذا حال المشاهد المبنية على القبور اللتي تعبد من دون الله ويشرك بارباها مع الله لا يحل ابقاءها في الاسلام ويجب هدمها ولا يصح وقفها والوقف عليها وللامام ان يقطعها واوقافها لجنود الاسلام ويستعين بها على مصالح المسلمين كما اخذ النبي صلى الله عليه وسلم اموال بيوت هذه الطواغيت وصرفها في مصالح الاسلام وكان يفعل عندها ما يفعل عند هذه المشاهد سواء من النذور لها والتبرك بها والتمسح بها وتقبيلها واستلامها وهذا كان شرك القوم بها ولم يكونوا يعتقدون ان انها خلقت السموات والارض بل كان شركهم بها كشرك اهل الشرك من ارباب المشاهد في زماننا بعينه - اعاذنا الله منه

قوله عضاه وج وصيده حرام - اختلف فيه هل هو حرم يحرم صيده وقطع شجره فالجمهور على انه لا يحرم ذلك لانه ليس في البقاع حرم الا حرم مكة والمدينة

جاتے ہیں گھر بتوں کے لئے مندر) اور اوس کا گرانا بہت محبوب ہے اللہ اور اوس کے رسول کو اور نافع ہے اسلام اور مسلمانوں کے لئے۔ اور یہی حال ہے اور عمارات کا جو بنائی جاتی ہیں قبروں پر جو پوجے جاتے ہیں اللہ کے سوا اور شریک کیا جاتا ہے قبروں والوں کو اللہ کے ساتھ۔ نہیں جائز ہے اوسکا باقی رکھنا اسلام میں اور واجب ہے اونکا گرانا اور نہیں صحیح ہے اونکا وقف اور نہ اونپر وقف۔ اور امام کو چاہیے کہ جاگیر میں دیدیں وہ اور اون کے اوقاف مسلمان لشکروں کو اور صرف کریں اوسکو مصالح مسلمین پر جیسے کہ لیلیا رسول اللہ نے ان مندروں کا مال اور خرچ کیا اوسکو مصالح مومنین میں۔

اور اون مندروں میں بھی یہی ہوتا تھا جو ہوتا ہے ان زیارت گاہوں پر یعنی اونپر نذریں چڑہانا اور ان سے تبرک حاصل کرنا اونکو چھونا اور چومنا چاٹنا۔

اور یہی تھا شرک اون کفار کا اون بتوں کے ساتھ نہ یہ کہ وہ اعتقاد رکھتے تھے اس بات کا کہ ان بتوں نے پیدا کیا ہے آسمان زمین بلکہ اونکا شرک بالکل ہمارے زمانہ کے زیارت گاہوں پر جانے والوں کے شرک کی طرح تھا۔ اللہ اس سے ہم کو بچائے

قولہ عضاہ وج وصیدہ حرام - اختلاف ہے اس میں کہ کیا وادی وج حرم ہے اور حرام ہے اوسکا شکار اور وہاں کے درخت کاٹنا پس جمہور کا مذہب یہ ہے کہ وہ حرم نہیں ہے کیونکہ دنیا میں مکہ اور مدینہ کے سوا اور کوئی حرم نہیں ہے۔ اور مخالفت کی ہے اون کی حرم مدینہ کی بابت پس حلال کیا ولا کا شکار اور وہاں کے درختوں کا کاٹنا اور اسکے حرم ہونے پر حجت ہین

وخالفهم ابو حنيفة في حرم المدينة
فابلم صيده وقطع شجره وهو محجوج
بالاحاديث الصحيحة في البخاري
وغيره وقال الشافعي في احد قوليه
وج حرم يحرم صيده وشجره وهذا
هو القول الجديد عنه واحتج لهذا
القول بحديثين احدهما هذا
الكتاب واجاب عنه الجمهور
بضعفه اذ ذكره ابن اسحق بلا سند
والثاني حديث عروة بن الزبير
عن ابيه ان النبي صلى الله عليه
وسلم قال ان صيد وج وعضاهه
حرم محرم لله رواه الامام احمد
وابو داؤد ولكن في سماع عروة
عن ابيه نظر وان كان قد راه
فاصحاب الحديث نفوا سماعه منه

احادیث صحیحہ جو بخاری وغیرہ میں ہیں اور کہا امام شافعی
نے اپنے ایک قول میں کہ وج حرم ہے حرام ہے وہاں
کا شکار اور وہاں کے درخت اور یہ قول جدید ہے
اونکا اور حجت اس قول کی دو حدیثیں ہیں اول یہ
حدیث فرمان کی اور جواب دیا ہے جمہور نے اسکا کہ
یہ ضعیف ہے کیونکہ ذکر کیا ہے اسکو ابن اسحق نے
بلا سند۔

اور دوسری حدیث عروہ بن زبیر کی وہ روایت کرتے
ہیں اپنے باپ سے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ
وادی وج کا شکار اور وہاں کے خاردار درخت
حرم ہیں حرام کیے ہوئے اللہ کے روایت کیا
اس کو امام احمد اور ابو داؤد نے ولیکن اس میں
کلام ہے کہ عروہ نے اپنے باپ سے حدیث سُنی
یا نہیں اگرچہ اونہوں نے دیکھا ہو اپنے باپ کو
پس اصحاب صحیح نے انکار کیا ہے اون کے سماع
کا اون کے والد سے۔

وصیت نامہ از آدم علیہ السلام

هذا وصية من آدم ابو البشر الى جميع ذريته

یہ وصیت ہے آدم ابو البشر کی جانب سے اپنے تمام اولاد کی جانب

قال الحافظ يروي عن سليمان
الاشيح صاحب كعب الاحبار عن
كعب الاحبار ان الخضر كان وزير
ذي القرنين وانه واقف معه على
جبل الهند فرأى ورقة مكتوب
فيها۔

بسم الله الرحمن الرحيم من آدم
ابي البشر الى ذريته ۔ اوصيكم

کہا حافظ نے کہ روایت ہے سلیمان اشیح سے جو
شاگرد ہیں کعب الاحبار کے وہ روایت کرتے ہیں
کعب الاحبار سے کہ خضر جو وزیر تھے ذوالقرنین کے
وہ کھڑے ہوئے تھے اون کے ساتھ ہند کے پہاڑ
پر دفعتاً کوہ سراندیب پس دیکھا ایک ورق جسمیں لکھا ہوا تھا
کہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم وصیت ہے آدم ابو البشر
کی جانب سے اونکی اولاد کے نام وصیت کرتا ہوں

بتقوی الله واحذركم من كيد عدوی وعدوكم ابليس فانه انزلني هنا۔

میں تم کو اللہ سے ڈرنے کی اور ڈراتا ہوں تم کو میرے اور تمہارے دشمن کے مکر سے جو ابلیس ہے کیونکہ اوسی نے مجھے یہاں اُتارا ہے۔

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم الى هرقل ملك الروم

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلعم نے ہرقل پادشاہ روم کی طرف

وكتب صلى الله عليه وسلم الى قيصر المدعو بهرقل ثم قال بعد تمام الكتاب من ينطلق بكتابي هذا الى هرقل وله الجنة فقالوا وان لم يصل يا رسول الله قال وان لم يصل فاخذه دحية بن خليفة الكلبي وتوجه به الى مكان فيه هرقل وهو بيت المقدس كما هو الصحيح - ونسخة الكتاب -

بسم الله الرحمن الرحيم - من محمد رسول الله - عبد الله ورسوله الى قيصر صاحب الروم السلام على من اتبع الهدى اما بعد فانی ادعوك بداعية الاسلام اسلم تسلم يؤتك الله اجرك مرتين فان توليت فعليك اثم الاريسين وَيَا أَهْلَ الْكِتَابِ تَعَالَوْا إِلَىٰ كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ أَنْ لَا نَعْبُدَ إِلَّا اللَّهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهِ شَيْئًا وَلَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا أَرْبَابًا مِنْ دُونِ اللَّهِ - فَإِنْ تَوَلَّوْا فَقُولُوا

اور لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قیصر کی طرف فرمان جسکا نام ہرقل تھا پھر فرمان ختم ہونے کے بعد فرمایا کہ کون لیجاتا ہے یہ میرا خط ہرقل کی طرف اور بعوض اس کے اوس کے لیے جنت ہے صحابہ نے پوچھا اور اگرچہ وہاں نہ پہونچے یا رسول اللہ فرمایا ہاں اگرچہ نہ پہونچے پس لیا اوسکو دحیہ بن خلیفہ کلبی نے اور روانہ ہوئے قیصر کے رہنے کی جگہکی طرف اور وہ بیت المقدس تھا جیسے کہ یہی ثابت ہوا ہے صحیح روایت سے۔

اور نسخہ اوس فرمان کا یہ ہے کہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ فرمان ہے محمد رسول اللہ کی جانب سے۔ جو اللہ کے بندہ اور اوس کے رسول ہیں قیصر شاہ روم کی طرف۔ سلام اوس شخص پر جس نے پیروی کی ہدایت کی۔ بعد حمد کے بلاتا ہوں میں تجھے دعوت اسلام کی طرف اسلام لا سلامت رہیگا۔ دیگا اللہ تجھے ثواب دوہرا پس اگر انکار کیا تو نے تو تجھی پر ہے گناہ کاشتکاروں کا یعنی تیری قوم کے تمام آدمیوں کا۔ اور اے اہل کتاب آؤ ایسے کلمہ کی طرف جو برابر ہے ہم میں اور تم میں یہ کہ نہیں عبادت کریں ہم مگر اللہ کی اور نہیں شریک بناویں اوسکا کسی کو اور نہ بناوے بعض ہمارا بعض کو صاحب اللہ کے سوا پس اگر اعراض کریں وہ تو کہدو اونسے کہ گواہ ہو جاؤ تم اس بات پر کہ ہم مسلمان

اشهدوا بانّا مسلمون ـ
رواه البخاری فی مواضع کثیرة
واخرجه مسلم فی المغازی ورواه
البزار وکثیر من اصحاب السیر
واخرجه محمد بن سعد فی الطبقات
فی ترجمة دحیة الکلبی قال اخبرنا
یعقوب بن ابراهیم بن سعد الزهری
عن ابیه عن صالح بن کیسان قال
قال ابن شهاب اخبرنی عبید الله
ابن عبد الله بن عتبة بن مسعود
ان عبد الله بن عباس اخبره ان
رسول الله صلعم کتب الی قیصر
یدعوه الی الاسلام وبعث بکتابه
مع دحیة الکلبی وامره صلعم ان
یدفعه الی عظیم بصری لیدفعه الی
قیصر فدفعه عظیم بصری الی قیصر
قال محمد بن عمر لقیه بحمص فدفعه
کتاب رسول الله صلعم وذلک فی
محرم سنة سبع من الهجرة ـ
والذی رواه ابو عبید القاسم بن
سلام من عبد الله بن شداد رض
فلما کان نسخته علی اختلاف ما
رویناه اوردناه بلفظه لانه یمکن
ان یکون مرة اخری ویؤید هذا القول
قول الزهری کما ذکرناه فی کتاب
النجاشی الذی لم یسلم من کون
الآیة فی الکتب ولیس فی روایته

ہیں۔ روایت کیا اسکو بخاری نے بہت جگہ اور تخریج کی
ہے مسلم نے مغازی میں اور روایت کیا ہے اسکو بزار
اور بہت سے اصحاب سیر نے۔ اور تخریج کی ہے
اس کی محمد بن سعد نے طبقات میں دحیہ کلبی کے ترجمہ
میں۔ کہا کہ خبر دی ہم کو یعقوب بن ابراہیم بن
سعد زہری نے اپنے باپ سے وہ روایت کرتے
ہیں صالح بن کیسان سے کہا کہ کہا ابن شہاب نے
کہ خبر دی مجھے عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ بن
مسعود نے کہ عبد اللہ بن عباس نے خبر دی اون کو
کہ رسول اللہ صلعم نے فرمان لکھا قیصر کو دعوت اسلام
کا اور بھیجا وہ فرمان لیکر دحیہ کلبی کو اور حکم دیا اون کو
کہ دیویں وہ حاکم بصرے کو تاکہ پہونچا دے
حاکم بصرہ قیصر کی طرف۔
کہا محمد بن عمر نے کہ ملا وہ حمص میں پس دیدیا اوسکو
فرمان رسول اللہ ﷺ کا۔ اور یہ قصہ محرم سنہ ۷ھ کا ہے۔
اور وہ فرمان جس کو روایت کیا ہے ابو عبید
قاسم بن سلام نے عبد اللہ بن شداد سے پس
جبکہ اوس کا نسخہ علیحدہ تھا اوس روایت سے
جس کا ہم نے ذکر کیا تو اوسکو یہاں بلفظہ ذکر
کر دیا کیونکہ ممکن ہے یہ دوسری مرتبہ ہو
اور تائید اس قول کی قول زہری کا ہے
جس کو ہم نے ذکر کیا نجاشی غیر مسلم کے فرمان
میں کہ۔

وہ آیت ہی سب فرمانوں میں
اور ابو عبید کی روایت
میں وہ آیت نہیں
ہے

الى عبيد هذه الآية فالظاهر انه مرة اخرىٰ او الى قيصر آخر فانه لم يسم قيصر في الكتاب ۔

پس ظاہر یہ ہے کہ یا تو یہ فرمان دوسری مرتبہ لکھا گیا ہے یا دوسرے قیصر کی طرف ہے کیونکہ فرمان میں قیصر کا نام تو ہے نہیں +

هذا ايضا الى هرقل كما رواه ابو عبيد

یہ بھی وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ نے ہرقل کی طرف بروایت ابوعبید

من محمد رسول الله الى صاحب الروم انى ادعوك الى الاسلام فان اسلمت فلك ما للمسلمين وعليك ما عليهم فان لم تدخل في الاسلام فاعط الجزية فان الله تبارك وتعالى يقول قَاتِلُوا الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَلَا بِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَلَا يُحَرِّمُوْنَ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَلَا يَدِيْنُوْنَ دِيْنَ الْحَقِّ مِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ حَتّٰى يُعْطُوا الْجِزْيَةَ عَنْ يَّدٍ وَّهُمْ صٰغِرُوْنَ ۔ والا فلا تحل بين الفلاحين وبين الاسلام ان يدخلوا فيه او يعطوا الجزية ۔

یہ فرمان ہے محمد رسول اللہ کی جانب سے حاکم روم کی طرف بلاتا ہوں میں تجھے اسلام کی طرف پس اگر تو اسلام لے آئیگا تو مسلمانوں کے نفع نقصان کا شریک ہے اور اگر نہ داخل ہو تو اسلام میں تو جزیہ دے کیونکہ اللہ عزوجل فرماتا ہے کہ لڑو اون لوگوں سے جو نہیں ایمان لاتے اللہ اور یوم قیامت پر اور نہیں حرام جانتے اون چیزوں کو جن کو حرام کیا ہے اللہ اور اوس کے رسول نے اور نہیں اختیار کرتے ہیں دین حق (یہ اون لوگوں میں سے ہیں) جو دیئے گئے ہیں کتاب یہاں تک کہ دیں وہ جزیہ درآنحالیکہ وہ ذلیل ہوں وگرنہ مت حائل ہو عوام الناس اور اسلام کے درمیان میں اس بات کہ وہ داخل ہوں اسلام میں یا دیں جزیہ +

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم لهرمزان الفارسي ملك الفارس

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ نے ہرمزان الفارسی شاہ فارس کے نام

قال الحافظ اخرج القاضي اسمٰعيل بن اسحٰق قال حدثنا يحيى بن عبد الحميد قال حدثنا عباد بن العوام عن حصين عن عبد الله بن شداد قال كتب النبي صلى الله عليه وسلم الى الهرمزان من محمد رسول الله الى الهرمزان انى ادعوك الى الاسلام اسلم تسلم ۔

کہا حافظ نے کہ تخریج کی ہے قاضی اسمٰعیل بن اسحٰق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یحییٰ بن عبد الحمید نے کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے عباد بن العوام نے حصین سے روایت کرکے وہ روایت کرتے ہیں عبد اللہ بن شداد سے کہا کہ لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہرمزان کی طرف فرمان کہ محمد رسول اللہ کی جانب سے ہرمزان کی طرف ۔ بلاتا ہوں میں تجھے اسلام کی طرف ۔ اسلام لے آ ۔ سلامت رہیگا +

هذا ماكتب صلى الله عليه وسلم لهلال صاحب البحرين

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ نے ہلال حاکم بحرین کے لئے

ذكر في مصباح المضي انه قال ابن سعد وكتب رسول الله صلى الله عليه وسلم الى هلال صاحب البحرين نسخته -

سلم انت فاني احمد اليك الله الذي لا اله الا هو لا شريك له وادعوك الى الله وحده تؤمن به وتطيع وتدخل في الجماعة فانه خير لك والسلام على من اتبع الهدى -

ذکر کیا ہے مصباح المضی میں کہ کہا ابن سعد نے اور لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمان ہلال حاکم بحرین کی طرف نسخہ اوسکا یہ ہے کہ سلامت ہے تو پس تحقیق میں تعریف بیان کرتا ہوں طرف تیری ایسے اللہ کی کہ نہیں ہے کوئی معبود مگر وہی نہیں ہے کوئی اوسکا شریک اور بلاتا ہوں میں تجھے اللہ کی طرف جو اکیلا ہے ایمان لا اوسپر اور اطاعت کر اور داخل ہوجا جماعت میں کیونکہ وہ بہتر ہے تیرے لئے اور سلام ہو اوسپر جو پیروی کرے ہدایت کی

هذا ما كتب صلى الله عليه وسلم لهوذة بن علي

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ نے ہوذہ بن علی کو

ذكر في المواهب ان النبي صلى الله عليه وسلم كتب الى صاحب اليمامة هوذة بن علي وارسل به مع سليط بن عمرو العامري هكذا ذكره محمد ابن سعد في الطبقات في ترجمة سليط فقال وشهد سليط احدا والمشاهد كلها مع رسول الله صلعم وكان صلعم وجهه بكتابه الى هوذة بن علي وذلك في المحرم سنة سبع من الهجرة - ونسخته -

بسم الله الرحمن الرحيم من محمد رسول الله الى هوذة بن علي سلام على من اتبع الهدى واعلم ان ديني ليظهر الى منتهى الخف والحافر فاسلم تسلم واجعل لك ما تحت يديك -

فلما قدم عليه سليط بكتاب رسول الله صلى الله عليه وسلم مختوما انزله وحياه واقرأ عليه

مواہب میں مذکور ہے کہ رسول اللہ نے فرمان لکھا ہوذہ بن علی حاکم یمامہ کی جانب اور بھیجا اوسکو سلیط بن عمرو عامری کے ہمراہ. اسیطرح ذکر کیا ہے اسکو محمد بن سعد نے طبقات میں سلیط کے ترجمہ میں پس کہا کہ حاضر ہوئے سلیط احد میں اور سب لڑائیوں میں رسول اللہ کے ساتھ اور بھیجا تھا آپنے اونکو اپنا فرمان لیکر ہوذہ بن علی کی طرف اور یہ قصہ محرم سنہ ۷ ہجری کا ہے اور نسخہ اوس کا یہ ہے کہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ فرمان ہے محمد رسول اللہ کی جانب سے ہوذہ بن علی کی طرف سلام ہو اوس پر جو پیروی کرے ہدایت کی اور جان تو کہ میرا دین ظاہر ہوگا اوس حد تک جہانتک پہونچ سکتے ہیں اونٹ اور گھوڑے پس اسلام لے آ تو سلامت رہیگا اور میں تیرے مقبوضات بدستور تیرے قبضہ میں رکھونگا.

جب یہ سلیط رسول اللہ کا فرمان لیکر وہ مہر لگا ہوا تھا وہاں پہنچے تو ہوذہ نے ان کو ... اور ... کیا اور ... فرمان

الكتاب فردّ ردًّا دون ردٍّ وكتب للنبي صلى الله عليه وسلم
ما احسن ما تدعوا اليه واجمله والعرب تهاب
مكاني فاجعل لي بعض الامر اتبعك -
كانه اراد شركته في النبوة والخلافة
بعده واجاز سليطا وكساه اثوابا من
نسج هجر فقدم بذلك على النبي صلى الله
عليه وسلم واخبره وقرأ النبي صلى الله
عليه وسلم كتابه قال لو سألني سبابة
من الارض ما فعلت باد رباد ما في
يديه فلما انصرف النبي صلى الله عليه
وسلم من الفتح جاءه جبرئيل عم بان
هوذة قد مات -

رسول اللہ کا پس جواب دیا اوسکا اور اوسکو اونہیں کیا اور
لکھا نامہ رسول اللہ کو کہ
کتنی عمدہ اور کیسی اچھی ہے وہ بات جس کی طرف آپ بلاتے
ہیں اور عرب میرا مرتبہ زاید جانتے ہیں پس کر دیجیے میرے
لیے بعض امر تو تابعداری کرونگا میں آپکی گویا اوس نے ارادہ کیا
شرکت نبوت کا اور خلافت کا آپ کے بعد اور رخصتانہ
دیا سلیط کو اور ہجر کے بنے ہوئے کپڑے دیے. پس آئے
وہ یہ لیکر رسول اللہ کے پاس اور آپ کو خبر دی اور پڑھا رسول اللہ
نے اوسکا خط تو فرمایا آپ نے کہ اگر مانگے مجھسے ایک ٹکڑا زمین کا تو
نہیں دونگا اوسکو. ہلاک ہوا اور تباہ ہوا جو کچھ کہ اوس کے قبضہ
میں ہے پس جبکہ لوٹے رسول اللہ فتح مکہ سے تو خبر دی آپ کو
جبرئیل علیہ السلام نے کہ ہوذہ مر گیا +

غرائب ما في هذا الكتاب

وہ لغات جو اس رسالہ میں آئے ہیں

الخف للابل والحافر للخيل والبغال
وغيرها والمراد انه يصل الى اقصى
ما يصلان اليه وفي المصباح
انتهى الامر الى بلغ النهاية وهي اقصى ما يمكن ان
يبلغه - **قوله حباه** - بفتح مهملة وموحدة
خفيفة اى اعطاه كما في التور ولا يتكرر مع
قوله بعد اجازة لانها عند السفر وهذا
الحباء عند القدوم - **قوله اقترأ** - هو لغة اى
تلاه قاله السهيلي - **تهاب مكاني** - تجله
وتعظمه - **هجر** - بفتحتين بلد باليمن مذكر
منصرف وقد يؤنث ويمنع وهو اسم لجميع
ارض البحرين كما في القاموس

الخف اونٹ کے لیے اور **حافر** گھوڑے اور خچر وغیرہ کے
لیے آتا ہے اور مراد یہ ہے پہونچیگا میرا دین منتہائی اوس جگہ
تک جہاں کہ پہونچتے ہیں یہ دونو. اور مصباح میں ہے کہ بولا جاتا
ہے انتہی الامر یعنی پہونچگیا اپنی نہایت پر اور وہ درجہ ہے کہ
جہاں تک پہونچنے کا امکان ہو. **قولہ حباہ** بفتح حاء مہملہ اور باء
موحدہ خفیفہ یعنی دیا اوسکو جیسے کہ نور میں ہے اور نہیں مکرر
ہوگا اس کے بعد قولہ اجازہ. کیونکہ یہ سفر کی وقت کا ہے
اور حبا وہاں پہونچنے کے وقت. **قولہ اقترا** اور یہ لغت
ہے یعنی پڑھا وسکو بیانکیا اسکو سہیلی نے **تہاب مکانی** یعنی
بڑا جانتے اور عزت کرتے ہیں **ہجر** بفتحتین شہر ہے یمن
میں. مذکر منصرف ہے کبھی مؤنث غیر منصرف بھی آتا ہے اور
یہ نام ہے تمام زمین بحرین کا جیسے کہ قاموس میں ہے

وهو المراد ههنا - سيابة - بفتح المهملة وخفة التحتانية فالف فموحدة مفتوحة فتاء تانيث اى ناحية وقطعة - باد - بموحدة فالف فمهملة هلك بمعنى ذهب عنه وتفرق وهو خبر او دعاء -

اور یہی مراد ہے یہاں سیابۃ بفتح سین مہملہ و تخفیف یار ساکنہ - پھر الف پھر بار موحدہ مفتوحہ پھر تار تانیث یعنی ٹکڑا اور قطعۂ زمین - باد - بار موحدہ پھر الف پھر دال مہملہ ہلاک ہوگیا یعنی جاتا رہا اوس سے اور جدا ہوگیا اور یہ یا تو خبر ہے یا دعا ہے -

هذا ما كتب صلى الله عليه وسلم ليزيد بن الطفيل الحارثى

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ نے یزید بن طفیل حارثی کو

ذكر فى مصباح المضى انه قال ابن سعد وكتب رسول الله صلى الله عليه وسلم ليزيد بن الطفيل الحارثى ان له المقنسة كلها لا يحاقه فيها احد ما اقام الصلوة واتى الزكوة وحارب المشركين وكتب جهيم بن الصلت -

ذکر کیا ہے مصباح المضی میں کہ کہا کہ ابن سعد نے اور لکھا رسول اللہ نے یزید بن طفیل حارثی کو کہ معاف ہے اوس کے لیے مقنسہ سب کا سب نہ جھگڑا کرے اوس میں کوئی جب تک کہ وہ نماز پڑھے اور زکوۃ دے اور لڑے مشرکین سے اور لکھا جہیم بن صلت نے -

هذا ما كتب صلى الله عليه وسلم ليزيد بن محجل الحارثى

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ نے یزید بن محجل حارثی کے لئے

اخرجه ابن عبد البر قال يزيد بن محجل و يزيد بن عبد الملك الحارثيان من بلحارث قدما على رسول الله فى وفد بنى الحارث مع خالد بن الوليد فاسلما وذلك فى سنة عشر وفى المصباح انه قال ابن سعد وكتب رسول الله صلى الله عليه وسلم ليزيد بن محجل الحارثى -
ان لهم نمرة ومساقيها ووادى الرحمن من بين غابتها وانه على قومه بنى مالك و عقبه لا يغزون ولا يحشرون وكتب المغيرة بن شعبة

تخریج کی ہے ابن عبد البر نے کہا کہ یزید بن محجل و یزید بن عبد الملک حارثی قبیلہ بنی حارث کے آئے رسول اللہ کی خدمت میں وفد بنی حارث میں خالد بن ولید کے ہمراہ پس اسلام لائے اور یہ سنہ ١٠ھ کا قصہ ہے اور مصباح میں ہے کہ کہا ابن سعد نے کہ اللہ فرمان لکھا رسول اللہ نے یزید بن محجل حارثی کے لئے کہ معاف ہے اونکو نمرہ اور وہاں کی نہریں اور وادی رحمن اوس کی دونوں گھاٹیوں کے درمیان - اور وہ اور اونکی اولاد سردار ہیں اپنی قوم بنی مالک پر نہ لڑائی کیے جاویں اور نہ جمع کیے جاویں لشکر بنانے کو لکھا مغیرہ بن شعبہ نے -

هذا ما كتب صلى الله عليه وسلم ليحنة بن رؤبه

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ نے یحنہ بن روبہ کے لئے

ذکر فی المواهب و کتب النبی صلی الله علیه وسلم لیحنة بن رویه صاحب ایلة لما اتاه بتبوک وصالح رسول الله صلی الله علیه وسلم واعطاه الجزیة - ونسخة الکتاب هکذا بسم الله الرحمن الرحیم - هذه امنة من الله ومحمد النبی رسول الله لیوحنا بن رویه واهل ایلة اساقفتهم و سائرهم فی البر والبحر لهم ذمة الله وذمة النبی ومن کان معه من اهل الشام واهل الیمن واهل البحر فمن احدث منهم حدثا فانه لا یحول ماله دون نفسه وانه طیب لمن اخذه من الناس وانه لا یحل ان یمنعوا ماء یریدونه ولا طریقا یریدونه من بر او بحر - هذا الکتاب جهیم بن الصلت وشرحبیل بن حسنة باذن رسول الله صلی الله علیه وسلم قال الزرقانی لعل حکمة تعدد الکاتب انه بمنزلة تعدد الشاهد وان کلا منهما کتب نسخة او ان احدهما کتب بحضور الآخر فنسب الیهما - وهذا الکتاب بهذا اللفظ اورده ابن اسحق وتابعه التیمی فی غزوة تبوک وکذا ذکره ابن سعد عن الواقدی رحمه الله -

ذکر کیا ہے مواہب میں اور لکھا رسول اللہ نے فرمان یحنہ بن رویہ حاکم ایلہ کو جبکہ آیا وہ آپکے پاس تبوک میں اور مصالحت کی رسول اللہ سے اور دیا آپ کو جزیہ! اور نسخہ اوس فرمان کا یہ ہے کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ امان نامہ ہے اللہ اور محمد نبی رسول اللہ کی جانب سے یوحنا بن رویہ اور اہل ایلہ اور اون کے علماء اور اون کے تمام آدمیوں کے لیے جو خشکی اور تری میں ہوں ذمہ ہے اللہ کا اور ذمہ ہے صلعم کا اور اون لوگوں کے لیے جو اوس کے ساتھہ ہوں اہل شام اور اہل یمن اور اہل بحر پس جو اون میں سے کوئی نئی بات کرے گا تو نہیں آڑے آئیگا اوسکا مال اوس کی جان کے اور وہ مال پاک و جائز ہوگا ہر اوس شخص کے لئے جو اوسے لیلے اور نہیں جائز منع کیے جاویں اس پانی سے جسکا وہ ارادہ کریں اور نہ اوس راستہ سے جسکا وہ ارادہ کریں خواہ خشکی کا ہو یا تری کا۔ یہ تحریر ہے جہیم بن صلت اور شرجیل بن حسنہ کے رسول اللہ کے حکم سے۔ کہا زرقانی نے کہ شاید حکمت تعدد کاتب یہ کہ وہ بمنزلہ تعدد گواہ کے ہے یا یہ کہ دونو نے ایک ایک نسخہ لکھا یا یہ ایک نے دوسرے کی موجودگی میں لکھا پس نسبت کی گئی دونو کی طرف اور یہ فرمان ان ہی لفظوں سے بیان کیا ہے ابن اسحق نے اور متابعت کی ہے اسکی تیمی نے غزوہ تبوک کے ذکر میں اور اسیطرح ذکر کیا ہے ابن سعد نے بروایت واقدی رحمہ اللہ

هذا ما کتبه صلی الله علیه وسلم ایضًا لیحنة بن رویه

یہ فرمان بھی لکھا ہے رسول اللہ نے یحنہ بن رویہ کو

۱۲۶ کتاب ایضا لیحنة بن رویه

ثم قال و ذکر ابن سعد ایضا انه صلی الله علیه وسلم کتب الی یحنة بن رویه و سراة اهل ایلة سلم انتم فانی احمد الیکم الله الذی لا اله الا هو وانی لم اکن لاقاتلکم حتی اکتب الیکم فاسلم

پھر کہا اور ذکر کیا ابن سعد نے بھی کہ رسول اللہ نے فرمان لکھا یحنہ بن رویہ اور سرداران اہل ایلہ کو کہ سلامت رہو تم پس میں حمد بیان کرتا ہوں طرف تمہارے ایسے اللہ کی کہ نہیں ہے کوئی معبود مگر وہی اور میں نہیں لڑوں گا تم سے یہانتک کہ لکھوں

واعط الجزية واطع الله ورسوله ورسل رسوله
واكرمهم ثم اكسهم كسوة حسنة فمهما رضيت
رسلي فاني قد رضيت وقد علم الجزية فان
اردتم ان يامنوا البر والبحر فاطع الله ورسوله
ويمنع عنكم كل حق كان للعرب والعجم الا حق
الله وحق رسوله وانك ان رددتهم ولم
ترضهم لا اخذ منك شيئا حتى اقاتلكم
فاسبي الصغير واقتل الكبير واني رسول
الله بالحق اومن بالله وكتبه ورسله
والمسيح بن مريم انه كلمة الله واني اومن
به انه رسول الله واتى قبل ان يمسكم
الشر فاني قد اوصيت رسلي بكم واعط
حرملة ثلثة اوسق من شعير وان
حرملة شفع لكم واني لولا الله وذلك
لم ارا سلكم شيئا حتى ترى الجيش
وانكم ان اطعتم رسلي فان الله لكم جار
ومحمد ومن كان معه ورسلي شرحبيل
وابو حرملة وحريث بن زيد الطائي
فانهم مهما قاضوك عليه فقد رضيت
وان لكم ذمة الله وذمة محمد رسول الله
والسلام عليكم ان اطعتم-
قال الزرقاني لعل هذا كما نرى
ارسل ليحنة قبل اتيانه اليه صلى الله
عليه وسلم فانه لم يقنع بضرب الرسل
الجزية واتى هو بنفسه للمصطفى و
اهدى له وصالحه فحينئذ كتب
له الكتاب بمذكور اولا- فلا منافاة-

تم کو پس اسلام سے آ اور جزیہ دے اور اطاعت کر اللہ
اور رسول کے قاصدوں کی اور اکرام کر اونکا اور اونکو اچھا خلعت
دے پس جبکہ راضی ہونگے تجھ سے میرے قاصد تو
راضی ہوں گا میں اور تحقیق معلوم ہے جزیہ پس اگر ارادہ کرو
تم یہ کہ بخوف رہو بر و بحر میں تو اطاعت کر اللہ اور اوس کے
رسول کی اور رک جائے گا تم سے ہر وہ حق جو عرب و عجم کا
تہا مگر حق اللہ اور حق رسول۔ اور اگر تو نے اونکو لوٹا دیا اور راضی
نہیں کیا تو نہیں لوں گا تجھ سے کچھ یہانتک کہ لڑوں تم سے
پس قید کرونگا بچوں کو اور مار ڈالوں گا بڑوں کو اور میں رسول
ہوں اللہ کا سچا ایمان رکھتا ہوں اللہ اور اوسکی کتابوں اور
سب رسولوں اور مسیح بن مریم پر کہ وہ کلمہ ہیں اللہ کے یعنی
پیدا ہوئے ہیں اوس کے کلمہ سے اور میں ایمان رکھتا ہوں
اسپر کہ وہ اللہ کے رسول ہیں اور آجا میرے پاس پہلے اس
سے کہ پہونچے تمکو شر پس بیشک وصیت کر دی ہے تمہاری
بابت اپنے قاصدوں کو اور دی حرملہ کو تین وسق جو اور حرملہ
نے سفارش کی ہے تمہاری پس اگر نہ ہوتا حکم اللہ کا اور یہ
سفارش تو نہیں مراسلت کرتا میں تمکو یہانتک کہ دیکھتا تو لشکر
اور اگر تم نے اطاعت کی میرے قاصدوں کی تو اللہ تمہارا محافظ
ہے اور محمد صلعم اور جو آپ کے ساتھ ہیں اور میرے قاصد شرحبیل
اور ابو حرملہ اور حریث بن زید طائی ہیں پس یہ جو حکم کرینگے
تجھپر تو راضی ہونگا میں اوسپر اور تحقیق واسطے تیرے ذمہ
اللہ اور ذمہ محمد رسول اللہ کا ہے اور سلام ہو تم پر اگر تم اطاعت
کرو کہا زرقانی نے شاید یہ فرمان جیسا کہ ظاہر ہے بہیجا تہا یحنہ کو
اوس کے رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہونے سے واسطے
اوسنے قاصدوں کے جزیہ مقرر کرنے پر نہیں قناعت کی اور خود چلا آیا
رسول اللہ کے حضور تمبر اور ہدیہ دیا آپکو اور صلح کی آپ نے اور اسوقت لکھی گئی
اوسکے لئے وہ تحریر جو اوپر مذکور ہوئی پس نہیں ہے کوئی منافات

هذا کتب صلی اللہ علیہ وسلم لیہود خیبر

یہ وہ نوشتہ مبارک ہے جو لکھا رسول اللہ نے یہود خیبر کو

اخرج ابوداؤد في باب القسم بالقسامة قال
حدثنا احمد بن عمرو بن السرح قال اخبرنا ابن
وهب قال اخبرني مالك عن ابي ليلى بن
عبد الله بن عبد الرحمن بن سهل عن سهل
ابن ابي حثمة انه اخبره هو ورجال من
كبراء قومه ان عبد الله بن سهل ومحيصة
خرجا الى خيبر من جهد اصابهم فاتى محيصة
فاخبر ان عبد الله بن سهل قد قتل وطرح
في فقير او عين فاتى يهود فقال انتم والله
قتلتموه قالوا والله ما قتلناه فاقبل
حتى قدم على قومه فذكر لهم ذلك ثم
اقبل هو واخوه حويصة وهو اكبر منه
وعبد الرحمن بن سهل فذهب محيصة ليتكلم
وهو الذي كان بخيبر فقال رسول الله صلى الله
عليه وسلم كبر كبر يريد السن فتكلم حويصة ثم
تكلم محيصة فقال اما ان يدوا صاحبكم واما ان
يؤذنوا بحرب فكتب اليهم رسول الله صلى الله
عليه وسلم بذلك فكتبوا انا والله ما قتلناه فقال
صلى الله عليه وسلم لحويصة ومحيصة وعبد الرحمن
اتحلفون وتستحقون دم صاحبكم قالوا لا قال
فتحلف اليهود قالوا ليسوا مسلمين فوداه رسول
الله صلى الله عليه وسلم من عنده فبعث اليهم مائة
ناقة حتى ادخلت عليهم الدار ولفظ الكتاب
كما رواه ايضا ابوداؤد في باب ترك القود

تخریج کی ہے ابوداؤد نے باب القسم بالقسامۃ میں کہ حدیث
بیان کی ہم سے احمد بن عمرو بن السرح نے کہا خبر دی ہم کو
ابن وہب نے کہا خبر دی مجھکو مالک نے ابو لیلیٰ بن عبد اللہ
بن عبد الرحمن بن سہل سے روایت کرکے وہ روایت کرتے
ہیں سہل بن ابی حثمہ سے کہ خبر دی اونکو انہوں نے اور اونکی قوم
کے بڑے لوگوں نے کہ عبد اللہ بن سہل اور محیصہ نکلے
خیبر کی طرف بوجہ اوس تکلیف کے جو اونکو پہونچی تھی پس آیا
محیصہ اور خبر دی کہ عبد اللہ بن سہل مارے گئے اور ڈالدئے
گئے ایک خشک کنویں یا چشمہ میں پس آیا یہود کے پاس کہا محیصہ نے قسم
اللہ کی تم نے قتل کیا ہے اوسکو کہا یہود نے قسم اللہ کی
ہم نے نہیں قتل کیا اب آیا وہ اپنی قوم کے پاس اور ذکر کیا
اوس نے پھر چلے وہ اور حویصہ اون کے بھائی جو اون سے بڑے
تھے اور عبد الرحمن بن سہل پس محیصہ نے کلام کرنا چاہا اور انہوں
نے ہی خبر دی تھی تو فرمایا رسول اللہ نے کہ کبیر کبیر مراد آپ کی
عمر سے تھی یعنی بڑا گفتگو کرے پس کلام کیا حویصہ نے پھر محیصہ نے
پس فرمایا تو وہ دیت دیں تمہارے ساتھی کی یا لڑائی کا اعلان
سنیں پس لکھا اونکو رسول اللہ نے اس بابت تو انہوں
نے جواب لکھا کہ قسم اللہ کی ہم نے اوسکو قتل نہیں کیا ہے پس
فرمایا رسول اللہ نے حویصہ اور محیصہ اور عبد الرحمن سے کہ
کیا قسم کھاتے ہو تم اور مستحق ہوتے ہو اپنے بھائی کے خون کے
تو کہا کہ نہیں۔ فرمایا کہ پھر قسم کھائیں یہود تو کہا کہ وہ مسلمان نہیں
ہیں پس دیت دی اوسکی رسول اللہ نے اپنے پاس سے
پس بھیجے اونکو سو اونٹنیاں یہاں تک کہ وہ اون کے گھر پہونچائے
گئے اور لفظ ...

بالقسامة بطریق عبد العزیز بن یحیے الحرانی ھکذا۔ انه قد وجد بین اظہرکم قتیل فدوہ

ہی باب ترک القود بالقسامۃ میں عبد العزیز بن یحییٰ حرانی کے طریقہ سے یہ ہیں کہ پایا گیا ہے تم میں مقتول۔ پس دیت ادا کرو تم اوس کی۔

ھذا ما کتبہ صلی اللہ علیہ وسلم ایضا الیٰ یھود خیبر یدعوھم الی الاسلام

یہ فرمان بھی لکھا ہے رسول اللہ نے یہود خیبر کو دعوت اسلام کے لئے

ذکر فی السیرۃ المحمدیۃ انه اخرج ابو اسحٰق وابو نعیم عن ابن عباسؓ قال کتب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی یھود خیبر۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ من محمد رسول اللہ صاحب موسیٰ واخیہ والمصدق بما جاء به موسیٰ الا ان اللہ قال لکم یا معشر یھود واھل التوراۃ وانکم لتجدون ذلک فی کتابکم محمد رسول اللہ والذین آمنوا معه اشداء علی الکفار رحماء بینھم تراھم رکعا سجدا یبتغون فضلا من اللہ ورضوانا وانی انشدکم باللہ وبالذی انزل علیکم وانشدکم بالذی اطعم من کان قبلکم المن والسلوی وایبس البحر لآبائکم حتی انجاھم من فرعون وعمله الا اخبرتمونی ھل تجدون فی ما انزل اللہ علیکم ان تؤمنوا بمحمد فقد تبین الرشد من الغی وادعوکم الی اللہ والی رسوله۔۔

ذکر کیا ہے سیرت محمدیہ میں کہ تخریج کی ہے ابو اسحٰق اور ابو نعیم نے ابن عباسؓ سے کہ لکھا رسول اللہ نے فرمان یہود خیبر کی طرف کہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ فرمان ہے محمدؐ رسول اللہ کی جانب سے جو ساتھی ہیں موسیٰ کے رسالت میں اور بھائی ہیں اونکے اور تصدیق کرنیوالے ہیں اون امور کی جن کو لائے موسیٰ۔ آگاہ ہو اے گروہ یہود اور اے اہل تورات کیا اللہ نے تم سے نہیں کہا ہے اور پاؤ گے تم اسکو اپنی کتابوں میں کہ محمدؐ اللہ کے رسول ہیں اور جو لوگ کہ اونکے ساتھ ہیں بہت سخت ہیں کفار پر اور بہت رحم والے ہیں آپس میں دیکھے گا تو انکو رکوع و سجدہ میں تلاش کرتے ہیں فضل اللہ کا اور رضامندی اوس کی اور میں قسم دلاتا ہوں تم کو اللہ اور اوس کی جس نے اتاری ہے تم پر توراۃ اور قسم دلاتا ہوں اوس ذات کی جس نے کھلایا تمہارے بزرگوں کو من و سلوے اور خشک کیا دریا تمہارے باپ دادا کیلئے یہانتک کہ نجات دی انکو فرعون اور اوس کے کام کی برائی سے نہیں خبر دیتے تم مجھکو کیا پاتے ہو تم اوس کتاب میں جو نازل کی اللہ نے تم پر کہ ایمان لاؤ محمدؐ پر۔ اور تحقیق ظاہر ہو گئی ہدایت گمراہی سے اور بلاتا ہوں میں تم کو اللہ اور اوس کے رسول کی طرف +

تمت بالخیر

کتبہ حقیر ابو بکر غزنوی

هذا ما کتبہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم الی ثمامة بن اثال فی قریش تتمہ صفحہ ۱۲۹

یہ فرمان ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیجا ہے ثمامة بن اثال کو در بارسفارش قریش کے

قال الحافظ ابن الاثیر فی الاسد اخبرنا ابو جعفر عبید الله بن احمد بن علی باسناده الی یونس بن بکیر عن ابن اسحاق عن سعید المقبری عن ابی هریرة قال کان اسلام ثمامه بن اثال الحنفی ان رسول الله صلے الله علیه وسلم دعا الله حین عرض لرسول الله صلے الله علیه وسلم بما عرض ان یمکنه منه وکان عرض لرسول الله صلے الله علیه وسلم وهو مشرك فاراد قتله فاقبل ثمامة معتمرا وهو علی شرکه حتی دخل المدینة فتحیر فیها حتی اخذ فاتی به رسول الله صلی الله علیه وسلم فامر به فربط الی عمود من عمد المسجد فخرج رسول الله صلے الله علیه وسلم علیه فقال مالك یا ثمامة هل امکننی الله منك فقال قد کان ذلك یا محمد ان تقتل تقتل ذا دم وان تعف تعف عن شاکر وان تسأل مالا تعطه. فمضی رسول الله صلے الله علیه وسلم وترکه حتی اذا کان من الغد مر به فقال مالك یا ثمامة قال خیر یا محمد ان

حافظ ابن اثیر نے کتاب اسد الغابہ میں روایت کیا ہے اپنی سند سے بواسطہ عبید اللہ ابن احمد یونس و بن بکیر تک وہ روایت کرتے ہیں ابن اسحاق سے وہ روایت کرتے ہیں سعید مقبری سے وہ روایت کرتے ہیں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے کہا کہ قصہ ثمامة بن اثال حنفی کے اسلام کا یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی جبکہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پہ پیش کیے گئے کہ اللہ تعالیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اون پر قبضہ دیدے اور جبکہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر پیش کیے گئے حالت شرک میں تھے پس ارادہ کر لیا تھا اون کے قتل کا پس آئے تھے ثمامة عمرہ کی حالت میں کہ شرک کی حالت میں عمرہ کی نیت کی تھی پس مدینہ میں داخل ہوئے اور ٹھیرے رہے یہاں تک کہ گرفتار کیے گئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لائے گئے پس آپ نے حکم فرمایا اور مسجد کے ستون سے باندھے گئے پس تشریف لائے انکے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور فرمایا کیا ہوا تجکو اے

تقتل تقتل ذا دم وان تعف تعف
عن شاكر وان تسأل مالا تعطه
ثم انصرف رسول الله صلى الله
عليه وسلم قال ابو هريرة فجعلنا
المساكين تقول بيننا ما نصنع
بدم ثمامة والله لاكلة من
خبز ورسمنية من فداائه احب
الينا من دم ثمامة فلما كان
من الغد مر به رسول الله صلى
الله عليه وسلم فقال مالك يا ثمامة
قال خير يا محمد ان تقتل تقتل
ذا دم وان تعف تعف عن شاكر
وان تسأل ما لا تعطه فقال رسول
الله صلى الله عليه وسلم اطلقوه
فقد عفوت عنك يا ثمامة فخرج
ثمامة حتى اتى حائطا من حيطان
المدينه فاغتسل فيه وتطهر وطهر
ثيابه ثم جاء الى رسول الله صلى
الله عليه وسلم وهو جالس فى
المسجد فقال يا محمد لقد كنت
وما وجه ابغض الى وجهك ولا دين
ابغض الى من دينك ولا بلد
ابغض الى من بلدك ثم لقد
اصبحت وما وجه احب الى
من وجهك ولا دين احب الى
من دينك ولا بلد احب الى
من بلدك وانى اشهد ان لا اله

ثمامہ کیا اللہ تعالی نے مجکو تجہپر قدرت دی ہے ثمامہ
نے عرض کیا کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم ایسا ہی ہوا
ہے۔ اگر تم قتل کروگے تو مستحق قتل کو قتل کروگے
اور اگر معاف کروگے تو شکرگذار شخص کو معاف
کروگے۔ اور اگر مال چاہوگے تو مال نذر کیا جائے گا
آپ واپس تشریف لے گئے اور ثمامہ کو اسی طرح سے
دوسرے دن تک رہنے دیا۔ پہر دوسرے روز اون
کے پاس تشریف لائے اور فرمایا کیا ہوا تجکو اے
ثمامہ۔ عرض کیا اے محمد خیر ہے۔ اگر تم قتل کروگے تو
مستحق قتل کو قتل کروگے اور اگر معاف کروگے تو شکرگذار
شخص کو معاف کروگے۔ اور اگر مال چاہتے ہو تو مال نذر
کیا جائے گا۔ پہر لوٹ آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اون کے پاس سے۔ حضرت ابوہریرہ کہتے ہیں کہ ہم
مساکین لوگوں نے کہا کہ کیا رسول اللہ آپ ثمامہ کو
قتل کرکے کیا لیں گے ایک لقمہ روٹی کا اور تہوڑا
سا گھی قسم اللہ کی بہتر ہے اگر یہ فدیہ میں دیدے
جب اوس سے دوسرا روز ہوا پہر اون کے پاس
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے۔ اور فرمایا
کیا ہوا تجکو اے ثمامہ۔ عرض کیا خیر ہے اے محمد۔ اگر آپ
قتل کروگے تو مستحق قتل کو قتل کروگے اور اگر معاف کروگے
تو شکرگذار شخص کو معاف کروگے اور اگر مال چاہوگے تو
مال نذر کیا جائے گا۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے کہ ثمامہ کو کہول دو۔ اس لئے کہ میں نے
اس کا قصور معاف کردیا۔ پس نکلے ثمامہ مسجد سے اور
مدینہ کے باغوں میں سے ایک باغ میں آئے۔ پہر غسل
کیا اور اپنے کپڑے پاک کیئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت
میں حاضر ہوئے۔ آپ مسجد میں تشریف رکھتے تہے۔ ثمامہ نے

الا الله واشهد ان محمدا عبده
ورسوله يا رسول الله انى كنت
خرجت معتمرا وانا على دين قومى
فأسرنى اصحابك فى عمرتى
فسيرنى صلى الله و سلم
عليك فى عمرتى فسيره رسول
الله صلى الله عليه وسلم فى عمرته
وعلمه فخرج معتمرا فلما قدم
مكة وسمعته قريش يتكلم
بأمر محمد قالوا صبأ ثمامة فقال
والله ما صبوت ولكننى اسلمت
وصدقت محمدا وامنت به والذى
نفس ثمامة بيده لا يأتيكم حبة
من اليمامة وكانت ريف
اهل مكة حتى يأذن فيها رسول
الله صلى الله عليه وسلم وانصرف
الى بلده ومنع الحمل الى مكة
فجهدت قريش فكتبوا الى
رسول الله صلى الله عليه وسلم
يسألونه بأرحامهم ان اكتب
الى ثمامة يخلى لهم حمل الطعام
ففعل ذلك رسول الله صلى الله
عليه وسلم واخرجه ابو عمرو
ابن عبد البر عن عبد الرزاق
عن عبد الله وعبد الله بن عمر
عن سعيد المقبرى عن ابى هريرة
ان ثمامة بن اثال الحنفى —

عرض کیا کہ اے محمدؐ کوئی منہ آپ کے مُنہ سے زیادہ مجکو
مبغوض نہ تہا۔ اور کوئی دین آپ کے دین سے زیادہ مجکو
مبغوض نہ تہا۔ اور کوئی شہر آپ کے شہر سے زیادہ مبغوض
نہ تہا۔ پس ہوگیا میں ایسی حالت میں کہ کوئی منہ آپ کے
مُنہ سے زیادہ محبوب نہیں اور کوئی دین آپ کے دین
سے زیادہ مجکو محبوب نہیں اور کوئی شہر آپ کے شہر سے
زیادہ مجکو محبوب نہیں۔ اور گواہی دیتا ہوں کہ سوائے
اللہ سبحانہ کے کوئی معبود نہیں۔ اور محمدؐ اوس کا بندہ
ہے اور اوس کا رسول ہے۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم میں نیت عمرہ کی کر کے اپنے گھر سے نکلا تہا اس
حالت میں کہ اپنے قوم کے دین پر تہا۔ پس آپ کے
اصحاب نے مجکو حالت عمرہ میں قید کر لیا ہے پس آپ
مجکو حکم دیجئے کہ میں عمرہ کی حالت میں چلا جاؤں۔ آپ نے
اونکو عمرہ کی حالت میں بہیجا۔ اور عمرہ کے احکام کی اونکو
تعلیم فرمائی۔ ثمامہ نے بحالت عمرہ مدینہ سے سفر کیا اور
مکہ میں داخل ہوئے۔ جب قریش نے انکو سنا کہ ثمامہ
محمدؐ کی اطاعت کی باتیں کرتے ہیں تو قریش نے کہا کہ ثمامہ
بددین ہوگئے۔ ثمامہ نے کہا کہ قسم ہے خدا کی میں بددین
نہیں ہوں لیکن اسلام لایا ہوں اور محمدؐ پر ایمان لایا ہوں
اور اون کی رسالت کی تصدیق کی ہے اور قسم ہے اوس
ذات پاک کی جس کے قبضۂ قدرت میں ثمامہ کی جان ہے
نہیں لائیں گے ہم ایک دانہ ملک یمامہ سے دیامہ میں
مکہ معظمہ میں غلہ آیا کرتا تہا جب تک کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم اجازت نہ دیں گے اور ثمامہ اپنے ملک کو لوٹ
آئے اور مکہ کی جانب غلہ کی باربرداری کو روک دیا جس
سے تنگی میں پڑ گئے قریش۔ پس قریش نے عریضہ بہیجا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اور اوس میں درخواست کی

وساق الحديث الى ان
قال وكانت
ميرة قريش ومنافعهم
من اليمامة ثم خرج
يحبس عنهم ما كان
يا تيهم من ميرتهم
ومنافعهم فلما اضربهم
كتبوا الى رسول
الله صلى الله عليه وسلم
ان عهدنا بك وانت
تامر بصلة الرحم
وتحض عليها وان
ثمامة قد قطع
عنا ميرتها واضربنا
فان رأيت ان
تكتب اليه
ان يخلى بيننا و
بين ميرتنا
فافعل فكتب
اليه رسول الله
صلى الله عليه وسلم
ان خل
بين قومي وبين
ميرتهم
الحديث

+++

رحم کے طفیل سے یہ کہ فرمان بھیجئے ثمامہ کو غلہ کی
بار برداری کو ہماری طرف مانع نہو پس ایسا ہی کیا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور اس قصہ کو
حافظ عبد البر نے بھی روایت کیا ہے جو حافظ
عبد الرزاق سے اونہوں نے عبید اللہ و عبد اللہ
ابن عمر سے اونہوں نے سعید مقبری سے اونہوں
نے ابو ہریرہ سے کہ ثمامہ بن اثال حنفی اسطرح
پر ایمان لائے اور سلسلہ قصہ کا یہاں تک پہونچایا
کہ کہا) تہا ملک یمامہ قریش کے لیے غلہ کی آمد کی
جگہ اور تجارتی منافع بھی قریش کے لیے ملک یمامہ
سے بہت کچھ تہے۔ پس ثمامہ اپنے ملک
گئے اور غلہ قریش کا روک دیا۔ اور منافع تجارتی بھی
جب قریش کو اس کا نقصان محسوس ہوا تو قریش
نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں
عریضہ لکہا کہ ہماری آپ کے ساتھ صلح ہے
اور معاہدہ ہوچکا ہے اور آپ صلہ رحم کا حکم
دیتے ہو اور اوس پر ترغیب دلاتے ہو اور
حال یہ ہے کہ ثمامہ نے ہم سے غلہ کو ترک
کردیا جس سے ہم کو بہت ضرر پہونچا۔
پس اگر آپ کی رائے ہے کہ آپ
اون کو فرمان دیں جس سے غلہ کو ہماری جانب
نہ روکیں تو ایسا کیجئے اس بنا پر یہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمان لکہا کہ قریش
کی جانب غلہ لے کر اون کی قوم کو جانے
دیں

++++

متعلق بکتاب مجاعة بن مراره السلمی ۹۲ سلسلہ سطر ۱۱ صفحہ ۲۵

وقال فی السیرة الشامیة روی الطبرانی والبغوی برجال ثقاة عن مجاعة بن مرارة رضی الله تعم عنه قال اعطی رسول الله صلے الله علیه وسلم مجاعة بن مرارة ارضا بالیمامة یقال له الغورة وکتب له بذلك کتابا من محمد رسول الله صلے الله علیه وسلم لمجاعة بن مرارة من بنی سلمی انی قد اعطیتك فمن خالفك فیها فالنار وکتب یزید- هذا ما قال وفیه اختلاف یسیر-

سیرة شامیہ میں کہا ہے کہ طبرانی نے بروایۃ رواۃ ثقات مجاعۃ بن مرارہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجاعۃ کو ملک یمامہ میں یمانی کی زمین جو غورہ کے نام سے مشہور تھی عطا فرمائی اور فرمان میں سند اُسکی لکھا کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب سے مجاعۃ بن مرارہ کے نام جو بنی سلمی سے ہیں کہ میں نے زمین تجکو عطا فرمائی جو اسمیں میری مخالفت کرے اوسکی سزا دوزخ ہے- آمین

کتاب رسول الله صلے الله علیه وسلم لمجاعة بن سلمی الیمامی رضی الله عنه ۹۲/۲

یہ فرمان ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بنام مجاعۃ بن سلمی یمامی رضی اللہ عنہ سے

قال فی السیرة الشامیة روی الحافظ ابو بکر احمد بن عمر بن عاصم النبیل عن مجاعة بن سلمی الیمامی رضی الله عنه قال اتیتُ رسول الله صلے الله علیه وسلم فاقطعنی الغورة واعوانة والجَبل وکتب لی- بسم الله الرحمن الرحیم انی اقطعتك الغورة واعوانة والجبل فمن حاجك فأتنی- ثم اتیتُ ابا بکر بعد رسول الله صلے الله علیه وسلم فاقطعنی الحضرمة ثم اتیت عمر بعد ابا بکر فاقطعنی وروی الحافظ النبیل ایضا عن سراج بن هلال بن سراج بن مجاعة قال وفدت الی عمر بن عبد العزیز فاخرجت الیه هذا الکتاب فقبله ووضعه

احمد بن عمر بن عاصم النبیل نے روایت کیا حضرت مجاعہ رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ نے مجھے اراضی غورہ اور اعوانہ اور جبل عطا فرمائی اور اوس کی سند میں یہ فرمان لکھدیا کہ میں نے تجکو غورہ اور اعوانہ اور جبل اراضی معافی میں عطا کی- پھر میں حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد حاضر ہوا تو اونہوں نے مجکو حضرمہ نام کی زمین اور عطا کی پھر میں حضرت ابو بکر کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے مجھے اور بھی زیادہ زمین عطا کی- اور حافظ نبیل نے سراج بن ہلال بن سراج بن مجاعہ سے یہ بھی روایت کیا ہے کہ میں عمر بن عبد العزیز کے پاس گیا اور اونکو یہ فرمان دکھایا اونہوں نے اوس کو بوسہ دیا اور آنکھوں سے لگایا*

ترجمۂ عبارت صفحہ ١١٣

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی فصاحت کا بیان

سیرۃ نبویہ میں لکھا ہے کہ وہ دُعا اور وہ فرمان جو بنی نہد کے لئے فرمائی گئی اوسکو نظر غائر سے دیکھئے کہ کیا خوب مطابق ہے بنی نہد کے لغت سے اور پورا حصہ برابری کا لئے ہوئے ہے الفاظ کے نادر ہونے میں۔ پھر اسپر مزید براں خوبی نظم کلمات و حُسن ترکیب بھی ہے یہ اس لئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خصائص سے یہ خاصہ ہے کہ آپ ہر ایک اہل لغت سے اوس کی زبان میں تکلم فرماتے تھے باوجود اس کے کہ اہل عرب کی لغات میں بہت اختلاف ہے اور ترکیب الفاظ اور سلیقہ ہر اہل زبان کا عرب میں اختلاف ملکی کی حیثیت سے جُدا جُدا ہے اور چونکہ کلام بنی نہد کا اور فصاحت و بلاغت اونکی اس سلیقہ کی تھی اور اون کے الفاظ مستعملہ بیشتر اونکے محاورات میں وہی تھے جو اون کے سابق کلام میں مذکور ہوئے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اونھیں الفاظ کو اونسے خطاب کرنے میں استعمال فرمایا۔ پس ان الفاظ کا استعمال کرنا اونکے ساتھہ بات کرنے میں فصاحت میں خلل انداز نہیں بلکہ بلاغت کا اعلیٰ درجہ ہے اگرچہ وہ الفاظ بہ نسبت دوسری قوم عرب کے اجنبی وغیر مستعمل ہوں۔ کیونکہ بدو کا کلام بہ نسبت شہری زبان کے بدو کے لئے زیادہ تر فصیح ہے کہ وہ اپنی زبان سے تجاوز نہ کرے اگرچہ بدو شہری زبان بھی سُنتا ہے اور سمجھتا ہے جیسے پارسی زبان کا شخص عربی سُنتا ہے اور یہ مرتبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا قوت الہیہ اور موہبت ربانیہ کی وجہ سے تھا کہ رسالت آپ کی تمام مخلوق اور تمام بنی نوع انسان سیاہ و سُرخ و سپید کی جانب ہے اس لئے سبحانہ تعالیٰ نے آپ کو تمام لغات اہل زمین کی تعلیم فرمائی تھی کہ اللہ سبحانہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہمنے کسیکو رسول نہ بنایا مگر اوس کی قوم کے لغت کا اور رسالت آپ کی جب عام ہے جمیع خلق کی جانب تو آپ کو لغات بھی جمیع مخلوق کے تعلیم کیے گئے کہ ہر اہل زبان سے آپ اوسی کی زبان میں بات کریں کہ وہ سمجھہ جائے پس یہ مرتبہ آپکی معجزات سے ہوا۔ اس لئے آپنے اہل حبش سے اونکی زبان میں بات کی ہے اور فارسی شخص سے فارسی زبان میں چنانچہ روایات حدیث و سیر سے یہ بات ثابت ہے انتہی اور قاضی عیاض نے آپکے کلام کی فصاحت و بلاغت کے بارے میں لکھا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مرتبہ فصاحت میں نہایت برتر محل پر ہے اور اوس مقام پر ہے جسکی بلندی پوشیدہ نہیں طبیعت کی سلامتی میدان کلام کی فراخی مقطع کلام کے ایجاز الفاظ کی فصاحت کلام کی ترکیب معانی کی صحت تکلف کی نہ ہونے میں ان سب امور میں جوامع کلم عطا فرمائے گئے تھے اور نوادر حکمت سے خاص بہرہ مندی پائے ہوئے تھے اور سب عربوں کے مختلف زبان سے واقف فرمائے گئے تھے ہر ہر قوم سے اونکی لغت میں خطاب فرماتے اور اونکے محاورات استعمال فرماتے اور میدان بلاغت میں جولانی

فرماتے۔ بیشتر موقع پر صحابہ آپکے کلام کی شرح اور آپ کی قول کی تفسیر موقع بموقع دریافت کیا کرتے تھے۔ جس نے آپ کی روایات واحادیث وسیر کو دیکھا ہے وہ اس امر کو خوب سمجھا ہوگا اور حقیقت امر اوس پر منکشف ہوگئی ہوگی آپ کا کلام قریش وانصار کے لوگوں سے وہ تھا جو محاورۂ آپنے ذو مشعار او طہفہ نہدی اور قطن بن حارثہ کے ساتھ استعمال فرمایا ہے (چنانچہ تو نے اس مجموعہ میں دیکھا) اسی طرح اشعث بن قیس اور وائل کندی وغیرہ سے جو گفتگو فرمائی ہے یمن اور حضر موت کے سرداروں سے +

ترجمہ عبارت صفحہ ۲۸۳

اِس صراحت کے ساتھ سوائے اون لفظوں کے جنکو محمد بن سعد نے طبقات میں علا حضرمی کے ترجمہ میں ذکر کیا ہے کہا حدیث بیان کی ہم سے محمد بن عمر واقدی نے انہوں نے کہا کہ مجھ سے ابوبکر بن عبد اللہ بن ابی سبرہ نے روایت کی اونہوں نے محمد بن یوسف سے اونہوں نے سائب بن یزید سے اونہوں نے علا حضرمی سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جعرانہ سے واپس تشریف لاتے ہوئے علا حضرمی کو منذر بن ساوی کے پاس بھیجا اور اونکو فرمان تحریر فرما کر دیا جس میں دعوت اسلام تحریر تھی

ترجمہ صفحہ ۳۴۶

قولہ بییجہ۔ یہ تصغیر ہے بیج کی جو وزن اغجب پر ہے۔ فارسی لغت میں قمیص کو کہتے ہیں اور کسی نے کہا ہے کہ اس کے معنی سیاہ صوف کا کپڑا۔ قولہ انتفجت۔ یعنی وثبت بمعنی ظہرت کے یعنی ظاہر ہوا۔ قولہ القفته۔ قص عربی میں آثار قدم پر چلنے کو کہتے ہیں۔ فرمایا اللہ تعالی نے فقالت لاخته قصیه یعنی اوس کے آثار قدم کے درپے ہو اور عرب فال نیک حاصل کیا کرتے تھے خرگوش کے ساتھ اسی لیئے کہا ہے قفته۔ یعنی ہم اوس کے آثار قدم کے درپے ہوں یعنی ظاہر ہوا۔ حلس وہ کپڑا ہے جو اونٹ کے پالان کے نیچے ڈالا جاتا ہے۔ دبر۔ انصار کی چوپاں کو کہتے ہیں اور اوس کے مالک کو دبار کہا جاتا ہے۔ اس کلمہ سے غرض گالی دینا ہے اوس کے دین کی۔ دساس۔ عرب کا محاورہ ہے سمر المال سنیة الامیات یعنی جانوروں نے چراگاہ میں چارہ چرا۔ ذا قشر۔ قشر بکسرہ قاف لباس ہر جمع اس کی قشور ہے۔ قولہ طمح الیہ بصری۔ یہ عرب کا محاورہ ہے معنی اس کے آنکھ اوٹھا کر دیکھنا۔ اسمال۔ عرب کا محاورہ ہے سمل الثوب۔ سمول یعنی کپڑا پرانا ہو ملیتین۔ ملیہ تصغیر ہے ملاۃ کی یعنی تہبند۔ قولہ قد نفضتا یعنی جاتا رہا ہو گیا رنگ۔ قنبا لقضاء جلسہ اختیا اکو کہتے ہیں اور احتمیا کے معنے پہلے آ چکے ہیں۔ قولہ تشخص بہ یہ عرب کا محاورہ ہے یعنی ایسا واقعہ حادثہ ہونا کہ جس سے آدمی گھبرا جائے +

غلطنامہ عربی رسالات نبویہ علیہ التحیۃ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱	۱۳	عنہ وعط علے	عنہ وعلی عنہ	۲۴	۱۳	فی الکنی	وفی الکنی
۱	۱۴	امیز المؤمنین	امیر المؤمنین	۲۵	۱۹	اعتق	اعنق
۲	۱۵	النساء اللتی	النساء فاطمۃ الزہراء التی	۲۶	۶	بمائۃ	بمائۃ
۵	۸	راجعنا لیہا	راجعنا الیہا	″	۱۶	بعص	بعض
۷	۱۱	شوکانی	الشوکانی	۲۷	۱	فاتینا الشیخا	فاتینا شیخا
″	۲۲	ابونا	ابینا	۲۸	۱۲	موسی ابن سلیمان بن موسی ابن سلیمان	موسی بن سلیمان
۸	۳	خیر المکانتیب	خیر المکاتیب	۲۹	۱۶	لا یقرأۃ	لا یقرأہ
۹	۲	سمان	سلیمان	۳۰	۱۵	حزار	ضرار
″	۸	وفد النبی	وفد علی النبی	۳۷	۲	البیحتری	البحتری
″	۹	وسلم واخوہ	وسلم ہو واخوہ	۳۸	۵	مایحبسکم فقالو الیرجع	وایحبلکم فقالوا نرجع
۱۰	۴	والغنزی	والعنزی	″	۶	فنجزہم	فنخبرہم
۱۱	۲	یا ؤہم	یا ویہم	۳۹	۱۱	وازہنہ	وازہدہ
″	۳	ان تقدما	ان یقدما	۴۰	۳	جازیۃ	جاریۃ
۱۲	۳	البندیلجی	البندنیجی	۴۱	۳	اوردہ	التخریج اوردہ
۱۳	۱۱	کتبہم کتابا	کتب لہم کتابا	۴۳	۲	عن	علی
۱۴	۲۴	الجہنی الی	الجہنی وفد الی	۴۴	۱۶	وامام	والامام
۱۵	۲	لحدایث	الحدیث	۴۵	۱۵	وابن للبون	وابن اللبون
″	۱۲	المندی	النہدی	″	۲۵	منفرق	متفرق
۱۸	۸	قال وقدمنا	قال وفدمنا	۴۶	۱۸	وجوب الجمع	الوجوب یلزم الجمع
″	۱۵	کتب بلسم اللہ	کتب لی بسم اللہ	۴۷	۲۰	فالاول	فاول
″	۱۹	عن ابیہ عن جدہ	عن ابیہ عن ابیہ عن جدہ	۵۱	۲	ابن سعد	ابن سعد و
۱۹	۱	ابتس	ربتس	″	۲۲	والتیم	والیتیم
″	۱۸	اروداالجیش	ارددالجیش	۵۲	۹	بکرۃ	ببکرۃ
۲۰	۴	اقبل وحیۃ	اقبل دحیۃ	۵۳	۱۶-۱۷	الیمن اکتبوا	الیمن وقال اکتبوا
″	۱۱	وحیۃ	دحیۃ	۵۶	۶	للا فاقی	للافاقی
″	۱۳	دجیۃ	دحیۃ	″	۲۲	دینازا	دینار
۲۱	۹	والشتبیہ	والتشبیہ	۵۸	۱۰	وابی	والی
۲۲	۶	لعث	بعث	″	۱۶	سردات	سروات
″	۲۱-۲۲	سبز	سنبر	۵۹	۱۱	آذانہم	آذاہم
۲۳	۱۰	وقد فاسلم	وفد فاسلم	۶۰	۹	باحسن	باحسن
″	۱۸	مالک فی نصر	مالک فی نفر	۶۲	۱۸	قد نزل الیہ	قد انزل اللہ

صفحه	سطر	غلط	صحیح
٦٢	٢٦	صفراء	صفراءو
٦٣	٨	ورعا	درعا
〃	٩	مذرة	مغدرة
〃	٢٦	بامره واصلحوا	بامره ما نصحوا واصلحوا
٦٥	٢٥	احبور	احبوا
٦٧	٢٢	اليعل	البعل
٦٩	٧	وزاط	وَزاط
〃	١١	يعتسر	يتعسر
٧٥	٢٣	الثلاثة قال ابن عبد الله	الثلاثة قال ابن عيينة عن
٧٦	١٦	نهايته	نهاية
〃	٢١	وخيلا	دخيلا
٧٧	٢٠	وانفقوا	وانفقوا
٧٨	٣	ايدا	احدا
٨١	٢١	عن	لمن
〃	٢٥	حرمة الخمر	حرمت الخمر
٨٣	٢٢	الى	اى
〃	٢٤	يشرب	ليشرب
〃	٢٦	طبيخ	طبخ
٨٦	١٠	الحصون في	الحصون ايضا في
〃	١٣	والسلا	والسلاح
٨٨	٦	اعطاك	اعطك
〃	١٧	اكثم	ادكتم
٨٩	١٧	طيبة	طيبة
٩١	٩	منبة	عنبسة
٩٣	٦	ببعثة	ببعثه
〃	حاشية	هرمز	شرويه
٩٦	٧	سودات	سروات
٩٦	٢٦-٢٧	ورقاء بسرو سردات	ورقاء وسروات
٩٧	٦	عمر	محمد
〃	٢٢	جفنته	جفنة
٩٨	١	لنصرة	نصرة
〃	٣	المسلم	السلم
١٠٠	١٣	اكفركالجنة يفيدا	الكفر كالحبشة
١٠١	١٠	سن	بن

صفحه	سطر	غلط	صحیح
١٠١	٢٥	قبية	قبلية
〃	٢٦	جلسبها	جنسها
١٠٢	٧	معادان القبيلة حلبيتها	معادان القبيلة جنسيتها
〃	٨	حلبيتها	جنسيتها
〃	٢٦	ن	و
١٠٤	٢٣	خمسه	خمسة
١٠٥	١٠	وفد	وقد
〃	١٣	فقال	فقام
〃	١٤	مائله	غائلة
〃	١٩	الايلوح	الايلوج
١٠٦	١٣	حكم	لكم
〃	١٥	الركوب القلو	الركوب والقلو
١٠٧	٥	رابعث	را بعث
١٠٨	٢٣	لحضرة	حضرة
١٠٩	١٩	الادل	الازل
〃	٢٠	الشوية	الشرية
١١٠	٨	بخضية	مخيتمة
١١١	١٨	فعليها	فلها
١١٢	٢٧	وفتحهما	وفتحها
١١٣	١٠	من فقهاء	من الفقهاء
〃	١٧	حاشية على كتاب بني نهد بيان فصاحته	ببيان فصاحته صلعم
١١٤	٥	طسم	له
١١٥	٣	كما اقول	اقول لما
〃	١٠	بمقننه	بمقنته
١١٧	١٣	المتبرع	المتزيع
١١٨	٦	يخرجه	ليخرجه
١١٩	٣	بامنهم	بانهم
〃	٧	الله اليه وذمة	الله وذمة
〃	٨	رسول متعلق لكتاب بني ضمرة واخرجه	ورسوله واخرجه
١٢٠	٦	يخرج	نخرج
〃	١٤	ان لا بلي	ان صارت لا بلي
١٢١	٦	خزوج	[illegible]

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
١٣١	١١	التشریل	التنزیل	١٤٥	١٣	لاتخاونوا	لاتخذلوا
〃	٢٥	فیہا	فیہا	〃	١٨	ابن سبیل	ابن السبیل
١٣٢	١١	الحرام	الحرم	〃	١٩	العیب	الغیب
〃	١٣	وزیر	وزیراً	١٤٦	٣	عقیة	عقبة
١٢٤	٩	الصلاح	المصباح	〃	١١	فیه	فی
〃	١٩	نحو صا	نحو صا	〃	١٩	ربیه	ربیعة
١٢٥	١٧	شیخ الدحلانی	الشیخ دحلان	١٤٨	٢١	وقد	وفد
١٢٦	١٨	له	لنا	١٤٩	٧	انس سلمی	انس السلمی
١٢٧	١٢	ابی عبیدة الجراح	ابی عبیدة بن الجراح	〃	١٣	بایل	بابل
〃	١٥	قری	قوی	〃	١٨	اتیت والنبی	اتیت النبی
١٢٧	١٧	فیزرعوها	فلیزرعوها	١٥٠	٩	لززیل	لوزیل
١٢٨	١٣	اباحة	اباحته	١٥١	١٣	فی سمه	فی اسمه
١٢٩	١٣	الی النبی	اتی النبی	١٥٢	١٣	الناس الاسلام	الناس الا الاسلام
١٣٠	٦	اموالکم	اموالکم	١٥٤	٢٥	مهبارة اتاریه	مهیارة واتاویه
〃	١٢	ابن اجزم	ابن حزم	١٥٦	٢٣	ساة	شاة
〃	١٣	حرم	حزم	〃	٢٣	ومائة ففیها الخ ففیها	ومائة ففیها
١٣١	٢٣	الیهقی	البیهقی	١٥٧	١٠	وفی سبیل	ولابن السبیل
١٣٣	٢	یصرح	یصرخ	〃	١١	ولاعمالها	ولابعمالها
〃	٣	احمرقتنا	احرقتنا	١٥٩	١٩	بنو	بنی
〃	٢٦	ونبتکما	ولیتکما	١٥٩	٢٢	تنفسه	بنفسه
٢٣٦	٨	بنو	بنی	١٦١	٤	اوتیتة	اوقیة
〃	٢٦	ابنا	ابنی	〃	٢٤	تتکانا	تتکافأ
١٣٧	٢٥	بنو	بنی	١٦٣	٩	التی	اللتی
١٣٨	٣	بنو	بنی	〃	١٤	بعد الاسلامه	بعد الاسلام
١٣٩	٢٢	العشری	العثری	〃	١٥	نظام	نظامه
١٤٠	٢٢	موصعین	موضعین	١٦٥	١٢	الشعبیٔ	الشعبی
١٤٢	١٨	خاد	خالد	〃	٢٧	یوم	یوماً
١٤٣	٧	وفی وبهذا	وفی بهذا	١٦٦	١٤	خیر	غیر
〃	٢١	الکلی	العکلی	〃	١٥	عاغاً	عالماً
〃	٢٣	المنیرین	المنیرین	〃	٢٧	من انفتیا	من الفتیا علیه
١٤٤	٨	بروایته	بروایة	١٦٧	١٢	وعرقوا	وعرفوا
〃	٨	عبید ابی اسحق	عبید بن ابی اسحق	١٦٨	٢٥	املاة	اعلاة
〃	٩	بنو	بنی	١٦٩	١٦	ارض تظلمی	ارض تقلنی
١٤٥	٧	ابلغوها	ابلغوها	١٧٣	٩	الحلسن	الحلس

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۷۳	۲۶	سمعتم	سمعت
۱۷۴	۳۰	واللہ لا تقتل	واللہ ان لا تقصل
۱۷۵	۱۵	الاجابیش	الاحابیش
//	۲۴	جاؤا	جاء
۱۷۷	۱۸	بعض علی	بعض وعلی
۱۷۹	۱-۲	شیبۃ	شبتۃ
۱۸۰	۷	محبتاز	مجتازا
//	۱۳	یخیل	یخیل .
//	۲۲	عمرو وا صطلحا	عمر وا صطلحا
۱۸۲	۱	التشبہ	اشبہ
۱۸۴	۱۰	اختلفوا	اختلف
۱۸۵	۴	الیتیمیۃ	التیمیۃ
//	۲۲	جیان	حیان
۱۸۸	۷	جرج	حرج
۱۸۹	۱۲	الصیفی	الصفی
۱۹۰	۱۱	عمرو قال	عمرو بن حزم قال
//	۲۰	اسھم	السھم
//	۲۱	حنی	حتی
//	۲۴	مکیم	حکیم
۱۹۲	۱۳	معجۃ الصحابۃ	معجم الصحابۃ
۱۹۵	۱	وبتجوا	واحتجوا
//	۱۱	للانتفاع	الانتفاع
۱۹۷	۶	سیرۃ	السیرۃ
۱۹۹	۹	جامع ازھر	الجامع الازھر
۲۰۲	۱۹	العیب	الغیب
۲۰۳	۱۲	اذاجاء	اذجاء
۲۰۸	۲۳	الانف اوعی	الانف اذا اوعی
۲۱۰	۲۱	تزیع	تزیغ
۲۱۳	۱۹	تحموھا	عموسھا
۲۱۷	۱۵	ھذ الکتب	ھذا الکتب
۲۱۸	۱۴	برویتہ	یرویتہ
//	۱۶	فضیعوعوھا	فضیعوھا
//	۲۳	بادمر	بادر

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲۱۸	۲۶	عقمۃ بن	عقبۃ بن
//	۲۷	امی	امتی
۲۲۱	۴	فقرنہ	وقرنہ
۲۲۳	۲۵	حازثۃ	حارثۃ وقد
۲۲۳	۲۱	سفنۃ	مسنّۃ
//	۲۳	العشری	العشری
۲۷۴	۲۴	یتمتعتا	یمتعنا
۲۷۶	۲۷	عند	عند ابی داؤد
۲۷۷	۵	الوضائیین	الوضاعین
//	۷	//	//
۲۷۹	۹	انہ رب	انہ الرب
۲۸۰	۱	بالجونی	بالنجوی
۲۸۱	۷	احادیث	الاحادیث
//	۲۳	الھدیہ	للھدیہ
//	۲۴	بسبب	لسبب
//	۲۵	بقبول	لقبول
۲۸۲	۲۰	قساد	فساد
//	۲۱	الکتابی	الکتابی
۲۸۶	۱۰	لم لیستھ ۸۸ھ	الیسالۃ
۲۸۸	۱۲	توزعی	ترعی
۳۰۷	۲۴	شیخ	الشیخ
۳۱۰	۲۳	وزقہ	ورقہ
//	۲۶	البش	البشر
۳۱۵	۹	باوریاد	بادوباد
۳۱۷	۲	اھلۃ	ایلۃ
//		سرارت	سراۃ .
۳۱۸	۲۰	فاضوک	قاضواک

غلط نامہ اردو کتاب رسالات نبویہ علیہ التحیۃ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲	۷	فرمایا ہے کہ میرے	فرمایا ہے کہ حسن اور حسین جنت کے جوانوں کے سردار ہیں اور بہتر
۳	۱	مروی ہیں سے	مروی ہیں
۶	۱۵	کتاب	کتابت
۷	۱۶	والا اس لیے	والا ہی سے لئے
”	۱۷	خارج لیکن	خارج ہے لیکن
”	۲۲	بھی شمار میں آتے ان کے سوا	بھی اوس شمار میں آتے جنکی گنتی اوپر بیان کی گئی لیکن ان کے سوا
۷	۲۷	اونپیسر قسم	اونپیسر رقم
۹	۱۶	کی ہے شاہین	کی آزاد شاہین
۹	۱۷	عالبس نخع	عالبس نخعی
۱۰	۵	وہ عبری ہیں ساعدہ	وہ عنبری ہیں او ساعدہ
۱۱	۱۶	عنسید نہیں تو	عبید ہیں تو
۱۲	۳	بندیلچی	بندیچی
۱۳	۱۴	ذکر میں بولا جاتا ہے وہ ایک	ذکر میں قدیم اور عرب کا محاورہ ہے فی رتی مشہور رتی وہ ایک
۱۵	۶	ہیں	ہے
”	۱۱	ہندی	نہدی
۱۷	۲۶	ماکولا	ماکولا سند
۲۲	۱۹	سبزا لالاراشی	سنبرا ناراشی
۲۴	۴	بالون	الول

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۳۰	۱۴	حسزار	ضرار
۳۲	۱۶	مسلمان	سلمان
”	۵	مرزبانی سے	مرزبانی نے
”	۲۶	سے روایت	سے وہ روایت
۳۵	۱۲	کیے	کیا
۳۸	۱۸	گرہ	گروہ
۴۰	۳	کے بیے خیبر کے قلعہ کیشیہ میں	کے خیبر کے قلعہ کتیبہ میں سے
۴۴	۲۵	اور	وہ
۴۵	۱۸	[illegible]	حمری
۵۰	۲	تو لے	تو سے
۵۴	۱۲	گا	کا
۵۶	۱	ثبرت	پٹنت یعنی اقتا
۵۸	۲۵	صنعا	ضعفا
۵۹	۱۴	تقطے	نقطہ
۶۳	۱	سسلام	سلام
۶۴	۵	اور احمد	اور وہ اصح
۶۹	۱۶	شین اور دونو	شین اور غین دونو
۷۵	۱۰	اور	اوسکو
۷۶	۱	عبداللہ	عبدالبر
۷۸	۲۶	گوہن	گوہن کے
۸۳	۱۵	لینی	کھیتی
۸۸	۱۴	شہیا	سٹھیا
۹۲	۱۶	عمار کے	عمان کے

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
٩٥	٣	سشکروں	لشکروں
١٠٥	١٨	برسے	ابرسے
١٠٦	٢٧	اسس ہتھوڑے	اِس کے مثل ہتھوڑے
١١١	٤	هزاد	مراد
١١٥	١٨	اول اور سے	اوس چیز سے
١١٦	١١	لیا ہیں اور	لیا ہیں سے اور
١٢٢	١٥	لیجانب سے	کیجانب سے
١٢٣	١٩	کہا ہے کو کیا	کہا ہے کہ کیا
١٢٤	٢	کو	کہ
״	٢٤	سیکیئے	سیجیئے
״	٢٥	نہ	کہ
١٣٢	٢	بنبناہٹ	بھنبھناہٹ
״	٦	چھاؤ	جھاؤ
״	٩	ابرائی	بُراہی
״	١٥	کے	کے پیئے
١٤٢	٣	کیئے	کیئے جائیں
١٥٦	٢	اللہ	اللہ کے
	٣	سیحہ	سیجہ
١٥٧	١٣	۰	۰
١٦١	١٠	کوئٹی	کوتتی
١٦٩	٢٥	حکم یا ایسی	حکم سے یا ایسی
١٧٥	١٢	اونٹ	اونٹ پر
١٧٩	١	شبیہ	شبتہ
״	٢	شبیہ	شبتہ
״	٣	تولوں	قولوں
١٨٠	٩	کے	کی طرف

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
١٨٨	٩	صیفی	صفی
״	١٢	صیفی	صفی
״	١٦	معیب	مسیب
١٩٢	١٤	معجمتہ	معجم
١٩٥	١٣	دماغ	دیاغ
٢٠٥	٣	مددگاری	مُدَد
״	٤	مددگاری	مُدَد
״	١٠	ہو	ہوں
٢٠٧	٦	جانے	جاتے
٢١٠		فروٌ	فرزت
٢١٧	٧	خواہ	یا سوئے
״	٧	کاہو	کے
٢٣٢	١٩	عرفہ	صرفہ
٢٣٥	١٩	عاتیہم	عانیہم
״	٢٠	معنے	سعنے
٢٣٦	١١	سبب	سبب ہے
٢٤٩	٢١	اور مردویہ	اور ابن مردویہ
٢٥٤	٢٠	مرط	مٹ
״	٢٥	تلفظ	بلفظ
٢٥٥	١٠	دین	عزم
٢٥٧	١٦	عیوض	عوض
٢٥٨	٤	عیوض	عوض
״	٨	عیوض	عوض
٢٥٩	٢٥	قیافہ	قافیہ
٢٧٠	١٣	عیوض	عوض
٢٧٥	٢	د	رد

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲۰۸	۲۷	ہیں اور کھا	ہیں اور معنی نفت	۲۹۹	۱۷	کو	کے
			کی بڑھایا ہے اور	۳۰۲	۲۰	صورت	سورة
			معنی رفت کی فاحش کلام	۳۱۷	۶	ترین	تری
۲۸۸	۱۲	بیروں چرتے	بیروں میں چرتے	″	۱۴	بن	میں
۲۸۸	۱۸	دالی	ڈالی	۳۱۸	۱	آاور	آیا
۲۹۲	۱۴	ردسپے	داروسپے	″	۵	ہر	بر
۲۹۴	۱۳	ارعایت		″	″	کہ	کر
۲۹۸	۵	اروعار	روعاء	۳۱۹	۱۸	دہ ئیت	دہ دیت



اِطلاع

بخدمت جملہ اہلِ مطابع و تاجرانِ کتب وغیرہ

التماس ہی کہ کوئی صاحب بغیر تحریری اجازت

مؤلف کتاب ہذا کے کُل یا جزو چھاپنے یا چھپوانے

کا قصد نفرمائین ورنہ بعوض نفع نقصان اُٹھانا

پڑے گا - ہان جسقدر اسکی جلدین مطلوب ہون وہ کتب خانہ

ہوم ممبر صاحب مظفر جنگ ریاست ٹونک (راجپوتانہ)

مین درخواست ارسال فرماکر طلب فرمائین -

المطلع

مُہتمم کتب خانہ ہوم ممبر صاحب بہادر مظفر جنگ

مقام

